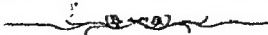


صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۶	ارکان نماز کے بیان میں	۱۸۶	حصولِ جماعت نماز فرض کے بیان میں
۱۰۸	واجبات نماز کے بیان میں	۱۹۰	احکامِ قضاء پڑھنے نماز قائلہ میں
۱۱۱	نماز کی سنتوں کے بیان میں	۱۹۲	سجدہ سہو کے بیان میں
۱۱۲	مستحبات نماز کے بیان میں	۱۹۸	نماز بیمار کے احکام میں
۱۱۳	صفت نماز میں	۲۰۱	سجدہ تلاوت میں
۱۲۸	قراوت کے احکام میں	۲۰۷	احکام نماز مسافر میں
۱۳۳	امامت کے بیان میں	۲۱۷	احکام نماز جمعہ کے بیان میں
۱۴۷	خلیفہ کریم کے احکام میں	۲۲۱	نارغیہ الہی نیز دیگر احکام عید میں
۱۵۵	اون امور میں جہاد کرنا کرنا میں	۲۳۴	احکام نماز کسوف و خسوف کے بیان میں
۱۶۳	کروانا نماز کے بیان میں	۲۳۵	نماز طلب باران میں
۱۶۹	دتر اور نوافل کے بیان میں	۲۳۶	نماز غون کے ذکر میں
۱۷۷	نماز شکر کے قبل و بعد میں	۲۳۸	نماز جنازہ کے ذکر میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	احکام شہید کے بیان میں	۲۸۸	معموم بہر یعنی ایام نہ کو یہ بھی شامل کے روزہ
۲۷۰	کعبہ میں نماز پڑھنے کی کیفیت میں	۲۸۹	مفسدات معموم میں
=	ک: الزکوۃ	۲۹۲	۱۰ این چیزوں کے بیان میں جس سے صرف قصا
۲۷۲	جانوران جو پایہ کی کوکے احکام میں	۲۹۳	۱۰ این چیزوں کے احکام میں جن سے کف و لا یم
=	ک: کھینس کی زکوۃ کے احکام میں	۲۹۷	نیک کھانہ اجازت مالک ضرورت جائز
=	ک: پیٹلور کربون کی زکوۃ کے احکام میں	۲۹۹	۱۰ این عوارض کے یا نہیں جن میں روزہ حائل
۲۷۳	پٹو اور چاندی کی زکوۃ دینے میں	۳۰۳	احکام اعتکاف میں
۲۷۵	اگر مسلم یا غیر مسلم کی میری کھانہ کی گان پائے	۳۰۸	ک: الحج
=	زکوۃ کا مال فقیر کو دینے میں	۳۰۹	۱۰ فراتھج کے بیان میں
۲۷۹	صدقہ فطر کے احکام میں	=	واجب کے بیان میں
۲۸۱	ک: الصوم	۳۱۰	۱۰ نیتات یعنی مجاہد احرام باندھنے کی
۲۸۷	معرفہ کے دن روزہ کھانا سنت	=	قرآن کے بیان میں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب نادر البیان از تصانیف بزرگوار و درج اولی و بی نظیر خان کمال الشیخ

اَشْهُدُكَ بِاللَّهِ

مَشْرُوف

بِحُجَّتِ الشَّيْخِ

مُفَرِّجِ حَزَنِ الْأَكْبَرِ وَنَافِعِ الْبَشَرِ

وَالْمُفَرِّجِ حَزَنِ الْأَكْبَرِ وَنَافِعِ الْبَشَرِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اَمَّا بَعْدُ هُوَ نَعْتِ كے مولوی علی شرف خان کا بیٹا نبی اشرف عرض کرتا ہوں  
 کہ جو مسائل میں مومنین کو سیکھنا ضرور ہے حضرت والد عم فیئہ نے درمختار اور مختار  
 اور طحاوی وغیرہ کتب فقہ سے استنباط صحیح فرمایا کہ ایک رسالہ عبارت میں کم لکھا  
 میں نے زیادہ عربی زبان میں تالیف فرمایا تھا اب ہم لوگوں کی عرض قبول فرمایا کہ یہ  
 ترجمہ کیا تا وقت تکمیل کی ہو اللہ تعالیٰ اسکا اجر کرامت فرماوے کتاب الایمان  
 النہج دہلا کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو احکام پہنچائے  
 اسے تسلیم کر کے فرمانبرداری کے ساتھ جو شخص اسکی تصدیق کرے اگر کوئی  
 عذر ہو تو اسکا اقرار زبان سے بھی کرے وہ مومن ہو اور اعمال خیر و ایمان میں  
 اور عمل ایمان نہ زیادہ نہ کم ہوتا ہو اور جب ایمان لایا تو اپنے تین مومن سچا کہے  
 مگر انشاء اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہ کہے اگرچہ برکت کے لیے ہو کیونکہ مومن شہد



نہایت اور جان کنی کی حالت میں ایمان مقبول نہیں اور تو بقبول ہوتی ہے اور  
سب چیزوں کی ثابت ہو فقط ہم خیال نہیں اور عالم حادث یعنی نوپیدا ہو  
اور وہ ایک دن سب نیست ہو جائیگا اور اسکا بننے والا اللہ جل جلالہ عظیم اور  
یکتا اور زندہ اور دانا اور قدرت والا اور مختار ہو اور یہ وساطت کان اور آنکھ  
اور زبان کے مینے والا اور دیکھنے والا اور کلام کرنا والا اور کلام اللہ کے دینے  
ہیں ایک تو وہ جو حضرت اللہ تعالیٰ کی ہوشیار کلام یعنی کلام کرنا والا ہوا وہ ازلی  
یعنی ہمیشہ سے ہو اور اور حضرت کی جنس سے نہیں اور دوسرے یہ الفاظ جو ہمیشہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں اور محفون میں لکھے جاتے ہیں اور دونوں میں  
محفون درج ہے ہیں اور زبان سے پڑھے جاتے ہیں اور کانون سے سننے جاتے ہیں  
اسکو بھی کلام اللہ کہتے ہیں یہ الفاظ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ بشر کے  
اسکو پیدا کیا اور نزل اسکی ذات کے صفیتیں اسکی قدیم اور باقی ہیں اور ذات  
پاک خدا محفل حوادث نہیں اور پروردگار عالم نہ جسم ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض  
نہ صورت رکھتا ہے اور نہ مرکب ہے اور نہ محدود ہے کہ اسکو گن سیکے اور نہ محدود ہے  
کہ حدود نہایت رکھتا ہے اور نہ خاص کسی مکان میں اور نہ خاص کسی زمانہ میں ہے  
اور کوئی اسکا ذات و صفات میں مثل و مانند نہیں اور نہ کوئی اسکا انداز  
نہ ہوتا ہے اور نہ کوئی پشت پناہ و مددگار ہے اور اپنے غیر کے ساتھ ملکر ایک نہیں  
ہو سکتا اور کسی میں حلول نہیں کرتا اور سب کمال کی صفیتیں اسکی ذات پاک  
میں موجود ہیں اور وہ پاک ہے سب بڑی علامتوں سے اور زوال سے اور  
ان صفتوں سے تعریف اس تعالیٰ کی صرف حضرت کے لیے جو والا وہ بیچون

و بیچگان کو کسی صفت کے ساتھ ہو مقرر ہوئے سے منفرہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہر جا پر مثال  
 اس امر کے جس کا مرکز ہر جا ہے ہر لیکن جس کا محیط کسی جگہ میں نہیں اور بیٹھین  
 کی انھیں آنکھوں کو خدا قدرت دیکھا کہ بہشت میں اللہ جل و علا کو یقیناً دیکھینگے بے علاقہ  
 مکان کے اور بے علاقہ کسی بہت اور طرف کے اور بے دوری اور نزدیک کے  
 حاصل یہ کہ کسکے دیا کی کیفیت اور حال معام نہیں اور یہ اگر نیا الاسبب چیز کا  
 اور تکریم کر نیا الاسبب کاموں کا اور اندازہ کر نیا الاسبب چیزوں کا اور جاننے والا  
 سب جزو کل کا ہے اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں اور کسکے کاموں میں اسکی کوئی  
 غرض نہیں اور زمانہ قدرت وہ ہے جو درمیان دو نبی کے واقع ہوا اور آثار اور احکام  
 شریعت نبی سابق کے باقی نہیں پس جو لوگ مانہ مذکور میں مرین یا ایسی جگہ میں  
 کہ انھیں دعوت نہ پہونچے کہ یہ فعل حسن باعث ثواب کا ہے اور یہ فعل قبیح سبب  
 عقاب کا اور عقل کو انھیں دخل نہیں وہ اہل نجات سے ہیں جیسا کہ آیت کریمہ سے  
 ظاہر (و ما کننا معہم حتی نبعث رسولاً) پس اشاعرہ کہتے ہیں کہ جو کوئی قبل پہونچنے  
 دعوت کے مرے و ناجی ہو اور تاثر یہ کہتے ہیں کہ جو شخص قبل مدت تامل کے مرے  
 اور معتقد نہو ایمان اور کفر کا وہ ناجی ہو بخلاف معتقد کفر کے اور اس کے جو مرے  
 بعد مدت تامل کے اور معتقد نہو کسی شوکا۔ اور مدت تامل کی بسبب تفاوت عقل کے  
 مختلف ہے چنانچہ کم مدت اسکی بعد عقل اور بلوغ کے پچیس برس کی عمر تک اور  
 اور بعض نے کہا کہ چالیس برس تک۔ اور امام اعظم رحمہ کا قول ہے کہ بعد بعثت کے  
 خالق سے جاہل مر نواے کے لیے کچھ عذر نہیں لیکن جو معتقد کفر کا ہو کر نہ مرے  
 اور جو شرک پر مرے قبل بعثت سے وہ ناری ہو اور جو شرک اور توحید دونوں سے

شامل ہا آسمان و زمین و آتش و آب و ہوا و ہر چیز جس سے ہدایت پائی اس کی نجات میں خلیفہ  
 نبی میں پس بنابر اس کے کہ تم اس سے ایسا ہو کہ چون والدین شریفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کے ان دو قسموں سے قرآن میں جہد اول جہد اول ابوین شریفین کے  
 بیان میں اور خدا تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں انہیں سے جبریل اور میکائیل  
 اور اسرافیل اور عزرائیل و ہر ایک کو انہیں سے خدا کی درگاہ پاک میں  
 ایک حکیم ہیں اور جناب قرب حرفت میں ایک مقام معلوم اور مرتبہ خاص ہے کہ  
 اس سے تہجد نہیں کرتے اور وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور  
 جس بات کا انکو حکم ہوتا ہے فوراً کم و کاست بجا لاتے ہیں اور اللہ جل و علا کی  
 کتب میں اور صحیفہ میں جو اپنے بعض پیغمبروں پر آتا ہے اور انہیں میں سے کوئی  
 اور زبور اور انجیل اور فرقان حمید ہو اور خیر اور شر کا یہاں کہیوالا اللہ تعالیٰ جو  
 ایک نیک بندہ کو بختار محض کیے ہوئے اختیار بھی دیا ہو پس اگر وہ خیر میں جو  
 کریگا تو خیر پیرا ہو جائیگا اور اگر شر میں جو کریگا تو شر پیرا ہو جائیگا اور یہ  
 اپنی استطاعت اور اختیار کی جہت سے خیر پر ثواب اور شر پر عذاب پائے گا  
 اور عذاب قبر کا فزون اور بہ کاروں کے لیے آیت میں عابدوں اور عیون کے لیے  
 ہیں اور مشکوٰۃ کی کا سوال اور بعد صریح قبروں سے مردوں کا زندہ ہونے کے  
 اٹھنا اور علون کا تو لا جانا حق ہو تا مقدار نیکی اور بدی کی بندوں کو معلوم  
 اور نامہ اعمال مسلمانوں کو دہشتہ ہاتھ میں سامنے سے اور کافروں کو پشت کی  
 طرف سے بایں ہاتھ میں ملنا اور حساب کیا پاک و بدی کا ہونا اور  
 حوض کوثر اور پل صراط اور شفاعت اور مشقت اور روز قحی ہو اور یہ دونوں



کہ دشنام دینا بھی اب کو کبیرہ ہی جملہ سوچ جلد اول ترقی العیون اور شرک کو اللہ تعالیٰ  
 ہرگز نہ بخشیدگا اگر سب تو بد مرتے اور سوا شرک کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ جسکو چاہیں گے  
 بخش دے گا اور یہ سنا ہے کہ گناہ صغیرہ پر بھی عذاب کرے اور شرک کے معنی غیر خدا کو  
 شریک کرنا الوہیت میں لگتی جیسے کہ ذات پاک خدا کے تعالیٰ واجب الوجود ہی کہنے  
 ذات پاک اسکی اپنے وجود اور بقا میں محتاج غیر نہیں و یہاں ہی غیر خدا کو جاننا اپنے  
 مجوسی نیردان کو خالق خیر اور اہل من نام شیطان کو خالق شر اور واجب الوجود  
 ہر اسے ہر را غیر خدا کو سنتی عبادت کا جاننا جیسا کہ بت پرست بتوں کو  
 جانتے ہیں یا غیر خدا میں ثابت کرنا ان صفتوں کا جو خدا کے تعالیٰ کے لیے  
 خاص ہیں اور خدا کے تعالیٰ نے اپنے نبی اور پیغمبر جنس انسان سے اپنے بندوں کو  
 پاس بھیجے خوشی اور ڈر سنانے والے اور تہانے والے دنیا و دین کے کام جنکے  
 وہ لوگ محتاج ہیں اور خدا کے تعالیٰ نے نبی اور پیغمبر کی اظہار دین میں مدد کی  
 ظاہر و خفی اور روشن نشانوں سے جو مفید یقین ہوں اور سب پیغمبر خدا کے  
 حکم پہنچانے میں سچے ہیں اور انبیاءوں سے صادر ہونا گناہ صغیرہ اور کبیرہ کا عذاب  
 قبل و بعد وحی کے ممنوع لیکن صادر ہونا خلاف اولیٰ کا سہو اور نہ قبل نبوت کے  
 جائز اور بعد نبوت کے ممنوع ہو اور تھا اللہ تعالیٰ جامع کمالات  
 و جویہ کا اور نہ تھی اس کے ساتھ کوئی چیز جاہا کہ کمالات ربوبیت کے ظاہر کرے پس  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورانی قدرت کے نور سے پیدا کیا اور اس فر سے عالم کو  
 پیدا کیا اور کرتا ہوا اور خالق عظیم جل جلالہ آدمی کو اشرف المخلوقات کیا حتی کہ  
 حدیث قدسی بلکہ آیہ قرآنی بھی اسی کی تائید کرتی ہے (فَظَرَّ اللَّهُ النَّاسَ خَلْقًا) یعنی

رسالہ خلافت العقاد  
 مطبوعہ بین والی  
 دہلی  
 مسلمان کی فوج یقین  
 کی ہو دیکھو ۱۲

پیدا کس اور شکل صورت اللہ کی ایسی ہوتی ہے کہ پیدا کیا انسان کو اُس میں آتش ہے  
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے سجدہ قصے کا بیجا باہر لایا ہوا ہے کہ کتاب اللہ سے  
 ثابت ہوا اسکا منکر کافر ہو اور وہ اپنے ملا اعلیٰ کی عزت چڑھنے اور آسمان پہنچانے کا نام  
 معراج ہوا ہے اور یہ حدیث مشہور ہے نہایت ہر اسکا منکر بدعت اور فاسق اور غیور  
 یعنی خوار کیا گیا ہے اور اسی امر کو معراج اور معراج کو منکر ہی کہتے ہیں اور اس کے عجیب  
 اور غرائب احوال کا خبر یہاں اخبار تھا جس سے ثابت ہوا اسکا منکر جاہل اور محروم ہے  
 اور معراج کہ وہ جو دوسری و معراج کا یہ رسی میں اسٹیجیم کے ساتھ تھا یہی متنق علیہ ہے  
 اور خبر دار ہوا اور شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی کیفیت میں اختلاف ہے  
 لیکن اکثر علماء متاخرین نے جو حجت پر کرنے احادیث کے اور غور کرنے اور غور  
 کئے دلائل اخبار کے اس معنی پر قرار دیا ہے کہ ماننا جیانی آنکھ کے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں قوت دیکھنے کی اللہ جل جلالہ نے پیدا کی تھی تاکہ ساتھ معاونت دل کے  
 اور دل ساتھ معاونت آنکھ کے دولت دیدار اُس تعالیٰ شانہ سے مشرف ہو کر  
 یہ مسئلہ معراج کا نو باب صاحب حکم اول جلد اول قرۃ العیون سے مختصر کر کے نقل کیا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نام ہی ہو نیکی شہادت میں سید والد ماجد قدس  
 تعالیٰ سرور نے جس نو باب صاحب قرۃ العیون میں ذکر تحقیق کی کہ استقدر ربی  
 نمکس نہیں لیکن آخر میں جو تحقیق لکھی ہے اسکا مختصر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم حق میں گشت و گزار ہوا ہے ایسا نہیں کہ اسکا جہل یعنی یہ معلوم ہونا مفسر ہو  
 یا قبر میں یا موقف قیامت میں اس سے باز پرس ہو پس اس گفتگو نے بان کو  
 روکنا بہتر ہے اور چار یا باصفا کہ خلفاء و جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم کے ہیں سبب صحابہ افضل ہیں اور ان حضرات چاروں میں ثواب عند اللہ بزرگی  
 دینی حضرت سیدتی اکبر و رفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت خنین مجتہد  
 رکھتی خنین یعنی دونوں اماموں کے کہ حضرت کامل ایما والایمان عثمان ابن عفان  
 اور اسد اللہ الزنا لب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور غلامے  
 متاخرین کا مذہب یہ ہے کہ ان حضرات میں سے بعض مختلف امور میں بعض سے افضل ہیں  
 اور ہر ایک چاہیے کہ ذکر صحابہ کا خیر کے ساتھ کریں اور اصحاب کو ان میں جو جگہ کی  
 باتیں ہوئی ہیں انکو اپنے نفس پر قیاس کریں کہ کیا پا کاں اقیاس از خود مکین  
 در نوشتن اگرچہ ماند شیر و شیرین آن یکے باشند کہ مردم میخور و دہدوان و گری باشند  
 کہ مردم را خور و دہد اور اس قصہ کا مکتوب کھینا درست نہیں ہے اور اولیاء کی کرامت  
 حق ہے اور کوئی ولی بنی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا اور کوئی بندہ اس مرتبہ کو نہیں  
 پہنچتا کہ اس سے احکام دینی اور شرعی تکلیفین ساقط ہو جائیں اور نصوص قرآن  
 حدیث کا ظاہر پر محمول ہونا ضروری ہے اور اس مسجد دل کرنا اور کہنا کہ ظاہر اسکا  
 مراد نہیں کفر و احماد ہے اور زندوں کی دعائیں مردوں کے لیے اور صدقہ دینے سے  
 مردوں کی طرف سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول  
 کرنے والا دعاؤں کا اور بر لائے والا حاجتوں کا ہے اور ہر نیکی کے لیے سچے نماز  
 جائز ہے اور اعتقاد کرنا چاہیے جو اس معجزہ کا اور افطار صوم میں تعجیل کرنے کا  
 اور حرام لعینہ کو ضلال اور حلال لعینہ کو حرام جاننا کفر ہے اگر اسکی حرمت اور کسی  
 حلت دلیل قطعی سے ثابت ہے اور کاہن اور زخم کو سچا جاننا اور خدا کی رحمت سے  
 نااہل ہونا اور خدا کے عذاب سے خوف ہونا کفر ہے اور کفر جارح پر ہی ایک کفر کا ذکر ہے

کہ اللہ تعالیٰ کو دے نہ پہچانے اور نہ اقرار کرے جیسے فرقہ دہریہ کہ کفر مجرد وجود جو  
 کہ جسے اللہ تعالیٰ کو دے پہچانے فکر اقرار زبان سے نہ کرے جیسے ابلیس اور کفر  
 اتفاق وہ کہ خدا تعالیٰ کو دے پہچانے اور زبان سے اقرار کرے لیکن فرمانبردار  
 نہ کرے روئے الاحباب و طریقہ محمدیہ اور فتوحات الہیہ میں ہر اس کا خلاصہ ہر  
 کہ کفر کے معنی ایمان نہ لانا اس کسی کا کہ شان اسکی سے ہر ایمان لانا جن پر ایمان  
 اور وہ تین قسم ہر کفر جہلی کہ پیدا ہوتا ہو جہل سے متعلق جہل و غلام کے دوسرے مجموعی  
 اور عنادی یعنی بدو و دستہ انکار کرنا اور حق کو دے پہچانے بسبب عناد کے  
 نابالغ اسکا منکر ہونا جیسے کفر فرعون اور اسکی قوم اور ابو جہل کا اسبب اسکا  
 استکبار جو اور دوسری ریاست نطنے کا مثل کفر ہر قل کے اور مذمت و رعار کا تسمیہ  
 کفر حکمی وہ کہ جسکو مقرر کی ہو شرح نے ملامت تکذیب کی مانند بھگت نے اس  
 چیز کے کہ واجب ہوا اسکی تعظیم کرنی ہے حصہ اول جلد اول قرۃ العین بیان اقسام  
 کفر اور ایمان در میان ہم و امید کے ہر مقدمہ مجتہد جو قرآن اور حدیث میں  
 اپنی فکر اور محمل سے اجتہاد کر کے مسئلہ نکالتا ہو حق و صواب کرتا ہو اور کبھی  
 خطا بھی کرتا ہو اور اس خطا میں ہر معذور ہو اور غیر مجتہد کو تابع ہونا مطلق مجتہد  
 عدل کا قاعده اس کہ معین ہو یا غیر معین فرض ہو اور تابع ہونا مجتہد عدل معین کا  
 واجب ہو اور بعض مستحب کہتے ہیں تو موافقت ان دونوں میں اسطور پر ہو کہ جو شخص  
 عالم علم حدیث کا چارون مذاہب کے ماتھا اور انمول میں حق ہو کلام اللہ کی  
 آیات منسوخہ و غیر منسوخہ اور معانی میں اس کے نحو بی مطلع ہو اور معرفت فصاحت  
 حدیث میں بہرہ تام رکھتا ہو کیفیت مداۃ سے خوب آگاہ ہو بہت احادیث اسکو



مستفہدین اکثر کتابیں اجاویث کی اسکے مطالعہ سے گزری ہوں اسکے نقل  
 مذہب معین کی کرنی مستحب ہو اور جس شخص میں ایسے شرائط متحقق نہ ہوں اسکے  
 حق میں تقلید واجب ہو اور اجماع پر اہل سنت و جماعت کا اسپر کہ صرف چار ائمہ کے  
 مذہب کی تقلید کرے کہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل ہیں جنہوں نے  
 مقرر کیے قواعد اصول مسائل میں کے اور وضع کیے مسائل اپنے اپنے موضع  
 اور موقع پر اور زمین پایا گیا مثل اسکے اور دن کے مذہب میں ابتر کا سبب  
 نہ ہو مقتدرین اسکے کے اور ہمارے ائمہ یعنی امام عظیم اور اسکے اصحاب پیغمبر ہو گئے  
 اس روایت میں جو ظاہر روایت ہو مفتی اسکے فتویٰ سے یقیناً اور جس میں ہمارے  
 ائمہ مختلف ہیں تو اس قول کی پیروی ہم لوگوں پر لازم ہو جسکو ترجیح دینے والے  
 اور صحیح کرنے والے علماء نے ترجیح دی ہو اور صحیح کی ہو ان علامات سے جو کتاب فقہ  
 میں مذکور ہیں اور اگر اصل صحیح نہ ہوئی یا ترجیح میں اختلاف ہو یا تائید کرنے والے کے  
 طرز رجوع کرنا دشوار ہو مثلاً وہ شہر بعید میں ہو تو مضبوط اور محکم ترتیب یہ ہو کہ  
 فتویٰ دیا جائے امام عظیم کے قول پر نہ طرح و اگر امام کا قول نہ ہو تو امام ابو یوسف  
 پھر امام محمد پھر زفر اور حسن بن زیاد کے قول پر فتویٰ دیا جائے اور حکم تلفیق یعنی  
 ملا جلا چننا مذہب سے ایک حکم مرکب کرنا بالاجماع باطل ہو مثلاً فرض میں ہر سال ایک  
 مال کا مسح کیا ہو جب مذہب شافعی کے پھر مقتدی ہو کہ نماز پڑھی فاتحہ چھوڑے کہ  
 ہو جب مذہب حنفی کے پس شافعی مذہب پر نماز نہ پڑھی ایسی کہ اسکے نزدیک  
 فاتحہ پڑھنا فرض تھا سو ترک کیا اور حنفی مذہب پر نماز نہ پڑھی ایسی کہ اسکے  
 نزدیک چوتھائی ہر کا مسح فرض تھا اسے ترک کیا اور حالت ضرورت میں ہر دو کے

حالات امام کی تقلید کرنی جائز ہو اور حنفی کو حالت ضرورت میں مثلاً شافعی کی تقلید کرنی ایک مسئلہ خاص میں جہاں ہر شافعی کے قول پر عمل کرنے سے باوجود باقی رہنے کے اپنے امام کی متابعت پر اس مسئلہ میں اور اتنی رہنا اپنے مذہب کے کا یہ مطلب ہو کہ اگر زمانہ آئندہ میں ایسی صورت جس پر عمل کر چکا ہو پیش آئے گی تو اپنے امام کے مذہب پر عمل کر گیا اور جب حنفی مثلاً شافعی کی تقلید کرے مسئلہ خاص میں تو اس مسئلہ کے جمیع تعلقات میں مذہب شافعی کی رعایت کرے تاکہ تفتیق باطل لازم نہ آوے اور حقیقت مذہب سے نکلنے کی غلطی ہو جی اس مسئلہ خاص میں جس میں یہی اور عمل کر چکا ہو اور یہ نکل جانا بھی بعد عمل کر نیچے ایک مذہب سے جب بڑا ہو کہ نہایت یا واسطے کسی کی حق تلفی کے یا بطور اہوکے ہو اور اگر واسطے احتیاط کیا کسی ضرورت کے ہو تو برا نہیں اور شامی میں ہو کہ اگر کوئی کوشش اور تحقیق کر کے اپنے مذہب سے نکلا تو اجبر یا دیگر ایسا کن یہ حکم تو محقق اور اہل علم و نظر کے لیے ہو اور عوام الناس کا شیوہ تو یہی ہو کہ مفتی دیندار سے پوچھ کر نیت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کرتا رہے اور ایک مذہب جی نہیں ہوتا تمام حدیثوں شرع کو شامی میں قول شیخ ابن ہمام کے ہاں کہ ہر بار میں جب فتویٰ پوچھا و مجتہد و سن اور انھوں نے مختلف بتلایا تو اولیٰ یہ ہو کہ عمل کرے اسپر سپر اسکا دل میل کرے اور اگر بدو ن میل کے عمل کرے تو بھی جائز ہو کیونکہ اسکا میل اسی میل برابر ہو اور عالم القنریل میں آئیہ آئندہ کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہو کہ جب حضرت علیؓ علم آپہ آتخذوا اجار ہم و رہا ہم اربابا من دون اللہ الخ تلاوت فرما چکے حدی بن حاتم نے عرض کی کہ اجبار یعنی مولویوں اور رہا

یعنی مشائخ اور درویشوں کو مہنے رب نہیں بکڑا تھا آپ صلعم نے فرمایا کہ وہی اللہ کے  
 حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر لیتے تھے اور تم اسکو جو حقیق نہیں بان لیتے  
 میں نے عرض کی یوں ہی ہو فرمایا یہی ہو عبادت انکی پس قاضی شہنا اللہ حمد کی  
 تفسیر منظرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب معلوم ہو جاوے حدیث مرفوعہ نبی صلعم سے  
 بشرطیکہ نہ معارض ہو اسکو کوئی حدیث اور نہ وہ منسوخ ہو اور فتویٰ کسی امام رب کا  
 خلاف اسکے ہو جو قیاس سے کیا ہو نہ حدیث پر تمسک کر کے کہ وہ عین عمل حدیث پر  
 تو اسوقت واجب ہر عمل کرنا اس حدیث ثابت پر تاکہ نہ لازم ہو جائے رب ٹھہرانا  
 بعض کا بعض کو حوکہ اللہ تعالیٰ کے اور تقلید مذہب کی اسکا نوان ہوگی نہ ٹوٹگی  
 اور اگر وہ حدیث ان شرطوں کے خلاف ہوگی تو امام کے قول کو ترک کرنے اور اگر  
 حدیث پر عمل کرنے سے لازم ہوگا عمل خلاف اجماع کے انھیں پیچیدہ جملہ اول قرۃ العیون  
 و قعات سال نہم پادشاہوں اور علمائے سنو کے انج اور یہی اصل شامی کا مقدمہ میں بھی ہے  
 اور سفر السعادت کی شرح شیخ مین لکھا ہے کہ اصحاب امام ابی حنیفہ کے سب متفق ہیں  
 اس بات پر کہ کسی کے بے دلیل قول کے مخالف حدیث کو ضعیف ہو اوے ہو مخلصاً  
 اور یہ سب مسائل شامی کے مقدمہ میں ہیں اور فقہ و ریافت کرنا اور علم ہو لیکن لفظ  
 مخصوص ہو ساتھ علم سعادت احکام شریعت کے اور اصول فقہ کتاب اور سنت  
 اور اجماع اور قیاس ہو اور اجماع کے معنی لغت میں غرض کے ہیں اور یہ ایک سے بھی  
 ہو سکتا ہے اور اس کے معنی اتفاق کے بھی ہیں اور یہ متصور نہیں ہوتا مگر دیا زیادہ  
 اور شریعت میں اجماع کہتے ہیں مجتہدین اس امت کے اتفاق کو دین کے ایک یا کئی  
 کا مولیٰ پر اعتقاد ہی ہو یا قولی یا فعلی یا جبکہ مطابق ہو جاوے بعضے اعتقاد پر اور بعضے

قول فعل یا پسے قول یا فعل کہ دلالت کرتے ہوں اعتقاد پر اور اگر مختصراً یہ بتلایں  
تو اجماع میں شرط ہو سبک اور مخالفت ہونا ایک کا مانند مخالفت ہو اگر کسی کو  
اور اہل اجماع وہ ہیں کہ ہو سبک یا نہیں کا اجتہاد صالح اور نہ یاسین خیمش نفس اور  
فسق یعنی ترک افریق اور کار بد کرنا الخ ملخصاً مندرجہ اول جلد اول قرة العیون  
بیان لاوت صلاہم اور فرض وہ جو جبکا ثبوت اور ثبوت کی مراد قطعی یعنی بے شبہ ہو  
منکر اسکا کافر ہو اور قبول کرنے کے بعد اسکا منکر نامفس عمل ہو اور جائز نہیں اور  
حرام ہو دنیا میں اور عذاب ہو عقیقی میں قطعاً و یقیناً اگر آپس کرم سے خدا تعالیٰ  
اگرچہ ہے تو بخشش سے اور واجبہ ہو جبکا ثبوت قطعی مگر مراد ظنی یعنی گمان سے ہو  
یا جبکا ثبوت ظنی اور مراد قطعی ہو یا جس فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
مطلبت کی ہو اور اصل موجب اسکا کافر ہو اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے  
ثابت ہو ورنہ فاسق اور گمراہ ہو اور اعتقاد اور قبول کر نیکی بعد اسکا ترک کرنا مفید  
عمل نہیں لیکن مکروہ تحریمی ہو دنیا میں اور ظن غالب ہو کہ عذاب ہو عقیقی میں اگر  
سہو ترک ہو ہو تو سجدہ سہو واجب ہو اور اگر قوی ہو دلیل ظنی حتیٰ کہ قریب قطعی  
ہو جائے تو اسے فرض عملی کہتے ہیں اس پر عمل کرنا فرض ہو اعتقاد فرض نہیں  
اور بسبب ظنی ہونے دلیل کے واجب کہتے ہیں پس جب فرض عملی کہہ چکے ہیں مثال تو  
اور فرض عملی واجب کی دونوں قسموں سے قوی تر اور فرض کی دونوں قسموں سے  
ضعیف تر ہو اور اسکا فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جاتی ہو اور مثل اس کے  
اسکا منکر بھی فاسق ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا آپ کے بعد خلفاء  
راشدین نے جس فعل پر مطلبت کی اور گناہ ہے بے عذر ترک بھی کیا وہ سنت ہو

اور وہ دو طرح پر ہو ایک سنت ہی جس کو قبول کر نیکی اور عبادت ترک کرنے سے منع  
 میں نقصان اور اس عبادت یا غنی پر ترک کرنے کا موجب ہو اور اس عبادت میں بلا امتیاز  
 تحریری سے کم اور تشریحی سے زیادہ ہو ایسا شخص تا دیب کیا جاوے اور بلا امتیاز  
 ہوگا آخرت میں اور بر سبیل امر کے بے عذر اس کے ترک کی عادت کرنی مکروہ تحریری  
 اور ایسا ترک کرنے والا گنہگار ہو اسے قتل کرنا چاہیہ اور قسم دوم سنت زائدہ  
 جس کا ترک موجب گنہگاری اور کراہت نہیں مثلاً نبیر بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 لباس پوشیدہ و پر خاست میں اور نفل اور تطوع اور مستحب اور مندوب وہ  
 فعل ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواظبت نہ کی ہو یا کسی فعل کی غنیمت  
 دلائی ہو اور اس کے بعد اس سے خود نکلیا ہو یا جس کو سلف نے پسند کیا ہو اور علماء  
 مستحب کا کبھی سنت نہیں ہو سکتا پر آج کل اس کا نہ کافر نہ فاسق نہ مبتدع ہی  
 گنہگار اور ترک اس کا خلاف اولیٰ ہو اور ترک کرنا بالاثواب سے حرم اور کرنا بال  
 ثواب سے جہنم سے فیروز مند اور مشہور اور صلاحیت میں مشہور اور مکروہات غار  
 شامی ہیں لکن ایسا کہ خلاف اولیٰ عام ترک ہو پس کل مکروہ تشریحی خلاف اولیٰ ہو اور خلاف  
 اولیٰ مکروہ تشریحی نہیں اور سنت زائدہ اور نفل اندر سے حکم کے ایک ہیں بغیر ترک  
 و دونوں کا مکروہ ہیں اور فرق یہ ہے کہ نفل عبادت ہو اس سبب کہ آپ کا کوئی فعل  
 عبادت ہو خواہ عادت یا غنیمت یا خلاص سے خالی نہ تھی اور سنت زائدہ عادت ہو جس کے  
 یہ معنی آپ نے آئینہ سلف کے نزدیک کیا کہ وہ ثمرہ عادت کے ہو گئی پس عادت بھی چاہتا  
 ٹھہری اگرچہ اسے عادت کہتے ہیں کتاب اللمعہ ارقہ قصد لب طرارت  
 نماز کا پڑھنا آدمی کو کافر نہیں کرتا یہی قول صحابہ و اوریجی ظاہر موجب ہو بلکہ





اور امام مالک موطا میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک چلو سے منہ میں اور ناک میں پانی  
 ڈالے تو مضافۃً نہیں اور ایسا ہی امام ابی حنیفہ سے شہنی نے بواصلہ ظہر سے  
 نقل کیا چنانچہ محلی شرح موطا میں ذکر کیا اور چہرہ میں مرتبہ دھونیکے بعد دایرہ چہرہ کے  
 نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کے بالوں میں ایک چلو پانی ٹھکی کے نیچے مودۃً فیہ ہر  
 خلال کرنا اور یہ خلال دلہنہ ہاتھ سے کرے اور یہ ظاہر ہو اور اس کے ظاہر کا مسح کرنا  
 اور انگلیوں کا خلال کرنا اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو مالش کرنا اپنےنگلی سے  
 تین میں مرتبہ اور انگلیوں میں خلال کرنا اس کے اندر پانی داخل ہونیکے بعد منہ اور  
 اور سارے پورے سر کا ایک پانی سے مسح کرنا اور سر کے بقیہ پانی سے دونوں  
 کانوں کا بھی ساتھی مسح کرنا اگر تاجہ سر سے جدا نہ کیا ہو اور تری باقی ہو لیکن شیخ  
 جلالوہاب شمرانی مسح سر کے پانی سے کانوں کے مسح کرنیکی حدیث کو خصیت  
 اور جوار پر محمول کرتے ہیں اور نیا پانی لینے کی حدیث کو عریمت اور احتیاط پر جموں  
 فرماتے ہیں پس اختیار کرنا عریمت اور احتیاط کا بہتر اور علیحدہ پانی لینا خوب  
 حاشیہ بلوغ المرام ترجمہ اور کیفیت مسح سر کی مسنون یوں ہے کہ کعبہ دست اور انگلیاں  
 مقدم سر پر رکھے گدی تک کیلئے نیچے لیجائے پھر پھیر لائے اس مکان تک جہاں سے  
 مسح شروع کیا تھا اور دونوں کانوں کے باطن کا دونوں سبب سے اور ظاہر کا دونوں  
 انگوٹھوں سے مسح کرے اور ترتیب سے وضو کرنا اور اپنے اعضا سے وضو پورے درپور وضو  
 یعنی افعال وضو کے درمیان میں ہفتہ تاخیر نہ کرنی کہ دھویا ہوا ایک عضو خشک نہ  
 ہو جائے حقیقت میں یا بقدر اسکے بدن اور ہوا معتدل رہنے اور غرض نہ ہونیکے  
 حالت میں اور وضو کے مانند تیمم کے افعال اور اگر غرض نہ ہو غسل کے افعال بھی



پانی کرنے مسنون ہیں اور دھوئے جانے والے اجضا کو تر کرنا اور ہر ایک عضو  
استیسا اس کے ساتھ یعنی پورا دھونا پہلے فرض اور دوبارہ بارہ سنت مسوکہ ہے  
اور چہرہ وضو کی ابتدا اور پسے کرنی اور سر کا مسح مقدمہ سر سے شروع کرنا اور ہاتھ پاؤں  
دھونا انگلیوں کے گردن سے شروع کرنا اور بے حاجت یکن مرتبہ سے نہ کم نہ زیادہ  
پانی خرچ کرنا اور سنن وضو کو کئی طور پر پین ایک قبل اسکے اور اسی میں شمار کیا گیا ہے  
کلوخ سے استنجا کرنا اور ایک اسکی ابتدا میں اور اسی میں شمار کیا گیا ہے پانی سے  
استنجا کرنا اور ایک شمار وضو میں اور بلاغ المبین میں ایک وضو سے کئی نماز میں  
پڑھنے کے بیان میں لکھا ہے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا پہلے حضرت صلعم پر  
فرض تھا پھر منسوخ ہوا لیکن غریت جاگیر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لیتے مستحبات  
وضو کے انہی طرف سے شروع کرنا ہاتھ پاؤں کے دھونے میں اور دھونے کا مقدمہ کرنا  
مستحب ہے اگرچہ تعظیم کرنے یا جواحت پر مسح کرنے میں ہوا اور دونوں کا نون کے  
مسح میں اور دونوں خساروں کے دھونے میں ایسے کو مقدم کرنا مستحب نہیں لیکن  
اگر ایک ہی ہاتھ یا ایک باتھ میں نہ ختم ہو کہ ساتھ ہی دونوں کا نون کا مسح نہیں کر سکتا  
تو اب بقدر ایسے کان کو تقدیم ہے اور انگلیوں کی پیشگی گردن کا مسح کرنا اگر تری  
باقی ہو ورنہ پھر تر کر کے آداب وضو کے وضو کر نیکی کے عرصہ کے بقا بٹھنا  
اور جاک پاکی میں وضو کرنا اور قاطر سے پیڑوں کو چھنا اور اگر غدر نہ تو وقت کے قبل  
وضو کرنا اور نیت کو زبان سے بھی تلفظ کرنا اور ہر عضو دھونے اور مسح کر کے ساتھ بسم  
کہنا اور وضو کر نیکی پانی کا طرف مٹی کا ہونا اور آفتاب وضو کو بائیں طرف رکھنا  
والگر بڑا برتن طشت وغیرہ کے مانند ہونا اسکو دھونی طرف رکھنا اور دھونے کی حالت میں

دستہ کو زہر پر ہاتھ رکھنا اور جمیع افعال وضو کے ساتھ نہایت ہونی اور اعتنا وضو پر  
پانی کا ٹیبا نیچہ مارنا اور حالت وضو میں انگوٹھی پھیر لینے اگر اس کے نیچے پانی کا پونچھنا  
معلوم ہو گیا ہو دگر نہ معلوم ہو تو پانی فرس ہو اور یہ حال تمکھ ہو اور یہی حال بانی کا ہر  
غسل میں اور بلایع الیہ میں سے شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بیان میں احادیث سے  
مخلص کر کے میں نے لکھا کہ جب وضو سے خارج ہو تب پانی اپنی مٹرو پر یا سجاویہ چھڑک  
اپنے نفس پر سے ہو اس کو دفع کرے اور جب ترمی معلوم ہو تو کئے اسی پانی کی ہو  
پھر غافل ہو جا اور جس کپڑے سے موضع استنجایا پونچھا ہو اس سے غسلے وضو نہ پونچھنا اور  
دو دگر کپڑے پونچھنا مضائقہ نہیں اور ترک فضل جو درالائق یہ کہ پونچھنے میں مبالغہ  
نہ کر ستا کہ نہ کر نیوٹ کے اعضا پر وضو کا اثر باقی ہے اور فعل مکروہ کو ترک کرنا  
اور اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھنا اور وضو کر نیکی حالت میں کلام دینا نہ کرنا اگر خلعت پہنے  
جو فوت ہوتی ہو اور کانون کا مسح کر نیکی وقت چھٹکلیا پانی سے ترکانوں کے سوا کچھ  
داخل کرنی اور تباہین سواک ایک باشت طویل تقریر یا اور پرکار بقدر اچھلی کے  
تھینا بنانی اور ترمی میں ابی سلمہ سے روایت ہو کہ زید بن خالد جہنی جب مسجد میں  
حاضر ہوتے نماز کے لیے تو قلم کھینے کی جگہ کانون پر اپنے مسواک ہوتی اسے  
استعمال کر کے پھر میں کھڑے کہتا ترمی نے یہ حدیث حسن صحیح و مخصوص ہر ایک  
ابتداء میں خا نماز فرض ہو خواہ سنت جب کس سے نہ کر لیتے نماز شروع نہ کرتے اور اس  
حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک اس قدر موٹی اور بڑی چاہیے کہ کان قلم کی طرح خوب آسکے  
بلایع الیہ میں مسواک کے بیان میں اور کیفیت اس کے گرفت کی یوں ہو کہ اپنے ہاتھ کی  
چشمکلی مسواک کے نیچے اور انگوٹھا اس کے سر کے نیچے اور باقی انگلیاں اوپر کرنی اور

و اجنبی طرف پھرانے بلون اوپر اور اسی طرح نیچے و اٹھون کے عرض میں تین تین درخت  
 اور پھر تہ درختوں کے استعمال کرنی اور اسی طرح تین بار استعمال کرنی اور برابر چوبیس  
 اور زبان کی ہر اہلک میں استعمال کرنی اور ناز پر ہنسنے کے لیے مسواک استعمال کرنی  
 مستحب ہو اور نہ ہنسنے ہاتھ سے غنہ اور ناک کے اندر پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے  
 ناک پر ٹپکائی اور اسورانتہ و صومینہ غصہ و قیام کرنا اور صوبہ غار و حوینہ و صومینہ کر دینے کے  
 مسواک اور صومینہ و صومینہ پر اجنبی جائز ہو اور چوبہ پانی جاری کر کے حالت میں پھرانے  
 اور دھوئے پانی کرنی پیشانی اور کٹھنی اور ٹخنوں کے اوپر اور اپنے دلہنے ہاتھ سے  
 ابرو کا دستہ پکڑنے کے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے وٹون پانوں میں دھوئے اور کیفیت  
 پانوں کی انگلیوں کے خلال کی یون ہو کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی دایبہ پانوں کی چھنگلی کے  
 نیچے سے اوپر کی طرف فرجہ میں خل کر کے ملنا شروع کرے اور بائیں پانوں کی چھنگلی  
 ختم کرے اور چھین جھین میں لکھا ہو کہ شراسہ و صومینہ پڑھے اللہم اغفر لی ذنوبی  
 و وسیع لی فی عبادتی و یار لی فی عبادتی و ابنی و ایضا سلم سے لکھا ہو کہ اور  
 یہ صومینہ ہوتے ہی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے شہادتین یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ  
 اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ  
 اور صومینہ کے بعد اُس کا سچا پورا پانی جب قدر چاہے لینا اُسے منہ سے دھو کر دیکھ کر پھر  
 فصل مکرورات و صومینہ کے بعد خدر دلہنے ہاتھ سے لکھا ہو کہ یا رب عباد  
 بائیں ہاتھ سے صومینہ پانی ڈالنا اور تین مرتبہ سے کم یا اس سے زیادہ پانی خرچ کرنا  
 مگر ایک مرتبہ کو نہ تین چوبہ بریکہ تین مرتبہ سے کم یا زیادہ پانی خرچ کر کے کو مسافت نہ  
 اعتقاد کرے و اگر ضرورت کے ساتھ اُس پر عبادت کرے تو مکرر تحریمی چوبہ پانوں میں نہ تہ

دھوکے کو سنت و اتفاق کرنا ہوا اور اگر حاجت ہو تو کروہ نہیں اور آب جاری میں ہے  
حاجت اُس سے زیادہ پانی خیر کرنا اور نہیو کرنے کے ہنسا پر پانی کا طبا نجد مارنا اور نزل  
مذہب کو ترک کرنا کروہ بخیر و فصل منہیات و صنو کے خجس جگہ اور حین  
دھوکہ کرنا اور نزل اور نزل پانی میں فالنا فصل باع عات و صنو کے حلقہ پر سرخ کرنا  
اور کوئی کی طرف سے ہاتھوں پر پانی جاری کرنا اور نزل تیرہ سال سے سرخ کرنا اور ہر شانہ ہانی  
استمال کرنا فصل و فصل و صنو کے صاحب و صنو زندہ کی دہر سے خیر حلقہ الی فالنا  
ہوئی لیکن جس ہوا کو وہ جانتا ہے کہ اوپر سے نہیں اتری اُس سے صنو نہیں لوتا  
کیونکہ یہ جو صنو کا پتھر کرنا ہے اور ہر شری نکلنے والی بائس کے قبل سے ظاہر ہوئی اور اُس سے  
ہوا کا نکلنا و صنو کا توڑنا لا نہیں لیکن جس عورت کی دونوں اہون میں کا پتھر  
ایک اہ ہو گئی ہو تو اُس ہوا کے نکلنے سے اُس کو و صنو کرنا واجب ہوا اگر حسین لہو  
وہ مستحب ہو اور سو اہون دونوں اہون کے سر زخم سے صرف نجاست بلکہ پیر  
اُس مقام تک جس کا دھونا یا ح کرنا غسل یا دھوین جب یا مندروب ہو اگر فصل  
شبہ بلکہ بننے کی لیاقت اور قابلیت رکھتی ہو اور دھون وغیرہ زخم اور چوٹے وغیرہ  
کھال لگایا و ابنت اور بچہ رنے سے یا آپ کھلا و دونوں برابر ہون صنو توڑنے کے حکم میں اور  
ناقض و ضوقی ہو نہ بھر کے اور توڑ نہ کو صرف اسے ہو یا سود اسے یا کھانے کی ہو یا لانی  
جبکہ کھانی پانی ہوئی خیر معدہ تک پہنچ گئی ہو اگرچہ انجین شہری ہو فوراً اگر ٹری ہو  
اور توڑ نہ کو خجس مغلط ہو اگرچہ شیر خوار بچہ نہ دھلی کے فوراً تو کی ہو نجاست کے  
جلانے سے اور بچہ سار بہت سے کیر دن کی تو ناقض نہیں بسبب پاک ہو نہ واحد کی  
فات کے اور بقدر کہ اُس پر نجاست ہو وہ قلیل ہو نہ بھر نہیں جیسے سوتے آدمی کی رال

ناقض نہیں اس لیے کہ وہ پاک ہو ہر طرح لیکن نیت کی رائل نہیں ہوا اور یہ صحت کے لئے  
خون بستہ کی قیبالا اتفاق ناقض نہیں جب تک منہ بھرنے ہو و اگر روان ہو تو ناقض ہی  
اور سر سے اترے ہوئے خون بستہ کی قیبالا اتفاق ناقض نہیں مگر روان ہو تو بالاتفاق  
ناقض ہوا و زمین توڑتی وضو کو بگم کی قیبالا بطریقہ خواہ سر سے اترے اور ہوا بالاتفاق مطلقہ  
پیشینہ وضو کیا ہو نہ بار قول مستحب کے منہ بھرنے یا کم اس کے ساتھ کھانا ملا ہو یا نہ ملا ہو  
و اگر بگم اور طعام و لون برابر ہوں تو ہر ایک کا اعتبار جدا جدا ہے یعنی اگر طعام بقدر  
پریمی ہوں کہ ہو تو ناقض ہوا والا ناقض نہیں اور جو کو توڑتا ہو وہ پتلا خون یا شیشا کا  
جو تھوک پر غالب ہو و اگر برابر ہو تو بھی ناقض ہوا احتیاطاً اور تھوک کا سرخ ہونا ملامت ہے  
خون کے غلبے کی یا برابر یعنی کی اور زرد ہونا علامت ہے مغلوبہ ہونے کی اور پیچ خون کے  
ماندہ ہو تو ٹوٹنے کے حکم میں اور خون اور پیچ کا نیت سے ملنا تھوک کہنے کے  
برابر ہو تو ٹوٹنے کے حکم میں اور اگر ایک مثلی سے چند بار تھوڑی تھوڑی قیالاً اور  
جمع کرنے سے پڑی ہون کو پہنچتی ہو تو وضو کی توڑنے والی ہو یہی قول صحیح ہے  
اور قیلا اور بیوشی اور پیچ کے سوا جو خیر وضو کی توڑنے والی ہو وہ نجس ہوتا مثلاً منہ بھرنے  
اور جو خیر وضو کی توڑنے والی نہیں ہر کسی طرح مثلاً تھوڑی قیالاً اور تھوڑا خون  
نجس نہیں کپڑے وغیرہ خشک چیزوں کے لیے لیکن اگر مائع میں یعنی پانی وغیرہ  
میں مائع چیزوں میں بچا ہے تو اسے نجس جانے بجائے عین شہاب کی تھوڑی قیالاً کے  
اگر وہ حدت نہیں لیکن نجس ہو سبب اس کی اصل نجس ہونے اور بیوشی اور شیشی اور جنہا  
اور زینت غالب ہونا اس کی حد یہ ہو کہ اکثر کلام ہو و وہ کلین اور کسی چیز کے ہمارے سے  
سونا اس طرح کہ اگر وہ ہٹا لیا جائے تو جو زوالا اگر پڑے اور حالت جائزہ میں باقی رہے

یا عورت نمازی کا سوا بھی قہقہہ یعنی وہ منہ سے نکلنے والا قہقہہ جس سے پاس والے بھی سنیں مگر  
اُس کے اور سوتے ہوئے آدمی کا قہقہہ وضو کو نہیں توڑتا بلکہ دونوں کی صرف کھوج والی  
نماز کو توڑتا جیسا قول کا فتویٰ ہے اور ناجائز اور جہاد ولادت میں قہقہہ سے بالغ کا  
وضو نہیں ٹوٹتا لیکن نماز اور مجیدہ ٹوٹ جاتا ہے مگر سلام کے وقت قہقہہ کہنے سے وضو  
ٹوٹ جاتا ہے نماز نہیں پڑھتی اور اگر امام نے قہقہہ کیا یا غلام نے حد تک کیا پھر مقتدی نے  
قہقہہ کیا اگرچہ قہقہہ ہی باوجود ہو تو مقتدی کا وضو نہیں ٹوٹتا لیکن امام کے کلام کرنے کے  
بعد مقتدی کے قہقہہ سے مقتدی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے قول اصح میں اور کان اور  
اُس کے مانند پیچھے غیر درمک کے ساتھ نکلنے سے کبھی وجہ نہ ملے کہ دلیل چوتھی  
آگے آئے اور کھٹے سے اور چپے سے پن سے آنسو جاری ہونا وضو کو ٹوڑتا ہے اور آنسو  
داخلی جاری رہنے سے حد درجہ جاتا ہے اور گوشت شتر کھانے سے اور بے حال ذکر کو  
تھیمیلی سے چوٹ سے اور عورت کو بے حال غیر محرم کے چومنے سے اگرچہ وضو میں چھوٹا  
لیکن جس خطنافہ مسئلہ پر عمل کرنے میں کلام بہت ہو تو قہقہہ یا غلام کی رعایت کرنی  
مستحب ہے پس ہاتھ دھو لینا اور سر نو سے وضو کر لینا مستحب ہے و اما امام کے حق میں  
اور اگر مرے پیشاب کے سوراخ میں مٹی بھری اور روئی باہر کے طرف کی تر ہو گئی تو وضو  
ٹوٹ جاتا ہے شہر طیکہ روئی سوراخ کے سر سے برابر ہو اور اگر سوراخ کے سر سے  
پانی یا عرق باہر کی طرف ہو جائے تو ناقض وضو ہوگا اور مرد کو جب پیشاب کے سوراخ  
روئی وغیرہ کھنا اگر اسکو شیطان شک میں آتا ہے تو پھر آنے کے بعد سے اور اگر غرض  
قطر وغیرہ کا منقطع ہوتا ہو بدن روئی نہ کرنے کے تو نماز پڑھنے کے زمانہ تک روئی  
کتنی چاہیے اور اگر صاحبِ ہیر کی مقعد باہر کی پس اگر اسکو اپنے ہاتھ سے خل کڑیا

تو اسکا وضو ٹوٹا و گزرو خود و فعل ہو گئی تو نہیں ٹوٹا لیکن اگر کچھ نجاست ظاہر ہو گئی  
 تو ناقض وضو ہو اور یہی حکم کپڑے کا ہوا اور اگر شک ہو وضو کے بعض افعال میں کیا ہی  
 یا نہیں تو اسکو کچھ کرے اگر شک کا ہو تو اسکی عادت ہو و گزرو وضو کے بعد شک ہو تو کما  
 اعادہ نہیں اور اگر طہارت کر چکے کالین ہو اور وضو ٹوٹے میں شک ہو یا اسکے  
 بالعکس تو یقین کوئے اور وضو کرنے والے کے حکم میں کم کرنا لا بھی ہے باب بیان مسائل  
 غسل منقوض میں یعنی غسل جنابت حیض نفاس میں فرض علی ہر سارے منہ  
 اور زناک کے اندر دھویا جائے اور غسل سنون میں منضمہ و تنشق فرض نہیں لیکن  
 سننے کے محل کرنے میں و نون شرط ہیں اور اس فرض کے اوپر تین منہ پھر پانی پینا  
 کفایت ہے ایسے کہ منضمہ کی فرضیت میں نکلی کر کے پانی یا پھر عینکنا شرط نہیں ہے  
 قبول میں لیکن ہمیں احتیاط زیادہ ہو اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ عمدہ فرضیت کے خارج ہو گا  
 بالالتاق اور فرض قطعی ہو تمام پر ایک مرتبہ پانی جاری ہو و اور غسل میں جسم کا لانا  
 مستحب ہے شرط نہیں اور فرض ہو و حونا کی بار بار کھانسی محل جسم کا جھکاؤ واجب مشقت  
 ہو سکتا ہے اور جب نہیں ہو و اس محل کا جسکے و نہو میں مشقت ہو مثلاً اگر کھانا دھونا اور  
 بندہ سوراخ کا دھونا واجب نہیں اور قلفہ کے اندر دھونا واجب ہے بشرطیکہ کہ اسے اٹھنا  
 اور حشفہ کا ظاہر نہ پاد و مشقت ہو سکے ورنہ دھونا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے و اس  
 دفعہ میں کہ نہ ایسی کہ وہ ظاہر بدن میں بلکہ ظاہر بدن ہو کیسے سبب ہو و قلفہ آفر سے  
 و نہو ٹوٹتا صحیح ہے اور قلفہ ذکر کی وہ کمال ہو و ختنہ کرنے میں کاٹی جاتی ہے اور عورت  
 کو نہ سے بال کھولنا اور دھونا واجب نہیں اگر انکی جڑ میں پانی پہونچے ورنہ کھول کے  
 سارے بال دھونا لازم ہے اور طہارت کو منع نہیں کہ تا کھی اور چھ کا و گھسکے نیچے

پانی نہیں پہنچا اس واسطے کہ اس سے بچنا ممکن نہیں اور جندی طہارت کی مانع نہیں اگرچہ  
 اسکا جسم کچھ خیر طبعیہ اس کے نیچے پانی پہنچتا ہو اسی کا فتویٰ ہے اور میں اس میں کا اور اس میں  
 تیل اور چکنائی طہارت کی مانع نہیں اور خشک اور تر مٹی طہارت کی مانع نہیں اگرچہ  
 ناخن کے اندر ہو خواہ وہ شخص گنوار ہو یا شہری آج قول میں بخلان گوشت ہونے آئے  
 اور اس کے مثل سے جنہیں پانی طہارت نہیں کرتا اور مانع طہارت کی نہیں ہیں چیزوں کو کہ  
 ناخن پر چمکے ہو ضرورت کی وجہ سے اور طہارت کا مانع نہیں کہ کھانا جو دانتوں کے  
 اندر رہ جائے یا ہر پیلے دانت کے درمیان جا ہو اسی قول کا فتویٰ ہے اور رنگ انگوٹھی کو  
 واجب ہو بخلاف النایا حرکت دینی جیسے کان کی بالی کا نکالنا یا پیرنا ہند کہ وہاں  
 پانی پہنچ جائے گا مان محل ہو اور اگر کان میں مٹی ہو اور اس کے سوراخ میں مٹی یا مین  
 پانی پہنچ جائے بسنے کے وقت تو کفایت کرتا ہو و اگر پانی نہ گیا تو قصد داخل کرے اور نہ  
 وغیرہ سے پانی داخل ہو نیکی لیے تکلف نہ کرے اور پانی پہنچنے میں اپنے گمان کا غلبہ متیر  
 اور اگر نہ رہا نہ وہ الا کل کی کرنی یا کچھ جسم کا دھونا بمسحول گیا اور اس سے نماز پڑھی ہو اسکو  
 یا دیا پس اگر وہ نماز نفل تھی تو اس نماز کا اعادہ نہیں اور جس صورت میں چہ نہیں ہو  
 اور نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تب مردوں کو مردوں میں اور عورتوں کو عورتوں  
 بے متر شعی غسل کرنا جائز ہے اور جو عباد اس طرف یکجہ گناہ گنہگار ہو گا نہ اسے الا  
 معذرت ہو اور اس کے سوا کسی کا رو برو کسی کو بے متر کیے ہوئے نہ نماز جائز نہیں تیمم کر کے  
 نماز ادا کرے اور اگر متر عورت ہو سکے تو مردوں میں پکفایت کرے پانی سے آنجا ترک کرے  
 فصل سنتین غسل کی غسل کی سنتین جنہوں کی سنتوں کا مانع ہیں سو اس ترتیب سے  
 اور غسل کے مستحبات و جنہوں کے مستحبات کے مانع ہیں سو اس استقبال قبلہ کے اسو



کہ غسل اکثر مرتبہ بھی ہوتا ہے اور فقہائے کرام پر کہ اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارش میں  
 بقدر مدت نہ ہو اور غسل کرنے کے ٹھہرا تو البتہ اسے پوری سنت اور کی مگر تکلیفیت کا قضا  
 ٹھہرنے سے ادا نہ ہوگا اور پہلے ہاتھ گھون تک در قبل کو دھونا اگرچہ اس جگہ نجاست نہ ہو  
 اور جہان نجاست لگی ہو صبح کرنی پھر پورا وضو کرنا اور اگر قبل غسل کے وضو کرنا تو بعد غسل  
 دوبارہ وضو کرنا سوائے کہ ایک غسل کے لیے دو وضو مستحب نہیں اور وضو پر وضو  
 مستحب ہو اگرچہ مجلس نہ پہلی ہو اور اگرچہ نماز پڑھنے کے ساتھ غسل نہ کیا ہو مگر تفسیری بار  
 وضو کرنا اسراف ہو پھر پانی برنا اپنے پورے جسم پر تین بار شرف کرتا ہو اپنے سر پر سے  
 تیری قہر (یعنی صبح تر اور ظاہر و رات اور ظاہر و باطنیت ہو پھر واسنے پھر بائیں شانے پر پھر باقی  
 جسم پر ملنے کے ساتھ اور اپنے غنڈے غسل پیا پو دھونے یعنی افعال غسل کے  
 دہ بیان پہنچے غدر ہر قدر تاخیر کرنی کہ دھویا ہو ایک عضو خشک ہو جائے حقیقت میں  
 یا بذر اسکے اور پانی مستعمل نہیں ہو واجب تک تمام جسم سے جدا نہ ہو کیونکہ غسل میں  
 تمام جسم ایک عضو کے مانند ہوتا پس دونوں قدم کے دھونے کی وجہ حاجت نہیں مگر  
 بلایقنی پاکیزگی اور فضلیت کے لیے کہ جسے جسم پر نجاست حقیقی ہو تو قدموں کو دوسری بار  
 دھو ملے آراۃ نجاست کے لیے آراۃ حدث کے لیے نہیں کیونکہ وہ تو زائل ہو گیا اور  
 غسل میں صحیح ہر ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر لیجا اور اس میں یہ شرط ہے کہ دوسرے  
 عضو پر جلے جسکے تا دھونا ثابت ہو تہ چھڑا اور لیجا یا ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر  
 وضو میں شرط نہیں آئی ہے کہ ذکر نہ ہو چکا ہو کہ غسل میں تمام جسم ایک عضو کے مانند ہو  
 بہر حال وضو کے کہ اس میں چار عضو جدا جدا ہیں فصل ہوجیات غسل کے  
 باہر نکلتا اس منی کا بولت حقیقی کے ساتھ جدا ہوئی اپنی قرار گاہ سے پس اگر وضو نہ کرے

صحبت کے بعد غسل کیا پھر کسی شہر گاہ سے منی تکلی پس اگر عورت کی منی ہو یعنی زبرد اور  
 رقیق ہو تو غسل کا اعادہ کرے نہ اس نماز کا غسل کے بعد اس منی کے نکلنے کے پہلے  
 پڑھی تھی اور اگر عورت کی منی ہونے میں شک ہو تو اعادہ کرے غسل کا اعتقاد اور اگر  
 عورت کی منی نہیں بلکہ مرد کی منی سفید اور گاڑھی عورت کی شہر گاہ سے منی تو عورت  
 دوسری بار غسل کرے نہ نماز کا اعادہ کرے بلکہ تہیہ کرے اور غسل فرض ہوتا ہے مرد اور  
 عورت پر بھی اس منی کے باہر نکلنے سے بھی جو لذت حکمی کے ساتھ اپنی قرار گیا ہو سے جدا ہوئی  
 ہو جیسے خواب کیچنے والے کی لذت اگرچہ منی نہ نکلے وہ شے ہو کہ ساتھ نکلے لیکن بہر صورت  
 نکلنے کے وقت کو دے نکلا اور شہوت کو ابو یوسف نے شہر گاہ کہا جس پر اگر کسی شخص کو جہانم  
 ہوا اس نے فرم کر کو با یا بیان تاکہ شہوت نہ نکلے تب منی تکلی یا پیشاب کرنے یا سونپ  
 یا زیادہ چلنے کے پہلے غسل کیا پھر اپنی منی تکلی تو غسل جب ہر طرفین کے نزدیک اور  
 ابی یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں پس صرف موعظ ضرورت میں مثلاً جاڑے کا غلہ ہوا یا شہر  
 یا مثلاً تہا عورت مکان کا اگر خوف بدگمانی کا یا جیسا ہوا ورنہ وقت احتلام کے نہ فرم کر کو  
 دیکھ پھر شہوت ساکن نہ رہے کہ بعد منی باہر نکلے تو لائق ہو کہ ابی یوسف کا قول قریباً  
 کیا جائے غسل جب نہ ہونے میں اور گذشتہ نمازوں کے اعادہ نہ کرنے میں حرجات  
 خوف بدگمانی نہیں ہے غسل کیے پڑھی گئی ہوں اور تہیہ نمازوں کو یعنی جب غدر رتہ  
 اس حالت کی نمازوں کو بے غسل کیے نہ پڑھے اور خیر کی دہر میں اور فرج محقق میں نہ کر  
 محقق کا صرف تمام حشفہ داخل ہو جائے اگر دونوں آدمی ہوں اور زعم ہوں اور شہوت  
 کامل بھی کہتے ہوں اور تکلف ہوں اگر دونوں میں ایک ان صفاتوں سے موصوف  
 تو صرف اسی غسل واجب ہوتا ہو اگر انزال ہووے کسی غسل واجب نہیں اور غسل میں غرض

عورت کو فرج خارج کا وحتا پس خارج فرج کی رطوبت بھی پاک ہوا الخ بالاتفاق مختار شامی  
اور اگر چاک سنگھان یا کپڑے پر تری پگھلین میں منی معلوم کریں یا ندی یا ودی میں جب تہی  
بشرطیکہ اسلام یعنی خواہ اس میں کدو کے منی نکلی اور لذت یاد ہو ورنہ نہ ہو کسی صورت میں  
غسل واجب نہیں لیکن اگر مطلق منی معلوم کریں غُسل واجب ہو اور اگر شک ہو اس میں  
کہ آیا تہی ہو یا ندی یا ودی اور احتلام یاد ہو تو بہر حال غسل واجب ہو تاہم اگر تری کا اثر معلوم ہو  
تو غسل واجب نہیں اگرچہ احتلام یاد ہو اور اگر دوشخص ایک جگہ سوئے ہوئے جاگ سکے  
لیے پونے پڑی پائین اور کسی کو احتلام نہ یاد ہو تو احتیاطاً دو غُسل کریں اور حیض  
یا نفاس کا خون بہہ تو نہ ہو نہ نہ کہ بعد و اگر خون نہ نکلتے تو بھی چھینے کے بعد غسل واجب نہ ہو  
اور فرض کاغذیہ نیز یہ مسلمانوں پر یہ کہ ہلاکین مرد مسلمان کو تنولے اس فرض کے  
چھینے کا شکل پر غُسل واجب نہ ہو نہ نہ علامت مرد اور عورت دونوں کی پونے کی علامت کا  
غالبہ ہو گا وہ اس کے حکم میں داخل ہو گا اور اگر کسی علامت کو غلبہ و قوت نہ ہو تو وہ غُشی  
استحل ہو پس اس کو غسل بھیجیے بلکہ غسل سے معوض تیمم کرادیں بھیجیے اور فرض پڑھنا نا  
اس شخص پر جو مسلمان ہو و البتہ جنابت یا حیض یا نفاس میں اگرچہ بعد موقوف ہو حیض  
اور نفاس کے اسلام قبول کیا ہو یا برہمن تر قول کیا جو ان ہوا آدمی انزال یا حیض کے آنے سے  
اور بلوغ کی عمر تک کا ہو یا لڑکی پندرہ برس میں اور سنت غُسل سے پاکیزگی حاصل کرنی  
قبل نماز جب اور نماز غیر کے ان دونوں نمازوں کے لیے یہی قول صحیح ہو اور کفایت  
کرنا ہر ایک بار غسل کرنا نماز عید اور حج و عمرہ جنابت کے لیے جیسے حیض اور جنابت دونوں  
فرضوں کے لیے یہ ایک غسل کفایت کرتا ہو اور سنت غُسل سے پاکیزگی حاصل کرنی احکام کے لیے  
اور درود عرفہ میں شہرہ کے لیے عرفات پر اور اگر مخمور یا صاحب غشی یا مست ہوش میں گیا

تو غسل واجب ہو اگر کچھ جسم یا کپڑے پر نمی دیکھے در نہ مستحب ہو اور اگر حجاب یا عیض یا نفاس سے پاک صاف ہو کے مسلمان ہو یا عاقل کے حساب سے جوان ہو تو غسل کرنا مستحب ہو اور پچھنے لگانے کے بعد اور شعبان کی چند راتوں میں شب برات میں اُس رات کی تعظیم اور شب بیداری کے لیے اور ذی الحجہ کی نوین شب میں اور جبکہ شب قدر کو یقیناً دیکھے یا اُن حادثہ پر عمل کرے جو بیان اوقات شب قدر میں وارد ہیں اور نزدیک ٹھہرنے فرولہ کے روز قربانی کی صبح میں جہان ٹھہرنے کے لیے اور یوم النحر کے بعد تین دن ہر روز حجرات نشہ کی سنگساری کے لیے غسل مستحب ہو اور نزدیک داخل ہو مگر بوجہ کہ غسل مستحب ہو طوان الزاریت کے لیے جو دھوین یا رخ میں یا کسی کے بعد کرتے ہیں اور اسی طرح ہر اُس مکان مقدس کے داخل ہو جن میں بغیر افعال حج کے غسل مستحب ہو اور سورج گھبراؤ اور چاند گھبراؤ کی نماز کے لیے اور واسطے طلب بارش کے اور خوف آواز تار کی اور آواز سخت آندھی میں غسل مستحب ہو اور اسی طرح غسل مستحب ہو بیٹھ بوسہ کے داخل ہو جن میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور تکریم کے لیے اور اُس شخص کو غسل مستحب ہو جو نیکو کپڑے پہنے یا مردہ ہلائے اور اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہو جس کے قتل کا ارادہ کیا جاتا ہو اور گناہ سے توبہ کرنے والے کو اور سفر سے آنے والے کو غسل کرنا مستحب ہو اور اُس عورت سے خاصہ کو غسل کرنا مستحب ہو جس کا خون نہ ہو یا بول پانیوں کے محسوس ہونے اگر وہ بیہوش ہو یا کوئی پاک چیز پانے کے کسی پانی کی ساری صفیتیں مغلوب ہو گئی ہوں لیکن اُس پانی کے اجزاء ہر قدر اُس پر غالب ہوں کہ اُسے پانی کہتے ہوں تو اُس سے نہ وضو اور غسل کرنا جائز ہو اور جو پانی جم کے نکال ہو جائے کی متعدد اور کھتا ہو اُس سے حدیث دور ہو تاہم جو نہ نکال گچھل کے پانی ہو جائے اُس سے حدیث نہیں ہوتی اور آب مقید پاک

صفت نجاست حقیقی نہ رکھنے کی جائز ہو اور آب مقید وہ جو پانی ذات کی تعریف میں محتاج ہو  
ایک قید کا جو حفظ پانی پر زیادہ ہو مثلاً ذلت یا پھلن کا پانی جو خوراک اور پوشاک یا شیک ہو اور  
یہی قول مشابہ حق ہو اور اگر کوئی بستی چیز پانی کے ساتھ ملے اسکی سبائی متون پر غالب  
ہو گئی اور پانی مغلوب ہو گیا یعنی کارہا ہو کہ پانی طبیعت اور اصل خلقت سے خارج ہو گیا مثلاً  
شور یا آگ یا مٹا نہ دین ہو لیکن پانی کا نام جاتا رہا مثلاً لبنیا یعنی شیر خراؤ اس سے غرض  
اور اگر مطلق پانی کے ساتھ کوئی پاک چیز شامل ہو جائے پس اگر وہ پانی کی سبب متون یعنی رنگ اور  
مذاق اور بوی کے مخالف ہو تو غلبہ اس چیز کا ثابت ہوتا ہو پانی کے اکثر و غلبہ بدل جانے سے اور اگر مخالفت  
ہو بعض صفون میں تو غلبہ اس کا ثابت ہوتا ہو ایک مخالف صفت کے متغیر ہو جانے سے اور اگر چیز  
ساکن پانی کے برابر اور مانند ہو صفون صفات میں پانی استعمال پانی پس اگر مطلق پانی وزن میں  
انصاف سے زیادہ ہو تو وہ مخلوط پانی ضواء و غسل کہی لائق ہو اور اگر وزن میں برابر ہو اس سے  
صفت نجاست حقیقی نہ رکھنے کی جائز ہو اور جو حکم ہو آب استعمال میں وہ عام اس میں پانی استعمال کو  
جو والا گیا مطلق پاک کرنے والے پانی میں اور اس کے ساتھ لگا اور اس مطلق پاک کرنے والے پانی  
قلیل کو جو عضو سے ملے اس طرح کہ مثلاً کوئی عضو میں نجاست مارے کسی عضو کو نہ چھوئے ٹھوس میں  
جائز ہے جب تک کہ اس کا گمان غالب ہو کہ پانی استعمال پانی پاک کرنے والے کے ساتھ پانی جو جائز ہو  
ضواء و غسل کرنا اس پانی سے حسین ہو گیا وہ جانور جو خشکی کا پید ہو و خون مسائل میں نہ تھا ہو  
اور خون ساکن عاریت لیا ہو بھی نہ تھا ہو مثلاً خون سے خالی جو پاک ہو گیا وہ جانور جو پانی کا  
پیدا ہو اگر چہ خون ساکن رکھتا ہو اور نہ شیم کا کثیر اور اس کا جو شیدہ پانی اور اس کا انڈا اور  
پخاں پاک ہو جس سے نجاست کا پید کیا نہ است خود پاک ہو اور جو جانور پاک نہیں مگر اس کا کھانا  
حرام ہو مثلاً غنیمت کہ اگر پانی میں زیرہ میرہ ہو جائے تو اس سے کھانا جائز ہو گا اس کا پیدیا جائز نہیں

اور جب جانور خشکی میں پیدا ہوتا ہو یا درپانی میں رہتا ہو مثلاً گدے کے مرنے سے قلیل پانی انجس بن کر  
صحیح تر قول میں اور جب پانی کا ایک حصہ بھی نجاست سے متغیر معلوم ہو تب اس کے بارے میں نجاست  
اگر چہ پانی کثیر ہو اور اگر نجاست سے متغیر معلوم ہو تو قلیل نجاست ہو جاتا ہو اور کثیر نجاست میں نہ  
اور اگر گندگی میں شک واقع ہو یعنی معلوم نہیں کہ زیادہ تمھارے کے سبب ہو یا نجاست  
سبب ہو اصل ہمارے پر اسی کا اعتبار کرنا چاہیے اور بہت پانی نجاست کے واقع ہونے سے  
نجس نہیں ہوتا حتیٰ کہ محل واقع ہونے نجاست کے وضو پر جب تک نجاست اثر نہ ہو  
اور نجاست تندر و خیز میں کچھ فرق نہیں آوے اسی قول پر فتویٰ ہے اور آب جاری و جمجمہ  
بہنا عرف میں شملہ کرتے ہیں اور اس کے بعد میں صحیح تریہ کہ دشترہ نہیں آوے دوسرا  
قول یہ ہو کہ اگر پانی جاری کا نصف زیادہ یا اقل نجاست کے ملاقی ہو تو نشیب کلا پانی نجس کہ  
اس سے کم اس سے ملے بہتا ہو نجس میں اور قول بہا نام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہے اور اس پر  
فتویٰ ہے اور طریق کا یہی امام ابو حنیفہ و امام مالک رحمہما اللہ کا ہے اور دونوں کی میں ہوتی  
لیکن جو دوسرے میں نہ آیا وہ تریہ ایسی ہے اگر بارش کا پانی جاری ہو یا دوان اور چھت پر  
مستغرق نجاست ہو تو نشیب کلا پانی پاک ہو اور اگر دوان پر نجاست ہو اور یا اس پانی کا  
نصف زیادہ یا اقل نجاست کے ملاقی ہو تو نشیب کلا پانی نجس کہ اگر اس سے کم اس سے ملے  
بہتا ہو دوا بری اور قول اول پر اقل یہ ہے کہ چھت کے مسئلہ میں جمعہ ہوسو تغیر کا ہے  
اور ضد نے آب جاری کے حکم میں ملحق کیا ہے اس میں حمام کے پانی کو نجس نہیں  
بدون معلوم ہو اثر نجاست کہ جس میں آب جاری برابر نازل ہو اور جو من سے اس طرح  
پانی کا لینا پڑے پڑے کہ دو مرتبہ کے درمیان کے قطع میں سطح پانی کا ساکن نہ کیں پس اگر  
نپاک بہت نجس ہوتا اس میں قی الا جاوگیا تو نجس ہو گا بدون معلوم ہو اثر نجاست

اور اگر غل ہوا پانی حوض میں اور پستے اور کھلا اسکے نیچے سے تو وہ جاری نہیں اور بلاغ لمین میں پہلے  
 دو چیز ہیں اگر کہ پھر یہ روایت اسی مضمون کی لکھی ہو اور حدیث نقل کی امام شافعی نے ہی مستند  
 اور یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کمر پانی ہو بقدر و قلوب کے ساتھ قلوب موضع حجر کے  
 تو وہ جس نہیں ہوتا اور ابن حجر راوی اس حدیث کے کہتے ہیں کہ اُس قلعہ یعنی جگر میں مشکین دو مشکین اور  
 کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو کما امام شافعی نے کہ پس احتیاطاً ہمیں ہو کہ اگر حاضی مشکین ایک قلعہ ہجرت میں  
 مقہر کیا وہ یہاں بحال الرائق شرح کمالہ فالق میں ہوا رخ یہ حدیث خوب پختہ اور موصول الاسناد  
 اور صحیح اور اسکی ہذا حدیث ہو کہ کسی طرح کا غبار نہیں ہو یا لاقی و بلاغ لمین اور خفیہ کے نزدیک مطلق  
 نجاست پرنے سے وہ جس ہو گا اور لمین مٹی کا ہوتا ہے و لیس یا اسکے نہانے سے مستعمل ہو گا اور اگر کثیر ہو  
 تو حکم جاری کر کے تا پھر جس سے عمل ہو گا اور ضرور جائز ہو اس میں دلیل کثیر تہ پانی جسے میں اسی نجاست  
 پری جسکا اثر ضرور نہیں ہو اگرچہ نجاست تدار کے واقع ہو کی جگہ میں مضمون کیا ہو اسی قول کا فتویٰ ہے  
 اور تہ کثیر پانی وہ ہو جسکو حقیقت میں حرکت دینے سے وہ سوا جانب بلکہ یہ مروی ہو ہائے تینوں  
 ائمہ سے اور یہ قول استقید میں گاہ اور ظاہر مذہب ہو اور غسل اور وضو اور ماتہ و مٹونے کی حرکت میں حرکت  
 وضو کی رویت معتبر اور صحیح تر ہو اور ایک حدیث یہ ہو کہ اسکی مقدار میں تجویز غالب معتبر ہوا شخص کی  
 جسکو طہارت کے واسطے پانی کی حاجت ہو پس ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف پہونچنے پر  
 جسکا طہا غالب ہو پانی اسکے لیے قلیل ہو اور نہ پہونچنے پر جسکا طہا غالب ہو اسکے لیے مہیا کی کثیر ہو  
 یہی ظاہر الروایۃ ہوا امام اعظم سے اور اسی قول کی طرف امام محمد نے جسے وہ مردہ کا قول منقول ہو اور صحیح  
 اور یہی قول صحیح تر اور یہی قوی مذہب ہو اور اسی پر عمل کرنا چاہیے پس حرکت دیکھ دیکھنے سے اور  
 جب کہ فصل کے ساتھ نہ پانی چلے تب تک غالب پر عمل کرنے سے دونوں حدیث میں فصاحت ہو جاتی ہو  
 پھر سن تہ کثیر پانی میں اگر نجاست سے جس قدر پانی تہیہ ہو جائے اور اس قدر جس میں اور اسوا اسکے سال پانی پاک

اور پاک کرنے والا ہو اور اگر حوض کو پیر پانی نہری سے چمکے تنہا کے مانند ہو گیا پھر میں دوسرے کم سو لیج  
 کیا گیا تو اس سے نہ کوئی ناجائز ہو اگر کتے فاس حلیہ میں پانی پر تو صرف موضع موضع نجس ہو گا پس  
 اگر دوسرے موضع میں آج کیا جائے اور اس پانی لیکے ہو گیا جائے تو حوض کے کٹھنہ و نیاک بند ہو  
 گا و زمین کے نیچے پھینکے گا اور وہ پانی نجس نہ ہو گا اس کے فیشین ہونے کی وجہ سے مگر جبکہ پانی کے  
 تینوں بیغون میں کوئی صفت متغیر معلوم ہو اور اگر اس کا منہ اور ناک بند ہو جائے اور ہر گز نہ ہو  
 قبل نیچے پھینکے گیا کسی حیوان پر نجاست لگی ہو تو اس موضع کے پانی کو نجس نہ کہتا ہو اور اگر نجس پانی  
 مثلاً آلا یا حوض میں پاک پانی نازل ہو اور اس کے نازل ہونے سے وہ جاری ہو گا اگرچہ کچھ نہ ہو تو زمین  
 مختار یہ کہ جاری ہو جائے ہو جس کو پاک ہو گیا اور یہ حکم پھر کنوئیں اور حمام کے حوض کا اور زمین پانی بیک  
 اس کا جاری کرنے پر حکم جاری کا نہیں بلکہ جاری ہونے کی دوسری ہو گیا کہ اوپر سے پانی نازل ہونے سے  
 بالآخر کے بعد وہ کہ کنوئیں کا چشمہ جو شمس یا سورہ یا سے بطریق کاری کے پانی سے پس کیا گیا حکم  
 پاک ہونے کا ہونے کے ساتھ اس طرح کے نجس پانی کا زمین کی آلا یا پاک پانی خشکی کے جاری ہو اور اگر  
 یعنی قریق چیرین مثلاً تیل اور سرکہ وغیرہ کا حکم مثل پانی کے نجس پانی نجس کے ساتھ ملے جاری سے  
 پاک ہو گئی یا پانی کے ساتھ سے قیست تیل یا کسی قدر پانی ڈال کے پاک کرنے کا طریقہ ہے پادگے اور  
 مستعمل پانی وہ جو استعمال کیا جائے اسے قائم کرنے قریب کیا ہو مسئلہ کیا جائے نجس کے ساتھ ہو گیا  
 پس اگر میٹھ لپٹا پاک پورے حصہ کو پانی میں لے لے بغیر پانی یعنی کونہ کا لئے وغیرہ کے  
 مثلاً آٹا مٹی یا خمیر میں بھرتھا اس کے دھونے کے لیے تو پانی مستعمل ہو یا نیکافرض کے  
 ساتھ ہو جانے کی وجہ بالاتفاق اگرچہ نجس نہ کوڑے کے حصہ کا حدیث یا جنب کی جنابت  
 زائل ہوگی جب تک کہ ساقط ہوا فرض کا پورا ہو گا قول معتد پر پس ساقط ہونا فرض کا اگر  
 اس کا مقتضی ہے کہ ہاتھ کا دھونا دوسری بار باقی اعضا کے ساتھ واجب نہ ہو اور حدیث کا زائل نہ



باقی آفدہ کے دھونے پر وقوف ہو اور ان سب سے مورتوں میں پانی مستعمل ہو جائے اس وقت  
جبکہ اعضا پر سے بے ہوش کسی مکان میں نہ ہو جائے اور اسی قول کی تفسیر کی ہو کہ  
سبب سے اور اب استعمال نہ کرے پاک ہو غائب ہو پس اس سے نجاست حقیقی بظاہر کرنی  
جائز ہو مگر روایت غلط ہو کہ لیکن پاک کرنے والا نہیں یعنی وضو اور غسل کرنے کے لئے پانی  
اور اس سے آگاہ نہ ہونا اور پینا کر وہ چھوٹانے کی وجہ سے اور جو باغت کے لائق ہو اس سے  
پاک ہوگی اگرچہ وضو پین ہوئی ہو اسکی پوتہ میں پہنکے نماز پڑھنی اور اس چڑے کی ٹوپی وغیرہ  
بنائے اس سے وضو کرنا جائز ہو اور اگر وہ باغت حقیقی یعنی پستکری یا ببول کی پتی وغیرہ سے  
دباغت دینے کے بعد پانی سے وضو کے باغت حکمی مثلاً وضو سے خشک ہونے کے بعد  
انہیں پانی پہنچے تو بالاتفاق نجاست عود نہیں کرتی اور وضو سے ہونے کے باغت حکمی  
دینے کے بعد پانی پہنچنے سے بھی صحیح تہذیب نجاست نہیں کرتی اور حسین باغت کی  
یہاں نہیں جو باغت مستحکم ہوگی اسی قول پر فتویٰ ہے پس پاک ہوگی دباغت سے  
کمال اس سانپ کی جو بیرون سائل ہو اور حسین جن نہویا خون سائل نہ ہو وہ اور  
مطلق سانپ کی کھلی پاک ہو اور پاک نہیں ہوتی چوہے کی کمال سبب باغت پذیر  
ہونے کے اسی طرح سانپ کی اور چوہے کی کمال پاک نہیں ہوتی رچ کر سٹے سے اسٹیکے کہ  
دباغت پاک ہوتی ہو وہ کمال جو باغت کی بیانت کھتی ہو اور رچ کرنے سے اس جانور کی کمال  
لاہر جاتی ہو جو رچ ہونے کے لائق ہو اور ہم چڑا دباغت پاک ہو تاہم سور کی کمال کے  
سوا اور اگر آدمی کی کمال کو دباغت کیا جائے تو پاک ہوگی اگرچہ اسکا استعمال بیعت میں  
سبب تعلیم اور توقیر کے یہاں تک کہ اگر آدمی کی تہی ہوئی گئی تہی میں اس نے گونگا  
صحیح تر قول میں اور جو چیز دباغت پاک ہوتی ہو وہ رچ سے بھی پاک ہو جاتی ہو غائب ہو

اور کیا شتر یا ہوا کی کھال سے پاک ہو نہیں بلکہ حکم شرع کے فوج کرنا صحیح تر یہ کہ نہیں اور  
قول فقہی بین صحیح تر قول یہ کہ جو جانور نہیں کھایا جائے اسکو بیچ کونے سے عیسائی گنہگار  
یا کائنات میں ہوتا اور جو چیز انکار کے ملک سے نکلا اور اسلام میں نہ آیا ہو مثلاً شنباب اگر کسی  
و یا غت پاک چیز سے معلوم ہو جائے تو وہ پاک ہو اسکو ہینکے نماز درست ہو اور اگر کسی دوسرے  
نفس چیز سے ہو مثلاً مردار کی چربی سے تو وہ پاک نہیں اور اگر کسی آفتاب پانی سے ہو تو وہ پاک  
پاک چیز سے با محنت ہوئی یا ناپاک سے نہ اسکا دھونا واجب نہیں بلکہ بہتر ہو اور جس عین کے  
سے امر یا حیوان کے نانہ اور دہنت اور شاخ اور سٹم اور پتے اور کھار اور پھیاں اگر چہ سے خالی  
اور خشک ہوں پاک ہو اور اسی طرح پاک ہو مردار کی ہلریک چنچر جاندار کے جسم میں چنانچہ  
چنانچہ بال اور پروں پر چوٹی نہ انکھ کے جسم سے قطع فادو وہ ہر جو شتر خراجہ کے پیٹ میں  
موتا ہو یعنی پتیر یا اس کے نالنے سے دو بند ہوتا پس یہ کما مطلقاً پاک ہو بالاتفاق اور اگر  
مزار سے نکلے تو مسائل جس پر وہ بھی ظاہر ہو سکتا ہو تو دھونے سے پاک ہو جاتا ہو  
بالاتفاق اور آدمی کے وہ بال جو چہرے سے انکھ سے کٹے ہوئی و اگر کسی ہڈی اور دہنت پاک ہو  
خوار اپنا ہو یا غیہ کا نہ ہیبت سے پر آدم جو چنچر جاندار زندہ شخص سے جدا ہو گیا ہو وہ مردار کا مانہ ہو  
یہاں تک کہ نہ کسی دانت کی ہین پاک ہو یا نہ تک اگر اسکو وہ لیے رہ گیا تو اسکی نماز کا سہ  
نہیگا آدمی کی کھال یا چمکا بقدر ناخن کے قلیل پانی میں گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہو  
اور آب متناہج کے گرنے سے پانی میں نہا نہیں آتا اور حیوان جس عین کل کی چیز ہو  
یا نہ دیر یا نہ جیسے سم سے کٹے کی چھینٹ کے پیر اور غیر نجس ہو گا نہ اس کے کاٹنے سے  
جب تک کسی بل کا لٹنا پہلوم ہو اور شتر پاک اور حلال ہو کھایا جائے ہر حال میں غنہ  
خوار و این نہ رت ہو یا نہ اور اسی طرح مردار غزال کا ناہ پاک ہو مطلقاً یعنی پانی کے لگنے سے

خامد ہو یا نہ ہوا تو اس قول صحیح کے لئے اور زندہ غزال کا ناف پاک ہوا اتفاقاً اور اسی طرح زیادہ پاک ہو  
بسیب غنہ شہوئی کے لئے اور زیادہ شہو و اجیر یعنی ایک قسم کی بنی کا پسینہ اور ریشم ہو کر اُس کے  
وہم کے نیچے غنچ سے کہ اس تخت ہو جائے اور اُس کو پکڑ کے کھینچ لیتے ہیں اور غنہ بھی پاک ہو اور حلال ہے  
اور اگر حرام چیز سے دو اگر ان کا برابر ہو یہ بھی کہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اُس کو اگر کھانے  
رہے تو شہو سے چھوٹے معلوم ہو کہ اُس میں شہو ہے اور کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو جیسے نہایت پاک کی  
حالت میں شہو سے کھینچنے کی اور نہایت گرسنگی کی حالت میں مرد اس کے کھانے کی خواہش کرتا ہے  
اور ضرور کھائے اسی قول پر فتویٰ ہے کہ اصل کنوئین کے مسائل میں جب کنوئین میں  
نجاست گرے اگر خفیفہ ہو یا چھٹیکہ ایک بھی قطرہ شہو یا خون کا چھوٹا خون منہ سے نکلے  
اور خشکی کا پس ہو کہ وہ کنوئین میں غرایا اُس کے باہر کرے اس میں گرا اور پھول گیا یا اس کے بال گر گئے  
یا پارہ چارہ ہو گیا ہو اگر کچھ کنوئین کے باہر پھٹے اس میں گرا ہو تو بخالا جائے کنوئین کا سبب پانی  
اگر کنوئین چشمہ دار نہ ہو اور اگر کنوئین میں چشمہ جاری ہوں اور سبب پانی نکلنا دشوار ہو تو  
اس قدر پانی بخالا جائے کہ غصہ و اسباب باقی رہ جائے یہاں تک کہ تادھا دول نہ بھر سکے اس کا  
حکم سار پانی نکلنے کا ہو اور پانی بخالا جائے نجاست نکلے اس کے بعد اگر اس کا نکلنا آہستہ  
چنانچہ نجس اگر کسی یا نجس کپڑا اگر کفایت ہو گیا تو سار پانی نکلنے سے قول اور رتی  
گھیرنی اور کنوئین کے گرد پیش اور پانی نہ کھانے کا ہوتا پاک ہو جاتا ہو اس سے کہ  
ان چیزوں کی نجاست کنوئین کے نجس ہونے کے سبب سے کسی جیسے شراب کا خم پاک ہو جاتا ہو  
جبکہ شراب نہ کہ نجاست اور استنجا کر نہ لوے کا ہوتا ظاہر ہو جاتا ہو چل کی طہارت کا اور اگر کنوئین  
تھوڑا پانی آج نکلا پھر کلے دن یا دو ہو گیا تو زیادہ کا نکلنا لازم نہیں بلکہ اسی قدر نکالا جا  
جس قدر پانی رہا تھا کنوئین سے پڑ پڑ پانی نکلنا شرط نہیں قول صحیح میں اور

اگر زمین گروہ شہید جو پاک صاف ہر خون غیر نجاست سے پاک اور مسلمان مرد و عورت ملا گیا کہ وہ  
اگر درجہ نعل ساق کا چہرہ شہر طہ کہ اس کا زندہ ہوا معلوم ہوا ہو تو کنوئین کا پانی نجس نہیں ہوتا  
لیکن کہ مردہ کنوئین کو نجس کرتا ہر طرح یعنی دھویا دھویا دھویا جو جسے نعل ساق کا چہرہ مردہ  
اگر مردہ دھویا گیا ہو اور اگر جہان زندہ نکالا گیا حالانکہ وہ نجس میں نہیں ہوا اور نہ نجاست  
تو کچھ بھی پانی نکالنا لازم نہیں مگر جبکہ اس کا سنہ پانی میں داخل ہوا تو اس وقت اس کے چہرے کا  
اقتباس ہو گا پس اگر اس حیوان کا بھوٹا مشکوک ہو تو سارا پانی نکالا جائے مثل اس کے جس کے  
جسٹھما نجس ہو گا اس کا سنہ پانی میں داخل ہو تو پانی مشکوک نہیں ہوتا پس کچھ نکالنا واجب نہیں  
لیکن مندوب ہے اس پانی کا نکالنا بقدر پیش ڈول کے تو یہی حکم ہو کر ہی کا تو جس کا چھوٹا  
مکرہ ہے پس اگر وہ چہرہ ہو تو بقدر پیش ڈول کے و اگر خاکی بلی یا جانور حال گوشت کو چہرہ کر تو  
توبت چالیش ڈول کے پانی نکالنا مندوب ہو اور اگر آدمی محدث ہو تو بقدر پیش ڈول کے  
پانی نکالنا مندوب ہو اور اگر کافر کنوئین میں گرلا اور زندہ نکلا تو پانی نکالا جائے کیونکہ مکمل  
نجاست خالی نہیں ہوتا اور اگر غسل کر کے پاک صاف اسی ساعت میں گرلا تو کچھ بھی  
پانی نکالنا لازم نہیں اور اگر جانور نجس میں ہو تو سارا پانی نکالا جائے خواہ مردہ یا نہ مردہ  
مثلاً اس کا پانی میں نخل ہو یا نہ نخل ہو اور جس شہید کے کنوئین کا پانی نہ ٹوٹا ہو تو وقت قیامت  
نجاست کے جس قدر پانی ہو اسی قدر نکالا جائے اور اس کے نخل سے کی مقدار میں مال و مردہ  
مستی کے قول پر عمل کرنا چاہیے جبکہ پانی کے اندازہ کرنے میں بے حیرت ہو تو یہ فتویٰ  
تورودہ قول ضعیف یہ ہے کہ شہید کے کنوئین میں سو ڈول سے تین سو ڈول تک پانی نکالے  
فتویٰ ہوا ہے جبکہ کنوئین سے مردہ جانور نکالا گیا حالانکہ وہ چھوٹا پستانہ میں اس کا لگ بھگ  
پس گروہ حیوان آدمی ہوا اس کے برابر جو میت میں یا ساق حائل کی بری کا بھیہ یا جیڑی کی بری یا

تو تاہم پانی نکالا جائے اور اگر وہ چھوٹا ہے یا اس کے مانند ہو تو بقدر چالائش ڈول سپکائی کا ٹکٹا  
 دھجیا اور ساتھ ڈول تک ٹکٹا تجھب ہو اور اگر وہ چھوٹا ہے کنجشک یا چوبایا اس کے مانند ہو تو بقدر  
 بیٹس ڈول سپکائی کا ٹکٹا واجب ہے رئیس ڈول تک ٹکٹا تجھب ہو اور یہی تین مراتب ہر مین  
 ساتھ نس کے اور یہی ہر مین میں اور یہی ظاہر لڑائی ہو اور ان میں کوئی بھی آدمی اور کبوتر اور  
 کنجشک کے کہ اور زمین میں فرق نہیں ظاہر روایت میں اور یہ حکم شمار کی ڈول ٹکٹے کا شامل ہو  
 چشمہ اگر کنوئین اور غیر چشمہ دیکر کبوتر خلاف اس کے ہے جس میں بارش کا پانی جمع ہو اور  
 برخلاف ہر سے بچنے کے کہ اگر زمین جانور کر کے مچانے تو اس کا تمام پانی بہا دیا جائے  
 اور میں یا چالائش ڈول پانی نکالا جائے تو وسط ڈول معین سے اور اگر اس کو نوین کا ڈول  
 مقدر ہو تو اس ڈول کا اعتبار چھ مین ایک صاع پانی سماوے اور جو ڈول کے صاع سے  
 کم یا وہ ہو اس کا حساب کر لیا جائے صاع و لے ڈول سے پس اگر نکالا جائے بقدر جو  
 ایک بتر ڈول سے تو ظاہر ہے مین مقصد حاصل ہو اور کفایت کرتا ہو ڈول کے شمار کرنے میں  
 بھڑاتا آئے سے زیادہ ڈول کا اور کفایت کرتا ہو ٹکٹا اس قدر پانی کا جو کنوئین میں موجود ہو  
 اگر چہ ڈولوں کے شمار سے کہ ہر ڈول کفایت کرتا ہو کنوئین کی طہارت کے لیے پانی کا بہنا  
 اگر چہ قلیل جاری ہو اس لیے کہ طہارت کا سبب یعنی جاری ہونا لگایا اور کفایت کرتا ہو طہارت  
 کنوئین کے ہر پانی کا زمین کے اندر جذب ہو جانا جس قدر کا ٹکٹا واجب تھا پھر اگر اسٹل  
 خشک ہو گیا تو پانی کے پھر کرنے سے نہیں نہوگا و گر خشک نہیں ہو تو صحیح ہے کہ پانی پھر سے  
 تجس ہو جائیگا اور جو جانور کہ چشمہ میں کبوتر اور چوہے کے درمیان کا ہو وہ چوہے کے  
 مانند ہو حکم میں اور جو جانور کہ مرغ اور بکری کے درمیان کا ہو وہ مرغ کے مانند ہو حکم میں  
 یعنی جو جانور کہ چھوٹے اور بڑے کے مابین کا ہو وہ چھوٹے جانور کے ساتھ ملا دیا گیا

تیسرا قول اصل کیا گیا اکثرین مختار چاہا جس کے ساتھ پس اگر تہی شہر یا کلاں و دونوں کہتین  
 کہتے ہیں اگر دونوں مذکورہ تہی شہر یا کلاں و دونوں کہتے ہیں تو اگر وہ دونوں  
 تو قدر چالیس غول سے کم اگر قدر چوبیس یا کم تو بقدر تیس قول کے آدرا اگر چہ بانٹھا ہو  
 تو مارا پانی کھانا سب تو آدرا دینی کری کے مانند حکم میں بالاتفاق اور وجہ ہون کا  
 حکم مثل ایک چوبیس کے ہر دین میں سے چوبیس ہون تک کا حکم مثل حکم ایک بتی کے ہر دور  
 چوبیس کے ہر دین میں سے چوبیس ہون تک کا حکم میں ہر دین میں سے چوبیس ہون تک کا حکم میں  
 محمد نے لیا ہو اور کنوئین کے نجاست منقطع کا حکم کیا جاتا ہو جانور کے گرنے کے وقت سے  
 اگر معلوم ہو کہ معلوم ہو تو ایک رات اور ایک دن پہلے سے نجاست کا حکم ہو گا بشرطیکہ  
 نہ پھولانہ پھٹانہ اسکے بال گر گئے ہوں جس جیسے غیر حالت حدث میں بھی اس کو دین میں ہون  
 طہارت کر کہ جس قدر نماز کرتا ہو واجبہ رخت و خراوا کی ہو سو نو سے پرہیز لیکن قضا سے  
 سنت و نماز کے پاؤں کے اندر نجس لیا کہ کپڑا بھی اس کو چھو یا ہوا پاک کر لے آؤ تین  
 رات دن نجاست کا حکم کیا جائے اگر جانور پھولایا پھٹایا اسکے بال گر گئے ہوں یا دم کا  
 قول ہو اس میں یا وہ احتیاط اور مرجح ہو اور صلیب میں نے کہا کہ پانی کے نجاست کا حکم ہو گا  
 معلوم ہونے کے وقت سے پس گو کون پر معلوم ہونے سے پہلے کوئی چیز لازم ہوگی اجنبیوں  
 کہہ کہ یہی مختار ہو اور گو کون کو آسان تر ہو اگر اپنے جیبہ میں مودہ چوبایا یا پس اگر جوہرین  
 سو راج نہ تو روئی بچھرنے کے وقت اب تک جو نمازین پر ہی ہوں ان سب کو سو نو سے پرہیز  
 اگر جیبہ اسکو پہنے رہا ہو اور اگر جیبہ میں سو راج ہو تو تین دن رات کی نماز بچھرنے سے پرہیز ہو گا  
 پھر لایا خشک ہو ورنہ ایک دن رات کی نماز بچھرنے سے پرہیز ہو گا چوبیس کا پیشاب گرنے سے  
 کنوئین کا پانی کھانا لازم نہیں صحیح تر قول میں آؤ کہ تو اور نجس و غیرہ حلال گوشت کی



لیکن اگر جس جوٹھے سے اور حورت کی طہارت کے پچھ ہوئے پانی سے طہارت مکروہ نہیں آتی  
 نجس عین اور تھیں اور کہتے اور چار پائے درندے کا جوٹھا نجس ہے اور انہیں جنگلی بی خول اور  
 اور جو جانور نجاست وغیرہ دونوں چیزیں کھاتا ہو اسکا جوٹھا مکروہ و تشہیر طہارت اسکی منہ کی  
 طہارت یا نجاست نہ معلوم ہو اگر معلوم ہو تو شل اسکے حکم دیا جائے و اگر حرت نجاست کھاتا ہو  
 حتیٰ کہ اسکے گوشت میں بیگانگی ہو تو بلا تفصیل اسکا جوٹھا مکروہ و تشہیر طہارت اسکی منہ کی  
 حدود چھ یا جائے اور مکروہ ہو سبے چھپا اور ہرے تاکر جب کھلائے پلائے قید کر کے یہاں تک  
 اسکے گوشت میں بدبو نہ باقی رہے تب حلال ہو جائیگا اور اندازہ کیا گیا ہو قید کرنے کا تین دن  
 منہ کے لیے اور چار دن کبری کے لیے اور دس دن اونٹ گائے کے لیے یہی ظاہر ہے و اگر چھپا  
 وغیرہ دونوں چیزیں کھاتا ہو جس شیت کہ اسکے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو تو بھی حلال ہے  
 اور اگر زندہ شکاری کی چونچ کا پاک ہونا معلوم ہو تو اسکا جوٹھا مکروہ ہے اور جو جانور کھن میں  
 سکونت رکھتے ہیں مثلاً چوہا اور سانپ اور چھپکلی اور خانگی بی انکا جوٹھا ظاہر ہے و اگر چھپکلی  
 اگر اسکے منہ میں نجاست نہ لگی ہو اور مکروہ تر نہ ہو صحیح تر قول میں اگر اس جوٹھے کے سوا  
 پانی موجود ہو اور جس چھپر کی مان گدھی ہو اسکا اور پالو گدھے کا جوٹھا اگرچہ نہ ہو صحیح تر  
 قول میں بذات خود پاک ہو لیکن غیر کو پاک کرنے میں مشکوک ہو اور مشکوک پانی نجس چیز کو  
 پاک کرتا ہو یا نہیں اس میں قول ہیں ایک یہ کہ پاک کر دیتا ہو مگر معلوم ہو چکا ہو کہ پاک کرنے میں  
 مشکوک ہے اور دوسرا قول یہ کہ پاک نہیں کرتا اور اگرچہ مشکوک کے پانی نہ تو اس سے  
 وضو غسل کرے اور تیمم بھی کرے اور شرط ہو خالی نہ ہونا ایک نماز کا ان دونوں فعلوں سے احتیاط  
 پس اگر اس پانی سے طہارت کر کے نماز پڑھی پھر تیمم کر کے وہی نماز پڑھے تو جائز ہے اور  
 یہی صحیح ہو لیکن ان دونوں نمازوں میں ایک صحیح اور دوسری نحو ہوگی اور اگر ان دونوں نمازوں



درمیان کے وقفہ میں حاشیت نہیں کیا تو کروہ پھر وضو اس پانی سے طہارت کرے یہی ہر پانی  
اور دوسری نماز میں اگر استنجہ نہیں ہو سکا تو وضو نہ کرے اور نہ غسل کرے بلکہ اگر چہ وضو کرے  
تو دونوں میں اگر استنجہ نہ ہو تو اس ایک وایمن دونوں غسلوں کا جمع ہونا اولیٰ ہے اور دونوں  
غسلوں میں سے جسے چاہے مقدم کرے صحیح تر قول میں لیکن تیمم پر اسے مقدم کرنا افضل ہے  
اور جس عاجز کی نالہ جلال اور برباد ہونا حرام ہو تو ان کے اعتبار کرنے کی وجہ سے اسے کھانا حلال ہے  
اور غلبہ شہا بہت کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور ہر اس کے خلاف قول بلا مسکین پر اور اس کا حلال ہونا  
لازم کرتا ہے جو ٹخنے سے طہارت حاصل ہونے کو اور بغیر تر سے یعنی اگر خرچے پانی میں  
ڈالے جائیں اور پانی بیٹھا ہو جائے تو اس سے وضو کرے بلکہ تیمم کرے اگر چہ شیشی نہ ہو اور گوسیلان  
باقی رہے اور پسینہ جھوٹے کے مانے ہو لیکن گہرے کا پسینہ کپڑے اور بدن میں معاف ہے  
صحیح مذہب پر اور جو جائز نجاست وغیرہ دونوں چیزیں کھانا ہو اور اس کے گوشت میں بدبو  
نہ آگئی ہو اس کا پسینہ پاک ہے اگر صرف نجاست کھانا ہو یہاں تک کہ اس کے گوشت میں بدبو  
آگئی ہو تو اس کا پسینہ نجس ہے باب تیمم کے احکام میں شرع کی اصطلاح میں تیمم نام ہے  
چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے مسح کرنے کا پاک کرنے والی مٹی پر ہاتھ مار کے نیت کے ساتھ  
کہ شرط ہے اور اس کا استعمال خواہ حقیقہ یعنی حقیقت میں ہو خواہ حکماً پس گرد و غبار سے خالی نہ  
چکے تیمم اگر حقیقت میں استعمال نہیں لیکن زمین کی جنس پر دونوں ہاتھ رکھنے سے حکماً  
یعنی حکم کی راہ سے استعمال پایا گیا اور قصد کرنا پاک کرنے والی مٹی کا اور اس کا استعمال ایک  
خاص طور پر ہے اور طور خاص سے تیمم کی کیفیت معلوم ہو پس سوال کیا ابی یوسف نے ابا حنیفہ سے  
کیفیت تیمم کی پس انھوں نے کہا کہ تیمم دو ضرب ہیں ایک ضرب سطح منحنی کے اور ایک ضرب  
دو سطحوں کے انھوں نے کہا کہ کیونکر پس مارے دونوں ہاتھ خاک پر پھر اگرچہ زمین پر

اور چھپنے والے پیر دونوں ہاتھوں کو جھار اور پیر کیا پھر پیر کے دونوں ہاتھ دست  
خاک پر دو بار پیر کر کے چھپنے لگے اور پیر چھپنے والے پیر دونوں کو جھار اور پیر کیا اس  
دونوں ہاتھوں کے ظاہر اور باطن پر کہیںوں تک اور ہمارے مشائخ نے کہا کہ لائق جو کہ باطن  
ہاتھ کی چار انگلیوں کے باطن سے وابستہ ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سر میں گنتی تک مس کرے  
پھر ٹھیکان جدا کر کے باطن ہاتھ کی تحصیل سے وابستہ ہاتھ کے باطن پر گنتی سے گنتے تک  
مس کرے پھر باطن انگلیوں کے باطن سے اپنا لگوٹھے کی پشت پر مس کرے پھر اسی طرح  
وابستہ ہاتھ سے باطن ہاتھ پر مس کرے اور یہ قریب ہی جانب احتیاط کے استعمال میں ہے  
استعمال سے بقدر ممکن اور دوبار خاک پر ہاتھ مارنا کہ ہر اور یہی قول صحیح تر اور زیادہ  
والا ہو لہذا ابو شجاع نے کہا کہ اگر ضرورت کے بعد مس کے قبل حدیث کیا تو اعادہ کرے اور اس  
مشی سے مس کرنا جائز نہیں ہر قول صحیح اور مختار ہو گا یہی جالی کا قول اسکے مخالف ہو اگرچہ  
تیمم کرنے والے کے غیر سے دونوں ضرر صادر ہوں یعنی اگر کوئی دوسرے کو تیمم کرادے  
تو اسکو بھی وضو کرانی ہیں اس طرح کہ ایک بار سے اس کے چہرہ پر مس کرے اور دوسرے ضرر یہ ہیں  
ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مس کرے یا تیمم کرنا اس فعل میں  
جو تمام مقام ہر دونوں ضرر ہوں کہ پس اگر تیمم کرنے والے نے بعض تیمم کو غبار کے اندر رکھ لے  
ہر کے ہالیا یا غبار کے مقام میں داخل کرو یا تیمم کی میت کو جائز ہو اور چہرہ اور دونوں  
ہاتھوں کو مٹا کر کہ ہر اور تیمم کرنا جائز ہو بشرطیکہ عاجز ہو اس مطلق پانی کے استعمال سے  
جو کافی ہو اسکی طہارت کو اس نماز کے لیے جسکی قضاء ہو اور اسکا عاجز ہو یا پانی کے  
دور ہونے سے ہر بقدر ایک میل کے اگرچہ شہر کا مقیم ہو اور آب مطلق اور کافی کی قید اسکا  
لگائی کہ آب مقید اور غیر کافی ہر پانی انہوں کے ہر پس اگر اسقدر پانی ہو کہ فقط وضو

وضو کے لیے پانی کی مقدار ایک ہاتھ پر مس کرے اور دوسرے ضرر یہ ہیں  
ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مس کرے  
یا تیمم کرنا اس فعل میں جو تمام مقام ہر دونوں ضرر ہوں کہ پس اگر تیمم کرنے والے نے بعض تیمم کو غبار کے اندر رکھ لے  
ہر کے ہالیا یا غبار کے مقام میں داخل کرو یا تیمم کی میت کو جائز ہو اور چہرہ اور دونوں  
ہاتھوں کو مٹا کر کہ ہر اور تیمم کرنا جائز ہو بشرطیکہ عاجز ہو اس مطلق پانی کے استعمال سے  
جو کافی ہو اسکی طہارت کو اس نماز کے لیے جسکی قضاء ہو اور اسکا عاجز ہو یا پانی کے  
دور ہونے سے ہر بقدر ایک میل کے اگرچہ شہر کا مقیم ہو اور آب مطلق اور کافی کی قید اسکا  
لگائی کہ آب مقید اور غیر کافی ہر پانی انہوں کے ہر پس اگر اسقدر پانی ہو کہ فقط وضو

بافتتاح نچا ست نائل کرنے کو جو کپڑے میں نماز کی مشق کرنے والی ہو کفایت کرتا ہو تو اس سے  
کپڑا و غصو نہ اور وضو کے عوض تیمم کرے سبک نہ رویا اور اگر وضو کر کے نجس کپڑے سے  
نماز پڑھ لے گا تو نماز ادا ہوگی مگر گناہ گار ہو گا یا عاجز ہو پانی کے استعمال سے بسبب اس بیماری کے  
جس سے کپڑا زیادہ یا دراز ہو جائے وضو نہ ہو اپنے ظن غالب میں یا طیب کامل مسلمان کے کہنے سے  
اگرچہ شدتِ دفر یا بیماری کا دراز ہو یا حرکت سے جو تعوی یا کراؤ ظن غالب ہوگا اگرچہ وضو یا غسل نہ کرے  
تو بیماری تیز ہوگی یا طول کیے بغیر طیب چاقو سنم میں تباہ تو تیمم کرنا جائز ہو اسی طرح  
اگر بیماری کے پاس پانی نہیں ہو اور اس کے پاؤں میں سخت پھوڑا یا نہر ہو اور وہ ظن غالب سے  
جانتا ہو کہ اگر میں اٹھ سکے پانی لاؤں گا تو بیماری دراز ہوگی تو اب بھی اسکو تیمم جائز ہو یا بیمار نے  
نیپایا اسکو چوڑے وضو کر اوسے اور وہ خود وضو کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر اگر بیمار  
وضو کرنے والے کو پاوسے اگرچہ پوتلوں کے موافق ضروری دینے سے ملتا ہو اور اسے  
ضروری دینے کی طاقت ہو تو ایسا یا تیمم کرے غائبہ مذہب میں اور زوج زوجہ میں بھی ایک  
وضو کرنا دوسرے کو یا خبر گیری اس کے حسب نہیں اور لڑکی اور غلام میں حسب تعینی مالک لنگی  
اور زونا کا کسی خبر گیری کرین یا عسری غرض کہ تعینی حسب رکنا تحقیق ہو جائے وضو میں یا نہ ملے  
یا اپنی جان پر دشمن سے دوسرے کا چہ عورت کو مرد فاسق کا خوف ہو یا قتل کو قرضِ خواہ کی  
طرف سے گرفتار کر لینے کا یا مال پر خوف ہو غیر اگر خوف ہو ہی نہ ہو کے ڈرانے سے تو تیمم کرے  
بعد زوالِ خوف کے ہاں پھر پڑھے اگر نہ ہو کی طرف سے نہیں ہو تو پھر سے نہ پڑھے اس لیے  
کہ وہ خوف خدا کی طرف سے ہو پس اگر مسلمان قیدی کو کافر نے قتل اور غارت سے منع کیا  
تو تیمم کرے اور اشارہ سے نماز پڑھے پھر نماز سے پڑھے بعد پانی کے کسی طرح اگر مالک نے  
اپنے غلام سے کہا کہ اگر تو وضو کرے گا تو تجھے قیدی یا قتل کروں گا تو وہ تیمم سے نماز پڑھے

چونکہ نیت پر حیا لازم نہیں بلکہ کسی کی تشنگی کے خوف سے اگرچہ اپنے کتے یا بلی کو قافلو کی تشنگی کا خوف ہو اور وہ استنہا ہو یا چھٹی اور تشنگی کے مانع ہو تا کہ نہ منہ اور جسم اور پرکھ سے نجاست رائل کرنے کی ضرورت ہو اگر تہذیب و ہمارے پانی اُس کے ساتھ موجود ہو اور چوپایوں کی تشنگی کے لیے نوٹ و نسل کا دھون ٹھرتے موجود نہ ہونے سے رکھ سکتا ہو تو اپنے ساتھ کے پانی سے نہایت کریم جائز نہیں اگر خوف ہو تو جانور دکن کے واسطے پانی رکھتے اور آپ تیمم کرے یا پاک سامان پانی نکالے گا موجود ہو تو تیمم کرے پس جائز ہے کہ تیمم کرے یا نہ کرے۔  
 مذکور سے کہ ہر واحد انہیں کا علت متعلقہ جو تیمم کے جائز ہونے کی تو اگر کسی تیمم کیا پانی کے نونے سے چھڑا سکو ایسی بیماری ہو گئی جس کے سبب تیمم کرنا اُسکو مباح ہو گیا تو اس تیمم سے جائز ہے اس واسطے کہ اجازت شرعی کے اسباب کا اشتراک تیمم کے سببوں کا اشتراک ہے اور پانی اجازت کے شمار کرنا اور نہایت کرنے کو منع کرنے والا ہوتا ہے اور پانی اجازت کے مخرج ہے چنانچہ گویا وہ موجود ہے حتیٰ اور مسلمان ہونا اور مشغول ہونا اس چیز کا جنس اور نفاس اور عادت سے جو تیمم کی غیبت یعنی غیبت اور باطل کرنے والی ہے اور میں انگیوں سے یا زیادہ سے مسح کرنا اور پانی غصہ پر مسح کرنا شرط ہے جس اگر کو یہاں یا تمہوں کے کنارے یا اُن کے درمیان کا حجاب مسح سے باقی رہ جائے تو جائز نہیں اور شرط کی گئی جو تیمم کے واسطے نماز جائز ہونے کے حق میں نہیں بلکہ تیمم کرنے کی نیت کرنی جو عبادت ہو اگرچہ عبادت نماز یا عبادت عبادت تلاوت ہو اور عبادت ہو کہ مستحب ہو چھوڑتی ہو پس جبکہ یہ عبادت ہو تو سجدہ شکر کے لیے تیمم کیے ہوئے سے نماز میں صحیح ہو گئی اور تیمم کے لیے اس عبادت کی نیت شرط کی گئی ہے جو مقصود بالذات ہو دوسری عبادت کا وسیلہ ہو پس سجدہ کا وظیفہ ہونا اور صرف کا چھوٹا اس سے نکل گیا کہ اگر نہ ہو مقصود نہیں بلکہ نماز اور قرآن خوانی کے وسیلے میں اور تیمم کی نیت کے لیے وہ عبادت نہیں

شرط کی گئی ہے جو بدون طہارت کے حلال نہیں اس سے جنب کی قرآن خوانی بھی عبادت مقصودہ کو شامل ہو گئی پس اگر جنب نے قرأت کے قصد سے تیمم کیا تو اس سے نماز میں پڑھنی درست ہو گئی و اگر نہ وضو نہ اس قصد سے تیمم کیا تو درست نہ ہو گئی اور شرط اخیر سے سلام کے جواب میں نہ کا تیمم خارج ہو گیا یعنی اس کا جواب اگرچہ عبادت مقصودہ ہو لیکن بدون طہارت بھی صحیح ہو پس لکنہ لیے تیمم کے ہوئے سے نماز پڑھنی جائز نہیں پس جب تیمم میں نہ مخصوص شرط ہوئی تو کافی کا تیمم کرنا صحیح نہیں اسیلئے کہ جو عمل اپنے صحیح ہونے میں نیت کی طرف حاجت رکھتا ہو کافی اس کی اہلیت نہیں رکھتا لیکن کافی کا وضو صحیح ہو کر نہ اس میں نیت کی حاجت نہیں اور اگر کوئی شخص وضو رکھتا ہو مثلاً جنابت اور وہ حدث جو واجب کتابہ وضو کو توالاتی ہو دونوں کی نیت کرنی پس اگر دونوں میں سے ایک کی نیت کر کے تیمم کیا تو اگرچہ وہ نہ واقع ہو گا دوسرے سے لیکن یہ ایک تیمم کافی ہو گا ان دونوں سے اور ساری چیزیں نماز کے لیے مسجد پر اگر زیادت خود پاک ہو اگرچہ نجاست سے تر خیر خشک ہو جائے اور وضو یا جنس میں تیمم کے لیے نجاست سے خالی یعنی پاک کرنے والی ہوئی شرط ہو اگرچہ اس پر غبار نہ ہو پس اگر انگلیوں میں غبار داخل نہ ہو تو خلال کے لیے تیسری بار ہاتھ مارنے کی حاجت نہیں بلکہ بدون ہاتھ مارنے کے انگلیوں کا خلال کرنا ضروری ہو واسطے تمام ہونے احتیاج کے اور صحیح یہ ہے کہ مسح کف ضروری نہیں بلکہ ضرب کف کافی ہو اور اگر دوسرے کو تیمم کرادے اور اپنے دونوں ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ پر مسح کرے تو اب تیسرے ضرب کی تیشہ حاجت ہو تاکہ اس سے اس کے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے پس اگر ڈھیلی انگلی کے نیچے اور تیرے سرواڑے غبار ہو چاہے تو اس کو ہٹانا لازم نہیں بلکہ سنت ہو ورنہ اتار لینا یا ہٹانا لازم ہو مثل خلال مذکور کے جیسے وضو اور غسل میں لیکن صرف خاک پر تیمم کرنا افضل ہے اچھا اور جنس زمین وہ ہے

چونکہ ہرگز نہ ہو چکا کہ ہو جائے اور وہ کنگر اور تھراور گیا اور تھراور تھراور تھراور تھراور  
 پورنگ و چونکہ گئی سن اور وہ گھا اور ہر تھراور سوتی پریم۔ و آجین اگر چہ سپاہی ہو اور  
 گیلی مٹی اور جہزی زمین سے نہ ہو کہ ضرورت جہزی مٹی اور تھراور مٹی سے نہ ہو کہ  
 کیونکہ اسپر کا نہ کار بغین ہو تاہو ان اگر گرو و خیر جنس زمین کے ساتھ و غن اینہر کیہ  
 تو جائز ہو اور گیلی مٹی جسکو کار اور خیر شاکستہ ہیں اگر زمین پانی غالب یا مٹی کے  
 برابر ہو تو اس سے تیم جائز نہیں بلکہ اس سے طہارت کرے اگر اس قدر رقیق ہو  
 کہ عضو پر نیچے کیونکہ غالب چیز کا اعتبار ہو و اگر مٹی غالب یا پانی کے برابر ہو تو اس سے تیم  
 جائز ہو لیکن گیلی مٹی سے تیم کرنا فوت وقت کے خوف سے پہلے خلاف اولیٰ ہو تا کہ ہر شکل  
 ہو جائے عجوت ملکہ بدون ضرورت کے اور دوا بھیرین ہو کہ اگر فوت وقت کا خوف نہ ہو  
 اور خشک مٹی نہ پاوے تو پتہ پتہ میں گیلی مٹی لٹکاوے پتہ خشک ہونے کے بعد تیم کرے  
 اور چونکہ زمین کی جنس سے نہیں ہوتا کوئی پاک کپڑا یا پھوٹا اسپر بھی تیم جائز ہو اگر  
 اسپر اس قدر خیار ہو کہ اتھاڑے سے اسکا اثر ظاہر ہو تو اگر مٹی اس خیر کے ساتھ مل جائے  
 جس سے تیم جائز نہیں ہو تو غالب چیز کا اعتبار ہو پس سو نایا پاندی گھائی ہو تو ان تیم جائز نہیں  
 لیکن اگر انرا اس قدر خیار ہو کہ اتھاڑے کے مٹنے سے مٹی کا اثر ظاہر ہو تو تیم جائز ہو اور  
 مٹی اگر چہ چلی ہوئی راگد کے ساتھ ملائے پس اگر مٹی غالب ہو تو تیم جائز و نہ جائز نہیں ہوا  
 بطور نمونہ کہ اگر کت و ست کا بیج کہ باطن اور ظاہر خاک پر مارا اور خصوص مارا اور  
 انگلیان کھان کھنی اور آگے کھینچ لیا یا پھر چھپے کھینچ لایا اور بعد خاک پر گندہ ہو جائے  
 پس دونوں ہاتھ جھاڑنے اور انگوٹھی اور تھکولانا اور انگلیوں میں اور دھاری میں  
 خلال کرنا اور پہلے ہاتھ پھر بائیں عضو پر مسح کرنا اور ترتیب اور پیالی تیم کرنا سنت ہے

یعنی افعال تیمم میں ہاتھ روحوئے ہوئے ایک صفو خشک ہو جانے کے دیر نہ کرنی اور تیمم کرے  
 اگر تیمم کرنے والا جنبہ ہو یا دوحائض جو پاک ہو گئی ہو یا زچہ ہو اور قبل وقت کے تیمم کرنا  
 جائز ہے۔ مسندوب ہو اور ایک تیمم سے چند فرض وغیرہ پڑھنا جائز ہو اور جائز تیمم کرنا اگر اس  
 عبادت کے فوت ہو جانے کا خوف ہو جس کا بدل نہیں ہے تیس تیمم جائز ہو نماز جنازہ کی کل تکبیریں  
 فوت ہو جانے کے خوف سے اور اگر فوت ہو نیکی کا خوف ہو اس طرح کہ اگر ایک شخص نماز جنازہ کا  
 واقع ہو اور وہ جبکہ وضو کرنے جائیگا تو اس کا انتظار ہو گا تو اسکو تیمم جائز نہیں لیکن مردہ  
 کی کوئی نماز جنازہ کے لیے تیمم جائز نہیں مطلقاً اور اگر معلوم کرے کہ وضو کرنے میں بعض تکبیریں  
 شریکہ ہو گا تو بھی تیمم جائز نہیں آسلیے کہ باقی کا اور کرتا تھا اسکو ممکن ہو اور اگر ایک جنازہ کی  
 نماز کے بعد دوسرا جنازہ لوگ ماسے پئس اگر اس تیمم کرنے والے کو درمیان میں دونوں کے  
 وضو کرنا ممکن ہو یا پانی ملنے اور فرصت پانے سے اور بچہ پر قدرت نازل ہو گئی تو تیمم کرے  
 دوسری نماز جنازہ کے لیے بالاتفاق و اگر درمیان میں وضو پر قدرت نہ ہوئی تو تیمم کا اعادہ  
 اسی قول پر فتویٰ ہو اور جائز تیمم کل نماز عید کے فوت ہو جانے کے فورے سے بسبب فرغت  
 کرنے امام کے یا دھلنے آفتاب کے اور اگر مقتدی وضو کر کے سین شریکہ پھر وضو کرے تو گنیا  
 پئس اگر وضو کرے کہچہ نماز ٹٹنے کی امید ہو تو تیمم کرے و اگر امید نہ ہو تو تیمم کر کے بنا کرے  
 اور بنا کرنے والا امام ہو یا غیر امام صحیح تر قول میں اور جب جائز ہو تا تیمم کا خوف فوت پر  
 زیادہ ہو تو تیمم جائز نہ ہو سورج گھٹن اور اسی طرح چاند گھٹن کی نماز کے لیے اور وہ کہ سنتوں کے لیے  
 اگر چہ فجر کی سنت ہو کہ دیر ہو فقط اس کے فوت ہونے سے بدون فرض کے پئس اگر خوف ہو  
 کہ پانی کے پاس جلتا ہو سورج گھٹن تمام ہو چکے یا ظہر یا مغرب کا فرض اور اگر وضو نہ ہو گیا  
 اور پانی تک رسائی نہ ہو تو تیس وقت فوت ہوا ہو تو تیمم کر کے اسے پڑھ لے یا پانی یا میل سے کہچہ

فادامہ لئے گیا ہو لیکن اُسکے لئے شک فضا و شو کرنے اور فرض پڑھنا وقت باقی رہی ہو تو  
 تیمم کر کے سنت خیر پڑھے پھر جب پانی آوے تو وضو کر کے فرض ادا کرے و اگر فرض کے بعد  
 سنت کے بھی فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم کرے کیونکہ سنت کو فرض کے ساتھ قضا کر چکا  
 اور جن نمازوں کا بدلہ پڑانے کا خوف ہونے کے خوف سے تیمم کرے اور بعض کہتے ہیں کہ  
 تیمم کرے پس احتیاطاً زیادہ میں ہو کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر وضو کر کے قضا کرے  
 اور اگر ایک میل سے کم مسافت پر پانی ہونے کا ظن غالب ہو کسی سلامت سے ایک  
 آدمی مکان متقی کے خروینے سے تو تحس ظن پانی ہونے کا گمان ہو اس طرف اُسے تلاش کرنا  
 استدھر ہو کہ اُسکی ساتھی کے نفس مال کے ضرر کا خوف نہ ہو اور اگر پانی کے نزدیک نہ ہو  
 ظن غالب ہو معنی شک ہو یا غیر قوی ظن ہو تو تلاش کرنا واجب نہیں بلکہ مندوب ہو  
 اگر امید ہو تو تلاش کرنا مندوب بھی نہیں اور اگر ظن غالب پانی ملنے کا ہو تو اس قدر  
 کرنی مندوب ہو کہ اگر پانی نہ ملے تو وقت مکروہ کے قبل نماز ادا کر لینی ممکن ہو اگر اس شخص  
 اور پانی کے درمیان میں بقدر ایک میل کے مسافت ہو اور اگر نماز پڑھی اُس شخص نے  
 جو آبادی میں نہیں اور بھول گیا پانی کو رحل میں اور رحل اُس قسم سے ہو کہ اس میں کچھ ہو  
 چیز کے بھول جانے کی عادت ہو تو اُس پر نماز کا اعادہ نہیں کر پانی کے چھک جانے کا گمان نہ ہو  
 تیمم سے نماز پڑھے تو پانی دیکھ کر نماز کا اعادہ کرے اور اگر اُس پانی کو بھولا جو اُسکی گردن  
 یا پیٹ پر تھا یا اُسکے سامنے تھا سواری کی حالت میں یا سواری کے پیچھے تھا جبکہ وہ  
 اسکا ہاتھ والا تھا یا کوئی شخص اپنا کپڑا بھولا اور برہنہ نماز پڑھی یا ناپاک کپڑے پہنے  
 یا نجاست کے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ اُسکے پاس چیرہ جو جس سے ازواجیاست ہو نہ ہو  
 یا وضو کیا جس پانی سے یا بے وضو نماز پڑھی پھر اُسکو پانی یا پھر اپنا نجاست یا بے وضو ہونا



یا دیا تو نماز پھر پڑھے اور جو شخص نماز کے وقت میں موجود ہو اور اس کے پاس پانی ہو تو اس سے پانی مانگنا واجب ہو اگر دینے کا ملن غالب ہو والا واجب نہیں ہی تو فقیہ مختار اور مروجہ ترمذی پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے و اگر پانی کا مالک پانی نہ دے مگر بعض اس قیمت کے جو اس قدر پانی کا معمول ہو اور وہ لازمی حاجتوں سے زیادہ اس کے پاس موجود ہو تو تیمم کرے بلکہ پانی خرید کے اس سے طہارت کر کے نماز پڑھے اور اگر وہ اس قدر مانگتا ہو جس موضع میں پانی کی قیمت کرنے والوں کی قیمت کرنے میں داخل نہیں آیا اس کے پاس اس قیمت سے موجود نہیں ہو تو تیمم کرے اور پانی مانگنے سے پہلے تیمم کرے بنا بر ظاہر الروایت کے اور بنا بر اس کے قول اور رستی کا مانگنا واجب ہو اور قول اور رستی کے لیے انتظار کرنا مستحب ہو جب تک خوف وقت کا نہ خوف ہو اگر اس کے مالک نے کہا کہ تمہارا بیان یہ کہ پانی بھریں اور اگر کسی کے ملک میں پانی ہو اور طلب کرنے سے دینے کا ملن غالب ہو تو اس کے غلبہ کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہے پس پانی یا اس کے بھالنے کا آکر مانگے و گرنہ دینے کا ملن غالب یا دینے میں شک ہو تو نماز تمام کر کے مانگے اگر نہ دے دیا تو تیمم اور نماز باطل و گرنہ نہ دیا یا انکار کے بعد دیا تو نماز تمام ہو گئی اور اگر کوئی شخص نہ دیا گیا نجس مکان میں اور اس کو ممکن نہیں پاک مٹی نکالنی زمین یا دیوار کھوسے اور اسی کے مانند وہ شخص ہو جو پانی اور مٹی پاک کرنے والی سے عاجز ہو بسبب بیماری کے تو وہ واجب ہو کہ نمازیوں کے مشابہت سے اگر وہ بے وضو ہو یا جنب پس رکوع اور سجدہ کرے و اگر مکان خشک نہ پائے تو نماز کا اشارہ کرے کھڑے ہو کے اور قراوت کرے اور بسبب حقیقت میں نماز نہ ہونے کی نیت ہی نہ کرے پھر جب پانی خواہ مٹی پائے تو سر سے نماز ادا کرے اور جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں گھنی اور شکنے سے گئے ہوں وہ دوسرے شخص سے منیٰ اور موضع قطع کو دھو لے

۱۰۔ ایک شخص کر لے وگرو دوسرے شخص کو نہ پائے تو سزا اور سزا اور موضع قلع کو پانی پر نہ  
 وگرو دوسرے پر نہ قادر ہو تو سزا اور موضع قلع کو متی میں ملے وگرو فرض کیے گئے وگرو دوسرے کو  
 کو یہ عمل باقی ہو تو تیمم بھی نہ کرے اور بدوین طہارت کے نماز پڑھے اور نماز کا اسامہ نہ کرے  
 صحیح تر قول یہ ہے کہ اگر قیدی سے تیمم کے ساتھ نماز پڑھی پس اگر وہ قیدی سے تیمم ہو تو طہارت  
 بد نماز سے نو سے پڑھے و اگر مسافر ہو تو نماز سے نو سے پڑھنی ضروری نہیں اور یہ سب کا پانی  
 تیمم کرنے سے منع کرنے والا نہیں جب تک کہ وضو کے لیے بھی نہ معصوم ہو و اگر مشتبہ ہو  
 تو کثرت کا اعتبار ہو یعنی اگر کثرت ہوگا تو قرینہ سے معلوم ہوگا کہ وضو کے واسطے بھی چارہ  
 جیسا کہ میں ہو کہ فقہ پیشے کے لیے ہو تو اس سے وضو درست نہیں اگر کثرت ہو تو جو پانی  
 کہ ہند کے لیے وقف ہو سبیل ہو اسے پینا درست ہو اور جناب دعا لا اضرہم اور لائق تر ہو  
 برائے پانی کے استعمال کرنے میں مائش اور بے خواہ و غسل میت کے اور اگر وہ پانی زمین سے  
 کسی ایک شخص کا ملوک ہو تو وہی شخص مقدم ہو اگر وہ پانی تینوں میں مشترک ہو تو اس کا  
 اور نہ غسل میت کے واسطے لائق ہو اور تیمم کرنا جماعت کا ایک مکان سے جائز ہو ایسے  
 میں مستعمل نہیں ہوتی حتیٰ کہ اگر تیمم کرنے والوں کے ہاتھوں کی مٹی ایک جگہ جمع ہو تو اس پر  
 تیمم درست ہو اگر مستعمل ہو وہی جو بعد مسح کے غصو سے جدا ہو اور ناقض غسل کا غسل اور  
 وضو کے تیمم کا ناقض ہو اور ناقض وضو کا صرف وضو کے تیمم کا ناقض ہو اور جبکہ ناقض وضو  
 وضو کا تیمم تو سب پر نہ جنابت کا تو اب نہ کرے اگر پانی بقدر وضو کے پائے اور جو وضو سے  
 نہ جنابت پہلے طہارت کا لہر پہنچے ہیں ان کو اتار کے پاؤں وضو سے چھو وضو کے بعد وضو  
 مسح کرتا رہے اور جب اس قدر پانی پر گزرے جو غسل کی واسطے کفایت کرتا ہو تو جنابت کا  
 تیمم بھی ٹوٹ جاوے گا پھر تجاوز کرنے کے بعد جنابت کی واسطے دوسرے تیمم کرنے پر اس کے

اگر وضو ٹوٹ جاوے اور پانی بقدر وضو کے پاوے تو وضو کرے اور موزوں پر مسح کرے  
 بلکہ اگر گناہ سے اور یا ٹوٹن کو وضو پھر موزے پہنا و مسح کرتا رہے اور اگر جنبی ہو اس  
 استفادہ پرانی ہو کہ اس کے کچھ اعضا وضو کو کفایت کرتا ہو تو وہ تیمم کرے اعضا وضو کو کفایت  
 اسے صرف کرتا ہو واجب نہیں مگر جبکہ جنابت کا تیمم کیا پھر حدث واقع ہوا تو اب وضو کرنا  
 واجب ہو اور تیمم کو توڑتا ہو قادر ہونا پانی پر اگرچہ عین نماز میں کسی شخص نے اسپر پانی  
 مباح کر دیا ہو اور قدرت استفادہ پانی کی ناقص ہو جو کافی ہو اسکی طہارت کو اور اسکی  
 حاجت سے زیادہ ہوتا تشنگی سے اور آگوندہ چیز اور نجاست مانع نماز کے ہو تو اسے  
 اور اس عضو کے دھونے سے کہ غسل جنابت سے خشک ہاتھ اور قدم ہونا ناقص  
 تیمم نہیں یعنی اگر مسلمان نے تیمم کیا پھر وہ قدم ہو گیا معاذ اللہ پھر تو بہکی تو تیمم باقی ہوا  
 بسبب جسکے تیمم مباح ہوا تھا اسکا زوال سابق کے تیمم کو باطل کرتا ہو اور اتنا ہے تیمم کو  
 منع کرتا ہو اور بنا بر قاعدہ مذکور کے اگر تیمم کیا ایک میل پانی کے دور ہونے سے پھر تیمم  
 کرنے والا پانی کی طرف چلا اور ایک میل سے کم فاصلہ ہو گیا تو تیمم ٹوٹ گیا اور اگر جسے شخص کا  
 گذرنا پانی پر تیمم کو نہیں توڑتا یہی روایت صحیح تھوڑی گئی ہوا نام سے پسندیدہ ہو چکی  
 دینے پر اسے اور اگر وضو کرنے والے کے عضو وضو شمار کی راہ سے اور غسل میں  
 بیابان کی راہ سے آدھے سے زیادہ رخی ہوں تو تیمم کرے مگر اکثر صحیح اور اقل ترقی  
 یادوں پر برابر ہوں تو صحیح کو وضو اور محل جراحت پر مسح کرے یہیں احتیاط زیادہ ہو  
 اگر کرتا ہو تو پٹی وغیرہ کے آدھے سے زیادہ پر مسح کرے ایک بار اور اگر دونوں پر  
 رخی ہوں اور پائے اس شخص کو جو اسکو وضو کرادے تو تیمم کرے ظاہر الروایۃ میں  
 اگرچہ صحیح عضو کے دھونے سے رخی عضو پر پانی پہنچتا ہو تو تیمم کرے آدھیں نہ کیا ہے

تیم اور دھونے میں آدھ جسکے سر میں ایسا سخت درد ہو کہ نہ شو کہ نہ بین مسیح نہیں کر سکتا  
 تو اس شخص سے مسیح سر کی فریفت و نمونین ساقط ہو کر سر پر کھپا چون کی پٹی ہو تو اس پر مسیح  
 واجب ہو تو اس طرح اگر عذر ہو تو غسل میں سر کا دھونا ساقط ہو جائے پس سر پر اگر ضرر کرے یا ہو  
 تو سر کی پٹی پر مسیح کرے و گریہ فر کرے یا ہو تو دھونا اور مسیح کرنا دونوں بالکل ساقط ہیں  
 باب ہوزون پر مسیح کرنے کے بیان میں تسبیح موزہ رحمت ہو اور مسیح کا واجب ہونا  
 چاہیے اس شخص پر جسکے پاس پانی نہیں ہو مگر اس قدر کہ مسیح کو کفایت کرے یا پانی تو ان کے  
 دھونے میں ڈرے وقت نماز کے فوت ہونے سے یا ڈرے عرفات پر ٹھہرنے کے  
 فوت ہونے سے یعنی اگر دونوں قدم دھوے یا نہ دھوے یا نہ کو یا نہ ہو لیکن خوف کرے یا عرفات پر  
 ٹھہرنے کے فوت ہو نہ یا کو کر مسیح کرے یا نہ تو دونوں کو یا نہ ہو تو مسیح کرنا واجب ہو اور اگر  
 مسیح کرنے کی رحمت ہو وضو کرنے والے کے لیے نہ مانے والے کے لیے نہیں اور مسیح  
 موزہ کی تین شرطیں ہیں پہلی شرط ہو نا موزے کا دھکنے والا اس محل کا جسے نمونین دھونا  
 فرض ہو اور کشادہ نمودارے موزے کے اوپر سے پانوں نظر آنا مضائقہ نہیں پس اگر  
 موزہ کسی جگہ پھنسا ہو اور اسکو کپڑے سے باندھ لے تو مسیح کرنے کو کافی ہو اور شخصین  
 یعنی کھنڈ اور ایسی چیز کے موزے ہونے میں پانی سرایت نہ کرے مثلاً یا نات وغیرہ  
 اور محل مسیح کا پشت قدم کے ساتھ مشغول ہو نا پس اگر موزہ کشادہ اور لمبا ہو اور  
 مسیح کرے اس موضع کا جو خالی ہو قدم سے تو مسیح جائز ہو گا اور اگر اسنے قدم کو خالی  
 مقام میں کر دیا اور اس پر مسیح کیا تو جائز ہو پھر اگر وہاں سے قدم کو ہٹا دے تو مسیح کا  
 اعادہ کرنا ضروری نہیں اور موزے اس چیز کے ہونے کا نہیں ہیں کہ اپنی عادت کے موافق  
 ایک فرسخ پیادہ چلنا ممکن ہو اور صلاحیت ہو قدر قطع مسافت کی نبغہ موزہ میں آ

اور مسیح کرنا میں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کے اُن سے خطوط بناوے پانچوں کی انگلیوں کے  
 سرور سے پنڈلی کی جڑ تک اور ظاہر کرنا ان خطوط کا شرط نہیں بلکہ مسیح میں شرط مسیح  
 اور کیفیت مسیح کی اس طرح ہو کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں رکھے داہنے موزے کے سر سے پر اور  
 بائیں ہاتھ کی انگلیاں رکھے بائیں موزے کے سر سے پر انگلیوں کی طرف پھر وہاں سے  
 انگوٹھ کی بجائے تھنوں کے اوپر پنڈلی کی جڑ تک ایک بار اور انگلیوں کے ساتھ تھیں بھی  
 رکھنی جس پر اور پلیدے داہنے پھر بائیں موزے پر مسیح کرنا غیر مستنون ہو اور ہاتھ کے باطن سے  
 مسیح کرنا مستحب ہو اور مسیح فرض کا محل ظاہر دونوں موزوں کا ہو انگلیوں کے مرقوں سے  
 وسط قدم تک اور پنڈلی کی جڑ تک مسیح ہو اور جائز ہو مسیح دونوں جڑ مرقوں کے ظاہر پر  
 اور جڑ مرق وہ ہو جو سوزہ پر پہنا جاتا ہو اسکی حفاظت کے لیے تھوگر جڑ مرق چڑے اور  
 اس کے مانند کا ہو تو اسپر مسیح جائز ہو خواہ اسکو تنہا پہنا ہو یا موزے پر یا پاؤں کے لیے ہوئے  
 کپڑے پر اور اگر جڑ مرق کپڑے کا ہو اور تنہا اسکو پہنا ہو تو اسپر مسیح جائز نہیں اور مٹی تلخ  
 اگر اسکو سوزے پر پہنا تو بھی جائز نہیں مگر جبکہ تری اندر کے موزے پر پہنچے تو جائز ہو  
 اور جائز ہو مسیح کرنا جڑ مرقوں پر اگر چہ وہ سوت یا بال کی ہوں بشرطیکہ ٹخنوں اور ٹخنوں کی  
 تفسیر ہو کہ انگوٹھ کے تین کو س آدمی چلے اور وہ تپنتلی پر بے باندھے ہونے آپ سے  
 ٹھہری رہیں اور صلاحیت اس قدر مسافت کی نہ قسمہ جڑ مرق میں ہو اور اسکی اندر کی  
 چیز نظر نہ آئے اور اگر اُٹھائے دونوں جڑ مرقوں کو موزوں پر سے تو مسیح کرے دوسری بار  
 اپنے موزوں پر اور اگر ایک جڑ مرق اُٹھائے تو مسیح کرے سوزہ پر اور دوسرے پاؤں کی  
 جڑ مرق پر بھی ایسے کہ ایک کے ٹھٹھنے سے دونوں کا مسج جائے اور اپنا ہاتھ دونوں  
 جڑ مرقوں کے اندر داخل کر کے اندر کے سوزوں پر مسیح کرنا جائز نہیں اور ٹھٹھل جڑ مرق پر

مسیح جائز ہو بشرطیکہ شخص ہوں اور نہ محل وہ ہو جس کے نیچے چڑا لگا ہوا ہو اور مجلد پر بھی مسیح جائز ہو  
 شخص ہوں یا نہ ہوں اور مجلد وہ ہو جو چپڑے سے بالکل منقطع ہو اور اگر شخص نہ ہوں  
 تو ان پر جائز نہیں اگرچہ محل ہوں اور جائز ہو بشرطیکہ مجلد ہوں اور مسیح کرنا ایک یا دو یعنی  
 دو تین بار مسیح کرنا خلاف سنت ہے اور مسیح جائز ہو اگرچہ ہو محدث عورت یا قنچی اور مسیح جائز ہو  
 اس حالت میں کہ موز سے یا جڑ بوق یا جڑ ابین پہنی گئی ہوں طہارت پر اور وہ طہارت کامل  
 اور کامل کی قید سے ناقص تحقیقی یا ناقص معنوی خارج ہو گئی ناقص تحقیقی چنانچہ وضو کرنے  
 والے کے سارے اعضا پر پانی نہ پہونچا کچھ خشک رہ گیا اور ناقص معنوی چنانچہ  
 تیمم کرنے والے کی اور موز کی طہارت اور موز پہننے کے وقت طہارت کامل ہونی  
 ضروری نہیں بلکہ حدیث کی وقت ضرور ہو پس اگر ایک یا دو نون یا نوں حوکے موٹے پہننے  
 پھر تہیہ وضو کرے تو بھی مسیح جائز ہوگا لیکن اگر صرف پانوں حوکے موٹے پہننے کے  
 بعد تہیہ وضو کرنے کے قبل حدیث لاحق ہو تو پھر وضو کے طہارت کامل کرنی ضرور ہے اور  
 مدت اسکے پہننے رہنے کی پہننے کے بعد اول وقت حدیث سے مثلاً اول وقت نیچے سے  
 ایک شبانہ روز اور مسافر کو تین دن راتیں ہیں اور مسیح کا فرش علیٰ ماتہ کی تین چوٹی کامل  
 انگلیوں کے برابر ہو طول اور عرض میں ہر قدم سے نہ ہر موز سے سے اور وضو مسیح  
 پانی لگنا اور اسی طرح گھاس پر چلنے سے شتم لگنا کی کفایت ہو پس اگر ایک قدم پر بقدر  
 چار انگلیوں کے مسیح کیا اور دوسرے پر بقدر دو انگلیوں کے تو فرض و ادا ہوگا اور جب  
 مرض بقدر تین انگلیوں کے مسیح ہوا تو ایک انگلی کو ایک بار تر کر کے بقدر تین انگلیوں کے مسیح  
 جائز نہیں اور اگر ایک انگلی سے تین بار مسیح کیا جدا جدا مقام پر اور تین بار پانی یا توبہ  
 تین بار اگر اتھون کی انگلیوں کے مرون سے مسیح کیا اور انکی جڑوں کو موز سے جدا کر کے

اوس طرح جانتر ہو گا کہ اگر گلیوں کے سروں سے استقدر پانی ٹپکتا ہو کہ انکو رکھنے کی وقت بقدر  
 فرض کے موزہ تر ہو گیا تو اب سج جائز ہو اور اگر پانی ٹپکتا نہیں ہو تو سج جائز نہیں ہو  
 اور کسی شخص کا پاؤں کاٹا گیا پس اگر نسبت قدم بقدر تین انگلیوں کے باقی ہو تو موزوں پر  
 مسح کرے و اگر ہندو باقی نہیں ہو تو دونوں قدموں کو دھو دے اگر دھونیکا مل باقی ہو  
 اور اگر سپیدالشی ایک ہی پاؤں ہو یا ایک پاؤں استقدر کاٹا گیا کہ نہ مسح کرنے کا محل باقی رہا  
 نہ دھونیکا تو ایک پاؤں کے موزے پر مسح کرے اور قدم کی چھوٹی پوری تین انگلیوں کے  
 برابر چھتا ہوا مانے پر مسح کرے اگر یہ کہ پہننے پٹھے ہوئے موزے پر دوسرا درست موزہ ہو یا  
 جرموق تو انپر مسح کرے اسلئے کہ اعلیٰ کا اعتبار ہو افضل کا نہیں اور اگر انگلیوں پر چھتا ہو  
 تو مطلق تین انگلیوں کا اعتبار ہو گا خواہ بڑی انگلیاں ہوں یا چھوٹی اور اگر نظر نہ پڑے  
 قدم استقدر روضہ کا مانع ہو یا وہ چلنے میں زمین سے پاؤں اٹھانے کے وقت تو  
 مسح کا مانع نہیں اگرچہ بہت چھتا ہو اور قربانی کے دونوں کانوں کے سوراخوں کے  
 جمع کرنے میں اختلاف ہے یعنی ایک قول یہ کہ جمع کریں گے سو اگر ایک کان کی تہائی سے  
 زیادہ ہو گئے تو قربانی جائز ہوگی اور دوسرا قول یہ کہ جمع کریں گے مگر ایک کان کے  
 سوراخوں میں موزے کے اندر آد جمع کرنے کو ترجیح دینا لائق ہو احتیاط کی راہ سے  
 باب جماعت میں اور سج جائز ہو دونوں موزوں پر اس شرط سے کہ فرض مسح کا واقع ہو  
 پشت موزے کے قفل درست ہو اگر اس جگہ تھوڑا سا بھی چھتا ہو گا تو سج جائز ہو گا  
 اور اگر درست موزے پر سج کیا پھر وہ ہتھ پڑ گیا کہ اسپر مسح درست نہیں تو مسح  
 سابق ٹوٹ گیا اور تہہ لمبے مسح کا منع کرنے والا ہو اور کتر سوراخ جو جمع کیواسطے جمع  
 لیا جاتا ہو جو میں ٹاٹ کے سینے کا سوا داخل ہو اور وہ سوراخ جو اس سے کتر جولا ق

شمار کے نہیں اور مسیح کا توڑنے والا وہ جو جو وضو کا توڑنے والا ہو اور مسیح کا ناقص  
 موزہ اوتارنا اگرچہ ایک ہی موزہ اوتار گیا ہو اور مسیح کی مدت گزر جائے سے مسیح  
 ٹوٹ جاتا ہو موزے اوتار کے پانوں دھونا ضروری ہو اور اگر ظن غالب بین سبب شرعی  
 وغیرہ کے قمر کا خوف ہو تو موزہ اوتارنا ضروری نہیں ان پر مسیح کیا کرے مانند مسیح  
 بٹی کے اور اس حالت میں اگر ایک بار اکثر موزہ پر مسیح کر گیا تو بھی صحیح ہو گا اسی پر  
 فتویٰ ہو لیکن سادے موزے پر مسیح کرنا افضل ہو اور پٹی کے مسیح کے مانند اس کی مدت  
 مدت نہیں یعنی جب تک خوف باقی ہو مسیح کرتا رہے اور اگر مسیح کی مدت گزر گئی اور  
 مسیح کرنے والا نماز میں ہو اور پانی موجود نہیں ہو تو اسکا نہونا مسیح کے توڑنے کا  
 مانع ہو گا یہی قول مناسب تر ہو رعایت کی راہ سے اور راجح تر ہو فہم کی راہ سے  
 پس شخص مذکور تیمم کرے اور نماز پڑھے جس طرح وہ شخص کہ اسکا غنہ سے نہ ہو  
 کچھ شک باقی رہا اور پانی نہیں ہو جو اسکو دھو دھوے تو اسکو تیمم کرنا چاہیے اور موزہ  
 اوتارنے کے بعد اور مسیح کی مدت گزر جانے کے بعد اگر وضو نہ ہو تو اسکے ساتھ پانوں  
 دھو لے و اگر وضو نہ ہو تو کچھ واجب نہیں قدم دھونے کے سوا اور نکلنا اور نکالنا اور  
 قدم سے زیادہ کا شرعی موزے سے سارا موزہ نکال دینے کے حکم میں جو صحیح تر قول میں  
 اور قدم جبارت ہر ٹخنے سے انگلیوں کے سروں تک اور شرعی موزہ بھی ٹخنے سے  
 انگلیوں کے سروں تک ہوتا ہے اور شرعی موزے کے باہر نکل آنے سے مسیح ٹوٹ جاتا ہے  
 جبکہ اسکا نکلنا موزہ اوتارنے کی نیت سے ہو لیکن جبکہ اسکا نکلنا اپنے محل سے  
 قصد نہ ہو بلکہ کنسادی سے یا اور کسی وجہ سے ہو تو مسیح نہیں ٹوٹتا اور موزہ کے  
 اندر آدھے قدم سے زیادہ تر ہو جانے سے مسیح ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ قصد اس میں پانی



داخل کرے اور بے قصد پانی داخل ہونے سے سترح نہیں ٹوٹتا اگرچہ پانی زانو تک پہنچا ہو اور یہی قبولی ظاہر ہے اور وقت نماز کا گناہ عند در کے مسح کا ناقض ہے اور اگر مسح کیا وضو ٹوٹنے کے بعد پھر اسے سفر کیا ایک رات اور دن کے تمام ہو جائے سے پہلے تو وہ مسافر کے مسح کی مدت کو پوری کرے اس طرح کہ جمع تین دن اور راتیں نہ جائیں اور یہ رات نہیں کہ سرفوست تین دن تک مسح کرتا ہے اور اگر سافر مقیم ہو گیا ایک رات دو دن کے بعد تو موزہ او تارے اور پانوں دھو کر اگر ایک رات دن نہیں گذرنا تو تقسیم کی مدت کو پورا کرے اور مسح جبیرہ یعنی ٹکٹی کا اور زخم کے پچا ہوا اور فدا اور محل داغ اور زخم کی پٹی وغیرہ کا حکم نفس عضو کے دھونے کے مانند ہے یعنی بدل نہیں آپس مسح کرنا فرض ہوگا یعنی عیسیٰ قول صاحبین کی طرف امام نے آخر کو رجوع کیا اور اسی فرض ہونے پر فتویٰ ہوا اور اس مسح کی مدت معین نہیں مگر اسلئے کہ وہ دھونے کے مانند ہے تاہم کہ مسح کرنے والا تدریجتوں کی امامت کرتا ہے کیونکہ وہ صاحب غدر نہیں اور اگر ایک جبیرہ کو بدل کے دوسرے جبیرہ کو باندھ لیا جبیرہ گرتی تو دوسری بار مسح کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور ایک پانوں کی پٹی پر مسح کرنا اور دوسرے پانوں کو دھونا درست ہے اور ایک قدم کی جبیرہ پر سے موزے پر مسح کرنا اور دوسرے قدم کی صرف جبیرہ پر مسح کرنا درست نہیں اور اگر ایک پانوں کی جبیرہ پر مسح کیا اور دوسرے پانوں کو دھویا پھر دونوں قدم پر موزے پہنے پھر وضو تو ٹوٹا تو دونوں پر مسح کرنا جائز ہے اور مسح جبیرہ یعنی ٹکٹی کا صحیح ہے اگرچہ جبیرہ بدن وضو دھونے کے باندھ ہی گئی ہوں اور محل شکستہ کا دھونا لازم ہے اور اگر سرد پانی سے دھونا ضرر کرتا ہو تو گرم پانی سے دھونا چاہیے اور اگر گرم پانی سے بھی دھونا ضرر کرتا

تو مسح کرے اور اگر نرس حضور پر مسح کرنا بھی ضرر کرتا ہو تو اکثر عصاب یعنی پٹی پر اور  
 اگر کے پاس کی کشادگی پر مسح کافی ہو وگرنہ مسح بھی ضرر کرتا ہو نہ دھونا لازماً ہو مسح کرنا  
 اور نہ ہلہ ضرر کے یہ ہے کہ اس شخص کو خود پٹی کا باندھنا ممکن نہیں اور نہ اس شخص کو اپنا ہاتھ  
 جو پٹی کو باندھنے اور محنت کے بعد پٹی کا گر جانا مسح کو باطل کرتا ہے اگر کسی اگر صحت کے بعد  
 حالت نماز میں پٹی گر گئی تو نماز کو موقوف نہ کرے اور نہ اگر بدو ن صحت کے پٹی گر گئی تو مسح  
 باطل نہیں ہوتا بلکہ صحت و زور کے اور اسی طرح اگر صحت کے بعد نماز میں داگر گئی  
 یا پٹی کا محل اچھا ہو گیا تو نماز کو بھی موقوف نہ کرے اور نہ کسی کے بعد پٹی گر جانے سے  
 اس وقت مسح باطل ہوتا ہے جبکہ اس کا کھولنا ضرر نہ کرتا ہو اور اگر ضرر ہو تو اس طرح کہ کوئی نہ  
 پٹی بہت چمکی ہو اور اس کے جدا کر دینے میں زخم کے تازہ ہو جائیگا احتمال ہے کہ کوئی میں  
 مسح باطل نہ ہو گا اور مرد اور عورت اور محدث اور حبس جبرہ اور اسکے توابع پر  
 مسح کر کے میں برابر میں بالاتفاق اور توابع جبرہ و جہا بجا ہوا و زخم کی پٹی اور محل دماغ  
 اور وہ موضع بھیجے جو ضرورت کے سبب پٹی کے نیچے لگایا ہو و اگر آنکھوں کے  
 مرض مد کی دوا ہوتی ہو اور نہ دھونیکا کام ہو تو وہ مثل جبرہ کے ہو اور پوری پٹی پر  
 مسح کرنا اور مکرر مسح کرنا شرط نہیں صحیح ترقول میں تو پٹی پر ایک بار آدھے سے زیادہ  
 مسح کرنا کفایت اور اسی پر فتویٰ ہے اور اسی طرح پٹی کے مسح میں نیت شرط نہیں اور  
 صحیح ترقول یہ ہے کہ سورۃ مسح میں بھی نیت شرط نہیں باب حیض کے احکام  
 اور مسائل میں تہ و دلاوت اور بے بیماری کے صورت کے رحم سے جو خون کھل کے  
 فرج داخل کے کنارہ خارج پر ظاہر ہو جائے وہ حیض ہے اگرچہ جاری نہ ہو اور یہ اسکا  
 رکن ہے اور حیض کی شرطوں میں ایک یہ ہے کہ ایام حیض کے بعد پہلے پندرہ دن پاک رہنا

اور دوسری شرط کم نہونا جو حیض کا کثرت حیض سے اور حیض کے ثابت ہونے کا زمانہ  
 نو برس کی عمر جو اور حیض کے ثابت ہونے کا وقت خون حیض کے خارج ہونے سے پہلے  
 اسکے خارج ہونے سے عورت نماز کو ترک کرے اگرچہ اسے نو برس کی عمر میں پہلی بار حیض  
 آیا ہو صحیح تر قول میں اور کثرت حیض کے تین دن ہیں تین راتوں کے ساتھ خواہ  
 انھیں دنوں کی راتیں ہوں یا نہ اور اکثر مدت اسکی دس دن ہیں دس راتوں کے ساتھ  
 خواہ انھیں دنوں کی راتیں ہوں یا نہ اور جو خون کہ تین رات اور تین دن سے کم ہو اور جو  
 خون کہ اکثر مدت حیض سے یا اکثر مدت نفاس سے زائد ہو یا حیض اور نفاس کی عادت  
 مقررہ سے نہ ہو وہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہو اور جو خون کہ نو برس سے کم عمر کی  
 لڑکی دیکھے بنا بر قول معتد کے اور جو خون کہ اسے یعنی اتنی عمر والی عورت دیکھے کہ وہی  
 عورت اس عمر میں حائض نہ ہوتی ہو بنا بر ظاہر مذہب کے اور جو خون کہ حاملہ دیکھے یہ سب بھی  
 استحاضہ ہو اور جو حیض کے وریمان میں یا پوری مدت نفاس اور حیض کو میان میں  
 طہریں پانی کی کثرت پندرہ دن اور انکی راتیں ہیں اور اسکے اکثر کی حد نہیں مگر  
 جبکہ اسکا خون برابر بلا انقطاع جاری ہو جائے تو البتہ اکثر طہر کی حد مقرر کر سکتی  
 حاجت ہوگی اور مبتداء یعنی جسے پہلی دفعہ حیض آیا اگر وہ دس روز کے اندر پانی دیکھے  
 یا متعادہ یعنی کسی پانی اور حیض مقرر ہو اگر وہ عادت کے اندر پانی دیکھے تو غسل و  
 نماز میں تاخیر فرض ہو جب نماز کا وقت مستحب کے فوت ہو جائے کا خوف ہو غسل کر کے  
 نماز ادا کرے و اگر عادت کے موافق خون بند ہو تو نماز کے وقت مستحب تک تاخیر  
 مستحب ہو و اگر دس روز کے بعد خون بند ہو تو تاخیر کرے و اگر دو دن کو متحاضہ کا  
 خون ہمیشہ جاری ہو جائے تو مبتداء دس روز کے بعد اور متعادہ عادت کے بعد غسل کر کے

یا کی کے دونوں دین آتجا اندر وضو کر کے نماز پڑھا کرے اور حیض کے ایام میں کب کیا کرے  
اور اگر ایام حیض کے عدد و مقدار معلوم نہ ہو یا عینے میں دس روز میں عینہ بتا کر بھول جائے  
تو وہ عینہ بتا کر پھر جن دنوں میں اسے حیض کا ملن غالب ہو نماز نہ پڑھے اور جن دنوں میں  
ملن غالب ہو کہ میں پاک ہوں یا تردد ہو کہ پاک ہوں یا حائض ہوئی تو ہر وقت وضو  
کر کے نماز پڑھا کرے اور جس ایام میں تردد ہو کہ میں حائض ہوں یا پاک ہوئی تو وقت  
نماز میں غسل کرے اور نماز پڑھے پھر دوسرے وقت میں غسل کرے اور اسی نماز کو  
اعادہ کرے قبل وقتیہ کے اور اسی طرح کیا کرے وقت میں ہر نماز کے اور واجبات  
اور سنن ہو کہ وہ ادا کیا کرے اور اس میں بقدر فرض اور واجب قرآن پڑھا کرے اور  
فرض کی آخر دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرے اور مسجد میں بے ضرورت سجا  
اور قرآن کا مس نہ کرے اور روزہ نفل نہ رکھے اور سارے رمضان میں روئے نہ کرے  
پھر نہیں روئے قضا کرے اگر جانتی ہو شروع ہونا حیض کا اس بیماری سے پہلی رات کے  
کو اگر ابتدائے حیض دن سے جانتی ہو تو بائیس روزے قضا کرے اور طواف زیارت کرے  
پھر قرآن کے بعد اسکا اعادہ کرے اور طواف الصدر یعنی رخصتی کے طواف کا اعادہ کرے  
اور حیض کی مدت معتادہ میں جس رنگ کا خون دیکھے چنانچہ تیرہ یا کستری جو حیض ہو  
پس سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز بطریق اولی حیض ہو گا حیض کے منقطع ہونے تک  
اور طہر تخیل یعنی دو خون کے دو میان کی پاکی بھی حیض ہو اس شرط سے کہ طہر ملے دو خون  
خون کے ہو یا کم ہو کم مدت حیض سے اگر چہ زیادہ ہو دو خون خون سے پس اگر تین دن سے  
زیادہ ہو حیض نہیں کہیں گے کیلئے اگر اس کے ہر ایک دو دنوں جانب سے حیض کیا جائے مگر  
تو سابق حیض ہو اور اگر ایک جانب میں ممکن ہو تو دوسری حیض اور دوسرا اتحاد اگر کسی میں

مکمل نہیں توکل استغاثہ ہو اور جائز نہیں شروع اور ختم ہونا حیض کا طہر کے ساتھ اور  
یہ قول امام محمد کا صحیح اور اسکی تصحیح صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور چالیس دن نفاس کے  
درمیان میں طہر تخیل حاصل نہیں نفاس ہو تو دیکھا امام ابی حنیفہ کے خواہ طہر نپندرہ دن  
یا کم یا زیادہ اور طہر تخیل کے دونوں طرف سے خون کا احاطہ کرنا شغلِ پور پر کفر  
اور اسی پر فتویٰ ہے اور حیض منع کرتا ہوتا پڑھنے کو مطلقاً یعنی خواہ رکوع و سجود والی  
نماز ہو خواہ غیر رکوع والی اور منع کرتا ہوتا سجدہ شکر کرنے کو بھی اور منع کرتا ہوتا حجاج کو اور  
اگر نماز یا روزہ نفل شروع کیا پھر وہ حائض ہو گئی تو نماز اور روزے کو قضا کرے اور اگر  
فرض ہو تو روزے کو قضا کرے اور نماز صاف ہو اور اگر عورت سوئی پاک اور جاگی  
حالت حیض میں تو ثبوت حیض کا حکم ہو گا جبکہ وہ اٹھی ہو اگر سوئی حائض اور جاگی حائض  
تو اسکی طہارت کا حکم ہو گا سونے کے وقت سے اور حالت جنابت اور حیض میں  
مسجدین جانا محال نہیں اور مسجد کی قید سے عید گاہ اور اسی طرح مقبرہ اور صوفیوں کی  
خانقاہ اور مدرسہ خارج ہے لیکن جیسا کہ اہل مدرسہ لوگوں کو اس کے اندر نماز پڑھنے سے منع  
کرتے ہوں تب وہ مدرسہ مسجد نہیں لیکن مسجد کے حکام رعایت کیے جائیں گے اور فقارہ جہد حکم میں  
مسجد کے ہوا قدر اجازت ہونے میں اگرچہ صفین نہلی ہوئی ہوں اور داخل ہونے کے حرام  
ہونے میں مسجد کے حکم میں نہیں اور حائض اور جنب کو داخل ہونا ہی کا حرام ہے اگرچہ  
ایک طرف سے دوسری طرف گزرنے کے لیے ہو مگر جائز ہے ضرورت سے اس طرح پر کہ اس کے  
گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور سوائے مسجد کے ٹھکانا اسکو ممکن نہ ہو اور دوسری طرف دروازہ  
نہیں کر سکتا اور اپنے گھر کے سوائے اور مکان کے رہنے پر قادر نہیں ہو اگر کسی شخص کو  
مسجدین احرام ہوا تو اگر مسجد سے جلد نکلے تو اسکو تیمم کرنا مستحب ہو اور اگر مسجد میں ٹھہرا یا

خوف کے سبب سے بدن کا خوف ہو یا مال کا تم کو لیتا واجب ہو اور اس قسم سے نہ نماز پڑھو  
 نہ قرآن اور حائض اور جنب طواف کرے اور حائض کی ناف کے نیچے سے آخر زانو تک  
 بدون شہوت کے بھی منع ہو قربت اور ران اور ماتھے لگانا اگر کوئی خیر حاصل نہ ہو پس اگر  
 کپڑا حائل ہو تو جائز ہے اگرچہ شہوت کے ساتھ ہو اور اُسکو دیکھنا اور بقیہ جسم کے ساتھ  
 ہر فعل حلال ہے اگرچہ بے حاصل اور شہوت کے ساتھ ہو اور حائض کا پچایا بواکھانا اور  
 اُسکا چھو ہوا یا نانی پینا مکروہ نہیں اور اُسکے چھونے سے علیحدہ رہنا لائق نہیں اور  
 جنب اور حائض کچھ بھی قرآن مجید نہ پڑھیں بنا بر قول محمد کے قرآن کا ارادہ کر کے  
 اگر مکررات چھوٹی ایک آیت نام سے کم و عا کے قصہ سے یا کوئی کام شروع کرنے کے قصہ سے  
 ممنوع نہیں اور ایک ایک کلمہ جدا جدا تعلیم کرنا حلال ہے صحیح تر قول میں اور بسم اللہ پڑھنا  
 بالاتفاق ممنوع نہیں اور اذکار کا پڑھنا مباح ہے مطلقاً لیکن مطلقاً تنکر کے لیے اور قیرون کی  
 تیارت اور عید گاہ میں داخل ہونے کے لیے وضو کرنا مستحب اور ترک اُسکا خلاف اولیٰ ہے  
 اور جنب اور حائض اور بے وضو کو مصحف کا چھونا ناجائز نہیں گو فارسی میں لکھا ہو  
 صحیح تر قول میں اور غیر مصحف میں قرآن کے مکتوب کو چھونا ناجائز نہیں اور کتب آسمانی میں  
 جہاں تحریر اور تبدیل واقع نہیں ہوئی اُسکا مسن طہارت مکروہ ہے اور کتب آسمانی کی  
 قرات کا حرام ہونا خاص کیا گیا ہو اُسکے ساتھ جیسے تبدیل اور تحریف نہیں ہونی اور کتب  
 خلاف کے ساتھ کہ مصحف پر چپکا نہیں مس مصحف حرام نہیں یا دم کی تفسیلی کے ساتھ  
 اُس دم کا چھونا جیسے آئینہ لکھی ہو حرام نہیں اسی کا فتویٰ ہے اولیٰ مصحف کے اوراق کا  
 لکڑی سے حلال ہے اور قرآن کا دیکھنا جنب اور حائض اور نفسا کو مکروہ نہیں اور جو کپڑا  
 جسم کا تابع ہو مثلاً آستین سے مصحف کا چھونا مکروہ تحریمی ہے صحیح ہے اور نہیں ایہ تر

۱۰  
 صحیح ہے  
 غلط ہے  
 صحیح ہے  
 غلط ہے  
 صحیح ہے  
 غلط ہے

اختیاط ہو اور کتب تفسیر و فقہ میں موضع قرآن کا چھونا جائز نہیں اور اس کے سوا کچھ چھونا ہرگز نہیں۔ بیکرو نہیں چھونا رکبے وضو کا صفحہ اور اس تختی کو جس پر قرآن لکھا ہو اور یہ جو جس پر قرآن لکھا چاہتا ہو اگر کسی کاغذ وغیرہ کو فی خیر کے اور اس حامل چیز پر اپنا ہاتھ رکھ کے قرآن لکھ تو ابویوسف کے نزدیک مکروہ تحریمی نہیں اور امام محمد کے نزدیک مکروہ تحریمی ہو اور اگر جنبی کھلے پیئے کا یاد و بارہ جماع کا قصد کرے تو مستحب ہو کہ ہاتھ اور سر تر و حواس اور خباثت دفع کرنے اور کلی کرے اور گاہے وضو کامل بھی کرے اور ہاتھ دھوے اور کلی کرنے کے قبل کھانا پینا جنب کو مکروہ ہو اور حالت حیض میں کراہت نہیں لیکن بعد منقطع ہونے حیض کے اور جنب کو دوبارہ جماع کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے اگرچہ حلال سے جنابت ہوئی ہو اور اگر اکثر مدت کے بعد حیض کا خون نہ ہو تو غسل بھی جماع درست ہو لیکن غسل کا انتظار مندوب ہو اور اگر تین ات دن سے کم مدت میں منجن بن ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھے نماز کے آخر وقت میں اور اگر حیض منقطع ہو لاپی اقل مدت کے بعد پس اگر عادت کے کم مدت میں بند ہو تو جماع حلال نہیں اگر غیبت کر چکی ہو اور عورت کو روزہ غسل کرے بلکہ روزہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے احتیاطاً اور آخر وقت تک غسل میں تاخیر کرنی واجب ہو اور اگر کمتر مدت کے بعد عورت کی عادت چرخ منقطع ہو تو اس سے جماع حلال نہیں یہاں تک کہ غسل کرے آخر وقت نماز تک تاخیر کر کے وجوب یا تمیم کرے بدرے غسل کے تیمم کی شرط کے موافق اور شرط یہ ہو کہ آب مطلق کافی کے استعمال سے عاجز ہو اور وہ تیمم کامل ہو یعنی نماز کا مباح کرنے والا ہو لیکن تیمم کے بعد بدو نماز پڑھے جماع اس کا حلال نہیں یا خون بند ہو جانے کے بعد ایک نماز اس کے زمین میں ہو جائے اور اگر اس قدر زمانہ راستہ کا باقی رہے حیض منقطع ہو میں نہ نماز اور کراہت مکمل ہو تو اسپر

روزہ واجب ہو اور اگر وقت نماز تمام ہونے میں نماز بقدر منسل اور کثیر اپنے ساتھ تحریر کر کے  
باقی رہے جن میں منقطع ہو تو اس وقت کی نماز اس پر واجب ہو اور حائض سے جماع کرنے کا  
اور ہلکی دیر کا حلال جانتے والا کافر نہیں ہو تو قول حسیح اور اسی پر اعتماد ہو لیکن گناہ کبیرہ کا  
مترکب ہو بشرطیکہ اپنے اختیار سے ہو حرمت کو جان بوجھ کر پس اس کے قائل کو تو بہ  
وہ متغافل لازم ہو اور اگر مرنے حائض سے جماع کیا اول خون میں حال اگر خون مسخ ہو  
تو ایک دینار و اگر انقطاع خون میں جماع کیا حال اگر خون زرد ہو تو نصف دینار خیرات کرنا  
اس پر مندوب ہو و اگر اس کی حرمت کو نہ جانتا ہو یا بے اختیار ہو کسی کے خیر کرنے سے یا نہیں  
بمحل کر جماع کیا ہو تو گناہ کبیرہ نہیں اور کیا احور ت پر بھی خیرات کرنا مشتبہ ہو نسیاس میں کہا  
کہ ظاہر عورت پر یہ حکم نہیں اور خون استخاضہ کا حکم نکسیر دائی کے مانند جو موم و صابون کا  
مانع نہیں اگرچہ نماز نفل ہو اور جماع کا مانع نہیں اور حمل کی مدت اقل چھ مہینہ اور اکثر دو مہینہ  
اور خواہ ثابت یا کافر سے ٹکڑے ہو کے آدھ سے زائد نکلنے کے بعد جو خون ہم سے نکلے  
وہ نفاس ہو پس اگر عورت ولادت کے بعد خون نہ کیجے تو بھی وہ زچہ ہو قول مستمیر میں جو آپہ  
غسل واجب ہو احتیاطاً اور اگر عورت لڑکا جنے اپنی ناف سے اسلحہ کہ ناف میں زخم تھا  
وہ پھٹ گیا اور بچہ نکل پڑا پس اگر خون رحم سے جاری ہو تو وہ زچہ ہو و اگر خون بان سے  
جاری ہو تو وہ عورت زچہ نہ سمجھی گئی اگرچہ اس مولود پر احکام ولید کے ثابت ہوں گے  
اور نفاس کا حکم حیض کے مانند ہو ہر چیز میں سات چیزوں کے سوائے بچہ انکے ایک یہ ہو  
کہ اقل نفاس کی کچھ ہر قدر نہیں مگر جبکہ عدت کے لیے اس کی طرف حاجت پڑے اور اگر  
چالیس نہیں اور جو جنون کہ زائد ہو اکثر نفاس یعنی چالیس دن سے وہ استخاضہ ہو اگر  
وہ عورت بتدہا ہو نہ ہی پہلے پہل جنین ہو اور معتادہ یعنی ولادت الی زچہ اپنی عدت کی طرف پھر جاری ہو



مثلاً ایک مہینہ انفاس کا مقرر تھا ایسا ہی چار دن خون انفاس جاری رہا تو اگر متخاصم ہو اور  
اسی طرح حائض کا حکم جو تین یا اگر تندرہ کو دن ن سے زیادہ خون جاری رہا تو اگر متخاصم ہو  
اور عادت والی اپنی عادت کی طرف پھیری جاوے گی پس اگر خون بند ہو گیا انفاس اور  
حیض کی اکثریت پر یا پہلے اُسکے تو سارا خون نفاس میں نفاس ہو اور حیض میں تمام  
حیض ہو اگر ہر ایک نفاس اور حیض کے بعد پندرہ دن پاک رہی ہو ورنہ عادت کے  
موافق نفاس اور حیض اور عادت سے زیادہ متخاصم ہو اور عادت ثابت ہوتی ہو اور بدل  
جاتی ہو تو ایک دن سے بھی قول پر فتویٰ ہو اور دو چار دن بچوں کی ان کا نفاس پہلے بچے کے  
پیدا ہونے سے ثابت ہوتا ہو اور تیس دن وہ دو بچے ہیں جنکے درمیان میں آدھے برس  
کم زمانہ ہو اور اسی طرح کا حکم تین بچوں کا ہو اور اگر پہلے اور دوسرے ولیدین اور دوسرے  
اور تیسرے ولیدین نصف سال سے کم زمانہ ہو تو پہلے اور تیسرے ولید کے درمیان میں  
نصف سال سے زیادہ زمانہ ہو جانے کا کچھ اعتبار نہیں صحیح تر قول میں اور جو خون  
دوسرے ولید کے بعد آیا ہو پس اگر پہلا ولید پیدا ہونے کے بعد چالیس دن گزرنے کے  
قبل دوسرا ولید پیدا ہوا اور خون آیا ہو تو وہ پہلے ولید کا نفاس ہو ولید اول کے پیدا ہونے سے  
چالیس دن تک اور اسکے بعد متخاصم ہو اور اگر بیٹ سے ایسا بچہ نامی خواہ آپ سے گڑا  
یا گرایا گیا جسکی بعض خلقت ظاہر ہو گئی مثلاً انا تھیا یا نوں یا انگلی یا بال تو وہ بچہ ہو  
حکم شرع میں پس عورت اُسکے سبب سے نفاس والی ہو جائیگی اور اگر حمل ساقط میں  
کچھ خضاب سے ظاہر ہو تو نفاس غیرہ کا حکم اس سے متعلق نہیں اور اُسکے بعد پورا ظہر  
یعنی پندرہ دن گزرنے کے جو خون دیکھا جائے وہ حیض ہو اگر تین دن جاری رہے اور اگر  
پورا ظہر گزرا اور یہ خون تین دن جاری نہ رہا یا پورا ظہر نہیں گزرا اور یہ خون تین دن

جاری رہا تو وہ خون ہتھکانہ ہو اور اگر حمل ساقط کا حال معلوم نہ ہوا کہ اُسکی بعض خلقت بظاہر ہوئی یا نہیں مگر اُنڈہیرے میں گرا اور پھینکے گیا گیا اور نہ حمل کے دنوں کا شمار ایسے باور خون ہمیشہ جاری ہو گیا تو نماز کو چھوڑے اپنے حیض کے یقینی ایام میں اُسکے بعد نماز پھر نماز پڑھا کر سہ مندور کے مانند اور حد نہیں کی گئی ایسا کی یعنی نامہری حیض کی پیری کی وجہ سے کسی مدت میں کچھ ساتھ ہو گیا یا یہ ہو کہ صورت اتنی سو کو یہ بچہ کہ ویسی عورت کو اُس عمر میں جن میں نہ تھا ہوا اور بعضیوں نے کہا کہ ایسا کی مدت یا اس برس کے ساتھ محدود ہو اور اسی قول پر اعتماد اور فتویٰ ہوا اور مدت مذکور کے بعد اگر خون دکھائی نہ دے وہ حیض نہیں ظاہر مذہب میں مگر اُس حالت میں کہ اگر گاہیک سیلوا شدت سے سرخ ہو تو وہ حیض ہو اور بن یا اس کے اُس رنگ کا خون بھی حیض ہو جسکے آنے کی قبل یا اس کے سادہ رہی ہو تو جو شخص تمام ایک وقت نماز فرضین غیر طبعی و قسوس کے توڑنے والے عارضہ کے عارض ہونے سے ہندو زمانہ خالی نہ بیٹے گا عین مضوایہ نماز ادا کرے وہ محدود رہا اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ شریعت میں بلکہ ہمیشہ ایک نواہد یا اس یہ حالت ملاری ہو گے ہیں اُسکے ہر ایک نماز کے وقت میں ایک بار بھی وہ عارضہ عارض ہو جائے اگر وہ بھی محدود رہا اور نہ مال غدر کے لیے شرط ہو تمام کیا وقت نماز فرض کے کسی تجربین نہ پایا جانا غدر کا اور حکم مغرور کا طہارت کرنی ہو پر نماز فرض کے وقت میں اور اُس طہارت سے وقت کے بعد نماز فرض میں جب نفل پڑھے اور جبکہ نماز فرض کا وہ وقت بچھا تھا ہو تو بسبب غدر مذکور کے طہارت باطل ہو جاتی ہو اور خروج وقت کی قید نے اسکا فائدہ دیا کہ اگر طلوع آفتاب کے بعد نہ ہو گیا گو نماز میں ایسا نہ ہو تو وہ وضو باطل ہو گا مگر نہ کہ وہ وقت خارج ہونے سے اور اگر وہ وقت

کپڑے یا جسم یا جاسے نماز پر دم سے زیادہ نجاست لگ گئی تو اسکو نہ دھونا جائز ہے اگر نماز کے فرغت ہونے سے پہلے پھر کٹر نجس ہو جاوے و اگر فرغت ہونے کے پہلے نہ نجس ہو تو دھونے کا ترک کرنا جائز نہیں یہی قول پسندیدہ و فتویٰ حنیفہ کے واسطے اور اگر زمین پر پاک مکان نہیں پایا تو گرنا پھر اچھا نا ہو تو اسے زخموں کی نجاست کہہ قبل تمام کرنے نماز کے نجس ہو جائے تو اسکو کپڑا بچھانے کا ترک جائز ہے اور اگر کسی مریض کا چھونا نہ دھونے سے اگرچہ وہ نجس نہیں ہو تا اگر اسکا مرض بڑھتا ہو تو وہ اسی پر نماز پڑھو اور غزور کی طہارت باقی نہیں رہتی وقت میں اگر دو شرطوں سے ایک ایک مہک نہ ہو گیا اپنے غدر کے ساتھ دوم یہ کہ اسپر دو مہک طاری نہ ہو اور فرض ہو روکنا اپنے غدر کا یا اسکا کم کر دینا یا مستقر رہو سکے اگرچہ اشارہ کر کے نماز پڑھنے سے غدر ہو جاتا اور غدر کے روک دینے سے وہ شخص تندرست کا حکم پیدا کرے گا بخلاف حالف کے کہ اگر وہ حیض کا یا سیلان روک دے تو وہ حالف ہی باقی رہیگی اور جس شخص کی ریح جاری ہو وہ نماز نہ پڑھے سچا اُس شخص کے جسکا پیشاب نہیں رکتا کیونکہ اُمین ایک حدیث کا غدر اور امام میں ایک حدیث اور دوسرا نجاست کا غدر ہوا باب نجاستون کے احکام میں اور امام احمد نے ذکر کیا ہے اسکا الحظ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ پر پٹلے سے کوئی چیز گری اُسکے رفیق نے پوچھا کہ تیرا پانی پاک ہے یا نجس آپ نے فرمایا کہ اسے پرنا لے لے ہر کو کچھ نہ کہنا اور چلے گئے اور یہی حال ہے جب آدمی کے پانوں یا دامن میں رات کو کوئی چیز لگ جائے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ کیا ہے تو اسکو سو گھنٹا اور پھر اپنا واجب نہیں اسواسطے کہ سلف پر اس بات کے جاننے کے بعد حکم مرتب ہو جائے اور پہلے معاف رہتے ہیں پس جو چیز اللہ تعالیٰ نے معاف فرمائی اُنکی جستجو کرنی چاہیے

تمام ہوا کلام ابن قیم رحمہ اللہ فی مباحثہ فیہ فی فصل بیان پاک نجاستوں کے جائز ہر دو ذکر کرنا  
 نجاست حقیقی کا پانی سے دھو کے اگر چہ پانی مستعمل ہو اسی کا فتویٰ دیا گیا اور جلا کر  
 اُسکو دھونا اُس پاک چیز بننے والی سے بھی جو نجاست کو زائل کرے اور بچھڑنے سے  
 نیچر جیسے تیسرے دو حاور تیل نجاست کو زائل کرنے والا نہیں اور جس چیز میں مسام نہ ہو  
 مثلاً آئینہ و شیشہ و روغنی ظرف پر یا موز پر وہ نجاست نمودار ہو سکتی ذات خشک  
 ہونے کے بعد مشاہدہ ہو سکتا جس بصر کے اگر وہ غیر خیر کے ساتھ ملکر خشک ہو سکے بعد  
 غلڑائے اُسکی ذات اور اثر کے زوال سے پاک ہو جاتا ہوا اسی کا فتویٰ دیا جاتا ہوا اور  
 طہارت میں ضرر نہ مان کر باقی رہنا نجاست کے لازمی اثر کا مثلاً رنگ بوجس کا زوالی شوائب  
 اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تیان ہینکے نماز پر حنی جائز ہو  
 رسول خدا صلعم اور اُنکے قول اور فعل کے اعتبار سے اور اپنے واسطی اور بانیین طہارت  
 اپنی جو تیان نہ سکے مگر یہ کہ نہ ہو اُسکے یانین طرف کوئی اور چلے کہ کہ کھانکھو میان دونوں  
 پانوں لینے کے یا نماز پڑھے آمین مباح فیہ فی باب بیان جہتی ہینکے نماز لینے کے بیان میں  
 اور مسلمان تکلف نہیں اثر لازم کے دور کرنے میں گرم پانی یا صابون وغیرہ سے  
 اور طہارت کا مخل نہیں جس تیل کی چکنائی کا نہ ہنا مگر مدار جانور کی چربی کی چکنائی  
 مانع طہارت ہو کیونکہ عین نجاست ہے پس اُس سے چھڑے کو دباغت بھی نہ کیجئے مگر نجاست  
 غیر نمودار ہو تو دھونے والے کے ظن غالب میں پاک ہونے تک دھو جانے سے  
 پاک ہو جاتا ہوا اسی کا فتویٰ ہر دو ذکر آئے دوسرے ہو تو پاک ہونے کے لیے واجب ہو کہ  
 تین بار اور مندوب ہو کہ سات بار دھوے اور اگر ممکن ہو تو ہر مرتبہ بقدر قوت دھو دے  
 اور اُس چیز کے زور کر کے بچھڑے اور مرتبہ آخر میں ایسا بچھڑے کہ اُس سے سزا نہ فوت

نکاح منہوا اور جو خیر نہ سکے مثلاً بویا پس اگر جلنے کے نجا ست کے اجزا کو جذب نہیں کیا تو نہایت  
نجا ست کے زوال سے پاک ہو جاتا ہے اور جسمین جذب ہوا سے پہلے دھو کا مقلد  
توقف کرے کہ قطرے کا پتکنا موقوف ہو جائے پھر دھو کے اسی قدر توقف کرے پس  
سبارہ دھو جائے اور اسی قدر توقف کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے اور یہ سیبئی تین بار  
دھونا اور پھر زنا پھر کرنے والی چیزیں اور دھونا تین بار خشک کرنے کے ساتھ اس کے خیرین  
اس وقت ہو کہ دھویا جاوے طاش یا تقاری میں لیکن اگر حقیر یا تالابین دھویا جائے  
یا اسپر بہت پانی ڈالا جائے یا اسپر پانی جاری ہو تو وہ پاک ہو جاتا ہے مطلقاً بلا شرط پھر تیر  
اور کھلنے اور چنبا ر غوطہ میں سے کے اور گتے کے چھو ہے یا سن کو سات بار دھونا چاہیے  
فتویٰ اسی پر ہو مسک اختتام اور اگر مستنجا کا پانی ہو گیا موقتے کے نیچے اور اس کے اندر  
داخل نہیں ہوا تو کچھ مضائقہ نہیں تو پاک ہو جاتا ہے سوزہ اس کی حیثیت سے جیسے کوزہ  
وغیرہ کا دستہ نجس ہاتھ سے پکڑا اور تین بار دھویا تو پاک ہو جاتا ہے اس کی تہہ میں سے  
وہ بھی اور تم میں سے جو کوئی جاگے تو چاہیے کہ ناک چھٹکے تین بار کہ بنے شکراتین  
شیطان رہتا ہے اگر ناک کے تختہ میں اور نہ ڈالے اپنا ہاتھ طرفین میں بہتا کہ نہ دھو  
اُسے تین بار کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کمان رہا ہاتھ اسکارات میں مشہود اور اگر پکڑ لیتی ہے  
اُس جگہ میں جسمین گوشت ہو تو گوشت تین مرتبہ دھوئے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن بوجوش  
امام ابی یوسف کا قول جو نہیں لیا جاتا ہے کہ پاک ہو جاتا ہے اور بظاہر میں تین بار پھر تیر  
خشک کرنے سے اور خشک کرنا کھانکر تیرا اور امام ابی حنیفہ کے نزدیک پاک نہیں ہوتا کھنجر اور  
اسی کے ساتھ فتویٰ ہے اسی طرح گیہون تین بار چوش میں سے اور خشک کرنے سے پاک  
ہو جاتا ہے امام ابی یوسف کے نزدیک لیکن مفتی بہ قول آگے مذکور ہے اور اسی طرح اختلاط

پاک ہونے اور نہ ہونے میں تین بار دھونے اور خشک کرنے سے اس طرح کے جو پانی میں  
 ڈالا گیا پر اگھا تے کے لیے پست پچاڑنے سے پہلے پس بہتر یہ ہے کہ گرم پانی میں غسل سے  
 پہلے اس کے پیٹ سے حشا کو نکال دے اور محل فرج میں جھون کہ جائیداد دھو دالے اور  
 اسی طرح دو گھوٹوں جو شراب میں پچا گیا مفتی بسید کہ وہ بھی پاک نہیں ہوتا کبھی اسی طرح گوشت  
 مگر جب اس میں سرکہ ڈال کے تھہر جائے کہ اس میں کی کل شراب بھی سرکہ ہو جائے تب نہایت  
 لیکن پیشاب میں جوش ہو گیا وں پاک نہیں ہوتا کبھی اگرچہ وہ سرکہ میں ڈال دے تب پیشاب کی  
 ذات بدل کے سرکہ نہیں بنتا اور جو گھوٹوں پیشاب میں بھیگا ہو وہ پانی میں تین بار دھو دالے  
 اور نکھایا جائے اور نکھانے سے مراد اس کی پچھلے ہونے کا نائل ہونا اور سرکہ اور جو  
 اتنا شراب میں گوندھا گیا اور روٹی کی وہ دھونے سے پاک نہیں ہوتی لیکن اگر کھنکھانے  
 کر کے سرکہ میں ڈالی جائے یہاں تک کہ شراب کا اثر جاتا ہے تو پاک ہو جاتی ہے اور زمین  
 یا جو چیز اس کے حکم میں ہو مثلاً انیشین وغیرہ زمین میں بھی ہر دین یا گھاس زمین میں لگی ہوئی  
 خشک ہونے کے بعد اگر اسپر کی نجاست کا اثر معلوم نہ ہو تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اسپر  
 طاعت درست ہو گیاں تیم درست نہیں اس واسطے کہ نماز کے لیے زمین کا فقط پاک ہونا  
 شرط ہے اور تیم کے لیے پاک کرنے والی ہوتی شرط ہے اسی طرح خشک ہونے سے پاک  
 ہو جاتی ہے وہ چیز جو زمین پر ثابت اور قائم ہو پس ہلنے زمین کے ساتھ متصل ہونے سے  
 حکم زمین کا پیدا کیا اور پھر زمین سے چلے ہونے یا پھونے سے نجاست عورتیں مگر اگر  
 اسی طرح جس چیز کی طہارت کا حکم کیا گیا بدو ن مسائل خیر کے وہ تر ہونے سے  
 پھر نجس نہیں ہوتی اور جو چیز زمین سے جدا ہو مثلاً بے جی ہوئی انیش یا زمین جو پانی  
 وہ دھونے سے پاک ہوتا ہے اور اگر ارادہ ہو جلد زمین کے پاک کرنے کا تو اسپر پانی بہاؤ

تین مرتبہ اور ہر مرتبہ پاک کپڑے سے خشک کرے اور اسی طرح اسپر کہ شربت پانی بہانے سے  
 حتیٰ کہ نجاست کا اثر نہ معلوم ہو زمین پاک ہو جاتی ہو اور اس دوسری صورت میں کیا نجاست  
 یعنی دھوون اسکا نجس ہو یا پاک مختار یہ کہ اگر بعد پاک ہو چکے کہ اسکا نجاست وہاں سے  
 جدا ہو اور زمین نجاست کا اثر نہ معلوم ہو تو پاک ہو گا اگر قبل پاک ہو چکے کہ وہاں سے  
 جدا ہو تو ملید ہو اور اگر زمین کو خشک ہونے کے قبل پاک کیا جائے تو جہاں تک نجاست کا  
 اثر معلوم ہو چکے والین اور جس شراب میں کوئی نجس چیز نہ ملی ہو وہ سرکہ ہو جانے سے اور  
 سوکھنا زمین پر کے نمک بن جانے سے حلال ہو جاتا ہو اور بلغم زمین میں شراب سے  
 سرکہ بنانے کے حکم میں لکھا ہو کہ شراب سے سرکہ بنانا درست نہیں اور جو چیز حلال ہو  
 اس سے طاہر ہو یا لازم ہو اور گزر گی کنوئین میں گرے کالی مٹی ہو گے کپڑے جو بنانے سے  
 پاک ہو جاتی ہو اسی کا فتویٰ دیا جاتا ہو اور نجس تیل کا صابون بنانے سے پاک ہو جاتا ہو  
 اسی قول پر فتویٰ ہو چکا ہے بلوئی یعنی اس سے بچاؤ دشوار ہو جیسے وہ نور جو نجس پانی سے  
 چھڑ گیا اس میں دھوئی پکانے کا ذریعہ نہ چنانچہ نجس مٹی کا ظرف گیل میں پکنے کے بعد  
 پاک ہو جاتا ہو اگر زمین نجاست کا اثر نہ معلوم ہو اور زمین چغل کی جائے وہ چیزیں  
 جسکی حقیقت کا استیصال ہو گیا ہو اور حج عالم ہو اور حجر و صحن کا استعمال ہو جانے سے مثلاً  
 نجس دودھ کا پینے سے حلال نہیں ہوتا اور گوہ وغیرہ حلجانے سے پاک ہو جاتا ہو  
 اور اس خاک شربت نما درست ہو نہ ہو غیر یا اور اسی میں ہو کہ پانی میں پڑے سے نجس  
 گرنے کی پس صحیح نہیں لیکن جو چیز طاہر ہے اسے حلال ہونا ضرور نہیں مثلاً رومی زمین کہ  
 طاہر ہو مگر اسے کھانا درست نہیں لیکن مختار یہ کہ اگر ضرر کرے تو کھانا نہ نہیں اور جو  
 ضرر نہ کرے چونکہ کھانا مضافہ نہیں اور اگر کپڑے یا جسم میں چل نجاست مشتبہ ہو تو نجس

۱۱۱  
 ملاحظہ فرمائیے  
 فی کتاب الامارات  
 باب نجاست  
 فصل اول

یعنی بے فکر کیے بھی ایک طرف کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہو لیکن شحری کرنے میں اور  
سارے دھونے میں احتیاط اور یہی قول مختار ہے پھر اگر دھونے کے بعد اگر چہ عین تازہ بین و بصر  
کہ نجاست دوسری طرف ہو چکر نہ ہو تو دھونے کے کچھ عادت دیکرے مگر صرف اسی  
نار کو سر نو سے پرے جس میں وہ مشغول تھا جتنا خچہ اگر دھونے پیشاب کی مانند اس  
گیہوں چسکوں اس سے رو نہ دے کہ بھور سے سے جا کر تہین پھر قبہ نہیں مہنے کے  
یا زیادہ صرف کیے گئے یا دھونے گئے تو باقی گیہوں اور عورت ہونے دونوں حلال ہو جاتے ہیں  
بسیبہ احتمال باقی ہونے نجاست کے دوسرے میں لیکن چسکوں پہن حصے میں نجاست کا یقین ہو  
تو یقین پر عمل واجب ہے اور اگر نہ سن سے کمتر روئی نہیں ہو جائے تو دھونے سے سارے پاک  
ہو جاتی ہے اور جب بھی ہوئی خیر پر ہماں تک نجاست کا اثر معلوم ہو چیل کے وقع کر دیتے سے حلال  
ہو جاتی ہے اور نہ کھانے کی خیر پاک ہو جاتی ہے لیکن اگر روغن بالکل نہیں ہو تو اسی قسم پرانی  
قال کے چوش مہے حتی کہ روغن اور ترے پس کسی خیر سے اٹھائے تو حلال ہو جاتا ہے  
و اگر روغن مسائل ہو تو اسی قدر پانی آمیز کرنے اور حرکت دینے سے حلال ہو جاتا ہے اور اگر  
دو دو حوا و ترشہ و خمر اور شہد و نحس میں اسی قدر پانی قال کے چوش مہے حتی کہ وہ عود کرے  
پنی جب تک تو حلال ہو جاتا ہے اور معاف کی گئی نجاست غلیظہ تندر بقدر دھونے کے وزن میں  
کہ سارے چار ماہ ہو اور تندر وہ ہو جو دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد مثل لگانا خون  
یا وہ پیشاب جس کا رنگ نظر آئے خشک ہونے کے بعد اور معاف کی گئی نجاست غلیظہ تندر  
ہے جیسی کے گڑھے برابر یا مکش میں اور غیر تندر وہ ہو جو نہ دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد  
مثل او خون یا وہ پیشاب جس کا رنگ نظر آئے خشک ہونے کے بعد لیکن بقدر نجاست  
غلیظہ کا زوال مستحب اور ترک اسکا شد مکروہ ہو اگر اس قدر وزن اور پائیش سے کم ہو



تو اسکا بنی زائل کرنا حسب ہوا و ترک اسکا خلاف اولیٰ ہوا اگر معام ہوا اور زائل کرنے پر  
 قدرت رکھتا ہو پس اگر نماز شروع کر چکا اور قدر و رسم کے یا اس سے کم نجاست کے ساتھ  
 معام ہوئی تو اگر وقت میں وسعت ہو تو دھونا افضل ہو پھر نماز پر سختی اگر جماعت میں ہوئی ہو  
 تو اگر مانی نہ ہو تو دھونا اور دوسری جماعت پاسکتا ہو تو بھی دھونا افضل ہو والا نماز نہ شروع  
 اور اگر وزن اور پیرائش مذکور سے نجاستین مذکورہ زیادہ ہوں تو مانع نماز ہیں اور انکا زائل کرنا  
 واجب ہوا اور نجاست بنفیدہ معاف ہو اگر کسی ایک عضو کے پیادہ کا جامہ مثلاً آستین یا کبلی  
 یا پردہ کے چارم حصہ سے کم پیرائش میں لگی ہو اسی پر فتویٰ ہوا اور نجاست کی مقدار میں  
 اعتبار نجاست لگنے کے وقت کا ہو ہی مختار اور اسی قول کے ساتھ فتویٰ دیا گیا پس اگر  
 نجاست لگنے کے وقت درم سے زیادہ تخی ہو خشک ہو کے کم ہو گئی تو نماز کی فصیح کرنے  
 والی ہوا اور معاف ہو پیشاب کی چھینٹیں نہ بکریں ہوا اگر چھینٹ سوئی کی نوک بکریا کے کی  
 طرف کے سر کے برابر ہو اگر چپائی کے لگوانے سے پیشاب کی چھینٹیں پھیل کے بڑھ جائیں  
 یعنی عرض طول میں حد سے زیادہ ہو جائیں اور اسکا اعتبار نہ ہونے کے سبب جیسے بڑی ہو  
 وہ وضع تھوڑے پانی کو بھی نجس نہیں کرتا اگرچہ زیادہ اور بعض بعض سے مل گئی ہوں لیکن  
 اگر پیشاب کی چھینٹ تھوڑے پانی میں پڑے گی تو اسکو نجس کرے گی بشرطیکہ چھینٹ کا  
 اثر پانی پر ظاہر ہو اس طرح کہ گرنے کے وقت پانی میں فرجہ ہو جائے پانی بلباسے ورنہ  
 اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر پیشاب کی چھینٹیں نمودار باہم مل گئیں اور درم کے مقدار سے  
 زائد ہو گئیں تو چاہیے کہ مانع نماز ہوں اور اگر چھینٹیں سوئی کے ناکے کی جانب کمر سے  
 بڑی ہوں تو متفرق جمع کی جائیں گی پس اگر قدر و رسم سے زیادہ کوہو پھین گئی تو مانع  
 نماز کی ہو گئی اور خمر اور باقی شہر میں نشہ لانے والی اور رگون کا لہو بہا ہوا اور سچ کے سوا

کے  
 نجاست بنفیدہ  
 و درم چھینٹ  
 و درم چھینٹ  
 ہون ۱۱۸

جس خیر و ن سے نہ تو کئے نسل واجب ہوا اگرچہ اس اثر کے کاشت یا ب ہو جو زمین کما تا اور  
 حرام کو مستحیزا یا کھو یا و پیشاب نجاست غلیظہ ہو اور حکم نبی کی نجاست کے بیان میں  
 لکھا ہے کہ انسان کی متی کو شافعیہ وغیرہ پاک اور لوام مالک اور ابو حنیفہ وغیرہ نجس کہتے ہیں  
 بلحاظ ایسین اور مذہبی کے بیان میں لکھا ہے کہ مذہبی کے لئے سے وضو کرنے کا حکم فرمایا  
 اور اگر کپڑے پر لگ جائے تو ایک چلو پانی اس جگہ پر چھیر کر کہ بلوغ امین لخصا اور جو پرنہ  
 ہو امین اور نہ مین شلّا خاکی بنا اور مرغ اسکی خیال نجاست غلیظہ ہو اور نجاست خفیفہ  
 پانی سے کیے نجاست غلیظہ ہو اور جو پرنہ ہو امین اگر اگر اسکا گوشت کھایا نہ جائے  
 مثلا باز اور چیل تو اسکی خیال نجاست خفیفہ ہو لیکن کنوین کو نجس نہیں کرتی اور جو پرنہ  
 ہو امین اگر اگر تاسی اور اسکا گوشت کھایا جاتا ہو مثلاً کبوتر اور کنجشک اسکی خیال پاک ہو  
 اور گوہر اور لی نجاست خفیفہ ہو لیکن محل ضرورت میں پاک ہو اور حلال گرتست جیہ پایا  
 پیشاب نجاست خفیفہ ہو اور ام مالک اور احمد اور محمد اور بعض شافعیہ کے نزدیک پاک ہو  
 اور اسی قسم سے ہو گھوڑے کا پیشاب اور خون بھی پاک ہے صحیح مذہب میں کیونکہ وہ خون ہے  
 صورت میں بہتقت میں اور چمکیدر کا پیشاب اور اسکی بیٹ پاک ہو اور ظاہر روایت میں  
 چوہے کی مینگنی اور پیشاب اور بلی کا پیشاب نجس ہو لیکن ضرورت میں تحقیق ہو بلی کے پیشاب  
 غیر النعائین میں جیسے کڑے پس اس کے لیے معاف ہونے پر فتویٰ ہوا اور اسی طرح ضرورت  
 میں تحقیق ہو چوہے کی مینگنی میں اگر وہ گیہون اور اس کے مثل کے ساتھ پس جائے بشرطیکہ  
 اسکا اثر معلوم نہ ہو اور چوہے کا پیشاب پس اس میں ضرورت تحقیق نہیں لیکن اس کے  
 معاف ہونے پر فتویٰ اور صحیح تر ہو اور اگر محتاط ہو نجاست غلیظہ اور خفیفہ پس اگر  
 برابر یا زیادہ ہو غلیظہ تو سب غلیظہ ورنہ سب خفیفہ ہو اور اگر حمام میں نجاست جلائی گئی ہے

دیوار وغیرہ تر ہو جائے تو اس کے قطرے نجس نہیں پس نہ سچ سکنے کی ضرورت ہے کچھ تک  
 نجاست کا اثر معلوم نہ ہو اور نجاست کے دھوین سے جمع ہوا نو شاد طاهر ہو اور اگر  
 نجس کپڑا تنگاری میں ہو اور اسپر پانی وارہ ہو یا پانی تنگاری میں ہو اور اس میں نجس  
 کپڑا پڑے تو پانی اپنے محل میں طاهر ہو یا نہ جب پانی سے جدا ہو تب اس کے نجس ہونے کا  
 حکم ہو گا اور محل نجاست پاک ہونے کے لیے اگر تنگاری وغیرہ اس کے مانند میں ہوئے  
 تو بہتر یہ ہو کہ پہلے صرف نجس کپڑا تنگاری میں رکھے پھر اسپر پانی ڈال کے دھوئے  
 فصل ہوا استنجائے احکام میں استنجائے معنی قبل اور و بر سے داخل کرنا نجاست کا  
 اور استنجاست مکرہ ہو پھر سے اور اگر نہ ملے تو اس قسم کی پاک چیز سے جو کچھ قیمت  
 نہ رکھتی ہو اور نجاست کی زرائع کرنے والی ہو مثلاً ڈھیلہ اگر یہ بھی نہ ملے تو خاک سے  
 کرے اور اس کے مانند دوسری چیز سے بھی جائز ہو لیکن بے عذر صورت فقر و عجز مناسب  
 کہ بعد استنجائے اٹھنے سے پہلے موضع استنجاء کو کپڑے سے بچھ لے اور کپڑوں کو آب سے غسل  
 بچاؤے اور استنجائے مقصود داخل کرنا نجاست کا ہو اور یہ مسنون نہیں کہ مرد جاڑے میں  
 پہلا ڈھیلہ پیچھے سے آگے لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے لیجائے اور تیسرا اول کے  
 مانند اور گرمی میں اس کے بالعکس اور عورت ہر موسم میں اول پیچھے کی طرف سے آگے لاوے  
 اور پیچھے کی طرف سے آگے لاوے وغیرہ قول قاضی خان کا ہو اور زلیخا نے کہا کہ اگر  
 اور ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بعد اگر محل حجاب ملے تو پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے  
 ہر زمانہ میں اسی کا فتویٰ چوتھی کہ اگر نماز میں ہو اور محل حجاب ملے تو وہ دھوے اور  
 صرف اسی نماز کو سر نو سے پڑھے جس میں تھا اور اگر محل حجاب ملے تو ڈھیلوں کی کفایت کرے  
 اور واجب محل استنجاء کا دھونا اگر مخرج پر نجاست قدر درم سے زیادہ ہو اور اگر درم کے

عن عبد الرحمن بن ابی یوسف  
 قال رایت عمر بن خطاب  
 یأخذ من ماء الیاء  
 یغسل بها ینفث الیها فقال  
 فی اللیث وادب الی  
 فی الحلیۃ فتمسک النمان  
 سے ادا اب استنجائی و  
 الاستنجاء ۱۲۱

برابر ہو تو جو استنجاء ترک کیا تھا بکروہ ہو اگر اُس سے کم ہو تو بھی جونا استنجاء ترک کیا  
 خلاف اولیٰ ہو اور اُس خیال کی بُرائی سے جو سوچ کیا گیا اور گویا اور کوٹے سے اور کھانے کی  
 اور محترم چیز سے اور جس سے منع ہوا اور حق غیر سے اور کلچ کے جس طرف سے استنجاء کیا ہو  
 اور رہنے والے سے استنجاء کروہ پر بشرطیکہ بائین ہاتھ میں غدر نہ ہو پھر اگر بائین ہاتھ نہ تھا ہو  
 اور پانی جاری نہ ہو اور اُس شخص کو پاؤں سے جس سے جماع حلال ہو کہ وہ اسپر پانی والے  
 تو پانی سے استنجاء ترک کرے اور اگر دونوں ہاتھ نہ ہوں تو استنجاء بالکل ساقط ہو گیا یعنی  
 ٹھیک سے بھی اور پانی سے بھی اُس بیمار کے مانتے جتنے نہ پایا اُس شخص کو استنجاء کر لینے سے  
 جس سے جماع حلال ہو شامی میں تاریخانیہ سے منقول ہے کہ اگر مرد مدرس کی ہڈی اور ہاتھ  
 اور پٹیاں بھائی ہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر تو وہ اُسے جو کرے اسے لیکن استنجاء کرے  
 کیونکہ اسکی فرج کا مس مست نہیں اور استنجاء اُس سے ساقط ہو گیا اور اگر عورت مدریہ کا  
 نوج نہ ہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر اور بیٹا اور بھائی ہو تو اُسے وضو کر لے لیکن اُس  
 استنجاء ساقط ہو گیا اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور کانچ سے استنجاء کروہ اگر مقصد کو ضرر  
 پہونچے کا یقین ہو ورنہ مکروہ تحریمی نہیں اور پیشاب کرنا کھڑے ہو کے یا لیٹ کے  
 یا ننگے ہو کے مکروہ تحریمی ہر بدون حذر کے اور بے غار قبیلہ کے سامنے بیٹھنا اور کسی  
 طرف پشت کرنی بول و غائط کے لیے اگرچہ عمارت کے اندر ہو مکروہ تحریمی اور استنجاء  
 کرنے کے لیے مکروہ تحریمی ہو اگر غافل ہو اور یا آجاسے تو منحرف ہونا منسوب ہو اگر  
 ممکن ہو پس اگر اُس جہت کی طرف سے غیر تحریری اور ذکر کو اچھڑے پھیر کے پیشاب کیا تو کوہن  
 و اگر اُس جہت کی طرف سے سیدہ پھیر اور ذکر کو اُسی طرف پھیر کے پیشاب کیا تو مکروہ ہو  
 اور دو آدمی کو بائیں ہاتھ نہ بیٹھنے اور بائیں کرنے والے پر خدا سے تعالیٰ غضب میں آنا ہو

اور یہی حکم عورتوں کو بھی ہو بلکہ نابالغ اور ایلازم بھی تحریر یعنی جہت سے عرصہ کعبہ کو معلوم کرنے میں قصد اور فکر کرنی اگر مشتبہ ہو اس شخص پر حصینے نماز میں پس ظاہر یہ کہ بلان اور مکروہ تحریری شخص بالغ کو پیشاب کرنا بھیجہ کا جہت قبلہ کی طرف کو اس لیے کہ بالغ کو بھیجہ کے ساتھ ایسا فصل کرنا حرام ہو جو بھیجہ پر وقت بالغ ہونے کے حرام ہو مثلاً حریر یا زید پھٹنا بھیجہ کر حرام ہو اور عین آفتاب و رابعا تبا کا سامنا اور اس کی طرف پشت کرنی بوجہ غایۃ کھیلے مکروہ تحریری ہو اور بول و براز کرنا بند پانی میں مکروہ تحریری اور آب جاری میں مکروہ تحریری ہو لیکن اگر کشتی اور جہاز سے اترنا ممکن نہ ہو تو مکروہ نہیں اور بول و براز کرنا مکروہ تحریری ہو نہ ریا کنوین یا حوض یا چشمہ کے کنارے پر یا اردار درخت کے نیچے یا کھیت میں یا جس سایہ میں لوگ بیٹھتے ہیں اور قبرستان میں اور مکروہ بول و براز کرنا بھی اور عید گاہ کے گرد و بیرون اور چوپایوں کے درمیان اور لوگوں کی راہ میں اور پول کے مقابل اور سوراخ میں جو پیشاب کے لیے مقرر نہ ہو اور اس جگہ میں جہاں کوئی گذرتا ہو یا وہاں ٹھیکتا ہو اور راہ یا قافلہ یا خیمہ کے برابر اور سپت میں پڑھنے کے بلند زمین کی طرف پیشاب کرنا اور مکروہ بول و براز کرنا وضو غسل کرنے کی جگہ میں اور مکروہ بول و براز کرنے کی حالت میں کلام کرنا اور بیت اخلا اور حمام میں اور حالت مجاسعت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان سے نہ کرے اور دینیات میں فکر نہ کرے لیکن اس کی قدر توں میں فکر کسی حالت میں ترک نہ کرے اور ضلالت یعنی پانچا نہ میں کا طریقہ یہ ہو کہ جسم میں کی چیز کو اگر وہ کسی میں نہ ہو تو اپنے ساتھ نہ لے جائے اور عامہ و خاص کے طرف تو پی سر پر رکھ کے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ رَاحِیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبْثِ وَالْجَبَّائِثِ پھر کے پہلے بلان پائون اس کے اندر رکھے اور بیٹھ جانے کے قریب تر کھولے اور دونوں پائون پھیلانے کے



[illegible]

گاہے کچا پانی یا دھوئی پتلیں ایک بھی نہیں ہوگا تو گارنج بھی ہوگا تو قرل صحیح اور مختار ہو  
 کیونکہ ملتے سے دونوں میں سے ایک کی بھی نجاست نازل نہیں ہوتی اور نہ کسی سے دوسری  
 نجائی ظاہر الفہم نہیں اس سے لازم آتا ہے سب مرکبات کا پاک ہونا جبکہ اُسے نیک بعض مفروات  
 نجس ہوں حالانکہ یہ ظاہر الفساد ہو چکا ہے مگر کین کی وجہ کہ طاریا ہائے شہین ایسے کا  
 تہیہ کر کے اتھوڑے کہ ہمیں ضرورت ہو اسکی نجاست کے ساتھ ہونے کی طرف اور فاسق  
 اور ذمی کے پتھروں میں خار و رست ہوتا ہے جسکے انجمن نجاست کا یقین نہ ہو اور ذمی کے کچا پانی  
 نماز مکروہ ہے یہ شاید اسوجہ کہ وہ مستحبر اور تنجانیہ میں کرتے کہ اسے الصلوٰۃ چھوڑنا  
 فرض عین ہو مہر مسلمان قاتل بالغ پر یا جماع اہل اسلام اگرچہ وجہ بدوس برس کے ترک کے کو  
 ترک نماز پر مارنا ہوتا ہے تین بار ضرب تو مسلمان اور روزہ نماز کے مانڈ پر حکم کرنے اور یا پانی  
 بنا صحیح قول کے اور نماز روزہ پر خصوصیت نہیں بلکہ کرنے کا حکم کیا جائے ترکوں کو حکم کا تو  
 جسکی رافعت ہو اس سے اسے روکنا یا یہیہ اور نماز سے انکار کرنے والا ترک کا حکم کرتا ہو اور  
 نماز کا قصد ترک کرنے والا استی اور کاہلی کی اسے گنہگار ہو قیہ کیا جائے یہاں تک نماز پر  
 اسی طرح شہر رمضان کا روزہ ترک کرنے والا واجب بھی ہے اور اگر کافر نے نماز بھی عین  
 وقت میں امام کے پیچھے اپنی نماز کو پورا کر کے نہ فاسد کر کے یا وقت نماز میں ان کے آسمان  
 یا چہرہ یا نورین کی زکوٰۃ ادا کرے مانڈ سجدہ تلاوت کرنے کے پاک ہو کے یا ہیئت  
 کاملہ پر حج کیا یا قرآن پڑھا تو وہ ان خیال سے مسلمان ٹھہرے گا نہ تنہا نماز پڑھنے سے اور نہ  
 اور اسوال کی زکوٰۃ دینے سے اور نہ روزہ رکھنے سے اور نہ حج غیر کامل کرنے سے اور نہ ہر قسم  
 بدن کی عبادت ہو پس اس میں نہایت کسی طرح تعینی زبان کی نیابت جیسے حج فضل میں  
 دوسرے کو نائب کرنا ہر طرح درست ہو اور حج فرض میں بھی صحیح ہو کثر طریقہ کا خبر ہو موت تک اور



نمازین مال کی بھی نیابت نہیں جیسے روزن میں ہر شے کا یعنی کسی قوم  
 فنا ہو گئی ہو وہ نماز سے اور یہ عاجز نہ رہتا بھی سوت تک شرط ہو اور نماز ادا کر کے واجب وقت کا  
 وہ خبر ہو چنانہ سے متصل ہوا اور وقت مکمل جانے کے بعد سارا وقت اسکا سبب ہو گیا اگر  
 آخر وقت میں نماز ادا کیا تو وہی وقت سبب ہو گا اگرچہ وہ اتنا ہی ہو چنانچہ جتنی نماز ادا ہو  
 انشاء اللہ اسے کافیت ہے لیکن اگر وقت میں صحت اس میں کہ نماز ادا کرنی صحیح ہو یا اگر نہ ہو اگر  
 نماز تو کرنا ہے کہ ساتھ میں وقت کے پچھلے خبر میں واجب ہوئی نماز اس وقت کی پیش میں  
 اسے سے اس میں اور غشی والے کے جسکا جنوں اور غشی پہنچ نماز وقت میں زیادہ رہی ہو  
 اور واجب ہوئی نماز جائز اور نفسا پر کر دوزن اپنی اپنی اکثر مدت پر پاک ہو گیا تو اگر یہ کہہ  
 کہ وہ جائز ہو گیا اور مرد پر کہ مسلمان ہو گیا اگر لڑکے اور مرد نے اول وقت میں نماز پڑھی ہو  
 اور اخیر جز سے وہ جز مرد ہو جو اسام وغیرہ اور اخیر وقت کے دو میان میں تحریر کی گئی انشاء  
 رکھتا ہو اور لفظ اللہ کے تحریر ہوئے پڑھتوی ہو اور اگر پانچ نمازوں سے کم جنوں غشی رہی  
 تو اس وقت کی بلکہ اس کے قبل کی بھی جو نمازین فوت ہوئی ہوں اس پر واجب ہو گئی گونہ باقی ہو  
 اتفاق اور اخیر وقت میں زمانہ بقدر گنجائش تحریر کے اور اگر جائز اور نفسا اکثر مدت تک میں  
 پاک ہو گئے اور بعد طہارت کے وقت نماز تمام ہونے میں زمانہ زیادہ یا بقدر غسل اگر کثیر ہو  
 اور تحریر کرنے کے باقی ہو تو اس وقت کی نماز واجب ہو گئی اور نہیں پڑھیں اور جب تک طہارت  
 اول سے نماز کا نہ معلوم ہو گا واجب ہوتا اور اسے نماز کا موقوف ہو گیا کتنا آسمان میں  
 عرض سفیدی میں زیادہ پھیلنے والی کی ابتدا سے آفتاب کا کنارہ نکلتے تک نماز خیر کا  
 وقت ہو اور وسط آسمان سے آفتاب کھٹھلنے سے ہر شو کا سایہ سو اسایہ صلی کے دو مثل  
 کامل ہونے تک نماز ظہر کا وقت ہو پھر اس کے نماز عصر کا وقت ہو اس وقت تک کہ دواڑ آفتاب

نظر نہ کرنے لگے اور بعد مغرب ہو جانے پر نماز آفتاب نماز مغرب کے وقت ہو اور کنارہ آسمان  
سیاہ ہونے سے نماز عشا اور تہجد کا وقت صبح تک لیکن نماز عشا پر تہجد کا مقدم کرنا  
صحیح نہیں اور کسی نماز کا وقت پھانے والے پر بھی اس وقت کی نماز کا پڑھنا فرض ہوتا ہے  
مثلاً اگر نمازین چلے کی گئی ہوں کہ شفق صبح کے غائب ہونے سے پہلے صبح طلوع ہو جاتی ہے  
پس نماز عشا اور تہجد کے لیے اندازہ کرے یعنی غروب آفتاب سے وقت عشا تک  
جتنی مدت گزرتی ہے اُسکے بعد پڑھے یا بلا وقت پر پڑھے اس کے لیے اور ان دونوں کی  
قضا کی نیت کرے اسی کا فتویٰ ہے اور اسی طرح حدیث صحیح مسلم میں ہے اگر آنحضرت صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں کا ذکر کیا اسی جگہ ہے کہا کہ وہ زمین پر کھڑے پڑھ کر فرمایا  
چالیس دن ایک دن سال کے برابر اور ایک دن چھینے کے برابر اور ایک دن ہفتے کے برابر  
اور باقی دن تیس دنوں کے مانند تھا اپنے کما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سو جو دن کہ سال کے برابر ہو اسی دن کا ایک دن کی نماز کفایت کرے گی فرمایا نہیں  
اس کے واسطے اندازہ کر لینا اور مستحب ہے نماز فجر کو روشنی میں شروع اور ختم کرنا یہی مختار ہے  
استطیع کر چالیس آیت کو تہلیل کے ساتھ دونوں رکعتوں میں پڑھے اور بعد اس کے دوبارہ  
مکمل ہو سر نو سے ہمارے گزرنے اور نماز پڑھنی پہلی حالت پر قبل طلوع آفتاب کے لیکن  
حاجی کو ضرور دفعہ پرتا دیکھیں نماز اور اگر فی فضل ہو اور مثل اول کے سایہ کو جو سر کے  
ایام شتا اور ربیع اور خریف میں نصف اول کامل ہونے کے قبل نماز پڑھو جبکہ اگر فی  
اور ایام صیف میں نصف آخر کامل ہونے کے قبل اور اگر فی مستحب ہے اور وقت عصر کو  
دو حصہ کر کے نصف آخر میں اس وقت تک نماز عصر پڑھ لینی مستحب ہے کہ قبل نماز عصر  
یعنی اسپر نظر عصر صبح تر قول میں اور نماز عصر کی تاخیر کرنی آفتاب کے متغیر ہونے تک

مکروہ ہو لیکن نماز عشر شروع کر کے پڑھا، آفتاب کے متغیر ہونے تک مکروہ نہیں اور پھر عشاء آفتاب  
جرم غروب ہونے کے بعد ہی نور کوٹ پڑھی جانے کے عرصہ میں نماز عشاء شروع کرنی  
مستحب ہو اور اس قدر عرصہ کے بعد نماز پڑھنی مکروہ تشریحی ہو اور جب کثرت سے ستارے  
نکلین تب مکروہ تشریحی ہو اور رات کا پہلا تیسرا حصہ تمام ہونے کے قبل نماز عشاء ابتدا کرنی  
اور اسی کے آخر میں تمام کرنی مستحب ہو اور نصف شب تک مباح اور اُس کے بعد صبح تک مکروہ  
تشریحی ہو اگر جماعت کا انتظار نہ ہو اور تاخیر کرنا تو ترکا آخر شب تک مستحب ہو اسکو جو اس وقت  
جاگنے پر اجماع اور کھتا ہو ورنہ سونے سے پہلے پڑھنا افضل ہو اور رات کی ساری نمازوں کے  
بعد ترکہ ادا کر کے مستحب ہو اور برین عصر اور عشاء مستحب وقت کے کچھ قبل ادا کرنی اور باقی  
نمازین یقینی وقت ہونے تک دیر کر کے ادا کرنی مستحب ہیں اور شرط کی گئی ہو وہی محبت  
نماز کے داخل ہونا اُس کے وقت کا اور اعتماد اُس کے داخل ہو چکا اور شرط کیا گیا ہو علم حال میں  
وقت نماز کے اور کافی ہو اس میں اذان ایک شخص کی یا خبر دینا اسکا اگر عدل ہو یعنی بالغ  
عادل مسلم اوقات نماز کا عالم ایسا کہ اُس کے قول پر اعتماد کیا جائے ورنہ تحریمی کرے  
اور ظن غالب پر عمل کرے اور اذان کا حکم نماز کے مانند ہو تعجیل اور تاخیر میں تفصیل سابق کے  
موافق اور جرم آفتاب کا کنارہ نکلنے سے ایک تیرہ بلند ہونے تک اور نصف روز سے  
آفتاب کے زوال تک اور آفتاب متغیر ہونے سے یعنی جب سے قرص آفتاب میں نظر نہ آئے  
غروب ہونے تک ہر زمانہ اور ہر مکان میں کوئی قسم نماز کی منعقد نہیں ہوتی مگر فہم اور  
نذر مقید یعنی جسکو اُس نے اطمینان میں ادا کرنے کی نذر کی ہو اور قضا اُس نفل کی  
جسکو اطمینان اوقات میں توڑا ہو اور سجدہ اُس آیت کا جو وقت کامل میں پڑھی گئی اور سجدہ  
شکر کا اور سہو کا اور نذر اُس نماز کی جو حاضر ہوا ان وقتوں سے پہلے اور عصر اُس دن کی

منعقد ہوتی ہو کراہت کے ساتھ اور اس عصر کی تاخیر اور ادا دونوں میں کراہت ہے جس کو  
 توڑنا اور وقت کامل میں قضا کرنا واجب ہے یہی ظاہر الروایۃ ہے مگر اس میں کی نماز عصر کو توڑنا  
 اور اس میں سجدہ نہ کرنا جائز نہیں اور اگر سہو کیا نماز صحیح ہے یا قضا سے فائز نہیں بلکہ عصر کے  
 پس آفتاب طلوع ہو یا سرخ ہو یا بعد اسلام کے تو ساقط ہے اس سے سجدہ سہو کا اور اگر سجدہ  
 تکلیف اور نماز جنازہ انہیں اوقات میں واجب ہوئی ہو تو نماز جنازہ میں تاخیر کرنی اور سجدہ  
 ادا میں تاخیر کرنی افضل ہے اور درمیان فجر اور طلوع جہم آفتاب کے اور بعد نماز عصر کے  
 اس وقت تک کہ آفتاب پر نظر ٹھہرنے لگے تمام قیام میں نماز کی منعقد ہو جاتی ہے لیکن قیام  
 اور واجب اخیرہ کراہت کے ساتھ منعقد ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر بعد طلوع فجر کے کسی نفل کی  
 نیت کی تو وہ سنت فجر کی ہو جائیگی و اگر تہجد کی نماز پڑھتا ہو اور ایک رکعت کے بعد فجر  
 طلوع ہو گئی تو افضل یہ ہے کہ دوسری رکعت پڑھے نہ کہ نفل بعد فجر کے بدو قیام کے قطع ہوئی  
 اور یہ نماز سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتی صحیح تر قول میں اور واجب بغیر وہ جو چاہے  
 اپنے نفل سے اپنے آپ پر واجب کر لیا ہو اور وہ سجدہ ہو لیکن یہ مکروہ نہیں مگر نماز نفل  
 اور واجب بغیرہ میں کہ جیسے ان دونوں وقتوں میں بلکہ نفل مکروہ ہو ان میں سجدہ ہو بھی  
 مکروہ ہو اور دو رکعتین طواف کی اور جس نماز کو شروع کیا متحب یا مکروہ وقت میں خیر اسکو  
 توڑ ڈالا اگرچہ فجر کی سنت ہو اور نماز مقید ہے پس ان اوقات میں جو نماز میں کراہت کے ساتھ  
 منعقد ہوتی ہیں انہیں توڑنا اور وقت کامل میں قضا کرنا واجب ہے اور نماز مغرب کے قبل  
 صاحب ترتیب کی قضا سے فائزہ اور نماز جنازہ اور سجدہ تکلیف اور سجدہ بے کراہت جائز اور  
 مکروہ نفل اور سجدہ سہو کے سوا سجدہ واجب بغیرہ سب مکروہ ہے تاخیر مغرب کے بعد توڑی  
 تاخیر کر دینا اور مکروہ نفل اور سجدہ سہو کے سوا سجدہ واجب بغیرہ وقت تکلیف امام کے

چہرے سے خجلہ پڑھنے کے واسطے یا امام کے کھڑے ہونے کے وقت سے منبر پر چڑھنے کے لیے  
 اگر امام کا حجبہ ہو آخر نماز تک اور اس وقت نماز فائتہ بھی مکروہ ہو لیکن اگر اس وقت صاحب  
 ترتیب نماز فائتہ کو قضا کرے تو مکروہ نہیں اور نماز فرض کی اقامت کے وقت نفل مکروہ ہو  
 مگر سنت فجر کی مکروہ نہیں اگر فوت جماعت کا نہ فوت ہو وگرنہ حصول جماعت اسکی اچھا ک  
 پانے سے بھی نہ ہوتا ہو تو مستنون کو ترک کرے اصل سے یعنی انکو قضا بھی کرے  
 اور وقت مستحب تنگ ہونے کے وقت خیر و قبیہ مکروہ ہو اور مکروہ نفل نماز عیدین سے پہلے  
 ہر طرح یعنی مسجد میں بھی اور گھر میں بھی اور بعد نماز عیدین کے مسجد میں نفل مکروہ ہو گھر میں  
 مکروہ نہیں صحیح تر نفل میں اور مکروہ نفل مابین اذان و دو نمازوں کے جو ملائی جاتی ہیں  
 عرفات پر اور منور و فطر پر اور اسی طرح نفل مکروہ ہو عرفات کی دو نمازوں کے بعد اور مکروہ ہو  
 نماز بول و برا یا فقہاء بول یا فقہاء برا یا بیچ کے ضبط کرنے کے وقت اور نماز مکروہ ہو  
 اس کھانسنے کے حاضر ہونے کے وقت جب کسی طرف نمازی کا دل مشتاق ہو وگرنہ کسی طرف  
 راجع ہو چیلے نہ ہو تو مکروہ نہیں اور طعام کے مانند ہر ایک وہ چیز جو حضور دل کی  
 مانع ہو اور اوقات مذکورہ کے مانند نماز مکروہ ہو چند مکانوں میں چنانچہ کعبہ معظمہ پر اور رات  
 بدون شتر کے اور حبان جانور ذبح ہوتے ہیں اور قبرستان میں اور مضائقہ نہیں نماز کا  
 اگر اسی میں کوئی موضع نماز کے لیے قرار دیا گیا ہو اور اسی میں نہ جائے ہو نہ قبلہ اسکا  
 قبر کی طرف ہو اور غسل خانہ میں اور حمام میں اور کفار کی عبادت گاہ میں اور نالے کے اندر  
 اور حبان جو پائے بیٹھتے ہیں وگروہ جگر یا کھانگی حالت غلبہ میں مکروہ نہیں اور پائے بیٹھنے  
 اور اسکی چھت پر اور چھینی ہوئی زمین میں اور بے افن بیگانی زمین میں اگر چھینی ہوئی نہ ہو  
 بشرطیکہ بوی جاتی ہو اور مکروہ ہو سونا نماز عشا سے پہلے اگر اسکو نماز کے لیے جائے گا

اعتماد نہواور نماز عشا کے بعد بے حاجت کلام ذیما کردہ ہو اور کردہ ہو کلام دنیا کرنا بعد  
طلوع فجر کے نماز فجر کی ادا کرنے تک اور بقول العیض طلوع آفتاب تک اور ایک یا دو نیزہ  
آفتاب بلند ہونے تک اور جمع فعلی یعنی پہلی نماز مثلاً ظہر میں تاخیر کرنی اور دوسری نماز مثلاً  
عصر میں پیل کرنی جائز ہو اور جمع وقتی جائز نہیں اگرچہ سفر اور بارش کا عذر ہو پس اگر  
دو فرضوں کو جمع کیا ایک وقت میں تو وہ فرض فاسد ہو جسکو اُس کے وقت پر مقدم کیا  
مثلاً اگر ظہر کے وقت میں نماز عصر پڑھی تو نماز عصر فاسد ہو اور فرض کی تاخیر وقت سے  
مثلاً غروب کو عشا کے ساتھ اہلکے پڑھنا حرام ہو اگرچہ تاخیر سے نماز فرض صحیح ہوتی ہو  
بطریق قضاء کے مگر حاجی کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا عرفات پر وقت ظہر میں اور غروب کو عشا کا  
جمع کرنا فرض و فہر پر وقت عشا میں ثابت ہو اور کچھ مضائقہ نہیں جو دوسرے امام کی تقلید کرنی  
ضرورت کے وقت مثلاً سفر کی ضرورت سے جمع بین الصلوٰتین میں شافعی کی تقلید کرنی  
جائز ہو خصوصاً سفر حجاز میں کہ وہاں اہل قافلہ ٹھہرتے نہیں اور نہ ماسنہ میں جان مال کا  
خوف ہو اور خطاوی اور شامی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت کے تقلید  
جائز نہیں اور یہ ایک قول ہو مذہب میں اور دوسرا قول یہ ہو کہ جائز ہو مطلقاً اگرچہ  
بے ضرورت ہو گو کہ بعد وقوع اور نزول کے ہو لیکن تقلید میں شرط یہ ہیں کہ لازم کیلئے  
سب ان احکام کو جو کما اس عمل کی واسطے اس امام نے واجب ٹھہرایا ہو کیونکہ خطبہ میں ذکر کر چکے  
کہ حکم تلفیق یعنی جو حکم چند مذہب سے مخلوط ہو باطل ہو بالاجماع پس جمع بین الصلوٰتین میں  
امام شافعی کے احکام میں کہ اگر جمع تقدیم ہو تو شیخین شرط ہو پہلی نماز کی تقدیم اور جمع کی  
نیت کرنی پہلی نماز کے خارج ہونے سے پہلے اور دونوں نمازوں میں ہر قدر جدائی کر  
جسکو عرف میں جبائی جانتے ہوں اور جمع تاخیر میں ہر مذہب ہی شرط ہو کہ نیت کرے

جمع کرنے کی دو نمازوں میں پہلی نماز کے وقت کے خارج ہونے سے پہلے اور جمع تہیہ قبل نماز  
مسافر کو نہر یا پرواز جمع تاخیر بہت دور چلنے کی حالت میں اور پڑھنے سے سورۃ فاتحہ نماز میں گو  
مقتدی ہو اور ادا نہ کرے و نہ وہ اس فوج سے و شیخ ذہب شریعت اور ارکان سے  
جو تعلق اس فعل سے ہو یا ب اذان کے بیان میں اذان شریعت میں  
نماز کے لیے تہیہ دار کرنا ہو اور پڑھنے خاص کے ساتھ چند الفاظ معین ترتیب سے گئے کے  
اور اذان کی تہیہ معین تہیہ اذان کو اور خلیفہ کے سامنے کی اذان کو بھی شامل ہو اور الفاظ  
معین کی قیاس سے یہ اشارہ ہو کہ دوسری زبان میں اذان درست نہیں گو لوگ جالبین  
کہ اذان ہوتی ہو اور جس سبب کے حادث ہونے سے اذان ہر تہیہ سے کہنی پڑے  
وہ داخل ہو و وقت نماز کا ہو اور مردوں کے لیے محلہ کے مؤذن کو اپنے مکان پر  
اذان کہنی سنت ہو کہ کفایہ ہو فرائض نیچا گانہ کے لیے کہ اوقات میں اور جو شخص  
اذان کہنے اپنے نفس کے لیے یا جماعت حاضرین کے لیے تو اس کے لیے مکان جالی ہونا  
سنت نہیں اور اگر کل یا بعض اذان قبل وقت کے واقع ہو تو سر نو سے کہ اقامت  
ماننا یا اور اگر اقامت حاضر ہو و اقامت کے بعد ایک ساعت کے اور اسے سنت فجر پڑھی  
تو اقامت کو دوسری بار کہنا واجب نہیں لیکن اگر اقامت اور نماز میں مدت زیادہ ہو جا  
یا یا بجائے وہ عمل جو قطع اور جدا کرنے والا ہو درمیان اقامت اور نماز کے مثلاً گھانا تو اقامت  
سر نو سے کہنی مستحب ہو اور اذان مثبت ہو چار بار اللہ اکبر کہنے کے ساتھ شروع اذان میں  
اصطلاح کہ ایک آواز میں دو بار اور دوسری آواز میں بھی دو بار یعنی چار آوازوں کے چاروں  
تکبیر کو جدا جدا کہے اور اذان میں ترجیح مکروہ تہیہ ہو اور ترجیح یہ ہو کہ شہادتین کہیں ہاتھ استہ  
پھر بلند آواز سے کہے اور اذان میں لمن نہیں آو و من یہ کہ حروف کے اولین اور حروف کا

اور سکنا میں کمی اور بیشی واقع ہوا اور بغیر تغیر کرنے کلمات اور حرکات اور سکنا کے  
تخصیص صوت مطلوب اور خوب ہوا اذان میں اور اذان میں دو دو کلمہ کے  
درمیان میں بقدر اجابت کے سکوت سنت ہو اور سکوت نہ کرنے سے اذان کا اتمام ہو جائے  
اور اگر سوار نہ ہو تو ترک استیصال قبلہ مکروہ نہ رہی ہو اور اذان میں صرف پنج پھر سے اذان ہو جائے  
فی علی الصلاح اور حی علی الفلاح کہنے کے ساتھ اور اسی طرح اقامت میں التفات کرے  
ہر حال میں اور التفات نہ کرے ترک نہ کرے اگرچہ مؤذن تنہا ہو یا بچہ ہونے کے وقت  
اذان کہتا ہو یا سوا اس کے کہ التفات اذان کی سنت ہو ہر طرح اور مؤذن گردش کرے  
اذان کے منارہ میں اگر وہ کشادہ ہو اور اپنا سر اسکے طاقے سے نکالے لوگوں کے  
خبردار کرنے کو اور اذان کہنے میں دو انگلیاں دونوں کانوں میں کہنی حسن ہو اور مؤذن  
جتنے حملہ ہیں سب کے آخر حرف پر وقف کرے حرکت نہ کرے لیکن اول اور تیسری اور پانچویں  
لفظ اکبر کے رے کو چاہتے ساکن ادا کرے چاہے فتح کے ساتھ آگے کے لفظ میں  
ملاوے اور پیش سے ملاوے گا تو خلاف سنت ہو گا اور اگر اذان سننے والے کو کوئی امر  
مانع نہ ہو تو اذان کی اجابت فعلی یعنی مسجد میں پہلی جماعت قائم کرنے کے لیے جانا واجب  
اور اس طرف مخاطب ہونے کے سبب آواز سے اجابت قوی مستحب ہو اور سننے والا اذان کا  
جواب دے اگرچہ جنب ہو اور نہ جواب دے حائض اور نفسا اور سننے والا کسی خطبہ کا اور  
نہ جواب دے نماز میں گونا گویا زہد ہو اور حالت مجامعت میں اور بیت الخلاء میں اور رفقہ  
پڑھنے اور چڑھانے میں اور کھانے میں ہر خلاف قرآن کے معنی اگر سننے والا قرآن پڑھتا  
پڑھتا ہو تو موقوف کر کے اذان کا جواب دے یعنی پہلے ہر چار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں اور ہر ایک  
دونوں آیت ہَذَا لَنْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ہر ایک نون اَشْہَدُ اَنْ لّٰہَ اَحَدٌ اَللّٰہُ  
جائے اور یہاں کہیں کوئی کہے تو اللہ کے گواہوں میں اسکا ذکر بول دے کہ



اور ہر چار جمعہ یعنی ہر ایک دو نون <sup>اَوْ قَرِيبَ مِثْلِهِ</sup> حَتَّى عَلَى الصَّلٰوةِ اور ہر ایک دو نون حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ سننے کے بعد یہی کلمات کہہ لیکن ہر ایک جیلہ سننے کے بعد <sup>اَوْ قَرِيبَ مِثْلِهِ</sup> اجابت میں جیلہ کہہ جو قلم سبھی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی کہے اور ہر ایک نون <sup>اَوْ قَرِيبَ مِثْلِهِ</sup> اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سننے کے بعد یہی کلمات کہے پھر اجابت کے متصل درود پڑھے پھر دعائے وسیلہ کرے اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الشَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اِنِّ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا تَحْمُدُوْنَ اِيْزِي وَعَزَّزْتَهُ اَوْ رِقَّتْ فِجْرٍ مِّنْ فَلَاحِ کے بعد ہر ایک دو نون الصَّلٰوةِ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سننے کے بعد حَرِّقَتْ وَبَرِّقَتْ کہے اجابت کرنی <sup>نماز بہتر ہے سوینے سے</sup> مندوب ہو اور اقامت کا جواب دینا زبان سے مستحب ہو اذان کے مانند اور قدامت الصلوٰۃ <sup>نہ کہاتو سے اور صاحب کچھ کہتا ہے</sup> سننے کے بعد اَقَامَ اللّٰهُ وَاَدَّاهَا کہے اور اگر سننے والے نے مؤذن کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو تو مناسب یہ ہو کہ اجابت کرے اگر بہت عرصہ گزر گیا ہو تو جواب دینے والا مؤذن سے پیشتر کلمات جواب نہ کہے بلکہ ہر ایک کلمہ تمام ہونے پر اُس کا جواب کہے اور اگر اذان اور اقامت میں مؤخر لفظ کو مقدم کیا تو فقط مقدم لفظ کو اُسی کے محل میں پھر کہے تمام اذان کا اعادہ ضروری نہیں اور اذان اور اقامت میں اصل کلام نہ کرے اگرچہ وہ کلام جواب سلام کا ہونہ اپنے دل میں اور نہ اذان اور اقامت کے بعد یہی قول صحیح ہو اور کھارنا کلام میں اخل ہو مگر تحسین صوت کے لیے جائز ہے پس اگر اذان اور اقامت میں بولا تو سرفرو سے شروع کرے اور اقامت اذان کے مانند ہو حکم میں لیکن اقامت کہنے والا انگلیاں کا نون میں نہ رکھے اور گردش نہ کرے اور جو اذان کہے وہی اقامت بھی کہے اور اقامت کہنے میں جلدی کرے پس اگر اقامت ٹھہرے پھر کہے

اذان کے مانند تو اسکا اعادہ کرے صحیح تر قول میں لیکن اگر اذان کو قبل حلیہ اقامت کی طرح  
 کیسکا تو اسکا دوبارہ کہنا مستحب ہو اور الصلوٰۃ خیر من الزوم نہ کہے بلکہ فلاح کے بعد دوبارہ  
 قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے اور سنون ہو اذان دینی اور اقامت کہنی نماز قضا کیلئے  
 اور بلند کر کے اگر جماعت سے قضا کرتا ہو یا محراب میں ہو یا اگر اپنے گھر میں کیسا قضا کرتا ہو  
 تو بھی اذان کہنے اتنی آواز سے کہ اذان کی معمولی آواز بلند سے کم ہو بلکہ بہت آواز کے  
 ادنیٰ درجہ سے بلند ہو اور اگر چند مجالس میں چند نمازیں قضا کرے تو پھر مجلس میں  
 اذان و اقامت کہنی سنون ہو لیکن سنون نہیں ناقص نماز کے لیے اور ناقص نماز وہ ہو  
 جس کے وقت میں پڑھنے کی اسی وقت میں منوسے پڑھے و اگر مجلس ایک ہو تو پہلی  
 نماز کے لیے دونوں کہے اور باقی کے لیے مختار ہو چاہے دونوں کہے اور یہی اولیٰ ہو  
 لیکن اقامت ترک کرنی مکروہ ہو اور سنون نہیں اذان و اقامت جس نماز کے لیے جسکو  
 عورتیں پڑھتی ہوں اور قضا اگر پڑھتا پڑھتی ہوں اور رطلے اور غلاموں کی پڑھتے لیے  
 انان و اقامت مشروع نہیں اور اذان و اقامت سنت نہیں جمعہ کے دن ٹاٹار کے لیے  
 شہر میں اور سنون نہیں اذان و اقامت اس نماز کے لیے جسکو قضا کرتے ہوں  
 مسجد میں اور یہ اذان و اقامت کے درمیان میں بیٹھنے کے اسقدر فصل کہے کہ بیٹھ  
 آنے والے آجائیں اور وقت مستحب باقی ہے ہر وقت مغرب میں اسقدر فصل کہے  
 جسقدر دو خطبوں کے درمیان میں جلسہ سنون ہو اور اس فصل میں کھڑا نہ اٹھنا  
 اور بیٹھنا بھی مکروہ نہیں اور مؤذن اذان و اقامت میں بلاوے سب نمازیوں کو  
 بدون تخصیص امیر وغیرہ کے سب نمازوں میں جس طرح کہ انکے بلائے کی عادت ہو  
 اور بلائے کا طریقہ یہ ہو کہ بعد اذان بقدر بیٹھ آئیے پڑھنے کے ٹھہر جائے پھر بلائے

اس طرح کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا کہ جب چلو نماز تیار ہو یا سطح کار و اج ہو چپڑا سکے بعد بقدر  
 آہ کے توقف کرے پھر قیامت کے لئے مگر مغرب میں تیس یا بیسی بلا ناہنیں اور صحیح ہو  
 اذان اس شخص کی جو مسلمان بالغ عاقل ہو اور وقت نماز داخل ہوئے کی خبر دینے پر  
 اس کے اعتقاد کیا جائے لیکن علماء اوقات نماز کے حاضر ہونے کی حالت میں واسق  
 یا اکر عاقل اذان کے تو مکروہ نہیں مگر نوسے نہ کہی جائے اور کافر و مجنون اور عیقل  
 لڑکے کی اذان صحیح نہیں مگر نوسے کہی جائے اور مجنب کی اذان وقامت مکروہ ہو  
 مگر ہب اور مستی پر اس کے مگر نوسے کہنا مندوب ہو لیکن قیامت مگر نوسے نہ کہی جائے  
 اور عورت اور ختنی مشکلی اور فاسق کی اور اس شخص کی چپڑا نشہ غالب ہو اگر چہ مباح  
 چپڑا سے مست ہو گیا ہو اور مدہوش اور عاقل لڑکے کی اذان اور مذہب درست پر  
 عیقل کی وقامت مکروہ ہو اور ان میں سے ہر ایک کی کہی ہوئی اذان مگر نوسے کہنا مندوب ہو  
 لیکن قیامت مگر نوسے نہ کہی جائے اور محدث کی کہی ہوئی نہ اذان مگر نوسے کہی جائے  
 نہ قیامت اور چہاں مسجد قریب ہو یا ہو لیکن اس میں اذان وقامت نہوتی ہو تو وہاں  
 و دونوں ساتھی ترک کرنی مکروہ ہو اور صرف اذان ترک کرنی مکروہ نہیں لیکن قیامت  
 ترک کرنی مکروہ ہو وگروہاں سے مسجد بقدر قریب ہو کہ یہ بھی اذان نہ تھا ہو گو فی الحال  
 نہ سنتے تو دونوں ترک کرنی مکروہ نہیں اور جس مسجد میں امام اور مؤذن مقرر ہو ان اذان  
 اور قیامت کی تکرار جماعت کے لیے مکروہ ہو اور اگر مؤذن کے کیفیت میں اس کا غیر  
 قیامت کے تو مکروہ نہیں ہو مطلقاً لیکن اس کی حضوری میں کہنی مکروہ ہو اور قیامت  
 کہنے کی حالت میں چلنا مکروہ ہو اور مؤذن کو مکروہ ہو اذان کہنی دو مسجدوں میں جبکہ وہ  
 پہلی مسجد میں نماز پڑھ چکا ہو اور اذان اور قیامت کا اختیار مسجد بنانے والے کے لیے ہو

ہر طرح یعنی خواہ عدل ہو یا غیر عدل اگرچہ گونہ کو پسند نہ ہو اور اسی طرح سب بپناہ والو کو  
 امامت کا اختیار ہو اگر عدل ہو یعنی فاسق نہ ہو اور امام ہی کا بخود زن ہو یا بہتر ہو  
 باسب شرائط نماز کے اگر نمازی حیثیت ہو تو وضو کر لینا اور جنب ہو تو غسل کر لینا  
 اور جب تندرست نہ ہو تو غلیظہ اور خفیہ کے ساتھ نماز صحیح نہ ہو اس قدر سے نمازی کا کپڑا اور  
 دیگر پیراں پہنی جو اس کے جسم سے متصل ہو اور پہلے نمازی کے پہننے سے یا نمازی  
 اُس چیز کا اٹھانے والا شمار کیا جائے جیسے وہ لڑکا جس پر نجاست ہو بشرطیکہ وہ کاپ  
 نہ تھم سکے بدون تحاشہ نمازی کے تو نماز کا منع کرنے والا ہو اگر نمازی کے تھامنے کا  
 محتاج نہ ہو خود اس کو لپیٹا ہو تو نمازی اس کا اٹھانے والا نہ تھمے گا پس نماز کا بھی منع کرنے والا  
 نہ ہو گا اور یہی حکم جس حیثیت اور چمپر اور خیمہ جس کا ہو جبکہ نمازی کا سر کوٹھے ہونے سے  
 لاپتہ نہ رہے میں اس کو تا جو طرح نماز کا منع کرنے والا نہیں اگر نمازی چتر بن آدمی اور کتیا  
 چتر پتھر یا شہر بلکہ اُس سے لعاب غیرہ نماز کا منع کرنے والا نہ ہے صحیح ترقول میں اگر  
 اگر نمازی کے پاس دائرہ ہو جو اندر سے خون ہو گیا تو نماز جائز ہو کیونکہ وہ اپنے  
 معدن میں ہی بر خلاف اُس شیشہ کے جیسے بپشتاب ہو یعنی وہ نماز کا منع کرنے والا  
 اور صرف وضع قدم سے مؤثر ہو چونکہ وہ لون قسم کی اسی قدر نجاست مذکورہ سے  
 منسلک پاک ہونا اور اپنی ذات کے غیر سے شرمگاہ کو جانب اہل کے سوا سے  
 چار طرف سے علیٰ اذوم چھپانا بنا بر قول صحیح کے اگرچہ خلوت میں ہو مگر ضرورت کے لیے  
 کمونہ جائز ہو اور ضرورت میں چھپانا ہر رنگی کا اپنی ذات سے اسی کا فتویٰ دیا ہے  
 اپنے ستر کو کیونکہ مفسد نماز نہیں ہو مگر وہ تحریمی ہے اور ضرورت میں چھپانے والی چیز کا  
 چھپنا اور عیض کو شکل پکڑنا اگر عورت نظر نہ آئے اگرچہ حالت ضرورت میں شیشی کپڑا

یا کہ کہ خیر خیر ایام و چو پوری زمانہ کہ باقی ہے اور شرط یہ ہے عورت معنی کا نہ ستر ذات  
 معنی کا پس اگر چھپایا اپنے تئیں خلوت یا تاریکی میں یا خیمہ میں اور وہ برہنہ ہو تو نکاح  
 چھپی اور عورت کا لا ہو لیکن کیسینہ یا حان وغیرہ کے باہر ستر نکال کے مطلق یعنی کوئی نماز نہ ہو  
 صحیح ہوئی جو چھپے پانی کے اندر کوئی نماز درست نہیں لیکن گندے پانی کے باہر ستر نکال کے  
 صرف نماز جنازہ درست ہو اور ناف کے نیچے سے آخر ناف تک مرد کا ہر ایک عضو عورت  
 کا مال ہو اور حقیقتہ مرد کا عورت ہر اتنا لونڈی کا بھی عورت ہو اسکی بیٹی اور بیٹ کے ساتھ  
 اور اس کا پہلا و اسکی بیٹی اور پست کا نایح ہو اور آزاد عورت اور غرقہ مشکل کا قول مقتدیہ کہ  
 چہرہ اور پونچھون تک و دونوں کھن دست اور دونوں قدم کے سولے ہر ایک عضو عورت  
 کا مال ہو یہاں تک کہ جو بال ہر پرہیز بہ بالاتفاق اور لٹکے ہوئے بال بھی عورت میں ہی  
 قول صحیح ہے اور اسی میں زیادہ احتیاط اور اسی پر فتویٰ ہے اور آزاد عورت کی آواز غوغا نہیں  
 مگر آواز کا بلند کرنا جو خوف فتنہ حرام ہو اور توڑنا جو نماز کو اور اسکی ابتدا کو منع کرتا ہو گھلا کر  
 چوتھائی عضو کا بقدر ادا کرنے اور فی رکن کے و اگر کھلنا عورت کا نمازی کے فعل ہے  
 تو فی الحال نماز قوت جائیگی اور چھپا جبکہ سے کھلی ہوئی برہنگی جمع کیجائیگی اجزائے اگر  
 ایک عضو میں ہو مثلاً پانچون اور چھٹا اور آٹھون حصہ اسکا پس اگر مثلاً ان ایک جگہ سے  
 آٹھون حصہ اور دوسری جگہ بھی اسی قدر رکھی ہو تو دونوں کو جمع کریں گے پس اگر اسکا  
 چہارم حصہ تمہرے نماز کا مفسد اور باقی یعنی نماز موجودہ کا توڑنے والا اور ابتدائی نماز کا  
 منع کرنے والا ہو گا اور اگر کھلی ہوئی برہنگی متفرق چند اعضا میں ہو تو یہ مباح ہے  
 جمع کیجائیگی پس اگر کھلے ہوئے اعضا میں سے کمرے عضو کے چہارم کو پانچواں اور چھٹا  
 تو نماز کی مفسد اور باقی ہوگی اور یہی قول حق ہے اور نہ پانے والا اس چھپانے والی چیز کا

جس میں جسم نظر نہ آئے نماز پڑھے بیٹھ کے جیسے جلسہ شہدائین میں بیٹھتے ہیں رکوع و سجدہ و کھڑکے  
 اشارہ کر کے اور یہ فصل پڑھ کر رکوع اور سجود کرنے سے اور اگر گھسٹ ہو سکے رکوع اور سجود  
 اشارہ سے بار رکوع و سجود سے اور اگر تنگے کو مباح کیا جائے کپڑا اگرچہ بلور عایت کے ہو  
 تو اس کا قادم ہونا چھپانے والی چیز پر ثابت ہو گیا یہی قول صحیح ہے اور اگر کوئی شخص چھپانے والی  
 چیز کے حینے کا وعدہ کرے تو اس کا انتظار کرنا صحیح ہے جب تک فوت وقت کا نہ ہو خون  
 یہی ظاہر ہے جو جیسے انتظار کرے پانی اور کپڑے کا اور طہارت مکان کا امیدوار اور  
 ظاہر یہ تاخیر بھی مستحب ہے اور اگر لازمی حاجتوں سے زیادہ نہ لگتا ہو تو پانی اور کپڑا  
 خریدنا واجب ہے اور اگر پانی بزم نہ نہ ہو چھپانے والی چیز جو بالکل نجس ہو نہ نجاست کے  
 لگنے سے اسی نجس نہیں ہے جیسے حرام گوشت جانور کی کھال جسکی دباغت نہیں ہوتی  
 تو یہ شخص اس سے ستر کرے نماز میں بلکہ خارج نماز میں اس سے ستر کرے اور اگر وہ  
 چوتھائی سے کم پاک ہے تو اس سے ستر کر کے نماز پڑھنی مستحب ہے اور اگر چوتھائی حصہ  
 پاک ہو تو اسی میں بالفرد نماز پڑھے اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ نہ پائے اس خبر کو جو نجاست  
 زائل کرے یا کم کر ڈالے اور لازم ہے نماز میں پہننا اپنے پنجے کی طرف من میں سے  
 اس کی طرف سے جسکی نجاست کم ہے دوسرے سے اور کلیہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جو نجس متلا ہو  
 وہ بلاؤں میں مثلاً اونچس کی چوڑی میں پس اگر دونوں برابر ہوں منع نماز میں تو اسکو  
 اختیار ہے چلے اسکو لے اور چاہے اسکو اور اگر دونوں مختلف ہیں یعنی ایک بلام کم ہے  
 اور دوسری زیادہ تو کم کو اختیار کرے مثلاً زخمی اگر سجدہ کرتا ہو تو زخم سیلان کرتا ہو  
 اور زمین تو نہیں تو وہ بیٹھ کے اشارہ سے نماز پڑھے کیونکہ ترک سجدہ بسک ہے نہ نہو  
 ہونے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اور اگر آدمی جوان عورت نے پائیا اسی ستر کرنے والی

جو ایک شرمگاہ کو چھپاؤے تو دُبر کو چھپاؤے اگر رکوع و سجود کے ساتھ پڑھتا ہو وگرنہ شرمگاہ پڑھتا ہو تو قبل کو چھپائے وگرنہ زیادہ وقت قبل کے بعد زان پھر زانو کو چھپاؤے اور زان کے بعد عورت اپنے چیمٹ اور پٹیکہ کو پھیر کر رکوع کو چھپائے اور اگر عاقل بالغ نہ ہو اُس چیز کو جس سے نجاست کو دور کرے یا کم کر دے یا بسبب دور ہونے زائل کرنے والی چیز کے ایک میل یا بسبب پیراس کے کو تو نماز پڑھنے نجاست کے ساتھ یا برہنہ ہو کے اور اسپر نماز کا اعادہ نہیں تو نہیں اور زانو اور تمامہ کے ساتھ نماز پڑھنی مرد کو اور قمیص اور زانو و مقننہ کے ساتھ نماز پڑھنی عورت کو مستحب ہو اور مقصود سجدہ کا اللہ تعالیٰ کو قرار دیکے عرصہ کعبہ کی یعنی کشادگی اور میدان کعبہ کی جنت کا قبل ہونا شرط اہل ہجر حقیقت میں ہو یا حکماً مثلاً بسبب مرض یا خوف دشمن کے اُس جہت کے مقابل ہونے سے مغرور ہو جو جس طرف قد رست ہو اور علامت قبلہ مساجد میں اور جنگل اور سمندر میں قطب فیروز ستارے میں وگرنہ مساجد ہون یا یا بسبب ہر کے ستارے معلوم ہون یا آنکھ پھٹنا نہ ہو تو اُس جگہ کے باشندہ سے پوچھے اگر وہ جانتا ہو اور اسکی پکار سننے اور مقبول شہادت ہو پس کافر اور فاسق اور لڑکا اور جاہل کا گناہ اس باب میں مضید نہیں وگرنہ پوچھنے نماز پڑھی اور وہ اُس جہت پر واقع ہوئی تو صحیح و نہ صحیح نہیں کہ جانتے والا حاضر ہو تو تحریری کرے یعنی فکر کرے وگرنہ تحریری کے ایک طرف نماز پڑھی اور وہ قبلہ کی طرف واقع ہوئی تو صحیح و نہ صحیح نہیں اور جب کسی جہت تحریری نہ واقع ہو تب ایک جہت کو اختیار کر کے اُسی طرف نماز پڑھے اور یہ نماز اُسکی صحیح ہوگی اگرچہ اُسکی خطا ایمن ظاہر ہو اور اگر عین نماز میں کسی جہت پر تحریری واقع ہو تو پھر جگہ وگرنہ تحریری یا جو تحریری رکعت ہو تو نہ پھر سے اور نماز تمام کرے اور اگر ایک

جماعت نماز کی جین نماز پڑھی قبیلہ کے مشتبہ ہونے کے وقت تحریر سے کیا امام کے  
ساتھ اور ظاہر ہو اگر انھوں نے مختلف سمتوں کی طرف نماز پڑھی تو جس شخص کو  
انہیں سے حالت ادا میں امام کے مخالف جانب نماز پڑھنا یا امام سے آگے جانا  
ظن غالب ہوا کسی نماز درست نہ ہوگی اور چھ مضمون کے نزدیک ایسا کوئی نہیں جو  
کچھ کرے اور اوپر کچھ کرے اور قول معتد بہ ہو کہ بہت سے فعلوں کی عبادت کی نیت  
اُن سب افعال پر کفایت جاتی ہے یعنی اُسکے فعل و رکن کے لیے جدا جدا نیت ضرور نہیں  
ایک نیت شروع میں کافی ہے جیسے اُس عبادت میں کہ ایک ہی فعل ہو چنانچہ روزہ کہ  
بہر اختلاف اُسکے اول میں نیت کر لینی کافی ہے اور اگر شروع کیا عمل کو اخلاص کے ساتھ  
پھر اُس عمل میں ریا کا معنی نمود کا غلط ہو گیا تو اعتبار سابق کا ہو گا یعنی عمل اخلاص  
ہی کے ساتھ رہے گا اور ریا کا عمل یہ ہو کہ اگر مثلاً نمازی لوگوں سے علیحدہ ہوتا  
تو نماز نہ پڑھتا پس اگر لوگوں کے ساتھ ہو کہ مثلاً نماز کو اچھی طرح پڑھے اور  
تہنہ اچھی طرح نہ ادا کرے تو اُسکے ذمہ سے واجب سابق ہو جائیگا بسبب پانچ جہاز  
شرائط اور ارکان نماز کے اور اُسکو اصل نماز کا ثواب ملے گا اچھی طرح پڑھنے کا ثواب  
نہ ملے گا اور بظاہر یہ حکم فرض اور نفل دونوں کو شامل ہے اور اگر ایک شخص سے کہا گیا  
کہ نماز ظہر پڑھ کر ایک دینار ملے گا پس اُس نے اسی ارادہ سے نماز پڑھی تو چاہیے  
کہ یہ نماز اُسکو کافی ہو اور وہ شخص مستحق دینار کا نہ ہو کیونکہ فرض میں ریا کا دخل نہیں  
اور واجب خیر پر اجرت کا استحقاق نہیں اور اگر نمازی نے لوگوں کو نماز میں پایا  
اور یہ نہ جانا کہ نماز فرض پڑھتے ہیں یا ترویج تو یہ شخص فرض کی نیت سے تشریک ہو جائیگا  
پھر اگر وہ فرض ہی میں ہونگے تو اُسکا فرض درست ہو گا ورنہ نماز نفل ہو جائیگی





ایسا طے کرنا فوائت کی کثرت سے ترمیم ماقاط ہوگی ہو یا نہ ہو جو نہیں لین کے مثلاً  
 کویت آن اصرہ علی ظہور الخویش وگرنہ رنج اور رون قضا کے یوں ہوں تو اس کا  
 طریقہ یہ ہو کہ کہ لول ظہر بالترطہیں مثلاً ایک ہفتہ کی نمازین تمنا پر خنی ہیں  
 و نیت نسبت اول ظہر کی کوئے تو سب سے پہلے دن کی نماز دوسرے سے ساقط ہوگی  
 بعد اسکے دوسرے روز کی ظہر اول ہو جائیگی اسی طرح سب اد اہو جائیگی اور  
 آخر ظہر کی نیت سے بھی ساقط ہو جائے گا اور ضرور زمین میں کرنا شمار رکعات کا فرض اور  
 واجب ہیں لیکن میں کرنا فضل ہو اور امام کے تحریم کے بعد مقتدی اسکے پیچھے نماز پڑھنے کی  
 نیت کرے سبقتاً لا محالہ لیکن جمعہ اور عید اور جنازہ کی نماز میں اقتدا کی نیت ضرور نہیں  
 بلکہ اگر غیر وہی نماز جنازہ میں امامت کرے پھر وہی حاضر ہو تو اسے اقتدا کی نیت ضرور ہو  
 اور نماز جمعہ فرض وقت کی نیت سے جائز نہیں ہوتی اسلئے کہ یہ بدل ہو اس روز کے  
 فرض وقت ظہر کی پس فرض ظہر ساقط ہونے کے لیے نماز جمعہ پڑھنے کی نیت کرنی  
 شرط ہو کویت أن أسقط فرض الظہر عن ذممتی بأداء صلوة الجمعة  
 اور ضرور ہو نیت کا میں کرنا نماز واجب کے لیے لیکن وتر کی یوں نیت کرے  
 کویت أن أخصی الوتر کیونکہ سبب اختلاف کے اسکو واجب یا سنت کہنا  
 لازم نہیں آواز نذر کی نیت میں نذر کے سبب کو بھی ذکر کرنا چاہیے احتیاطاً پس یوں  
 کہ نیت کی میں نے اس نماز کے پڑھنے کی جو فلاں حاجت کے واسطے یا اللہ تعالیٰ کے  
 واسطے میں نے نذر مافی تمہی اور اسی طرح ضرور ہو میں کرنا سجدہ سہو کا مسجد شکر کا  
 اور نماز جنازہ کا پڑھنے والا نیت کرے صرف نماز جنازہ کے پڑھنے کی أصلاً للہ  
 تعالیٰ اور شامی میں منقول ہو کہ امام اور قوم یوں نیت کریں کویت أَدَاء

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلًا دَامَ يَوْمَهُ لَكَ تَعَالَى اور نفل اور سنت ہو کہ وہ اور تراویح کے لیے  
 من اللہ نیت نماز کی کفایت نہ ہو مستحق قول پر اگرچہ اسے نہ کہا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نیت کرنا  
 لیکن نفل اور سنت کے معین اگر نہیں زیادہ احتیاط ہو جس کے نیت کی میں نے  
 واسطہ اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز سنت ظہر یا مقدر رکعت نماز تراویح وغیرہ کی  
 اور نماز و تہجد و فرض کی اس طرح نیت کرے نیت کی میں نے واسطہ اللہ تعالیٰ کے لیے نیت  
 نماز و تہجد و رکعت نماز عید یا چار رکعت نماز ظہر پڑھنے کی اور مقتدی کے پیروی کر کے  
 امام کی اور کلام صرف اپنی نماز کی نیت کرے اور اقتدا صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے  
 کہ امام بیہوش یا امامت کی کرے اگر مردوں کا امام ہو بلکہ جماعت کا ثواب حاصل کرے کہ  
 نیت امامت چاہیے اور یہ نیت اس وقت ہو جب کوئی امام کا اقتدا کرے پہلے سے یہ بھی  
 ضروری نہیں اگرچہ پہلے سے نیت کر لینی جائز ہو اور اگر نمازی عورتوں کا امام ہو تو اگر کوئی  
 عورت اس کی اقتدا کسی مرد کے برابر کھڑی ہو سکے جہاں وہ کی نماز کے سولے میں کرے گی تو اس  
 صورت کی اقتدا درست ہونے کے لیے اس کی امامت کی نیت ضروری ہوگی اور اگر عورت نے  
 نمازی مرد کے ہم کرنا اقتدا کیا تو بعضی کہتے ہیں کہ صحت اقتدا کے لیے نیت امامت کی شرط ہے  
 اور بعض کہتے ہیں کہ شرط نہیں ہے جیسے نماز بارون بالاتفاق شرط نہیں اور جمعہ اور عید میں  
 صح قول پر شرط نہیں اور نیت قبلہ کی طرف متوجہ کرنے کی شرط نہیں ہر حال میں یہی خواہش  
 کعبہ کے قریب ہو یا جو محل میں ہو یہاں میں برابر قول قوی کے اور اقتدا کی صحت میں امام  
 معین کرنے کی نیت شرط نہیں اور وظاہر حق کے آخر خطبہ بیان نیت میں اشتباہ و نظائیر سے  
 نقل کیا ہو کہ جو چیز واقع ہوتی ہو دل میں گناہ کے قصد سے پہلے مرتب ہو پہلے اول یا جس کے  
 واقع ہونے میں دوام خاطر نہ ہو جاری ہو اس کے دل میں سوچ و نیت نفس یعنی تردد ہو

اس کا نام کو کہیے یا نہ کہیے چارم نمبر میں ہی ترجیح دینا ایک کام کرنے کو تہمیز و تہقیر اور  
 تاکید و تناول میں اس قصد کو پورا کرنے کے لیے یا جس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعاً  
 اور خلاف اور حدیث نفس و بھی مرفوعہ یا اس سنت اور ہم اگر نیکی کا جو کلمہ جاتی ہو اس کی کیا نیکی  
 اور اگر بُرائی کا کام ہو تو نہیں لکھا جاتا پس یہ بجا مرفوعہ ہو یا نہ ہو ہم میں حقیقت کی تحقیق یہ ہے  
 کہ اس پر مواخذہ و مفصل ارکان نماز کے بیان میں اس نماز کے وقت میں  
 نیت نماز کے بعد بے فاصلہ اس فعل یا کلام کے جو یہ نماز کا شروع کرنے والا ہو جسم  
 اور کھڑے اور جاتے نماز کی نجاست سے اور حدیث سے ہمارت کر کے نہ ہو عورت کے ساتھ  
 ہمت عرسہ کعبہ کا متقبل کھڑے ہو کر نماز شروع کرنے کے قصد سے زبان سے تمام تحریر  
 ذکر کے اس ایک جملہ کے ساتھ حفظ کرنا شرط ہو چنانچہ تعالیٰ کی خالص تعظیم کے لیے یہ موارد  
 و عبادہ حاجت کو شامل نہ ہو اور یہ تحریر کی لنگ سولے اور شریعتوں کو سنت نماز میں پانچ  
 اور بسبب متصل ہونے تحریر کے قیام کے ساتھ ارکان نماز کی شرطیں اس میں بھی  
 رعایت کی گئیں اور یہ تحریر کہ فرض اور جو اس سے ملتی ہو چنانچہ جب اور سنت فرائض کے  
 بعد کھڑا نہ باندھتے قرأت فرض کے فرض اور بقدر واجب اور سنت اور تحجب کے وجوب  
 اور سنت اور تحجب پر لیکن قیام کو طول حینے کے بعد کل قیام فرض واقع ہوتا ہے قرأت  
 اور کعبہ اور تہجد کو طول حینے کے بعد یہ نہیں تھی کل فرض واقع ہوتے ہیں اور ایک قائم  
 کھڑا ہونا اگر وہ نہ ہو تو مکروہ نہیں اور دونوں قیام کے درمیان میں بقدر  
 اتنے کہ کیا انگلیوں کے فوج ہونا چاہیے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر یا دونوں  
 ایڑیوں پر کھڑا ہونا بے عذر بھی جائز ہے اور جس شخص پر قرأت فرض نہیں جیسے امتی  
 یا تنہا ہی کے حق میں اس قدر قیام کافی ہو جس قدر اسے رکوع میں پہنچنے تک کیا اور

قیام شخص یا اس شخص پر جو قادم قیام اور سب پر پس اگر صرف قیام پر قادم ہو تو پھر  
 قادم تو مستحب ہے اشارہ سے پڑھنا ایسے کے اور ایسے شخص کو کفر سے ہو سکے اشارہ سے  
 پڑھنا یا جس پر اشارہ سے پڑھنا مستحب ہے اشارہ سے پڑھنا مستحب ہے اس شخص کو کہ اگر سجدہ کر  
 تو اس کا حق بنتے کے تو کبھی لازم ہو تو پڑھنا مستحب ہے اشارہ سے پڑھنا مستحب ہے اس شخص کا  
 از خود پڑھنے لگے یا پیشانی پر جاری ہو یا کسی اور چھائی کو مستحب ہے یا قرائت مستحب بالکل چنانچہ  
 ہو جائے یا قیام کی ہر تہ سے بھٹان کے روزہ سے عاجز ہو اور اگر سجدہ کر جانے سے  
 اس قدر طاقت نہیں رہتی کہ کفر کفر ہو سکے جماعت کا شریک ہو تو نہ جائے بلکہ اپنے گھر میں  
 تنہا کفر ہو سکے نماز پرستاسی کا فتویٰ ہو اور ایک آیت قرآن مجید کی پڑھنی رکن اصلی ہو  
 اس و التین کہ قرائت کے ہونے سے نماز صحیح ہوتی ہو اور نوٹوں سے صحیح نہ ہوتی ہو اور  
 رکن زائد ہو اس و التین کہ قرائت کے ہونے سے صحیح ہوتی ہو اور رکوع کرنا یعنی پشت  
 خم کرنے کے ساتھ سجدہ کرنا اور سجدہ کرنا یعنی پیشانی کو قلیل ہو اور قدم کو قلیل ہو یا  
 رکعت اور رکوع یا سجدہ کا متعلق عبادت ہو حدیث و اجماع سے ثابت ہو یا شریعت سے ثابت ہو یا  
 اور سجدہ یا پیشانی کا تھم جانا یا اس طرح کہ اگر نمازی مبالغہ کرے تو اس کا امر نیچے نہ ہو جائے  
 اور ایک سجدہ کے بعد سر اٹھانا اور قدم کے قریب ہو جانا حد جدا کرنے والی دونوں  
 سجدوں کی منتہی ہوئی ہو ورنہ نماز نہ ہوگی اور دوسرے سجدہ میں تاخیر صحیح ہو اور سجدہ کا  
 پاک ہونی اگرچہ سجدہ اپنی تشبیلی کی پشت پر یا اپنے کپڑے کی زیادتی پر واقع ہو اور  
 بے قدر آدمہ کرے یا وہ اپنی جگہ پر سجدہ نہ کرنا اور قعدہ اخیر یعنی آخر نماز میں  
 بیٹھنا فرض اور رکن ہو اور قعدہ اخیر اتنی دیر کا صحیح ہو گا جس میں جلد جلد صحیح الفاظ  
 ساتھ التحیات سجدہ و رسول تک پڑھ سکے اور اس قدر جلسہ سپریم کرنا اور اس میں حاصل کرنا



فان مقام ہوا اور وہ تین چھوٹی آیتیں ہیں مثلاً اَللّٰهُمَّ لَكَ رُكْعَتَيْنِ وَبَسَّ رُكْعَتَيْنِ  
 وَاسْتَكْبَرْتَ يَا كَسْبًا وَآيَاتِينَ بِلَا رُكْعَتَيْنِ چھوٹی آیتوں کے ہیں اور طائفا سورہ یا ایا کا  
 واجب ہے فرض کی پہلی دور رکعتوں میں لیکن پچھلی رکعتوں میں خلاف سنت ہونے کی  
 وجہ سے مکروہ تنزیہی ہو اور طائفا سورہ کا واجب ہے نفل کی سبب رکعتوں میں اور وتر کی  
 ہر رکعت میں اور واجب ہے معین کے تاقیرات کا چار یا تین رکعتوں والی نماز فرض کی  
 پہلی دور رکعتوں میں اور واجب ہے مقدم کرنا سورہ فاتحہ کا تمام سورہ پڑھنا اگر وہ سری  
 سورہ سورہ الحج سے پہلے پڑھے اتنی چیز میں ایک رکن اور اسوے بیس سو کرے  
 اور ترک کرنا ہر واجب اصلی کا واجب ہونے کے مانند اسے اور فرض کو مکرر کرنا ہی  
 اسی طرح مکرر پڑھنا سورہ فاتحہ کا پہلی دور رکعتوں میں سورہ سے پیشتر اگر اس میں سورہ  
 قبل ایک بار پڑھے سورہ کے بعد پھر ایک بار پڑھے گایا پچھلی رکعتوں میں سورہ سے پیشتر  
 اسے مکرر پڑھے گا تو سجدہ ہو گا واجب ہو گا اور جو ارکان نماز مکرر ہوں تمام نماز میں ہر رکعت میں  
 ان میں ترتیب شرط ہو اور واجب بھی ہو شرط اس معنی اگر کہ اگر پہلے رکن پر دو سرے کو  
 مقدم کیا تو وہ لغو ہو جائیگا اور اس کا اعادہ کرنا فرض ہو گا اور واجب ہو اس معنی اگر کہ  
 نماز میں زیادتی نہ کرنی واجب ہو پس جس رکن کو مقدم کیا ہو اسے اعادہ کرنے سے باز رہنا  
 نہیں سجدہ ہو واجب ہو تا ہی اور ترتیب کی رعایت کرنی قرات اور رکوع میں واجب ہو  
 قبل وجود قرات کے اور فرض ہے بعد قرات کے اور ترتیب کی رعایت کرنی واجب ہو  
 ان ارکان میں جو مکرر ہوں ہر ایک رکعت میں مثلاً سجدے یا تمام نماز میں مثلاً اعد رکعات  
 حتی کہ اگر ایک سجدہ مثلاً پہلی رکعت کا سوا ترک ہو تو اس سجدہ کو بھی قضا کرے گا ورنہ سجدہ  
 بشرطیکہ اس وقت تک کوئی مفسد نماز نہ کیا ہو لیکن اس سجدہ کی قضا کے بعد قضا خیر کرے

۱۰۹  
 صلوٰۃ  
 منہاج  
 ۱۰۹

پھر سجدہ سہو کرے لیکن بسبب ضرورت اقتدار کے مسبوق یعنی پہلے رکوع کے بعد ملنے  
 والی کی رکعات فائزین ترتیب ساتھ ہو جاتی ہیں اور سجدہ میں اکثر پیشانی اور ناک اور  
 دونوں ہاتھوں اور زانوں کو اور دونوں قدموں کو زمین پر رکھنا اور قعدہ اول کرنے  
 یعنی غیر اخیرہ کو نماز نفل میں ہو صحیح تر قول میں اور ہر قعدہ میں تشریف پڑھنا اور درمیان  
 قعدہ میں تشریف پڑھنا زیادتی نکرانی اور دوبار سلام کہنا یعنی دوبار واجب ہر صحیح تر قول میں  
 اور لفظ علیکم واجب نہیں پس بعد تلفظ کرنے لفظ سلام کے قبل کہنے لفظ علیکم کے اقترا  
 جائز نہ ہوگی نہ ہر شب سہو پر ہاتھ نہ دیکھا اور نماز کا تحویر سلام اول سے منقطع نہ ہو بلکہ  
 اور تکبیرات عیدین کہنی اور اسی طرح نہیں سے ہر تکبیر واجب جدا گانہ ہو اور ثانیہ عیدین  
 آخر رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنی اور نماز میں داخل ہونے کے لیے لفظ تکبیر افتتاح کی  
 رعایت کرنی مخصوص اختلافہ اگر کہنا اور وتر کی آخر رکعت میں مطلق قنوت یعنی جو دعا  
 چاہیے پڑھنی اور تکبیر قنوت کہنی لیکن اُسکے ترک سے سجدہ سہو واجب نہ ہوا نہ صحیح ہو اور  
 قوما و جلسہ اور ان دونوں میں اور رکوع اور سجدہ میں اعضا کا ساکن کرنا بقدر تسبیح  
 کہنے کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے فرض ہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ  
 واجب سو یہ بھی فرض علی ہو اور یہی قول امام ابی یوسف کا پس خلاف نہ رہا اور بلند  
 آواز سے پڑھنا امام کو ان نمازوں میں قرآن پکار کے پڑھا جاتا ہے اور پست آواز سے  
 پڑھنا بسکو ان نمازوں میں قرآن پست پڑھا جاتا ہے اور نماز پیری اور پیری میں  
 امام کے پیچھے سکوت کرنا اور بدعت اور غسوخ اور اس چیز کے سولے جو نماز سے  
 تعلق نہ رکھے ہر ایک افعال میں اور ان چیزوں میں بھی امام کی متابعت کرنی فرض ہے  
 جن میں اختلاف مجتہدین ہو اور متابعت میں تاخیر کرنی واجب تو امام کے سامنے



مناجعت کرنی سنت ہے تو وہ واجب یا فرض کو اُس کے محل میں احکام اور ترک کرنا رکوع کے  
تکرار کرنے کو اور تہجد کے ستر بار دہرے کو اور ترک کرنا قنودہ کا دوسرا حصہ یعنی یا چو تھی  
رکعت سے پہلے اور ترک کرنا ہر زیادتی کا دوسرا فرض کے یا فرض واجب کے سچ میں  
شخص نماز کی سنتوں کے بیان میں وقت تخریمہ کے ہاتھ اٹھانے اور  
ہاتھ اٹھانے کی حالت میں انگلیوں کو انگلی حالت پر رکھنا اور تمام قیام میں اپنے سر کو  
دھچکانا اور دہانے کا تھکنا یا مین پر رکھنا اور سر دھون کو ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے اور شفا  
اور ان خود اس پر اللہ اع اور آمین کہنا اور ان چاروں کو آہستہ کہنا اور امام لاوی بگٹے  
لکھا ہو کہ سنو ہوا امام اور کہہ کیے کو نماز جہر میں بھر کہنا آمین کا اور ایسا ہی ہوتا ہے  
بجز جب صحیح مذہب کے اذیع القدرین شیخ ابن ہمام نے فظین کے اقوال بیان کر کے  
اس طرح مطابقت دی ہو کہ روایت آہستہ کہنے کی مراد یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
آواز میں کڑک سخت نہ ہوتی اور روایت جہر یعنی ظاہر کہنے کی مراد یہ ہو کہ حضرت مسلم کی  
آواز مستدل یعنی درمیانی ہوتی کہ سنتے وہ لوگ جو حضرت مسلم کے قریب ہوتے تھے  
اول سے پس ارتجاع کرتی اس سے سجد اور ایسے ہی مستند کہتے اور ارتجاع کو آواز کا  
جب کہا جائے وہ یا میں تو وہ ہو کہ حال ہوتی اس سے دوسری یعنی جھک کر آواز نرم  
اور غلیظ ہوتی ہو جیسا کہ کیا جاتا ہو مسجدوں میں بچکان کڑک کے پس شیخ فرجی نے  
اسی بات کو ترجیح دی ہو کہ آمین آواز مستدل کے ساتھ ہونا چاہیے حتیٰ کہ قریب کے لوگ  
سنیں یعنی نہ وہ نہ سنی ہو نہ آمین کڑک ہو اور ارتجاع اور دوسری کے کسی گونج صحیح نہیں  
مختصہ القین صنفین بہت تحقیق سے لکھا ہو اور منفرد اور امام کو تسبیح اور تحمید چھی کرنا  
اور مقتدی کو تحمید کہنا اور امام کو تکبیر اور تسبیح اور سلام بقدر بلند آواز سے کہنا

کہ مقتدیوں کو نماز میں داخل ہونے کی اور ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جانے کی  
 خبر ہو جائے اور جب امام شروع میں تکبیر کہے تو خبردار کرنے کے ساتھ نیت اپنی نماز کے  
 تحریر کی بھی کرے والا امام کی نماز ہوگی کہ کسی مقتدی کی نیت ہی طرح کا ہر جا امام کو آواز  
 دوسرے کو ہونچا یا پودہ بھی چکار کے کہنے کے ساتھ اگر تکبیر تحریر کا قصد کرے یا تو نماز  
 ہوگی والا امام اس کی نماز ہوگی نہ اس شخص کی جو اس کی آواز پر اقتدا کرے یا اور دونوں  
 حاجت کے ناکہ یا تکبیر چکار کے کہنا مکروہ ہو اور مقتدی اور منفرد کے تکبیر نسبت کو اثر سے  
 کہنی اور حالت رکوع میں ہاتھوں سے زانو پکڑنے اور مردوں کو زانو پکڑنے کی  
 حالت میں انگلیاں پھیلانی اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تکبیر کہنی  
 اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح تین تین بار کہنی اور حالت تشهد میں سر ہون کو بیان پانچوں  
 پچھانا اور جلسہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں زانوں پر رکھنا جیسے جلسہ  
 تشهد میں ہاتھ رکھنا سنون ہو اور درود پڑھنا اور دعا کرنی اور دہشت اور پانچ  
 طرف اور پہلے دامن طرف سلام کے لیے بچھنا فصل مستحبات نماز کے  
 اگر جائے وغیرہ کا عذر نہ ہو تو پہلی تکبیر کے وقت آستین سے مردوں کو ہاتھ نکالنے  
 اور امام اذیت ہی کھڑے ہوں وقت کہ جانے ہی علی الصلوٰۃ کے اگر امام سر اب کے  
 پاس ہو تو کہ مضمون کے پیچھے سے اپنی جگہ پر جانا چاہیے تو جس صف میں امام پہنچے  
 وہی صف کھڑی ہو جائے و اگر امام آگے سے داخل ہو تو لوگ اس وقت کھڑے ہوں  
 جب ان کی نظر امام پر پڑے مگر جب امام خود اقامت کے تب مقتدی کھڑے ہوں  
 یہاں تک کہ امام اقامت پوری کرے اور اقامت تمام ہونے کے بعد نماز شروع کرنی  
 اور حالت قیام میں سجدہ کرنے کی جگہ اور رکوع میں قدموں کی پشت اور سجدہ میں ہاتھ

اور جلسہ وقار میں جیسے بندش ازار کی طرف دیکھنا اور حتی الامکان کہ نہ سناؤ اور چاہیے  
تو دانتوں سے نیچے کا لبہ تمام کے ٹخنہ بنا کر نایا دلہنے ہاتھ کی پشت سے و اگر قیام میں  
نہو تو بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ بند کرنا فصل روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے  
کہا آیا ایک مرد بنی سلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس سوچا میں طاعت میں کیا ہے کہ  
قرآن سے کچھ جو کام آئے میرے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ والہ  
دلائل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم آخر حدیث تک روایت کیا اس حدیث کو اختیار فرمادے  
اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکا بیان جہاں اور در قطنی اور حاکم نے بلاغ لبین فیہ حدیث  
نماز کے بیان میں جب نماز شروع کرنے کا ارادہ ہو تب تکبیر کے قبل ہاتھ اٹھا کر اور  
گتے شانوں کے برابر اسے پھیلان قبلہ کے مقابل کر کے انکو ٹھونکنا قانون کی اور  
چھوٹے ہوئے عید اور قنوت اور افتتاح کی تکبیر یعنی اللہ اکبر کے اور صرف لفظ  
اللہ اکبر سے نماز شروع نہیں ہوتی پس اگر امام کے ساتھ لفظ اللہ کے اور اس کے  
فارغ ہونے کے قبل اکبر کہے یا حالت قیام میں لفظ اللہ کہے اور حالت رکوع میں  
اکبر کہے تو نماز شروع نہو گی صحیح تر قول میں جیسے اگر امام نے تکبیر تحریمہ پہلی شروع  
نہیں کی کہ مقتدی لفظ اللہ کہ چکا تو بھی اقتدا صحیح نہو گا اور اگر کھڑے ہوئے کی  
قدرت ہو تو حالت قیام میں تمام تحریمہ لفظ کرے پس اگر مقتدی نے امام کو  
رکوع میں پایا اور چھکے ہوئے اللہ اکبر کہے تو اگر یہ چھکنا قیام سے قریب ہو گا  
یعنی رکوع کامل نہو گیا ہو گا تو شروع صحیح ہو گا اور مقتدی نے جو اللہ اکبر کہا ہو  
اُس سے اگر رکوع کی نیت کی ہو گی شروع نماز کی نیت نہ کی ہو گی تو یہ تکبیر تحریمہ  
ہو جائیگی اور رکوع کی نیت نہو ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہا اور

یہ نہیں جانتا کہ امام تکبیر تحریمہ کہ چکا ہو یا نہیں پس اگر گمان غالب یہ ہو کہ میں نے  
 امام سے پہلے تکبیر کی تو تب تو اقدار دست نہو گا اگر گمان غالب یہ ہو گا کہ امام کے  
 ساتھ اس کے بعد تکبیر کی ہو یا نہ ہو گمان ہی نہ ہو کہ پہلے کہایا بیچھے تو اقدار دست نہو گا  
 اگر نمازی نے تکبیر تحریمہ کہنے سے قصد تعجب کا کیا یا مؤذن کے جواب میں سے کارا دیو  
 تو نماز کا شروع کرنے والا نہو گا اور مطلق اللہ اکبر کی س پر ضل جزم ہو اور لفظ اللہ کا  
 دوسرا الفاظ اور ہائے ترک کرے اور دونوں ہنرے اور با پر مد نہ کرے کہ لفظ اللہ کے  
 ہنر پر مد کرنا خطا ہے اور شک کا قصد کر کے مد کرنا کفر ہے اور لفظ اللہ کے ہنر پر  
 اور لفظ اکبر کے ہنر اور با پر مد کرنے سے نماز شرف نہیں ہوتی اور اگر اثنائے نماز میں ہو  
 تو نماز ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول میں اور نماز شروع کرنے والا نیت سے ہوتا ہو اللہ اکبر  
 کہنے کے وقت نہ صرف اللہ اکبر کہنے اور نہ صرف نیت سے بلکہ دونوں چیزوں سے  
 اور تحریمہ سے پیشتر بھی نیت جائز ہو اگر کوئی فعل یا کلام مخالف دہ بیان میں واقع ہو  
 اور جو شخص پڑھنے سے عاجز ہو جیسے گونگا اور اُتھی اُس کو تحریمہ اور قرأت اور  
 تلبیہ کے لیے زبان ہلانی ضرور نہیں اور صحیح ہو شروع کرنا نماز کو اگر بہت تحریمی کے ساتھ  
 سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اھم شہ کہنے سے اور سبح اللہ تعالیٰ کی خالص تعظیم کے  
 کلمات سے جو دعا اور حاجت کو شامل نہوں اگرچہ مشترک ہوں مثل رحیم اور کریم کے  
 صحیح تر قول میں اور قرأت کے سوائے تحریمہ اور سبح اذکار نماز دوسری زبان میں جائز  
 اگرچہ زبان عرب پر قدرت ہو اور جو امور کہ نماز کے تو کرین داخل نہیں مثلاً ایمان لا ابا  
 یا البیکہ کہنا یا خطبہ پڑھنا یا دُوح کے وقت خدائے تعالیٰ کا نام لینا یا سلام کرنا یا  
 سلام کا جواب دینا بھی غیر زبان عرب میں جائز ہے اگرچہ زبان عرب سے عاجز نہو

اور اگر زبان عرب سے خارج ہو تو قرات بھی دوسری زبان میں جائز ہے لیکن عربی کے  
 سولے صحیح تر قول کے بموجب دوسری زبان میں ہی ہونی اذان کو اگرچہ لوگ اذان نہیں  
 مگر جائز نہ ہوگی اور اگر قرات پڑھی فارسی میں یا بجائے قرآن کے توریت یا انجیل پڑھی  
 پس اگر فارسی میں تمنا یا امر و نہی کی جگہ سے پڑھیگا تو نماز فاسد ہو جائیگی  
 اور اگر ذکر اور تنزیہ کے مقام کو پڑھیگا اور اُسی پر اکتفا کرے گا تب بھی فاسد ہو جائیگا  
 کہ نماز قرات سے خالی رہیگی و اگر کسی قدر قرآن اُسکے ساتھ ملا لیگا تو فاسد نہ ہوگی  
 اور موجہ تریہ ہو کہ روایت شاذ نماز کو فاسد نہیں کرتی اور نہ قرات واجب کافی ہوتی ہو  
 چنانچہ حج کے قرآن پڑھنا اور اگر نماز شروع کی اُن الفاظ کو تلفظ کر کے جو دعا  
 اور حاجت کو شامل ہوں مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سُلَیْمَانَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم تو درست نہیں یا ذکر کیا  
 اَللّٰهُمَّ اٰخِرُ فِرْعَوْنِ کو ذبح کے وقت توفیق دے دیتا ہو گا بخلاف صرف لفظا للہ کے  
 کہ اسکو تلفظ کرنے سے دونوں جائز ہیں صحیح تر قول میں مثل یا اللہ کے اور ہاتھ  
 بلند نہ ہوں واپسی تھیلی بائیں کی پشت پر رکھے اور بیچ کی تین انگلیاں پہنچے پر رکھے  
 اور چپنگلی اور انگوٹھے کو گٹھے کا حلقہ کرے اور عورت اور خنثی مشکل است قدر ہاتھ  
 اتارے کہ انگلیوں کے کنارے شانوں کے برابر ہو جائیں اور عورت واپسی تھیلی  
 بائیں تھیلی کی پشت پر رکھے سینہ پر رکھے تحریمہ سے خارج ہونے کے ساتھ بے دلوں  
 ہاتھ لٹکائے رکھنے کے تنہا پڑھنے کی حالت میں یہی صحیح تر اور ظاہر الروایہ ہے اور ہاتھوں کا  
 بلند نہ ہونا سنت ہو اُس قیام کی جہانگیر کے شروع طویل ہو اور قیام حقیقی ہو خواہ حکمی  
 مثلاً پتھے ہوئے کا پس ہاتھ بلند سے نماز قوت پڑھنے کی حالت میں اور اسی طرح  
 خطبہ پڑھنے کی حالت میں ہاتھ بلند نہ ہونے چاہئیں کہ وہ بھی ذکر شروع طویل سے

خالی نہیں تیس عیدین کی تکبیروں میں اتھوں کا اندھنا سنون نہیں بسبب نہونے  
 ذکر کے اور سنون نہیں ہاتھ باندھنا قوم میں بسبب تہ زیادہ ہونے قیام کے  
 تیس اگر قیام کو طول دے تو ہاتھ باندھنے تیس ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ صلوات علیہ  
 قوم میں ہاتھ باندھنا سنون ہو کیونکہ ایمان طول اور ذکر و نون میں دوسرہ نماز کی  
 پہلی رکعت میں بجز تکبیر کئے کے نہایت سبباً اَللّٰهُمَّ وَبِحَدِّكَ  
 وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھا ہوتا اور  
 مشاہیر میں متقول نہیں ہوتا میں قول وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ نَسَازِ فَرَاغِضْ مِنْ  
 نَسَازِ جَنَازِهِ مِنْ أَوْجُوهِ رُوحِي بِحُجُودِ نَازِ تَعْبُدُ مِنْ بَحْثِ أَوْثَانِ كَيْ سَاقِ  
 وَجَّهْتُ وَبِحُجِّي لِلَّذِي قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَذِيقًا وَمَا آتَانَا  
 مِنَ الشُّمُوكِ إِنْ صَلَاتِي وَكُنِّي وَحَيَايَ وَحَيَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا تُشْرِكْ  
 لَهُ وَبِدَلِكْ أَمُوتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ نہ ضم کرے بلکہ قبل نیت کے  
 کہے لیکن کوافل میں ثنا کے بعد ملائے اور ذکر کیا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں دعا  
 اَللّٰهُمَّ نَا حِدْ بَلَنِي وَبَيِّنْ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
 وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الشُّعْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الْاَبْيَضِ  
 اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْتَلِيمِ وَالْبَرَدِ نَعْمَ كُلُّ رَوَاتُونَ سے اس لیے  
 کہ اتفاق کیا اسپر بخاری اور مسلم وغیرہ نے اور اگر امام نے قرأت بلند آواز سے  
 شروع کر دی ہو یا امام کو رکوع یا دوسرا سجدہ کرتے ہوئے یا قعدہ میں یا باوجود تکرار  
 ثنا کو ترک کرے پھر ثنا کا پڑھنے والا ثنا پڑھنے کے بعد بے تاخیر اور بے کوئی چیز  
 پڑھے ہو تو دوسرا لفظ اَعُوذُ کے پڑھے بنا بر نہ بقی قوی کے آہستہ لیکن اگر

تحریم کے بعد ہوا قرأت شروع کر دی تو ثنا اور اخود کو نہ پڑھے اور اخود کا پڑھنا  
قرأت قرآن کے لیے مستنون ہو اور غیر قرآن کے لیے مستنون نہیں پس اخود پڑھے  
مساہوق مجبوقت کھڑا ہو اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لیے اور مقتدی نہ پڑھے  
بسیب پڑھے قرأت کے اور امام اخود کو عید کی تکبیروں کے بعد پڑھے اور برتو  
اخود پڑھنے کے غیر مقتدی اللہ کا نام لے ساتھ فقط اشیم اللہ الرحمن الرحیم کے  
آہستہ اگرچہ رکعت بھری ہو اور سورہ سے پیشتر بسم کہنا احسن ہو اور بسم اللہ ایک آیت  
اور کل قرآن کا جزو بنان ل ہوئی ہو جدائی کے لیے درمیان سورتوں کے اور نہ سورۃ  
فاتحہ کا جزو ہو صحیح تر قول میں اور نہ ہر سورہ کا اور تین جائز ہو نماز صرف بسم اللہ سے  
احتیاطاً اور باقی ہر رکعت میں امام اور اکیلا سورۃ فاتحہ کے قبل صرف بسم اللہ نہ کرے  
پڑھے اور حسب اسلہ کل قرآن کا جزو ہو تو اسے پڑھنا لازم ہو تراویح میں ایک بار  
بلند آواز سے کہ بغیر اسکے ختم کامل نہیں شرح مسلم بحراوم اور حفاظ اس وقت شروع  
سورۃ اخلاص میں اسے پڑھتے ہیں عاۃ اور اصین کے الت کے مد کے ساتھ  
بروزن بسین اور سی مشہور تر اور فصیح تر ہو اور جائز ہو قصر کے ساتھ اعیان بروزن  
قرن اور یہ مشہور ہو اور کمالہ کے ساتھ ایمین بروزن بسین اور نماز فارسی میں  
مدالت سے تشدیدیم کے ساتھ یا خذنی کے ساتھ بلکہ فاسد ہوتی ہو قصر سے  
تشدید یا خذنی کے ساتھ اور مد اور قصر سے دونوں کے ساتھ حاصل ہو کہ آہ میں  
نوصورتیں ہیں پانچ سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور چار سے فاسد ہو جاتی ہو  
خمسے فاسد نہیں ہوتی آٹھ سے تین تو اوپر بیان کروین وزن کے ساتھ  
چوتھی صورت الت کو مد اور یم کو تشدید کے ساتھ پانچ سے آٹھ تک بروزن

فساتین پہنچیں صورت الف کو سیکے ساتھ پڑھنا اور سی کو دور کر دینا یعنی آئین ہر روز  
 خاص اور چار صورتیں نماز کی قسمیں اول الف کو قصر کے ساتھ پڑھنا مع تشہیم  
 یعنی آئین دوم اول مقصورہ پڑھنا مع دور کرنے یعنی آئین سوم الف کو دور  
 پڑھنا تشہید اور حذف دونوں کے ساتھ یعنی آئین چارم الف مقصورہ پڑھنا  
 تشہید اور حذف دونوں کے ساتھ یعنی آئین اور جب خاص سورہ فاتحہ تمام کرے  
 تب کہیں کہ امام آہستہ مثل مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے کے گو مقتدی  
 نماز سرے میں ہو شہزادہ مقتدی امام کی آئین سننے یا واسطہ مثل اپنے مقتدی کے  
 سننے اور بعد سورہ فاتحہ کے جب تک کوئی سورہ قرآن کی یاد دیا یا ایک آیت برابر  
 چھوٹی تین آیتوں کے نہ پڑھی جائیگی کہ ابست تحریری زائل نہوگی اور جب تک مسنون  
 قرأت نہوگی کہ ابست تحریری زائل نہوگی اور اگر قرأت کا آخر نہا ہو مثلاً و کہ پیرا  
 تو کہ پیر کے ساتھ اصل یعنی مانا اولی و گزشتہ نہو مثلاً ان شانہک ہو اما تبرت اولی  
 یہ کہ تو حق اور فصل کر کے چھکنے کے ساتھ ہی بنیہ کرتا ہو اگر کوئی کرے اور نہتہ  
 تکبیر کہ وقت پیچھے برابر کرنے کے ہو اور مسنون ہو اپنے دونوں ہاتھوں کو زانووں  
 سہارا دے کر رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلاتا تاکہ زانو کو اچھی طرح  
 پکڑ سکے اور دونوں پتیلوں کو سیدھا رکھنا اور سر اور پیشیا اور سرین برابر کرنے  
 اور حورات ان سب کے خلاف کریں اور کچھ جھکیں اور انگلیاں بے پھیلا ہوئے  
 ہاتھ زانووں پر رکھ لیں اور اپنے بازوؤں کو علی و مکرین اور جو شخص بیٹھا ہو  
 نماز پڑھتا ہو وہ رکوع کامل حاصل ہونے کے لیے اپنی پیشانی لگے اپنے دونوں  
 زانووں کے برابر کرے اور سبحان ربی العظیم کہے اور رکوع سجود میں



اقل عتدسج کہنے کی تین بار ہو اور اس قدر باعتبار روایت کے سنت اور قاعدہ تحریری واجب ہو پس اس کے ترک کی کراہت کراہت تحریری سے زیادہ اور تحریری سے کم ہو اگر نمازین اہل دنیا کے بلانے کے لیے قرائت یار کو جو طویل کیا اس قدر کہ لوگوں پر مشاق ہو تو مکروہ تحریری ہو لیکن اہل خیر کی طاعت پر اعانت کے لیے تاخیر قلیل کا مضائقہ نہیں پس تاخیر نہ کرنی افضل ہو اور اگر امام نے اپنا سر اٹھایا رکوع یا سجدہ سے قبل اس کے کہ تمام کرے مقتدی پیچھون کو تین بار تو متابعت کرے اور اسی طرح اگر مقتدی اپنا سر اٹھایا قبل اس کے کہ تمام کرے امام پیچھون کو تین بار تو وسطے کامل ہونے رکوع کے بعد کرے وگرنہ نہ کیا تو متکب کراہت تحریری کا ہو لیکن اگر مقتدی کا تشہد تمام ہونے کے قبل امام نے سلام کیا یا تیسری رکعت کے لیے اٹھا تو مقتدی تشہد تمام کر کے متابعت کرے اور بے تشہد تمام کیے ہوئے بھی متابعت کرنی کراہت تحریری کے ساتھ درست ہو اور اگر امام سلام کرے اور دو تم دعا پڑھتا ہو تو متابعت کرے اور وعاین درووبی داخل ہو تو پیریم یعنی صحیح اللہ میں جہ کہ تھا رکوع سے اٹھے اور آخر میں جزم کے ساتھ توقف کرے اور جب کھڑا ہو جائے تب تشہد سائبا لک الحمد اہستہ کہے اور دو تم اہستہ حمید پر کفایت کرے پھر ٹھیکے کے ساتھ ہی تکبیر کھڑا ہو اسجدہ کرے زمین پر یا اس چیز جو زمین کے سختی پائی جائے یعنی مبرا الخ کے ساتھ دبانے سے سر بہت نیچا نہ ہو جائے اس سے چسپ رکھ کر حالت میں تھا اور سجدہ میں پیشانی کا رکھنا فرض ہو اگر چہ قلیل ہو اور اگر پیشانی کا رکھنا واجب ہو اور مکروہ تحریری ہر اکتفا کرنا سجدہ میں پیشانی اور ناک کے بیچ سے ایک پاس پر وگرنہ عذر ہو تو جائز ہو اور بے عذر صرف ناک پر سجدہ نہ دیا ہو گا اور

اسی قول صاحبین کی طرف صحیح ہوا ہر جرح کرنا امام کا اور اسی قول پر فتویٰ ہوا اور  
اگر سجدہ میں دونوں قدم زمین سے اٹھ جائینگے تو سجدہ درست نہ ہو گا و اگر  
ایک اٹھ جائیگا تو درست ہو جائیگا اور نجواۃ خورات کے مردوں کے سجدہ میں  
پانوں کی انگلیاں کھڑی کی جائیں اور قبیلہ کی طرف مقابل رکھنا پانوں کی انگلیوں کے  
سرون کا سنت ہوا اور اتنا تکبیر کی وقت سر رکھنے کے ہوا اور بے مذرعہ عامہ کے  
بیچ پر سجدہ کرنا مکروہ و بشرطیکہ زمین پاک ہو اور سجدہ گاہ کی سختی محسوس ہوتی ہو  
ورنہ سجدہ درست نہیں اور صرف سجدہ کے لیے زمین پر ایسی چیز بچا کے اس سجدہ کے لیے  
گرامت نہیں بالاجماع جو نمازی کے ہٹنے سے پہلے اگر زمین پاک ہو اور فضل ہو یا  
نزدیک سجدہ کرنا زمین پر یا اس چیز پر جو زمین سے اگے اور سبب عذر کے  
مثلاً بسبب ازو حام کے سردی کے لیے اگر کشادگی نہ ہو تو دونوں انور میں  
رکھنے آدمی کے اور ہر اکول کی پشت پر ہاگہ نشیت کے سوائے اوچتر پر اگرچہ  
وہ چیز نمازی کا جزو ہو مثلاً اسکی اتھیلی یا دونوں ران یا زانو پر سجدہ کرنا جائز ہے  
لیکن بے عذر و درست نہیں اور بہ نسبت موقوف قدم کے آدھ گز سے زیادہ بلند ہونا  
بے عذر و درست نہیں اور سجدہ کی طرف جانے کے وقت پہلے دونوں رانوں  
زمین پر برابر رکھے پھر دونوں ہاتھوں کو رکھے باطن لمبیں کی فصل سجدہ میں سجدہ کی  
کیفیت کے بیان میں لیکن اگر کسی مذہب سے قبل رانوں رکھنے کے ہاتھ رکھ  
تو مفسداتہ نہیں پھر کف دست کے درمیان میں پیشانی پھر ناک کے منظر پر  
کہ انگڑے کانوں کی ٹوکے برابر ہو جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوں گے  
تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں اور زمین سجدہ ہو کشادہ رکھنا انگلیوں کا

اگر رکوع کے اندر اور نہ باہم ملی رکھنی مگر سجدہ کے اندر اور اس کے برعکس اٹھنے اور  
 کمر سے کمر تین بار سبقتان سبقتی کلا غلے کے اور کشادہ کر کے اپنے دونوں  
 بازوؤں کو اگر دوسرے کو ایذا نہ ہو اور دوسرے کے اپنے پیٹ کو رانوں سے اور عورت  
 سجدہ میں سبقت ہو اور سانسے اعضا باہم ملے رکے پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھاو  
 تکبیر کرتا ہوا اور اٹھنے کے وقت پہلے چہرہ پھر ہاتھ اٹھا کر اور سجدہ سے  
 سر اٹھانے میں اگر تمیزی بیٹھنے کے قریب ہو یا نیگا تو سر اٹھانا صحیح ہو گا  
 ورنہ درست نہ ہو گا اور ہدایہ میں اسی قول کی تصحیح کی جو اور نہ الفائق اور نہ بلالہ میں  
 اسی قول کو ترجیح دی ہو اور نماز کا سجدہ پورا ہوتا ہو سر اٹھانے سے اسی قول پر  
 فتویٰ ہو جیسے سورۃ تلاوت سر اٹھانے سے پورا ہوتا ہو بالاتفاق اور بیٹھے  
 دونوں سجدوں کے درمیان میں الطینان سے یعنی بقدر ایک بار سبحان اللہ  
 کہنے کے اور رکے اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر جیسے تشدید میں رکھتے ہیں  
 اور دونوں سجدوں کے درمیان میں کوئی ذکر اور قومیہ میں کوئی دعا سنو  
 نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کتبہ مع بعد  
 میں جگہ پلین کا ایک شخص نے آپ کے پیچھے سے رنالک اسمر جہا کثیر اطباء مہار کا  
 بعد نماز کے حضرت نے فرمایا کون تھا کہنے والا ان کلون کا کہا ایک شخص نے  
 کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کہنے اور قیس فرشتہ میں کہ جلدی کرتے ہیں کو نسا  
 ایگان سے لکھے ثواب انکا پہلے الخ مختصا بخاری بلالہ میں قومیں چار حصے کے  
 بیان میں اور اسی طرح اپنے رکوع اور سجدہ میں تسبیح کے سہوا اور کچھ کہے اور جو ذکر  
 یاد عاین کہ ان مواضع میں واروہیں وہ نماز نفل پر معمول میں لیکن جس اختلافی

مسکے پل کر تین کر بہت ہو تو ابتداً اسکی رعایت کرنی مستحب ہو مثلاً یہ جلسہ اگر  
نفل کا ہو تو اس میں طلب مغفرت اللہ عز و جل غفر لی و ارحمہ فی و خافنی و اھدی فی  
راہی فی کہنا سنت ہو اور نسائی اور ابن ماجہ میں یہ متفقہ اور ہی ہو رب اغفر لی  
رب اغفر لی ذکر فرض کا جلسہ ہو تو طلب مغفرت مستحب ہو اور امام احمد کے نزدیک مسلمان  
فرض جو عدا کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہو پھر تکبیر کہتا ہو اور دوسری دلیل اس کے  
کرے اور تین بیعت کے اور اس کے بعد تکبیر کے لیے اپنے دونوں  
قدم کے بل بدون زمین پر سہارا دینے اور آرام کے لیے بیٹھنے کے اور اگر سہارا  
دیگا تو کچھ مضائقہ نہیں اسکی حدیث بہت صحیح ہو اور مکر وہ ہو اٹھنے کے وقت  
اپنا ایک پاؤں اٹھے بڑھانا اور دوسری رکعت مثل اول کے ہو یعنی ہر کان اوپر  
واجبات اور سنن میں دونوں کیساں میں پھر اس کے کہ دوسری رکعت میں ثنا  
اور اعدو نہ پڑھے اسلئے کہ ثنا اور اعدو صرف ایک بار شروع ہوئی ہیں اور سنت  
موکدہ میں باتھا تھا نا اگر چند جگہ میں تو نماز میں یعنی تکبیر تحریمہ کے لیے اعدو کے لیے  
اور عید کی تکبیروں کے لیے اور دعائیں اور زحکی طلب میں ہاتھوں کا اٹھانا مستحب  
پس اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ کے برابر اٹھا کے پھیلائے آسمان کی طرف  
کہ وہ دعا کا قبلہ ہو مگر کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کریم شحال جس سے دعا مانگتے ہیں  
و اوپر کی جانب ہو اور دونوں ہاتھوں میں دعا کے وقت فرجہ ہے اگر یہ  
تھوڑا ہی ہو اور دعا کے بعد ہاتھوں کا اپنے منہ پر پھیر لینا سنت ہو صحیح بخاری میں  
تو رکعت ثانی کے دونوں سجدوں سے فراغت ہونے کے بعد مرد اپنا بیان پڑھ  
پچھانے اور اپنے دونوں سرین اسپر رکھ کے بیٹھ جائے اور داہنے قدم کو

[illegible]

اکثر کر کے اور انکی انگلیوں کو کٹھڑی کر کے انکے سر قبلہ کی طرف کر کے ہی سنت ہو  
 فرض اور نفل میں اور بچے ہوئے پانوں کی انگلیوں کے سر بھی قبلہ رخ رکھے جتنقدر  
 ہو سکیں اور دامنہ ہاتھ دہستی ران پر اور بایان ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور انکی انگلیوں کو  
 پھیلائے تھوڑے فاصلے کے ساتھ اور انگلیوں کے سر کے دونوں انوکے پاس رکھے اور ان فضل  
 یہ کہ انوکہ نہ پکڑے ہی صحیح تر ہو اور صرف تشہد پڑھے اور حاصل بن مسعود کا تشہد  
 پڑھنا احسن ہو **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ**  
**اَيُّهَا الَّذِي وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ**  
**الصَّادِقِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**  
 اور تشہد کے الفاظ کو اس وقت تصور کر کے ا طرح کہ گویا نمازی اللہ تعالیٰ کو تحیت پہنچا رہا ہو  
 اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنے نفس اور اجباب پر سلام بھیجتا ہو اور  
 اشارہ کرنا سنت غیر ہو کہ وہی قول صحیح اور مفتی بہ اور قول جمہور ہو اپنے وقت  
 دہستہ ہاتھ کی انگلیوں سے تربیّن کا عقد کر کے یا خضر اور زہرہ کا عقد اور یہ صلی اور  
 اہمام کے سر ملا حلقہ کر کے مسبوحہ سے اشارہ کر کے یعنی شہادت ذکر کرنے کے وقت  
 حلقہ کر کے لا الہ کہنے کے وقت مسبحہ کچھ اٹھائے کہ یہ اشارہ نفی کا ہو اور لا الہ  
 کہنے کے وقت رکعت سے کہ یہ اشارہ اثبات کا ہو اور اگر مقتدی اپنا نام سے بیشتر  
 تشہد پڑھ چکے تو ساکت بیٹھا ہے بالاتفاق اور مسبوق قعدہ آخر میں اتنا تھکے  
 تشہد پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے کے وقت پڑھنے سے فراغت پاوے کہ اگر  
 قعدہ آخر نہ تو اس میں مسبوق اور مقتدی برابر ہیں اور فرض پڑھنے والے کو پہلی  
 دو رکعتوں کے بعد کی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے پر اتفاق کرنا سنت ہی



مستنا فرشتے کہ آیا وہ خطبہ کا سننا واجب ہو لیکن اپنے نفس میں درود پڑھنے اور زبان سے سکوت اختیار کرنے میں دونوں امر پر عمل ہو جاتا ہو وگرنہ اسے خود پڑھنا ہو اور اس میں شریعت آجائے تو افضل یہ ہو کہ پڑھنا قطع نہ کرے اور بعد پڑھنے کے درود پڑھ لینا افضل ہو وگرنہ پڑھا تو اسپر کچھ نہیں اور درود کے بعد وہ دعا کرے جو قرآن یا سنت میں ہو یا انکی نفس و دعا سے مشابہ ہو یا وہ دعا کرے جو مخلوق سے طلب کرنا محال ہو اور جو دعا قرآن و حدیث میں سے کسی میں ہو پس اگر اسکا مانگنا خالق سے محال ہو تو مفسد نماز نہیں اور اگر اسکا مانگنا اسے محال ہو گا تو مفسد ہوگی بشرطیکہ دعا مذکور مقدار التحیات سے بیشتر ہو اور اگر قصہ اخیر میں اس مقدار کے بعد پڑھے تو نماز اس سے کراہت تحریری کے ساتھ تمام ہو جائیگی جب تک کہ بھولا ہو اسجد نماز یا سجدہ تلاوت یا نہ پڑھے اسلیئے کہ انکے یاد رکھنے قصہ اخیر و باطل ہو جاتا ہو تو دعا نماز کے بیچ میں واقع ہوگی اسلیئے مفسد ہوگی اور فاسد نہ ہوگی نماز دعا مغفرت سے مطلقاً یعنی خواہ وہ دعا قرآن میں ہو یا نہ ہو اور اسی طرح فاسد نہ ہوگی نماز طلب رزق سے اگر اسکو مقید مال وغیرہ سے نہ کرے واسطے استعمال ہونے رزق کے بندوں میں بطور مجاز کے اور بعد نہیں کہ زبان عربی کے سولے دوسری زبان میں دعا کرنی مکروہ تحریری وگرنہ نماز میں نہ تو مکروہ تحریری ہو اور آیت غفر لی و لوالدی و لوالہم و صلیبہ یوم یقوم الحسب پڑھتی مستحب ہو اور قرآن کی دعا اگر پڑھے تو نیت قرآن ہونے کی اس سے نہ کرے اسلیئے کہ قرأت قرآن سولے قیام کے دوسرے رکن میں مکروہ ہو اور جب یاد ہو جائے تب دعا سے ماثورہ پڑھتی مستحب ہو

اس سے سکوت  
شاخانی  
درختان  
فصل قرآن  
درود میں  
پڑھنا  
پس اس سے  
منہ





اور فرشتوں کی نیت پر زیادہ کرے سلام اپنے امام پر وہ اپنی طرف اگر امام اُس طرف ہو  
ورنہ یا اپنی طرف اور اگر امام اُس کے سامنے ہو تو وہ فون سلاموں میں امام کی نیت  
کرے اور نہ صرف محقق فرشتوں کی نیت کرے اور کاتب اعمال کی اور تازی پڑھ کے  
دہائی یا پانچ طرف سے پھر کے مقتدیوں کے سامنے ہونے کے بلکہ ہمیں میں بخاری  
اور مسلم سے لکھا اور حنفیہ عرصہ میں **اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَصَلَاتُكَ السَّلَامُ**  
**تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** پڑھی جائے اُس سے زیادہ فرض کے بعد  
اولے سنت میں تاخیر کرنی مکروہ تفسی ہی اور نفل پڑھنے کے لیے بقول ابو ذرینا  
سنت ہو اور سلام کے بعد گھر جا کے سنت پڑھتی اولیٰ ہو اور احادیث میں جو  
وظائف بعد نمازوں کے کئے ہیں ان میں یہ ذکر نہیں ہو کہ سنتوں سے پہلے اُنکو  
پڑھنا چاہیے بلکہ وہ اسی پر محمول ہیں کہ بعد سنتوں کے پڑھی جائیں کہ سنتیں  
فرضوں کی تابع ہیں اُن سے اجنبی نہیں تو جو ذکر سنتوں کے بعد ہو گا وہ فرضوں کے  
بعد کہلائیگا اور نماز کے بعد مستحب ہو استغفار کرنا تین مرتبہ اور استغفار کو سارے  
اوقات پر مقدم رکھے اور بخاری میں شداد بن اوس روایت ہو کہ فضل استغفار یہ ہو کہ کہے تو  
**اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ كَلِّفْنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى**  
**عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعَثْتَ ابْنُ**  
**لَكَ يَبْعُثُكَ عَلَى وَأَبُو يَدْنِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ**  
**إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ غَرْتَهُ أَسْأَلُكَ** بعد یہ لکھ لیا  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّكَ لَا تَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ**  
**شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا سَأَلْتُ**



دونوں بکثرت میں نہ قضا کرے لیکن اگر رکوع میں یا دو آگے تو کھڑے ہو کر اُسے پڑھے  
 اور سورہ اور رکوع کو اعادہ کرے اور زبان سے قرآن مجید کی ایک آیت یعنی فرض ہو  
 نا پہنچے سب پر یعنی وہ ایک جملہ نماز میں پڑھنا فرض ہو جسکی ابتدا اور انتہا کا اعتبار  
 کیا گیا ہو اور اُس جملہ میں کم سے کم چھ حرف ہوں اگرچہ تقدیر اہوں نشانہ کم بلکہ  
 فی الحال پانچ حرف میں مگر چونکہ اصل میں کم کو لے کر تھاپس تقدیر اچھے حرف ہوے  
 اور ایک آیت کا حفظ کرنا ہر شخص عاقل بالغ مسلمان پر فرض عین ہو اور سب قرآن کا حفظ  
 کرنا فرض کفایہ ہو اور سنت عینی ہو ہر شخص مکلف کے لیے اور سیکھنا مسائل دینی کا  
 فرض عین ہو اور جو مسائل اُس شخص کی حاجت سے زیادہ ہوں اُنکا سیکھنا افضل ہو  
 فضل پڑھنے اور باقی قرآن کے حفظ کرنے سے بشرطیکہ کچھ لوگ سب قرآن کو حفظ  
 کرتے ہوں اور قرآن مجید کا بھول جانا حرام نہیں مگر جب بھول جائے مصحف سے بھی  
 طحاوی میں شرح غیبیہ سے منقول ہو اور سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورہ کا حفظ کرنا  
 واجب ہو ہر مسلمان پر اور مکروہ تحریمی ہو کم کرنا کسی چیز کا واجب میں سے جیسے  
 مکروہ تنزیہی ہو سنت میں سے کسی چیز کا کم کرنا اور سنون ہو کہ اگر مسافر کو جد چلنا ہو  
 تو بعد سورہ فاتحہ کے جس سورہ کو چاہے پڑھے مگر اطمینان ہو تو فجر میں طویل  
 مفصل پڑھے اور ظہر مثل فجر کے ہو اور عصر اور عشاء میں اُس سے چھوٹی اور خیر میں  
 بہت چھوٹی سورہ میں پڑھے اور سنون ہو پڑھنا ضرورت میں بقدر حال کے اور  
 سنون ہو حضرت امام اور مفرد کو پڑھنا طویل مفصل کا جو سورہ حجرات سے سورہ  
 بروج تک ہیں فجر اور ظہر کی نمازوں میں اور سورہ بروج سے آخر تک اور اسلام  
 مفصل نماز عصر اور عشاء میں پڑھنا اور باقی قصار مفصل نماز مغرب میں پڑھنا یعنی

ہر رکعت میں ایک سورہ ان سورتوں میں سے جو مکہ کو رہنمائی پر خناسنوں پر پڑھو  
بالغ میں نماز نہ کرے کو پسند کیا اور یہ کہ حال قرات کا مختلف ہوتا ہے وقت اور قوم  
اور امام کے باعث سے اور اب لوگوں کا عمل ایسی ہی ہے جسکو صاحب بدائع نے  
اختیار کیا اور نماز فرض میں قرات ٹھہر ٹھہر کے ہر حرف کو جدا پڑھے اور تراویح میں  
متوسط طور پر اور نوافل شب مثلاً تہجد میں جلد پڑھنا جائز ہونا مستدرک کہ تہجد میں ترک  
ہو جائے اور صرف امام کو سنوں پر اجماعاً فقط نماز فجر کی دوسری رکعت پہلی رکعت  
طویل کرنا اور پہلی رکعت میں دو ثلث آورد دوسری رکعت میں ایک ثلث قرات مندرجہ  
اور باقی نمازوں کی بھی پہلی رکعت کو طویل کرے اسطرح کہ نماز اور عود و پڑھنے کے نسبت  
دوسری رکعت کی قرات کے پہلی رکعت میں قرات زیادہ کرے مگر تین آیتوں سے کم  
لیکن نماز سنن اور نوافل میں رکعت اول کو طویل کرنا مکروہ نہیں مطابقتاً اور فراتین  
اور نوافل میں نہ نسبت پہلی رکعت کے دوسری رکعت کا طویل کرنا مکروہ ہی  
بقدر تین آیتوں کے اور تعین نہیں ہے قرآن میں سے کچھ نماز کے لیے بلوغت  
کہے اسکے نماز درست نہ ہو بلکہ متعین ہے سورہ فاتحہ ہر نماز میں بطور واجب کے  
آورد مکروہ ہے عین کرنا کسی سورہ کو نماز کے لیے منہر طیکہ اسے واجب جانے اور  
دوسرے کو جائز نہ سمجھے مگر سب سے سنت کی وجہ سے معین کو پڑھے اور بعض  
اوقات میں دوسری سورتوں کو بھی پڑھ لیا کرے یا اسکے سولے دوسری سورت  
نیا دہویا اسے پڑھنا اسکو سہل ہو تو مکروہ نہیں اور مقتدر ہی قرات نہ جہری  
نماز میں پڑھے نہ سری میں اور نہ سورہ فاتحہ پڑھے نماز سری میں بالاتفاق بلکہ  
مقتدر ہی امام کی قرات سے جب بچا کرے پڑھے اور جب بچے جیسے پڑھے جیسے

حضور نبی کریم ﷺ کا قول یہ کہ ہم امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے پس حکم نازل ہوا کہ جب  
قرآن پڑھا جاوے تو اس کے بعد اور چپ پڑھیں سننا تو جہری نماز کے بعد نماز پڑھ  
مگر سکوت خاص نہیں بلکہ سورہ فاتحہ کے بعد جہری اور سری دونوں نمازوں میں مطلقاً چپ رہنا  
اور اکثر کہتے ہیں کہ اکثر احادیث اس کے پڑھنے کی موبہدین چنانچہ ابو داؤد کی حدیث کا  
مختص یہ ہے کہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ فاتحہ سکتہ امام میں یا امام سے پہلے یا سکتہ  
یا پیچھے اس کے اندر کوئی فرق نہیں جانے سے پہلے جہاں موقع پائے آہستہ پڑھ سکتے ہیں لیکن  
مسبوق سے اس کا پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جب امام کو رکوع میں یا وسمے لیکن  
جب بعد از احادیث امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے میں وارد ہیں ان کی کوئی حلیہ نہیں ہے  
بعض فضیلت اور بعض صحیح مرفوع معارض صحیح مرفوع کی اور بعض مولیٰ اور سبھی  
اخبار خاتمہ لہذا امام کے اس قول سے عفو انہ توالی عنہ وعن والدہ کہ نہ پڑھنے کے  
واجب نہیں ہے یہ اگر مقتدی ہمارا پڑھنے کا تو غلط صحیح ہوگی صحیح تر قول میں درختار  
وغیرہ کہ امام کے ساتھ بقول امام ابی حنیفہ مظهری و تنویر الاصبار اور سبھی قول  
ہماری سے مخالف مرفوع کے بھی ہیں اس کے نہ پڑھنے میں لیکن مولانا مالکوی عبدالحی صاحب  
لکھنوی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے اس کا مختص یہ ہے کہ نماز جہریہ میں امام کی قرأت  
مقتدی کو سننا اور چپ رہنا واجب اور نماز سریہ میں اسے سورہ فاتحہ پڑھنی  
مستحب ہے اور اسی طرح امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آدمی وہ بات نہ کرے جس سے  
سننا جائز ہے اگرچہ کھنسا یا سلام کا جواب دینا ہی ہو مگر جب خطیب آیہ صلا علیہ  
پڑھتے تو سنتے والا خطبہ کا اپنے نفس میں درود پڑھے اور زبان سے سکوت کرے  
خطبہ جمعہ کا جو یا نجاہ کا یا عید کا اور خطیب سے دور کے اشخاص اور نزدیک کے

برابر ہیں سکوت اختیار کرنے کے واجب ہونے میں آخر تک سکوت مکروہ تحریمی ہے  
اور فرض تکلیف ہے سنتا قرآن کا لیکن واجب ہے قاری پر احتراماً اسکا یہ کہ نہ پڑھے آیت  
راستہ اور موضع اشتغال میں دیگر پڑھنا تو قاری گنہگار ہوگا مابین اشتغال واسطے  
مخرج کے اور اگر ٹپ سے ایک سورہ ایک رکعت میں اور دوبارہ پڑھے کسی کو دوسری  
سورہ مکروہ تنزیہی ہے لیکن انہما کی صورت میں مگر بہت جائز ہے اور کچھ متضانیہ ہیں  
اگر پہلی رکعت میں ایک جگہ سے پڑھے اور دوسری رکعت میں دوسرے مقام سے  
اگرچہ دونوں مقام ایک ہی سورہ میں سے ہوں بشرطیکہ دونوں مقاموں میں  
دو آیتوں کا یا زیادہ کا فاصلہ ہو پس اختتام ضابطہ نہیں ہے قائمہ دیا اس بات کا کہ  
یہ مکروہ تنزیہی ہے تو اوی یہ کہ بی ضرورت ایسا کرے پس اگر ایک ایک کا فاصلہ ہوگا  
تو مکروہ ہوگا اور لائق ہو یہ کہ پڑھے دو رکعتوں میں ایک سورہ کے آخر سے اور دوسری  
آخر سے پڑھنا مکروہ تحریمی نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے اور اسی طرح پہلی رکعت میں  
اگر پڑھا کسی سورہ کے درمیان سے یا اول سے پھر دوسری رکعت میں پڑھا دوسری  
سورہ کے درمیان سے یا اول سے یا پڑھی چوتھی سورہ تو صحیح ترین ہے کہ مکروہ نہیں لیکن  
اولیٰ یہ کہ بی ضرورت ایسا کرے اور مکروہ ہو قرآن کو الٹا پڑھنا عمدہ مثلاً پہلی  
رکعت میں سورہ اخلاص اور دوسری میں تبت یا ایک آیت سے طرف دوسری آیت کے  
انتقال کرنا ایک رکعت میں یا خارج نماز میں گو دونوں کے درمیان میں چند آیتوں کا  
فاصلہ ہو کیونکہ ترتیب آیتوں کی واجبات قرأت سے ہیں پس اگر سو کیا پھر یاد کیا  
تو اعادہ کرے اور اگر کون کے لیے جو ترتیب بدل کے پڑھاتے ہیں تو تعلیم کی ضرورت کے  
سبب سے ہو مگر جبکہ نماز میں قرآن کو ختم کرے تب آخر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے

پیشی سورۃ بقرہ ہم ملحقون تک اور اگر اول رکعت میں سورۃ کافرون پڑھی اور دوسری میں سورۃ فیل اخیر خلاف ترتیب کے پہلی میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ بقرہ یا تینی چھوٹی سورۃ کا فاصلہ چھوڑ کے تو مکروہ ہے جب قصد ہو و اگر سوچو کہ پھر یاد کیا تو اسی سورۃ کو تمام کرنے جسے فی الحال پڑھتا ہو اور اگر نماز نفل ہو تو مکروہ نہیں باب الامت کے بیان میں امت کی دو قسم ہے امت صغریٰ اور کبریٰ امت صغریٰ متعلق ہونا مقتدی کی نماز کا ہو امام کی نماز سے سوائے شرطوں کے ساتھ مثل شرطین اقتدا کی اور چھپا امت کی مسلمان ہونا بالغ ہونا عاقل ہونا مرد ہونا عذرون سے سلامت ہونا جیسے نکسیر جاری رہنی اور تو ملا ہونے وغیرہ اور موجود ہونا شرط نماز کا مثل طہارت اور متعورت وغیرہ کے اور مثل شرطین اقتدا کی یہ ہیں مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنی اور امام اور مقتدی کی نماز کا مکان متبر ہونا اور سولے فرض امام کے مقتدی اور کوئی فرض نہ پڑھتا ہو اور مقتدی کے مکان میں امام کی نماز کا صحیح ہونا اور مرد کے برابر عورت کو کھڑا نہ ہونا اور آگے نہ بڑھنا مقتدی کا لپٹے امام سے نہ لٹا یا ٹری کے اور جاننا مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے میں جلنے کو اور فی الجملہ جاننا مقتدی کا امام کے حال کو یعنی اُس کے مسافر یا مقیم ہونے کو ابتدائے نماز میں معلوم ہو خواہ اتہامین اور ضروری نہیں شروع ہی میں معلوم ہونا اور شریک ہونا مقتدی کا امام کے ساتھ ارکان نماز میں اور جماعت واجب ہے اسی قول پر ہیں عامۃ علما اور یہی قول یقینی اور ٹھیک اور قوی تر ہے مگر حجتہ اور عید میں جماعت شرط ہے

اے دونوں کے صحیح ہونے کی اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ جو کہ محمد بن کچھ لوگوں کو  
لو اکرے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتی ہے اور شہر رمضان کے وتر و نین  
جماعت تحب ہرگز نہ ہو مگر اگر جامعہ اذان و اقامت کے ساتھ محلہ کی مسجد میں اور  
مسجد محلہ سے یہ مراد ہو کہ جس کا امام اور جماعت مقرر ہو اور اگر اہل محلہ بدو ن اذان  
واقامت کے جماعت کریں یا مسجد شارع عام پر ہو تو دوسری جماعت جائز ہوگی  
بالا اتفاق جیسے اس مسجد میں جس کا امام اور موزن نہیں اور آدمی گروہ گروہ آگے  
نماز پڑھتے ہوں تو بفضل یہ کہ ہر گروہ اذان و اقامت جدا گانہ سے نماز پڑھے اور  
مسجد محلہ میں تکرار جماعت کی بدو ن اذان کے بھی مکروہ ہے اور یہ ظاہر روایت ہے  
لیکن جب دوسری جماعت پہلی جماعت کی صورت پر نہ ہو تو مکروہ نہ ہوگی یہی صحیح  
اور اسی قول کو ہم لیتے ہیں اور محراب سے ہٹ کے کھڑے ہونے میں پہلی جماعت کی  
صورت بدل جاتی ہے اور کتر جماعت دو شخص ہیں یعنی ایک مقتدی امام کے ساتھ  
اگرچہ مقتدی اگر کاتب ہو یا شہید یا جن نماز مجذوب ہو یا غیر مجذوب اور صحیح ہو امام و نماز کا  
اسی لیے کہ وہ بھی مکلف ہیں اور جماعت واجب ہو مگر عاقل بالغ آزاد و جماعت کی پہلو  
قدرت رکھنے والا و ن پر بدو ن حرج کے پس واجب نہیں یہ مار اور پاج اور بدت  
بیمار پر اور اس چیز جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف جانب سے کٹا ہو یا آسمیر  
جس کا فقط ایک پاؤں کٹا ہو اور واجب نہیں فالج زدہ اور اس طرح ہر چیز جس سے  
ساجز ہو اور اندیشہ اور عاجز ہو اگرچہ لیجانیے والا ہو جو ہو اور واجب نہیں اس شخص پر  
جس میں اور جماعت میں تہجد اور کھڑ اور شدت کا جائز اور سخت نذیر احاطہ ہے  
جس سے رستہ نذر نہ گئے اور آمد ہی صرف بات میں مذہب ہی تہجد ہوا مال کے



چوری جانے کا یاقوت ہو قرض خواہ یا نکاح سے یا بول یا بار بار یا سچ کو ضبط کیے ہو  
 یاقوت ہو قافلہ کے چلے جانے کا بشرطیکہ یہ شخص اُس قافلہ کا شریک ہو یا مریض کی  
 خبر لینے والے کے چلے جانے سے خوف ہو مریض کو ایذا پہونے کا یا عارض ہو نا  
 کمانے کا اگر بھوکھا ہو یا ایسا لگنا ہو جو رکے سے بگڑ جائے یا مستحول ہو مضر  
 فقہ میں اور یہ عند بعض اوقات میں مقبول ہو اور جماعت میں زیادہ سختی امت کا  
 وہ شخص ہو جو احکام فقط نماز کی محنت اور فساد کے زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ ظاہری  
 گناہوں سے بچتا ہو اور دین میں مٹھون نہ ہو اور بقدر فرائض اور واجبات اور  
 سنت نماز کے یاد رکھتا ہو اُس کے بعد جو شخص قرأت کی تجوید یعنی حروف و لواحق  
 اور مد اور شد وغیرہ کو خوب جانتا ہو اُس کے بعد اور یعنی زیادہ تر بچنے والا  
 اُن چیزوں سے جو حین حلال و حرام ہونے کا شبہ ہو اُس کے بعد جو پہلے مسلمان  
 ہوا ہو وگرو شخص ساتھی مسلمان ہوئے ہوں تو جس کا سن زیادہ ہو اور جس شخص کا  
 ورع بہت دن کا ہو وہ مقدم کیا جائے اُس پر جس کا ورع کم مدت کا ہو اور ورع پر  
 سب خصلتوں کا قیاس ہوگا اور والی مقدم ہو پھر امیر پھر قاضی اور اگر کوئی شخص  
 ایک قوم کا امام ہو اور وہ لوگ اُس سے نفرت کرتے ہیں پس اگر اُن کی نفرت  
 امام میں کسی خرابی کے لیے تھی یا اسوجہ سے کہ لوگ بہ نسبت امام مذکور کے  
 زیادہ مستحق امت ہیں تو اُس شخص کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہو وگرا امام مذکور  
 زیادہ حقدار امام ہونے کا ہو تو اُس کو امام ہونا مکروہ بین اور مقتدیوں کو اُس سے  
 نفرت کرنی مکروہ ہو اور مذکور اور گنوار اور ولد الزنا اور اندھے کو امام ہونا  
 مکروہ تنزیہی یعنی ترک اولیٰ ہو اگر اُن کے سوائے دوسرے امام اُن سے بہتر ہو جو ہو



حفاظت نہیں کرتا تب بھی اقتداء اس کا جائز ہو اور یہ قول سببا قول سے زیادہ عدل  
انصاف ہو اور حقیقت حال کو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہو اور مکروہ تحریمی ہو طول فیما نازکا  
قوم پر قرات اور اذکار میں مقدار سنت سے زیادتی کر کے قوم راضی ہوں یا نہ اور مقدار  
مسنون سے کم نہ کرے مگر ضرورت کی وجہ سے اور مکروہ تحریمی ہو جماعت صرف عورتوں کی  
اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہو لیکن نماز جنازہ میں صرف ان کی جماعت مکروہ نہیں  
اور اگر نماز جنازہ میں مردوں کی امام عورت ہوئی تو مردوں کی نماز نہ ہوئی تنہا  
اچھی امام کی نماز ہوئی اُس سے فرض ساقط ہو گیا دوبارہ نماز نہ پڑھی جائے  
مگر جبکہ مرد امام کے پیچھے مرد اور عورتیں ہوں اور مرد امام عورت کو خلیفہ کرے  
تو عادیہ نماز کا کیا جائے اور اگر باوجود کراہت کے عورتیں جماعت کریں تو امام  
عورت اُن کے پیچ میں کھڑی ہو اور اگر آگے بڑھے کھڑی ہوگی تو گناہ گار ہوگی  
بجبر سختی کے کہ وہ عورتوں کے پیچ میں نہ کھڑا ہو بلکہ آگے بڑھے کھڑا ہو جیسے  
بے مترادف ہوں کی جماعت میں بے مترادف اُن کے پیچ میں رہے اور ان کی جماعت  
مکروہ تحریمی ہو اور مکروہ ہو حاضر ہو یا عورتوں کی جماعت میں اگرچہ حاضر ہو یا جماعت میں  
یا عیدین یا وعظین ہو مطلقاً یعنی اگرچہ بوڈھی عورت ہو یا جوان وقت رات کے  
جمع میں حاضر ہو یا دن میں نہ بپشتی بہ پر کور اگر عورتوں کا امام مرد ہو تو خلوت کے  
مکان میں امامت نہ کرے حتیٰ کہ اگر مسجد میں ہو تو دروازہ مسجد کھلا ہو اور جماعت  
گوشہ مسجد میں نہ ہو اور اگر خلوت میں جماعت ہو تو دوسرے مرد کا ہونا یا امام کی  
محرم عورت کا ہونا ضروری ہو اور کہا امام شوکانی نے کہ حضرت بنی عائشہ رضی اللہ عنہا  
عورتوں کی اُن کے درمیان میں کھڑے ہو کے کی روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق

اور دارقطنی اور یحییٰ اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے اور مثل اسی کے یحییٰ ام سیار سے  
روایت کیا اسکو شافعی اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق اور دارقطنی نے بلال بن  
انور مسک الختام میں لکھا ہے کہ حدیث ابو داؤد کی ابن خرمیدہ کی صحیح کی ہونی دلیل ہے  
اس بات پر کہ امامت عورت کی اپنے گھر والوں کے لینے جائز ہے اگرچہ گھر میں مرد بھی ہو  
کیونکہ مودن ہم در قہ کا ایک مرد ہوڑھا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ اس بوڑھے کی اور  
اپنے غلام اور لونڈی کی امامت کرتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ بوڑھے مرد اور  
غلام کو عورت کے پیچھے نماز پڑھ لیتی منہ نہیں بلانے میں جماعت کے ساتھ  
عمرہ توں کے نماز پڑھنے کے بیان میں اور اگر ایک مقتدی ہو اور وہ مرد ہو تو  
امام کی داہنی طرف قدم سے قدم برابر کر کے کھڑا ہو و اگر مقتدی کا قدم امام کے  
قدم سے چوٹا یا بڑا ہو تو تختے سے تختہ برابر کر کے کھڑا ہوندا ہے تو یہ پوری جماعت  
اس قول کے جو امام محمد سے منقول ہے کہ مقتدی یا سجدہ پیچھے سے کھڑا ہو  
کہ اسکی انگلیاں امام کی ایڑی کے برابر ہوں اور بائیں طرف اوپچھے کھڑے ہونا  
جائز اور مبارک ہے یعنی بڑا کر کے کاموجب ہے اور اس بات میں ملاست کر وہ  
تحری سے کم اور تشری سے زیادہ ہے اور امام حکم کرے مقتدی کو داہنی طرف  
کھڑا ہونے کے لیے اور اگر نماز شروع کر چکا تو اشارہ کرے اسکی طرف  
اپنے ہاتھ سے اور اگر ایک سے زائد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں  
پس امام کو دو کے پیچ میں کھڑا ہونا مکروہ تشری اور دو سے زیادہ کے  
پیچ میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور اگر امام کے پیچھے جماعت ہو تو امام کے برابر  
ایک شخص کا کھڑا ہونا مکروہ ہے پس اگر اقتدائی ایک کی دوسرے نے پھر آئے

تو تجھے کہتے ہیں کہ امام کو آگے بڑھانا جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ امام ہی جائز ہے نہ وہاں سے  
 اور لائق ہے کہ پہلا مقتدی پیچھے ہٹ جائے وگرنہ کہے تو دوسرا مقتدی تکبیر تحریمہ کہے  
 پہلا مقتدی کہ پیچھے کی طرف اپنے برابر پہنچے اور قبل تکبیر کے بھی پہنچے لینا مصلحت ہے  
 وگرنہ دوسرا مقتدی امام کی بائیں جانب کھڑا ہو جائے تو امام اُن دونوں کو پیچھے  
 ہٹنے کا اشارہ کرے اور یہی امر بہتر ہے اور نہ اور ہے کہ امام مقتدیوں کو حکم کرے  
 ایک دوسرے کے شانے سے شانہ برابر کر کے صف بنا دھنے کا اس طرح کہ دو شخصوں کے  
 درمیان میں جگہ خالی نہ رہے اور امام کو صف سے آگے بڑھ کے کھڑا ہونا واجب اور  
 محراب میں کھڑا ہونا سنت ہے تاکہ جماعت کی دونوں طرفین برابر ہو جائیں اور ایک نظر  
 امام کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور جب امام کی دونوں طرفین برابر ہوں تو اب جو  
 مقتدی آوے وہ دہائی طرف سے آئے اور اگر صف میں جگہ چھوٹی ہو تو آنے والا اپنے  
 داخل ہونے سے آگے بھرنے اور اگر صف اول میں جگہ خالی دیکھے تو بھی صف اول کی  
 چیر کے اُس جگہ میں داخل ہو جائے اور اگر بدو حکم آنے والے کے صف میں  
 نمازی نے آگے جگہ دی یا اُس کا حکم ان کے ہٹ گیا یا آگے والے نے آگے صف میں سے  
 پیچھے کھینچ لیا تو اگر بیٹھے والا یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی  
 اطاعت کرتا ہوں تو کسی صورت میں اُس کی نماز نہ ٹوٹے گی و اگر تشریک ہوئے والے کی  
 خاطر سے نمازی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائیگی لہٰذا اول صف آزاد بالغ کی ہو دوم آزاد  
 لڑکوں کی سوم بالغ غلاموں کی چہارم صف غلام لڑکوں کی ہو پنجم صف آزاد و  
 غلام بالغ ختنی کی ہوا سطح کہ دو شخصوں کے بیچ میں کوئی خیر اثر ہو یا فاصلہ ایک  
 شخص کا چھوٹا ہے ششم صف آزاد لڑکے ختنی کی ہوا غلام لڑکے ختنی کی ہوا ششم

آزاد بالغ عورتوں کی ہم آزاد بالغ عورتوں کی تو ہم بالغ عورتوں کی یا زخمی عورت  
تایا بالغ عورتوں کی ہو اور جبکہ عادی ہو کوئی عورت مرد کی ایسی اور عورت کے ساتھ  
کو لوندی یا کوئی اور محرم ہو تو مرد کی تہہ ثبوت جائیگی و منی شریعتوں کے پاس  
جانے سے اور نہیں صحیح ہوا اقتدا مرد کا صحیح عورت کے اور خشتی کے اور مختار یہ ہے  
اور نہیں صحیح ہوا اقتدا بالغ کا صحیح لڑکے کے کسی نمازین اور اقتدا بالغ کا بالغ  
بچے صحیح ہوا اور نہیں صحیح ہوا اقتدا بچے مجنون کا اور بچے اس شخص کے جس پر نشہ  
غالب ہو اور بچے کم عقل کے اور نہیں صحیح ہوا اقتدا صحیح کا بچے مجنون کے اور اپنے  
مثل کی اقتدا جائز ہو کیونکہ افضال کی اور خشتی مثل خشتی مشکل کی اقتدا نہ کرے  
اور نہیں درست ہوا اقتدا اس شخص کا جس کو ایک آہ بطریق احسن یاد ہو بیچھے  
غیر احسن پر حنہ والے کے اور نہیں جائز ہوا اقتدا امی کا بچے کو ننگے کے بسبب  
قاد ہونے امی کے تحریر ہوا اور اقتدا کو ننگے کا بچے امی کے درست ہوا اور صحیح ہوا نماز  
اگر پڑھی ہر ایک یعنی امی اور قاری نے نہ صحیح قول میں اگرچہ شروع کی ہو دو تواتر  
ساتھی یا پہلے شروع کی ہو امی نے یا قاری نے اور نہیں صحیح ہوا اقتدا ستر پوش کا  
بچے ننگے کے پس اگر بے ستر امام ہو بے سترون کا اور ستر پوشوں کا تو امام کی  
اور بے ستر مقتدیوں کی نماز جائز ہے بالاتفاق و اگر امی امام ہو چندان ہی اور قاریوں کا  
تو سب کی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہیں درست ہوا اقتدا اس شخص کا جو رکوع و سجود  
کر سکتا ہے بچے اس شخص کے جو اشارے سے پڑھتا ہو اسلئے کہ بنا قوی کی ضعف پر  
نہیں ہو سکتی اور نہیں صحیح ہوا اقتدا فرض پڑھنے والے کا بچے نقل پڑھنے  
والے کے اور بچے دوسرے فرض پڑھنے والے کے اور نہیں درست ہوا اقتدا

نذر کرنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے اور دوسرے نذر کرنے والے کے اس لیے  
 کہ ایک ہونا مانا جائے جو شرط اقتدا ہوا ان دونوں سہلوں میں نہیں پایا جاتا اگر اس میں  
 جائز ہو کہ اُس نے بھی نذر کیا جو دوسرے نے کیا اور نہیں درست ہو اقتدا نماز  
 نذر پڑھنے والے کا پیچھے قسم کی نماز پڑھنے والے کے اور قسم کی نماز والے کا اقتدا  
 پیچھے نذر کی نماز والے کے اور قسم کی نماز والے کے اور نفل پڑھنے والے کے درست ہو  
 اور نہیں صحیح ہو اقتدا دو گنا طواف پڑھنے والے کا پیچھے دو گنا طواف پڑھنے  
 والے کے اور نہیں درست ہو اقتدا لاقی اور سبق کا پیچھے اپنے مثل کے اور یہی  
 حال ہو اگر اقتدا کرے لاقی پیچھے مسبوق کے اور مسبوق پیچھے لاقی کے اور  
 نہیں صحیح ہو اقتدا پیادہ کا پیچھے سوار کے اور نہ اقتدا اسوار کا پیچھے دو گنا طواف  
 سوار کے بسبب اختلاف مکان کے اور نہیں صحیح ہو اقتدا فصیح کا پیچھے  
 توسل کے بموجب صحیح قول کے اور تو تباہ و شخص ہو جسکی زبان سے ایک حرف کی  
 جگہ دوسرے نکلے اور سہلانا مثل لاف میں داخل ہو اور مکرر اہو شخص ہو کوئی حرف  
 حروف تہجی سے نہ بدل سکے یا حرف بدون مکرر کرنے کے نہ نکال سکے اور تو تباہ  
 ہمیشہ واجب ہو کہ صحیح کرنے میں الفاظ کے کوشش کرے اگر بعد کوشش کے الفاظ  
 صحیح نہ نکال سکے گا تو اُسکی نماز جائز ہوگی وگرنہ بدون کوشش پڑھے گا تو نماز  
 فاسد ہوگی بشرطیکہ بقدر فرض کے اس طرح قرآن نہ پڑھے جس میں نہ تھا و  
 وگرنہ پڑھ سکتا ہو تو اس پر کوشش کرنی ضرور نہیں نہ دوسرے صحیح پڑھنے والے کا  
 اقتدا لازم ہو اور جس صورت میں اقتدا میں فساد کے بسبب نہ پائے جاتے کسی  
 شرط کے مثلاً اقتدا صحیح کا پیچھے معذور کے تو نماز اصل سے منعقد نہ ہوگی اور

اگر دو نمازون کے مختلف ہونے کی وجہ سے امتدایں فساد ہو تو اس مقتدی کی  
 وہ نماز تفل غیر مضمون منعقد ہو کے اقتدایا قریبی کی یعنی اسکو توڑنے سے اس کے ذمہ  
 قضا لازم نہ ہوگی اور منع کرتی ہواقتدایا سے عورتوں کی صفت بدون ایسے حامل یعنی  
 اگر کے جو مقدار ایک ہاتھ کے ہو یا بونٹ کے مرتفع ہونے کے قاذوم کے برابر  
 اور عورتوں کی صفت اگر پوری ہو تو جنہیں صفتیں مردوں کی ان کے پیچھے ہو گئی  
 بسکی نماز فاسد ہوگی اور اگر تین عورتیں ہو گئی تو مردوں کی پچھلی صفوں میں سے  
 تین تین محاذیوں کی نماز آخر صفت تک فاسد ہوگی اور اگر دو عورتیں ہو گئی تو صرف  
 اول صفت کے ان دو مردوں کی نماز فاسد ہوگی جو ان دونوں عورتوں کے  
 پیچھے محاذی ہیں ہونگے اسی طرح ایک عورت سے بھی اس کے پیچھے کے ایک یا  
 مرد کی نماز فاسد ہوتی ہے نہ آخر صفت تک اور منع کرتا ہواقتدایا سے رتہ عام نافذ  
 جسمین وہ گاڑی گذر سکے جسے پہل کھینچتے ہیں اور منع کرتی ہواقتدایا سے نہر  
 جسمین کشتیان چل سکیں اگرچہ چھوٹی کشتی ہو اور اگرچہ نہر مسجد میں ہو  
 اور منع کرتا ہواقتدایا سے خلا یعنی اتنا میدان جنگل میں یا بہت بڑی مسجد میں  
 کہ اُس میں گنجائش دو صفوں یا زیادہ کی ہو مگر جبکہ صفیں متصل یعنی ملی ہوئی  
 ہوں تو صحیح ہواقتدایا سے مطلقاً یعنی اگرچہ بیچ میں نہر یا راہ نافذ ہو مثلاً اگر وہ  
 تین شخص کھڑے ہو جائیں تو صفیں متصل ہو جائیں گی لیکن ایک شخص کے  
 کھڑے ہونے سے متصل ہونا ثابت نہ ہوگا بالاتفاق جیسا دو کا کھڑا ہونا ثابت  
 یعنی امام اور محد کے نزدیک اور یہی قول صحیح تر ہو اور اگر صحیح تر قول میں مثل  
 مسجد کے ہر صفی اُس میں بھی بدون متصل ہونے صفوں کے اقتدا صحیح ہی



اور بڑا مکان مثل جنگل کے ہو اور صاحب بڑے کی یہ کہ جس کا صحن چالیس ہاتھ یا زیادہ کا ہو اور یہی قول مختار ہو اور حائل کا ہونا درمیان امام اور مقتدی کے اقتدا کو منع نہیں کرتا بشرطیکہ مقتدی پر حال اسکے امام کا اسکے یا اسکے مکہ کی آواز سننے کے سبب سے یا اسکے زیادہ سے مقتدی کو دیکھنے کے سبب سے مشتبہ نہ ہو اگرچہ کچھ یا کچھ جھری دار دروازہ سے ہو جو امام تک پہنچنے کا مانع ہو صحیح تر قول میں اور اقتدا کے منع نہ ہونے کی دوسری شرط یہ ہو کہ مکان مختلف نہ ہو حقیقت میں جیسے مسجد اور گھر ہو صحیح تر قول میں اور نہ حکماً مکان جدا ہو صفوں کے ملنے کے وقت یعنی اگر درمیان میں رستی یا نہر ہو تو ہر خیابان دو تون کنا سے ان دونوں کے مکان مختلف ہیں مگر صفوں کے متصل ہونے کی صورت میں حکماً ایک ہی مکان ہیں اس لیے مانع اقتدا نہیں اور اقتدا درست ہو اپنے اُس مکان کی چھت سے جو مسجد کا مسابہ ہو بشرطیکہ اسکے اور مسجد کے درمیان شارع عام ہو یا ہو مگر صفوں سے جھریا ہو اور صحیح ہو اقتدا کرتا اُس وضو والے کا جس کے ساتھ پانی نہیں بھیجے اُس تیمم والے کے جس نے پانی نہ ہونے کی بہت سے تیمم کیا اور اگر پانی ہو گا تو اقتدا درست ہو گا اور اگر اور غدر سے تیمم کیا ہو گا تو اقتدا صحیح ہو گا اور درست ہو اقتدا دھونے والے کا بھیجے اُس شخص کے جو موزہ پر یا عضو شکستہ کی بندش میں مسح کرتا ہو اور درست ہو اقتدا کھڑے ہوئے شخص کا بھیجے بیٹھے ہوئے کے جو رکوع و سجود کرتا ہو یعنی اشارہ سے نہیں پڑھتا اور درست ہو اقتدا کھڑے ہونے والے کا بھیجے پشت خمیدہ کے اگرچہ اُس کا کب رکوع کو پہنچ گیا ہو قول مختار اور صحیح ہو اقتدا اشارہ سے پڑھنے والے کا بھیجے اپنے مثل کے لیکن اگر امام لیٹ کے

اشارہ کرتا ہوا وقت دی بیٹھ کے یا کھڑے ہو کے اشارہ کرتا ہو تو درست ہوگا اور اگر کسی نے  
 مختار ہو اور دست ہوا وقت اٹھ کر بیٹھنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے کے لیکن  
 تراویح میں اقامت فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں صحیح قول میں یا تو صحیح قول میں  
 نفل پڑھنے والے کا پیچھے نفل پڑھنے والے کے اور دست ہوا وقت اختتام میں  
 نماز میں غروب آفتاب کے بعد پیچھے ایسے شخص کے جو غروب آفتاب پہلے  
 نماز عصر کا تحریم کر چکا ہو اور بموجب صحیح تر قول کے امام کے ذمہ لازم ہو کہ بیان  
 کہ کے یا حال کے یا قاعدہ پیچھے کے بعد دینی قوم کو اگر وہ امام بے فواید یا یا  
 یا نہ پلے والا کسی شرط یا کن کا تھا اگر وقت ہی معلوم ہوں ورنہ اس پر لازم نہیں کہ  
 تھوڑے معلوم ہوں تو معلوم کو جب دینی لازم ہو پس اگر امام بچا ہو تو وقت یوں  
 پھر نماز پڑھنی واجب و اگر امام عدل نہیں ہو تو منتخب ہو اور اقامت کرنے کے بعد  
 جسکی بعض یا کل رکعتیں کسی عذر سے فوت ہو گئی ہوں وہ لائق ہو اور حکم  
 اس کا مقتدی کے مانند ہو یعنی فوت ہوئی رکعتوں میں قرأت نہ پڑھے اور اگر  
 اس کے پڑھنے میں مدد ہو جائے تو سجدہ سجدہ کرے اور اگر مسافر لائق ہو  
 اور فوت ہوئی نماز کو پڑھنے کی حالت میں اقامت کی نیت کر لی تو وہی کہتین  
 اس کے دو رکعتیں چار ہو جائیں گی اور فوت ہوئی کو پہلے پڑھے پھر امام کی متابعت کرے  
 اور لائق اپنی فوت ہوئی نماز کو ادا کرنے کے بعد امام کی متابعت کرے اگر امام کو  
 نماز میں پائے والا نماز پوری کرے اور اگر کوئی شخص مسبوق ہو وہ مشام  
 امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہو وہ پھر مثلاً قیصری رکعت کی حد تک  
 فوت ہو گئی ہو تو پہلے اسے بے قرأت کہتے ہیں جس میں لائق ہو یعنی قیصری کہتے ہیں

پھر امام کا شریک ہو اگر امام کو نماز میں پلکے اور اُس کے بعد اُسے پڑھے جس میں مسبوق ہو  
یعنی پہلی رکعت کو اور اگر پہلے دو رکعت پڑھی جس میں مسبوق ہو یعنی پہلی رکعت کو  
پھر وہ پڑھی جس میں لاحق ہو یعنی تیسری رکعت کو تو بھی نماز صحیح ہوگی اور نہ گناہ ہوگا  
بسبب ترک ہونے ترتیب رکعتوں کے جو واجب ہو اور اول رکعت کے رکوع کے  
بعد امام کے ساتھ جو ملے وہ مسبوق ہو اور چار باتوں میں مسبوق لاحق کے عکس ہے  
یعنی مسبوق اپنی نماز میں قرآن پڑھیں گے اور اگر اُس میں سو کرے گا تو سجدہ سو کرے گا پھر گناہ  
اور نیت اقامت سے اُس کا فرض ال جائیگا اور اول امام کی متابعت کرے گا اُس کے  
فارغ ہونے کے بعد باقی نماز پڑھیں گے اور اپنے امام کی متابعت کرنے کے اور امام کے  
فارغ ہونے کے بعد مسبوق کیلئے کا حکم رکھتا ہو اُس قدر نماز کے پڑھنے میں جو  
امام کے ساتھ نہیں ملے ہیں اگر اُتنا متابعت میں پڑھیں گے تو نماز ٹوٹ جائیگی  
اور جب بعد سلام امام کے اُسے قضا کرے تب چاہیے کہ سنا اور اعوذ پڑھے  
اگر ایک رکعت دو رکعت والی نماز سے یا دو رکعتیں تین رکعتوں والی نماز سے  
یا تین رکعتیں چار رکعتوں والی نماز سے امام کے ساتھ پائی ہیں تو ایک رکعت  
فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے سلام پھیرے اور اگر ایک رکعت تین رکعتوں  
والی نماز سے پائی ہو تو ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے اور شہد  
پڑھے پھر اور ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے سلام پھیرے اور  
اگر ایک رکعت چار رکعتوں والی نماز سے پائی ہو تو ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ  
پڑھے قعدہ کرے پھر ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ اور ایک رکعت صرف  
فاتحہ کے ساتھ پڑھے قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اور اگر چار رکعتوں والی نماز

دو رکعتین امام کے ساتھ پائی ہیں تو دو رکعتین فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھ کے قعدہ اخیر  
 کر کے سلام پھیرے اور اقدار مسبوق کے پیچھے جائز زمین اور اگر مسبوق کھڑا ہوا  
 قصداً قائمہ کے لیے اور امام نے سجدہ سہو کیا تو واجب ہو کہ امام کے ساتھ شریک  
 ہو جائے اور مسبوق کو لائق ہو کہ امام کے پہلے سلام کے بعد قصداً قائمہ کے لیے  
 آٹھن میں جلدی نہ کرے یہاں تک کہ سمجھے کہ امام کے ذمہ ہونہیں جو جب امام  
 دوسری طرف سلام پھیرے اس وقت اُٹھے اور اگر قبل سلام کے بعد تشہد امام کے  
 ساتھ بیٹھنے سے پیشتر کھڑا ہو کر پڑھنے لگا تو اسکا ادا کرنا معتبر ہوگا وگرنہ تشہد  
 بیٹھنے کے بعد سلام کے قبل کھڑا ہو تو کرہ است تحریری کے ساتھ معتبر ہوگا لیکن  
 اگر عذر ہو تو وقف کرنے میں مشاکبہ وضو ہو جائے گا یا وقت نماز جاتے رہنے کا  
 خوف ہو تو مکروہ نہیں ہیں اگر مسبوق اپنی یقیناً سہ فارغ ہو اسلام امام پیشتر  
 پھر سلام میں اسکی متابعت کی تو صحیح ہو اور اگر مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو میں  
 شریک نہ ہو تو چاہیے کہ اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرے اور مسبوق کا عذر کرنا  
 اور سجدہ صلیبی میں یعنی نماز کے مجھولے ہوئے سجدہ کے کو اگر نہ میں اور سجدہ تلاوت  
 اور سجدہ سہو میں امام کی متابعت کرنی اسوقت تک کہ اپنی رکعت قائمہ کا سجدہ  
 نہ کیا ہو وگرنہ امام کے سجدہ صلیبی کو ادا کرنے میں شریک نہ ہونے کے سبب سے  
 نماز ٹوٹ جائیگی مطلقاً یعنی خواہ متابعت کرے یا نہ کرے اولاً اپنی رکعت قائمہ کا  
 سجدہ کرنے کے بعد امام کے سجدہ تلاوت اور سجدہ سہو میں متابعت کرنے سے  
 نماز ٹوٹ جائیگی وگرنہ ایمان متابعت نہ کریگا تو نہ ٹوٹے گی اور اگر مسبوق مجھولے  
 سلام پھیرا بعد سلام امام کے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو وگرنہ سلام امام سے پیشتر

یا اُس کے ساتھ ہی پھر اتوجہ ہو واجب نہیں اور اگر سبق کا امام پانچویں رکعت کے لیے  
 کھڑا ہو گیا اور سبق نے اُس کی متابعت کی پس اگر امام بعد قعدہ اخیرہ کے کھڑا ہوا ہو  
 تو نماز سبق ٹوٹ جائیگی و اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا تو نہ ٹوٹے گی  
 جب تک اُس رکعت کو سجدے سے مفید کرے کیونکہ اُس رکعت کا سجدہ کرنے سے  
 امام کی نماز نفل ہو جائیگی اس لیے نماز سبق ٹوٹ جائیگی اور اگر امام نے اپنے ذمہ سہو کا  
 گمان کر کے سجدہ سہو کے لیے کیا اور سبق نے اُس کی متابعت کی پھر ظاہر ہوا کہ  
 امام پر سہو تھا تو نماز سبق نہیں ٹوٹی بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے  
 کہ کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اٹھا وے  
 سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالیٰ سر اُس کا سر گدھے کا سا مشکوٰۃ  
 کا خطاب ہے کہ جائز ہو حل کرنا اس کا حقیقت پر کیونکہ اس مسئلہ میں نسخ خاص  
 جائز ہو اور متمنع نسخ عام ہو۔ مظاہر حق باب ما علی المأموم الخ۔ موبد اس کی یہ  
 نقل لکھی ہے کہ مشق میں ایک بڑے محدث نے بعد ختم کر کے علم حدیث کے حصے  
 شاگرد کی حاشیہ پر دیکھ کے کہا کہ اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے اور جبکہ  
 بعد جاتا تھا میں نے وقوع اُس کا اور سبقت کی تھی میں نے امام سے پس اپنے اور  
 اُس کے درمیان کا پردہ اٹھا کے کہا کہ ہو گیا اُس پر میرا جیسا کہ دیکھتا ہو تو۔  
 مظاہر حق وغیرہ باب خلیفہ کرنے کے احکام میں بتا جائز ہونے کے لیے  
 تیرہ شرطیں ہیں پہلی شرط ہو ناعدت کا ایسا حدیث کہ اُمین اور اُس کے سبب میں  
 بندہ کو اختیار ہو و اگر حدیث اختیار ہو تو بنا دست نہ ہوگی سر نو سے نماز پڑھنی  
 دوسری یہ کہ ناعدت کا نماز ہی کے جسم میں یعنی خارج سے وہ نجاست جو مانع نماز ہو

نہ لگ جائے تیسری یہ کہ وہ حدث موجب غسل نہ ہو مثلاً سوچنے سے انزال نہ ہو گیا ہو  
 اور چوتھی یہ کہ حدث کا نادر الوجود نہ ہونا یا چوبیس یہ کہ نمازی نے کوئی رکن حدث کے  
 ساتھ نہ کیا ہو مثلاً سجدہ میں حدث ہوا اور اپنا سر بہ قصد ادا اٹھایا تو نماز سر نہ سے  
 پڑھے چوتھی یہ کہ وضو کے لیے جلنے یا واپس آنے کی حالت میں کوئی رکن نہ ادا کیا ہو  
 ستاویں یہ کہ کوئی فعل مخالف نماز نہ کیا ہو آٹھویں یہ کہ کوئی کام ایسا بھی نہ کیا ہو  
 جس سے نمازی کو چارہ ہو مثلاً پانی پاس تھا اور بلا ضرورت دوپٹا لٹکایا تو یوں یہ کہ  
 بدون غدر کے ویر نہ کی ہو اور غدر مثلاً انبوہ کا ہونا یا پس اگر بدون انبوہ کے مقدار  
 ادا کرنے کے رکن کے توقف کر گیا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا جائے نہ ہوگی دسویں یہ کہ  
 اس حدث سے پیشتر کا کوئی حدث ظاہر نہ ہو ہو جیسے گزر جانا مدت مسح منورہ کی  
 کہ اس صورت میں بھی نماز ٹوٹ جائیگی کیا رھوین یہ کہ اسے کوئی نماز قضا یا تہ کی ہو  
 اس صورت میں کہ وہ ترتیب والا ہو یا رھوین یہ کہ مقتدی نے اپنی جگہ کے سوا اپنا  
 نماز کو پورا نہ کیا ہو اور مقتدی اس امام کو بھی شامل ہو جو اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو  
 تیرھویں یہ کہ امام نے ایسے شخص کو خلیفہ نہ کیا ہو جو لا اقل امامت نہ ہو مثلاً عورت کو  
 یا لڑکے کو و اگر کیا تو سبکی نماز فاسد ہوگی پس اگر امام کو وہ حدث ہو جو بنا کا  
 مانع نہ ہو اگرچہ بعد تشہد کے ہو اور گو نماز حجازہ ہو تو کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ کرے  
 اشارے سے یا محراب کی طرف کھینچنے سے اور امام اشارہ کرے خلیفہ کی طرف اقتدار  
 انگلیوں سے جو رکعت باقی ہوں اور رکھے اپنا ہاتھ زانو پر رکوع کے چھوٹ جانے کے لیے  
 اور پیشانی پر سجدہ کے رہ جانے کے لیے اور منہ پر قرأت کے رہ جانے کے لیے  
 اور پیشانی اور زبان دونوں پر ہاتھ رکھے سجدہ تلاوت کے چھوٹ جانے کے لیے

اور فقط سینہ پر ہاتھ رکھے سہو کے لیے اگر امام کے ذمہ ہو اور اگر خلیفہ کو معلوم ہو  
 تو امتیاز کی حاجت نہیں اور امام خلیفہ کرے اس وقت تک کہ محرمین صفوں سے  
 یا موضع سجدہ سے تجاوز نہ کیا ہو وگرنہ مسجد میں ہو تو جب تک باہر نہ نکلا تو قبل مقیم  
 اس لیے کہ امام اپنی امامت پر باقی ہو لیکن جب اس حد سے تجاوز کر جائیگا یا اگرچہ بدن  
 اشارہ امام کے خود کو کوئی شخص مقتدیرون میں سے امامت کی نیت کیے کی وجہ سے  
 امام کا اکثر ہوگا تو اس وقت اس کی امامت باقی نہ رہے گی وہ مقتدی امام ہو جائیگا  
 اگرچہ وہ صفوں سے یا مسجد سے نہ نکلا ہو اور یہی حکم جو منفرد کے لیے تھا اور اگرچہ کثیر  
 ہو جائے خلیفہ کے امام کی جگہ میں امام کسی فائزہ نماز کو یاد کرے یا کلام کرے تو قوم کی غائے  
 نہ ٹوٹے گی اور اگر باقی مسجد کے اندر ہو تو حاجت خلیفہ کرنے کی نہیں اگر خلیفہ کرے گا  
 تو اس کی نماز نہ ٹوٹے گی اور سر تو سے اپنی نماز پڑھنی اس امام کو افضل ہو جو اب  
 خلیفہ کرے وضو کرے کو آیا ہو اور متعین ہو سر تو سے نماز پڑھنی اگر تقدیر تشدد نہ پیش آ  
 یسبب جنوں کے یا سبب دانستہ حدت کرنے کے یا سبب حدت کے گمان پر  
 تجاوز کر جانے کے ان حدوں سے بچنا ذکر پہلے گذرایا سبب اس کے غسل و آب  
 کرنے والا ہو سونے سے یا فکر سے یا دیکھنے یا شہوت کے ساتھ چھونے سے یا سبب  
 بیہوشی یا فتنہ کے اور جائز ہو امام کو خلیفہ کرنا جبکہ نہ ہو جائے قدر فرض قرأت کے  
 پڑھنے سے اور قرأت سے رکنا سبب خجالت کے ہو یا سبب خوف کے اور اگر  
 بول یا بزدلی کے باعث سے امام نماز سے رک جائے یا امام عاجز ہو کر کوع اور سجدہ سے تو خلیفہ  
 کرنا جائز نہیں اور خلیفہ نہ کرے یا جاؤ اگر بھول جائے قرأت کو سر سے اس لیے کہ  
 امام اس صورت میں اُمی ہو گیا اور قوم کی نماز باطل ہو گئی پس اگر منفرد کو یہ صورت

پیش ہوگی تو وہ بھی ہٹانکر سیکھا اور اگر کوئی اپنا ستر تنجا کرے میں بیاہرتا  
 اپنا ہتھکڑیوں کے لیے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور تباہ دست نہ ہوگی بشرطیکہ ستر کھولنے کے لیے ہتھکڑی  
 پیش کرنا چاہے کہ وہ ناپسندیدہ مثلاً ستر کے ساتھ ستر تنجا یا عورت کو جنو ممکن نہ ہو تو  
 نماز نہ توئیگی یا وضو کے لیے جلے پاؤں کی حالت میں قرأت پڑھی تو نماز  
 ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول میں تجلات تسبیح کہنے کے صحیح تر قول میں کہ اس سے نماز  
 نہ ٹوٹے گی یا اپنی مانگا اشارہ سے یا اسکو خرید تعاطی سے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور  
 تعاطی کے یہ سنی کہ دام سامنے بیچنے والے کے رکھنا اور بکے ہوئے چیز کو اٹھانا  
 زبان سے یہ حاجب و قبول نہ کرنا تو جب تعاطی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو ایجاب قبول کے  
 ساتھ خریدنے سے بطریق اولیٰ ٹوٹ جائیگی اور اگر بڑبڑگیا قریب کے پانی سے دوسرے  
 پانی کی طرف تو مانع بناؤ مگر مقدار دو صفوں کے تجاوز کرنا یا قریب کے پانی کو  
 جھونکنے کے سبب سے یا سپر آنہ وہ کثیر ہونے کی جہت سے یا قریب کا کنون چھو کر  
 دوسرے پانی پر چاٹنا یا مانع نہیں اس لیے کہ کنوین سے پانی بھالنا مانع بنا ہی  
 مذہب مختار پر اور خلیفہ کرنے کا اور بنا کا منع کرنے والا ہے عند توقف کرنا  
 مقدار اسے رکن کے اگر حد قصدر رکن کے ادا کا نہ کیا ہو یعنی پیش ہونے حد تک  
 مگر عند کی جہت سے توقف کرنا منع کرنے والا نہیں جیسے میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ  
 مثلاً توقف کرنا اور جبکہ درست ہو الا نام کو بنا کر یا سبب نہ پائے جائے نہ مانع ہے  
 توقفہ را دے رکن کے یہ توقف کے ہوئے وضو کرے ساتھ ہر نہت سکڑھو کی  
 سنتوں سے اور بنا کر اس نماز پر جو پڑ چکا ہو اور اسے تمام کرے اسی جگہ پر  
 وضو کیا ہو وہاں تمام کرنا بہتری یا پھر آسانی جگہ پر مثل منفرد کے دیگر خلیفہ



نماز سے فارغ نہوا ہو تو امام جس جگہ نماز پڑھتا ہو یا اسکے قریب جہاں سے قنوت پڑھتا ہو چلا جانا واجب ہو بشرطیکہ امام میں اور اس کے خلیفہ میں کوئی اکر مانع اقتدا ہو جیسے مقتدی کہ اگر اسکو حدیث ہو تو وضو کر کے اپنی جگہ میں چلا جانا واجب ہو بشرطیکہ انہیں اور امام میں مانع اقتدا ہو ورنہ وضو کی جگہ سے بھی اقتدا کر سکتا ہو اور اگر نمازی ادبستہ کوئی کام مخالف نماز کے کرے بعد اپنے بیٹھنے کے بعد تشہد کے قعدہ اخیرہ میں اگر چہ بعد بے وضو ہو جانے کے وہ کام کیا ہو تو اسکی نماز صحیح ہوگی بسبب پورا ہر حال نے فرضوں کے ہاں یہ نماز ادا کی جائیگی بسبب چھوٹنے سلام واجب کے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد بیٹھنے کے پشت پر وہ عمل مخالف نماز کے اختیار سے پایا جائے تو نماز باطل ہوگی اور اگر بعد بیٹھنے مقدار تشہد کے کوئی فعل مخالف نماز کے اختیار پایا گیا تو نماز باطل ہوگی ان مسائل میں امام صاحب کے نزدیک اور صحیح ہوگی صاحبین کے نزدیک اور ترجیح دی ہے بحال نے صاحبین کے قول کو اور شریعتیہ میں ہو کہ ظاہر تر قول صاحبین کا ہو پس ان مسائل کا پہلا مسئلہ یہ ہو کہ اگر بسبب نہ ملنے پانی کے یا نہ استعمال کر سکنے کے تیمم کر کے نماز پڑھی اور قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد پانی نظر آیا یا اسکے استعمال پر قادر ہو گیا تو نماز باطل ہوگی امام رحمہ اللہ کے نزدیک اور صحیح ہوگی صاحبین کے نزدیک اور نمازی کے مسح کی مدت کا گذرنا جو وقت میں کہ پانی پائے اور بسبب سردی کے پانوں کے ضرر کا نہ خوف ہو اور سیکھنا اچھا ہو تو یہ کہ اوپر پانا بہنہ کا ایسے لباس کو جس سے نماز درست ہو اور نکاح کرنے والے کا اپنے ایک ہونہ عمل قلیل سے مثلاً سوزہ ڈھیلا تھا اور فی حرکت کے ساتھ پانوں سے ٹکلی گیا

پس اگر عمل کثیر سے نکالے گا تو نماز پوری ہو جائیگی بالاتفاق امام اور مساجین کے اور  
 قادر ہونا اشارے سے پڑھنے والے کا رکوع اور سجدہ پر اور یاد ہونا نماز قضا کا لینے ہونے  
 اگر مقتدی امام ہو یا اپنے امام کے ذمہ اگر مقتدی ہو حالانکہ جس کے ذمہ نماز قضا ہو  
 وہ صاحب ترتیب ہو اور وقت وسیع اور آفتاب کا کلنا فجر کی نماز میں بعد تشریف کے  
 اور وقت عصر کا داخل ہونا جمعہ کی نماز میں اس طرح کہ امام قعدہ میں پڑھ رہا ہو یا تک  
 کہ سایہ و مثل ہو گیا اور اگر چاہیہ وہ کا سخت کے بعد اور چہرہ وہ تیلیان میں  
 ہنسنے سے قعدہ کو باندھتے ہیں اور نماز حسب بطل ہوتی ہو تو اصل سے باطل ہو جائیگی  
 مگر پانچ صورتوں میں نفل ہو جاتی ہو یعنی اس صورت میں کہ فائزہ نماز یاد کرے  
 یا نماز پڑھنے کی حالت میں وقت نکل جائے یا اشارے سے پڑھنے والا قادر ہو جائے  
 رکوع اور سجدہ پر لیکن اگر با وضو مقتدی نے تمیم والے کے پیچھے نماز پڑھی اور قعدہ  
 اخیرہ میں قعدہ تشریف کے بعد امام پانی پر اور اس کے متعال پر قادر ہو گیا تو اس کی نماز  
 نفل ہو جائیگی اور تمیم سے بابت کرنے والے امام کی نماز باطل ہو جائیگی اور اگر  
 لاحق خلیفہ کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ لوگوں کو اشارے سے منع کرے کہ میری جگہ  
 خیر ناجب تک میں فوت ہوئی نماز کو تیرہ چکون پھر اول اسی کو پڑھے اس کے بعد  
 جہاں سے امام کی نماز باقی ہو اس کو پڑھ جائے زمین مقتدی اس کی متابعت کریں  
 فارغ ہونے تک اور اگر مسافر نے مقیم کو خلیفہ کیا اور مقتدی مسافر مقیم نے پڑھا  
 تو اس کو چاہیے کہ دو رکعتوں کے بعد کسی مسافر کو خلیفہ کرے کہ وہ سلام پھیرے  
 پھر مقیم مقتدی دو رکعتیں باقی کیلے کیلے بدون قرات کے پڑھ لیں اور اگر مسبق ہو  
 بلینہ اور دوسرے مقتدی نماز امام کی مقتدرہ نہ جانتے ہوں مثلاً اسب بوقت ہوں

تو تینہ نہ ایک رکعت پڑھ کر میت سے پھر کھڑا ہو کر اپنی باقی نماز پڑھے اور مقتدی اگر اپنی باقی میں نہ مناسبت کرے بلکہ اس کے قاضی ہوئے تاکہ صبر کریں جب وہ سلام پھیر چکے اس وقت اپنی اپنی باقی نماز نہ پڑھیں اور اگر خفیہ مسنون ہو تو رکعتوں سے تو بھی روکتی ہے اس پر فرض ہے کہ اگر ایسا قعدہ امام کی نیابت کا اور دوسرا خود اس کا قعدہ کا جو پڑھا اور اگر امام نے اشارہ کیا مسنون کو کہ میں نے پہلے دو رکعتوں میں قرأت نہیں کی تھی تو پچاس تین رکعتوں میں پندرہ قرأت فرض ہوگی پھر جب مسنون امام کی نماز تمام کرے چاہے تکبیر کرے یعنی اس شخص کو خلیفہ کرے جو تحریر سے شریک ہوتا کہ وہ سلام پھیرے اور بعد تمام کرے امام کی نماز کے سلام پھیرنے کے لیے تاکہ وہ خلیفہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر مسنون وہ حرکت کرے جو مخالف نماز ہو مثلاً کہ نہ سنا تو مسنون کی نماز تو تہ جائیگی لیکن اس مقتدی کی نماز نہ ٹوٹ جائیگی جیسے اگر کان نماز پورے ہو گئے ہوں اور اسی طرح ٹوٹ جائیگی نماز امام اول سے وضو کی اگر وہ نماز سے فارغ نہ ہوا تو صحیح تر قول میں اور قید اخیر میں قدر تشدد کے بعد امام کے قہقہہ یا داد نہ دے کر نہ سے مسنون کی نماز تو نہ جاتی ہو مگر جب مسنون اپنی نماز پڑھنے میں مشغول ہو کر ایک رکعت کا سجدہ کر چکا تو اب اگر امام کوئی حرکت بے وضو ہو تو نہ کہتا کہ یہ تو نماز مسنون نہ توڑی اور قعدہ اخیر میں قدر تشدد کے بعد اگر امام نے کلام کیا یا سجدہ سے تہاؤ نہ کر لیا تو نماز مسنون بالاتفاق نہیں ٹوٹی اور اس صورت میں جس مقتدی کے ارکان نماز پورے ہو گئے ہوں اس پر واجب ہے کہ سلام پھیرے لیکن قعدہ اخیر میں قدر تشدد کے بعد امام کے قہقہہ کرنے سے یا نہ دے نہ کہتا کہ یہ جو تشدد نماز پڑھنے سے نہ گوری نماز تمام ہو جاتی ہو اور سلام پھیرنا واجب نہیں ہوتا

نہ مقتدی پر نہ امام پر اور قعدہ کا اخیر من بعد قعدہ تشریف کے اگر امام تہنیدہ ہوتا ہے  
تو لاتی کی نماز تو تہ جاتی ہے اور اگر نماز ہی ہے وضو ہو گیا ہے رکوٰۃ یا مسجد میں  
توضو کر کے نماز سابق پر بنا کرے اور بنا میں اس رکوٰۃ یا مسجد کو پھر کرے  
جس میں حدث ہوا لیکن وضو ٹوٹنے کے بعد اگر رکن کو ادا کرنے کے ارادے سے  
سر اٹھایا ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی پس اگر رکوٰۃ یا مسجد میں بیٹے وضو ہو گیا پس سر  
اٹھایا صحیح یا تکبیر کرتا ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی اور مجدد اٹھائے میں یا تکبیر کے  
یا بیعت لول کے متسد نماز نہیں اور اگر لینے رکوٰۃ یا مسجد میں یاد کیا کہ ایک  
سجہ نماز کا یا تلاوت کا ترک ہوا ہو اور رکوٰۃ سے بدو سر اٹھانے کا سچا پڑا  
یا سجدہ سے سر اٹھایا اور چھوٹے ہوئے سجدہ کو یاد کر کے کر لیا تو تحب ہو کہ اس رکوٰۃ  
اور سجدہ کو دوبارہ کرے جس میں یاد کیا تھا اور سجدہ سہو کرے اور اگر چھوٹے ہوئے  
سجدہ کو تاخیر کرے آخر نماز تک تو صرف اسی سجدہ کو قضا کرے اور سجدہ ہو کرے  
اور اگر کوئی شخص صرف ایک مقتدی کا امام ہو اور امام بیٹے وضو کر کے سجدہ  
یا سر ہوا تو متعین ہوگا مقتدی واسطہ امامت کے بدون نیت کے اگر صلا حیات  
امامت کی رخصت ہو اور اگر سجدہ سے خارج ہو گا تو وہ اپنی امامت پر قائم رہیگا  
مقتدی امام نہیں جائیگا اور اگر مقتدی میں صلا حیات امامت کی نہوگی مثلاً  
مقتدی اگر نہ ہو گیا تو اس مقتدی کی نماز ٹوٹ جائیگی بالاتفاق اور امام کی  
نماز نہ ٹوٹے گی صحیح تر قول کے بموجب اگر امام نے اسکا تشہد اخیر کے یہاں خانیہ تکبیر  
کر کے کیا تو امام اور خلیفہ دونوں کی نماز باطل ہوگی بالاتفاق اور اگر قعدہ میں تشہد  
بعد خلیفہ کر کے کیا تو امام کی نماز ٹوٹے گی اور اگر ایک شخص دو سر کیا امام ہو اور دونوں

بے خود ہو گئے اور سب سے تجاوز کر گئے تو امام کی نماز پوری ہوتی تا پیرا کہ اسے تشریف لے کر  
 نماز ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز کو تکبیر چھٹی تو اس کے بعد نہ تکبیر تو تھا کرنا پیرا کہ اسے نماز ٹوٹ جائیگی  
 باب ان امور کے بیان میں جو نماز کو ٹوٹنے میں اور جو مکروہ ہیں  
 توڑنا ہی نماز کو آواز ظاہر کر کے کلام کرنا مطلقاً تقدیر شدہ بیٹھنے کے قبل کلام  
 اگرچہ سونے کی حالت میں کیا ہو بھی مختار ہو یا کسیان سے یعنی نماز میں اپنا ہونا  
 بھول گیا ہو یا جاہل ہو یعنی اسکو معلوم نہ تھا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہو  
 یا خطا سے یعنی چونکہ کلام کیا ہو یعنی قصد قرات یا ذکر کا تھا بجائے اس کے کلام  
 صادر ہو یا اگر ایسی ہی اس سے کسی نے بھی کلام کر لیا ہو تقدیر شدہ بیٹھنے کے قبل  
 اور کلام تلفظ کرنا ہی صحیح و حرفون کیا اس ایک حرف کا جس سے مطلب صحیح جا  
 مشاعر بعضی حفاظت کر اور فی بعضی بچا تو اور بے معنی کا ہونا کلام میں خلل نہیں  
 پس مفسد نماز نہیں مگر مکروہ ہے اور کلام درستہ اور سوسے کرنا کیسیان ہی پہلے  
 بیٹھنے مقدرات تشریف کے کیونکہ یہ قہر کے مطلقاً مفسد نہیں اور کسی آدمی پر بھی  
 تحیث کا سلام کرنا گو لفظ علیکم صحابہ و دیگر کوئی شخص موجود نہ تھا اور کیا مثلاً  
 فقہ اول میں نماز تمام ہونے کے مکان سے تو سہو مفسد نماز نہیں بلکہ مفسد  
 لیکن نماز حجازہ میں سہو سلام کرنا معاف ہے اور سلام کا زبان سے جواب دینا گو  
 سہو ہے اور زمین توڑنا نماز کو ماتم سے سلام کا جواب دینا بلکہ مکروہ و مذہب تقدیر  
 بان اگر معاف نہ کرے سلام کی نیت سے تو فقہانے کہا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے غالباً  
 اس وجہ سے کہ مصافحہ فعل کثیر ہے اور جس چیز سے نماز ہی نے قصد کیا ہو جواب  
 دینے کا یا قصد کیا جائے اس سے خطاب کا وہ مفسد نماز ہے اور کھکار نا اگر

وحررت یا زیادہ پیدا ہوں اور عرض صحیح ہو اور بدون حرج کے بے عذر مکر وہ ہو  
 پس اگر اپنی آواز کی درستی کے لیے کھکھارے یا آسیلے کہ امام کو ہدایت ہو جائے کہ  
 سنائی کو چھوڑ کے صواب اختیار کرے یا کھکھارے سے یہ تزلزلنا منظور ہو کہ میں  
 نماز میں ہوں تو ان صورتوں میں نہ فساد ہو نہ کراہت نہ یہ سب صحیح ہے اور وہ عا کرفی  
 جو قرآن و سنت میں نہ ہو اور خلوق سے طلب کرنا محال نہ ہو اور یہ مسئلہ فصل صفت  
 نماز میں مذکور ہوا اور منیبت یاد دہین باوجود ضبط ہو سکنے کے بلند آواز سے  
 اے یا تمیما آف یا تلف کرنا یا حروف آمیز آواز سے رونما کر جو شخص اپنے نفس کو آہ  
 کرنے سے نہیں روک سکتا اسکے لیے منسند نہیں اور سبب کراہت یا دوزخ کے  
 آہ وغیرہ منسند نہیں اور اپنے امام کے سوا اور شخص کو تعلیم کے قصد یا کسی مرتبہ کی  
 فتح یعنی القہر دینا اور اپنے مستدی کے سوا اور کسی کا القہر تعلیم کے قصد سے  
 ویسا ہونا لیکن اپنے امام کو القہر دینا منسند نماز نہیں مطلقاً یعنی نہ جیسے ولے کی  
 نماز کا منسند ہو لینے ولے کی نماز کا ہر حال میں بان اگر کسی نماز پڑھنے والے سے  
 القہر کو مقتدی نے منسکر اپنے امام کو بتایا اور امام نے اسے لایا تو بسکی نماز  
 ٹوٹ جائیگا اور القہر دینے والا مقتدی نیت ہلانے کی کرسے قرات کی نیت نہ کرے  
 اور مقتدی کے حق میں فور القہر دینا مکر وہ ہو بلکہ توقف کرے تاکہ امام دوبارہ چڑھے  
 خود بحال اسی طرح امام کے حق میں مکر وہ ہو قرات میں اتنا زکنا اور ارجحنا  
 کہ مقتدی کو بتانا ہی پڑے بلکہ اسکو چاہیے کہ تشابہ کو چھوڑ کر دوسری آیہ  
 پڑھنے لگے جسکے واسطے سے معنی نہ بڑھتے ہوں یا دوسری سورہ شروع کرے  
 یا اگر قرات بقدر جب پڑ چکا ہو تو رکوع کرے اور مکتوب کو دیکھ کے قرآن کی

ایک آیت پڑھتی مفسد نماز ہو سیکے کہ اس طرح پڑھنا تعلیم ہو گیا قرآن سکھانا جائز اور  
نمازی سیکھنا ہو اور تعلیم تعلیم نماز کی مفسد ہو لیکن اگر حافظ ہو اسکا جسکو دیکھ کے  
بدون مکتوب اٹھائے پڑھا تو نماز کا مفسد نہ ہوگا اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف  
اور امام محمد کے نزدیک پڑھنا جائز ہو کر اہل بیت کے ساتھ بسبب شہادت  
اہل کتاب کے کہ وہ بھی نماز میں تورت اور انجیل دیکھ کے پڑھتے ہیں یعنی اگر نمازی قصد  
تشبیہ کا کر گیا تو کراہت ہوگی کیونکہ مشابہ ہونا اہل کتاب سے بخیرین مکر وہین  
مثلاً کھانا اوپینا اور دوسری ضروریات بدنی مسلمان اور اہل کتاب میں یکساں ہیں  
تو مشابہت سے کچھ حرج نہیں بلکہ ٹھہری بات میں اور اس چیز میں مشابہت مکر وہ  
جس سے قصد مشابہ ہو نہ کیا گیا جائے اور یہ بھی کوئی چیز تشبیہ کے باہر کی سیکے  
کسانی اگر چہ بقدر تل کے ہو اور کھائی یا پی چیر کا فضلیہ ہوتوں میں باقی ہو اسے کھانا پینا  
اگر بقدر چنے کے ہو اور اس سے کم مفسد نہیں بشرطیکہ نہ چبائے اسے نگل جائے  
اور پورے پورے نہیں باچھا لیا لیکن کسی چیز کا صرف نہ مفسد نماز نہیں اور وہ عمل کثیر کرنا  
جو اعمال نماز سے نہ ہو اور نہ اسکی اصلاح کے لیے ہو اور نہ کوئی غدر ہو اور عمل کثیر کی  
تعریف میں صحیح تر قول یہی کہ اسکا کرنے والا دیکھنے والے کی نظر میں ظن غالب  
معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھتا آپس رکوع کرنے کے وقت اور اس سے سر اٹھانے کے  
وقت اور وقت ہاتھ باندھنے کے تیسری رکعت کے لیے رفع یدین یعنی دونوں ہاتھوں کا  
اٹھانا مفسد نماز نہیں تہرب قوی کے بموجب اور روایت فسبا و مخالف ہیروا  
اور روایت کے بلکہ محققین لکھتے ہیں کہ رفع یدین سنت غیر موکدہ ہے ثواب پاویگا  
کرنے والا اسکا موافق اپنے کیے کے اور ملا امت نہ کیا جاوے گا ترک کرنے والا اسکا

گو عمر بن الخطاب سے اور اولیٰ امیر کہ جب صحیح ثابت ہوا شایع علیہ السلام سے کرنا دینا غلامان کا  
دو وقتوں میں تو جب تک نسخ ثابت ہو عمل کرے تکلف ایک دفعہ اس پر ادر کیا کہ نہ اس پر  
میزان شعرائی اور نسخ ہوئے میں کسی کے قول پر اعتماد نہ کرے کیا ایسا ہے تک نقل صحیح  
اور معارضہ میرج نہ معلوم ہو کیا تو تک نسخ میں ایک حکم کا ترک اور دوسرے کا ثابت کرنا متاخر  
پس اس امر میں اعتماد نقل اور تاریخ پر جو سواہل علم کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے  
حضرت مسلم کے اقوال اور افعال اور عادات متنوعہ یعنی طرح طرح میں مطابقت میں  
جب دو امروں میں کسی طرح موافقت نہ ہو سکے تو ایک کو جب کا زمانہ آخر ہی ماننا اور  
دوسرے کو جب کا زمانہ اول ہی نسخ صحیح بان میں نفسی انتقان مطبوعہ لاہور ص ۲۵۳  
اور حافظ ابو بکر جازمی تحریر کرتے ہیں کہ در صورت جمع نہ ہو سکے حکم نسخ ہوئے کا  
جلد نہ کرنا چاہیے کیونکہ شاید وجہ تطبیق ہماری سمجھ میں نہ آئی ہو اور حقیقت میں یا اور  
کسی کی سمجھ میں آئی ہو تو رشامی کے باب امامت میں شافعی وغیرہ مثل اس کے  
ساتھ اقتدار کے ذکر میں مذکور ہو کر روایتیں جو مفسد نماز میں یہ ہیں فقہ اور حجت  
یعنی پچھنے سے خون بخلاف کے بعد یا قریب تکسیر کے بعد بدو و تصور جدید کے  
نماز پر حنی اور مثل ان کے سو ذکر اس کا باب امامت میں گذرنا اور جو باتیں ایک کے نزدیک  
سنّت اور دوسرے کے نزدیک مکروہ یعنی مفسد نماز میں مثلاً ان میں یا بسطہ کہنا  
بلند یست آواز سے یا یا تحون کو بھیلانا قنوت میں یا استمالات میں رفع یدین غیر  
انکی روایت امام پر ہے جب ہمیں یعنی ایسی باتیں اگر امام کرتا بھی ہو تو اس کے پیچھے  
نماز جائز ہو بلکہ اکیسے پڑھنے سے اسی کی ہو اگر آپ کے موافق کی اقتدار افضل ہو  
اور جنہوں نے روایت بکوال کی دست آور سے کہا جو کہ رفع یدین سے نماز فاسد ہے



اسی لیے رفع یدین کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں اسکو تحقق خفیہ نے رد کیا اور  
 جیسے کہ قریب اوپر گزارا اور مقتدی کی قرات سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن مکروہ ہوگی  
 اور نماز صحیح ہوگی صحیح تر قول میں درمختار کے قرات کے احکام میں مذکور ہے اور ایک  
 مسجد میں کئی متعدد جماعتوں میں اگر پہلی جماعت مثلاً شافعی کی ہو تو دوسری کی اقتدار  
 افضل ہو ملکہ تاخیر مکروہ ہو کیونکہ تکرار جماعت ایک مسجد میں مکروہ ہے ہمارے نزدیک قول  
 معتبر پر اگر جب ہو جماعت اولی غیر اہل اُس مسجد کے آیا اور کچھ بجے جماعت دوسری کہ  
 تہہ کر است نہیں اور حالت جماعت شافعی میں مثلاً شغل کرنا نماز سنتوں کے ساتھ  
 انتظار میں مثلاً حنفی کے ممنوع اور اسکے لیے بیٹھا رہنا مکروہ ہے اور بے غلبہ کی  
 طرف سے سینہ پھیرنا پس اگر نمازی نے اپنا بے وضو ہونا گمان کر کے قبلہ کی طرف سے  
 سینہ پھیرا پھر چا نا کہ حالت نہیں ہو پس اگر یہ علم مسجد سے نکلنے کے پیشتر ہو تو نماز  
 نہ ٹوٹے گی ورنہ بعد نکلنے کے ہوگا تو ٹوٹ جائیگی بسبب اختلاف ہو جانے مکان نماز کے  
 اور مقتدی سے اور صحیح یعنی اُس منسنے سے کہ دوسرا صرف آپ سننے کوئی نماز ہو  
 ٹوٹ جاتی ہو لیکن نابالغ کی صرف رکوع والی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اگر نمازی نے  
 کسی فرض کو ترک کیا مثلاً اُسکی برہنگی بقدر ریح عضو کے کہ نہ اسکی منع کرنے والی  
 کھل گئی پس اگر حقیقت میں اُس نے اس حال میں کوئی رکن ادا کر لیا تب تو ابائی یوسف  
 اور محمد کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی و اگر ادا نہیں کیا مگر اس حالت میں مقتدی نے مذکور  
 کہ ادا کر سکتا تھا تو ابائی یوسف کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی یہی مختار ہے اور جس چیز کے  
 پیچھے کی تجا است اوپر کی جانب سرایت نہ کرے اسکے اوپر نماز درست ہے اور فسد ہی  
 نماز پڑھنی بالکل سوزن کار دوسرے کپڑے پر جس کا استرخش ہو بخلاف بدن پہنا ہوا

یا اگر دنیا ہو اور دھرم کے کپڑے کے آؤر حجاب پہنچے ہوئے کپڑے کے تباہی پر لگے ہو  
یا رنگ تباہی کا معلوم نہ ہو اور اگر نمازی قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے کپڑے کے تباہی پر لگے ہو  
چلا اور پھر بعد ایک رکن کے پھر چلا اور پھر اسی قدر اور اسی طرح چلا گیا تو نماز نہ ٹوٹے گی  
اگر وہ بہت دفعہ چلا اور پھر وہ جب تک کہ مکان مختلف نہ ہوگا یعنی اگر مسجد سے اور  
محلہ میں صفوں سے باہر ہوا ہوگا و اگر باہر ہو گیا تو ٹوٹ جائیگی جیسے ایک ہی دفعہ میں  
بقدر دو صفوں کے چلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حالت جہاد میں بہت چلنا اور  
جگہ مختلف ہو جانے سے بھی نماز نہیں ٹوٹی اور مرد ہو جانے سے یعنی نیت یا اعتقاد  
کے کسر کرنے سے اور مرد جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے پس اگر بعد قعدہ اخیر کے کام نہ گیا  
تو نماز مقتدیوں کی بالکل ہوگئی سروسے پڑھی جائے اور عمل مفسدین نمازی کا  
انتہا پر ہونا شرط نہیں مثلاً عورت نماز پڑھتی ہے اور مرد نے اسکو شہوت سے چھو  
یا بدن شہوت کے بوسہ دیا تو بسبب پائے جانے دوائی جماع کے عورت کے  
ساتھ نماز ٹوٹ جائیگی و اگر مرد نماز پڑھتا ہے اور عورت نے بوسہ دیا تو عورت قائل  
جماع کی نہیں ہے اسکی طرف سے دوائی جماع کا پایا جانا داخل جماع نہیں جب تک مرد کو  
شہوت نہ ہو اور یہ حدت مفسد نماز ہو اگر مرد کو شہوت نہ ہو اور مفسد نماز ہو کسی رکن کو چھوڑا  
بدون مذکر کے مثلاً ایک سجدہ چھوڑ دیا اور سلام پھیرے تک اسکو ادا نہ کیا اور مفسد  
نماز ہو چھوڑا کسی شریک کا بدون عذر کے اور مفسد نماز ہو پہلے کر لینا مقتدی کا کسی  
رکن کو جس میں اسکا ایلم شریک نہ ہو اور مثلاً اگر مقتدی نے ایلم سے پیشتر رکوع کیا  
اور ایلم کے رکوع سے پیشتر ایلم پڑھا لیا اور پھر اس رکوع کو ایلم کے ساتھ پڑھ لیا  
دوبارہ نہ کیا تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی اور اگر مبطوق اپنی نماز فاسدہ اور کرنے کو کھڑا ہو گیا

تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو امام کی سجدہ نہ ہو میں متابعت کرنی ضروری  
 و اگر سجدہ کر لیا تو اقتدا کرنی مفسد نماز ہو اور مفسد نماز ہو دوبارہ نہ کرنا نمازی کا قعدہ  
 اخیرہ کو بجا دیا کرے سجدہ پہلی یعنی بھولا ہو اسی یہ نماز یا سجدہ تلاوت سے کجا بیا دیا ہو  
 بعد قعدہ کے اور دوبارہ نہ کرنا نمازی کا اس رکعت کو جسکو سوئے کی حالت میں در کیا  
 اور قرآن کو عداً غلط پڑھنا مفسد نماز ہے اگر معنی بدل جائیں و اگر معنی نہ بد لین  
 یا ایسا اختیار زبان سے نکلا جائے یا تمیز حروف نہ کیا جائے تو مفسد نماز نہیں گو  
 معنی بدل جائیں اور مفسد نماز نہیں دیکھنا نمازی کا لکھی ہوئی خیر کو اور سمجھنا گویا  
 سمجھا ہو ہر چیز کی اس میں مکر و تدبیر نہیں تو نماز نماز کو نمازی کے سامنے گذرنا  
 کسی گذرنے والے کا صحیح تر قول میں اگرچہ عورت ہو یا کتا جنگل میں یا بڑی مسجد میں  
 نمازی کی جاسے قیام سے اس پر گناہ نہیں جہاں تک شمع کے ساتھ نماز پڑھنے کا  
 حالت میں گذرنے والا نظر پڑے اور مفسد نماز نہیں گذرنا گذرنے والے کا سامنے  
 نمازی کے اسکی جاسے قیام سے جانب قبلہ کی دیوار تک گھر میں اوچھوٹی مسجد میں  
 کہ گھر اوچھوٹی مسجد میں ایک مکان کے ہوا اسی سبب سے اس کے اندر امام اور  
 مقبذ یوں میں مقدار دو صفوں کے فاصلہ ہونا مانع اقتدا نہیں اور جنگل اور  
 بڑی مسجد میں اس قدر فاصلہ اقتدا کا مانع ہوتا ہے اور مفسد نماز نہیں گذرنا گذرنے  
 والے کا و کان کے نیچے نمازی کے سامنے جبکہ وہ کان پر نماز پڑھتا ہو بشرط  
 برابر آجائے بعض اعضا گذرنے والے کے بعض اعضاء نمازی سے اور یہی حکم  
 نہ ٹوٹنے نماز کا چھت اور تخت اور ہوا نیچے خیر کا جسکی بندی گذرنے والے کے  
 قدر سے کم ہو اور قول ضعیف یہ ہے کہ مقدار متر سے یعنی ایک ہاتھ سے کم ہو جیسا

غیر الاذکار میں ہوا اور سحر الرائق میں اس قول ضعیف کو ناطق کہا ہے جو جسے کہ اگر اس  
 مترکہ کا اعتبار ہو تا تو سوار کا ٹکنا نمازی کے سامنے کر وہ ہوتا کہ وہ تو غالباً ہاتھ سے  
 اونچا ہی ہوتا ہے اور دوسری طرف رکتہ ہوتے ہوئے گزرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اگر  
 گزرنے پر دونوں مترکہ کے اگرچہ وہ مترہ ایسا ہو کہ جبکہ کونے کے وقت بہت جاتا ہو  
 اور قیام کے وقت پھر مترہ ہو جاتا ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہو کہ اگر اعتبار مترہ کا  
 قیام کی حالت میں ہوا اور اگر صفت میں کوئی جگہ خالی ہو تو نماز میں آنے والے کو جائز ہو کہ جس  
 شخص نے اس جگہ کو بند نہیں کیا اُسکی گردن کو چالانگ کے چلا جائے کیونکہ اُس نے  
 اپنی عزت آپ کھودی تو خبردار ہو جائی جنی اُسکے سامنے گزرنے والا گناہ نہیں شامی نے کہا  
 کہ اگر ایک شخص نمازی کے سامنے گزرا چاہتا ہو اور اُسکے ساتھ کوئی چیز قابل  
 مترہ کے ہو تو اُسکو نمازی کے سامنے رکھ دے اور دوسری طرف جگہ کے اُسکو  
 اٹھائے تو اگر وہ شخص ہوں تو ایک نمازی کے سامنے کھڑا ہو جائے دوسرا  
 اُسکی آڑ سے ٹکل جائے پھر اسی طرح کریں اور لوگ بھی آؤں اگر سوار اترے دابہ کو  
 مترہ کر کے گزر جائے تو گناہ گار ہو گا پس ایک طرف سے نمازی کے سامنے کھڑا ہو جانا  
 یا ہاتھ بڑھا کے اُسکے سامنے سے چیز اٹھا لینا موجب گناہ نہیں اور نصب کرے  
 مترہ کو امام بظہور احتجاج کے اور اسی طرح تنہا نماز پڑھنے والا جھکل اور بڑی مسجد میں  
 نصب کرے مترہ مقدار ایک ہاتھ کے لمبائی میں اور موٹائی کا کچھ اتنا نہیں مقابل  
 ایک ابرو کے اور دلہنے ابرو کے مقابل نصب کرنا بہتر ہے اور فاصلہ درمیان نمازی  
 اور مترہ کے تین ہاتھ سے زیادہ ہو اور کفایت نہیں کرتا کہ دنیا مترہ کا زمین پر اور  
 نہ کافی نہ خط کھینچنا بجائے مترہ کے کو بعض فقہاء نے کہا کہ اگر مترہ پاس ہو تو خط کھینچنا

کافی ہو پس خطا کیلئے طول میں یعنی سیدھا لو بعض نے کہا کہ مثل محراب کے یعنی بشکل  
 مکان کیلئے فتح القدر میں در صورت نہونے مترق کے خطا کیلئے پریقین کیا ہو اور کہا ہو  
 کہ اربع سنت بہر حال بہتر ہو تا وہ اسکے خطا کچھ نہ کچھ نظر آتا ہو تو کافی ہو گا اور یہ فعل  
 امام محمد سے مروی ہو اس سے یہ حکم تھا کہ اگر کتاب یا کپڑا اپنے سامنے رکھ لیگا تب بھی  
 سترہ ہو جائیگا اور اگر نمازی کے آگے سترہ ہو یا ہو لیکن وہ سترہ کے اندر گذرنا ہو تو  
 سبحان اللہ کہنے یا پکار کے پڑھنے سے یا ہاتھ یا انگلیاں سر کے اشارے سے ہٹانے کے لیے  
 آگاہ کر دینے کی رخصت ہو اور سبحان اللہ اور اشارہ دونوں کو جمع کرنا مکروہ و اگر عورت  
 گذرے والے کے ہٹانے کے لیے دلہنہ ہاتھ کی انگلیوں کے باطن کو بائیں کی پشت پر  
 مارے اور اگر مرد نے بائیں ہاتھ کی پشت پر دہنا ہاتھ مارا یا عورت نے سبحان اللہ کہنا  
 تو غارتہ ٹوٹتی لیکن دونوں نے طریق مسنون کو ترک کیا اور کافی ہو سترہ امام کا  
 کل مقتدیوں کے لیے فصل مکرر و ہات نماز کے بدون عذر کے دو ٹیہ لیا مال  
 یا اور کوئی کپڑا یا بدون معمولی پہننے کے قباسر یا دونوں شانوں پر ڈال کے لٹکانا  
 پس اگر ایک شانہ پر سے لٹکانے یا عذر ہو تو مکروہ نہیں اور آستین چڑھا کے یا دامن  
 اٹھا کے نماز پڑھنی اور آستین چڑھا کے نماز شروع کرنے میں یہ صورت بھی داخل ہے  
 کہ آستین اور کام کے لیے چڑھائی تھی اور رکعت ملنے کے لیے جلدی میں آتا ہی  
 جماعت میں شریک ہو گیا تو فصل یہ ہے کہ فصل قلیل سے آستین نماز کے اندر  
 اتارے اور بے فائدہ جسم یا کپڑے سے عبت کرنا اگر فصل قلیل ہو اور قمیص کے  
 ہونے ہوئے صرف پایا جامہ پہن کے نماز پڑھنی اور دوسرے کپڑے ہونے ہوئے  
 ان کپڑوں کو پہن کے نماز پڑھنی جنکو پہن کر دو سروں کے پاس نہ جاوے اور نہ سبب

کافی ہو پس خطا کیلئے طول میں یعنی سیدھا لو بعض نے کہا کہ مثل محراب کے یعنی بشکل  
 مکان کیلئے فتح القدر میں در صورت نہونے مترق کے خطا کیلئے پریقین کیا ہو اور کہا ہو  
 کہ اربع سنت بہر حال بہتر ہو تا وہ اسکے خطا کچھ نہ کچھ نظر آتا ہو تو کافی ہو گا اور یہ فعل  
 امام محمد سے مروی ہو اس سے یہ حکم تھا کہ اگر کتاب یا کپڑا اپنے سامنے رکھ لیگا تب بھی  
 سترہ ہو جائیگا اور اگر نمازی کے آگے سترہ ہو یا ہو لیکن وہ سترہ کے اندر گذرنا ہو تو  
 سبحان اللہ کہنے یا پکار کے پڑھنے سے یا ہاتھ یا انگلیاں سر کے اشارے سے ہٹانے کے لیے  
 آگاہ کر دینے کی رخصت ہو اور سبحان اللہ اور اشارہ دونوں کو جمع کرنا مکروہ و اگر عورت  
 گذرے والے کے ہٹانے کے لیے دلہنہ ہاتھ کی انگلیوں کے باطن کو بائیں کی پشت پر  
 مارے اور اگر مرد نے بائیں ہاتھ کی پشت پر دہنا ہاتھ مارا یا عورت نے سبحان اللہ کہنا  
 تو غارتہ ٹوٹتی لیکن دونوں نے طریق مسنون کو ترک کیا اور کافی ہو سترہ امام کا  
 کل مقتدیوں کے لیے فصل مکرر و ہات نماز کے بدون عذر کے دو ٹیہ لیا مال  
 یا اور کوئی کپڑا یا بدون معمولی پہننے کے قباسر یا دونوں شانوں پر ڈال کے لٹکانا  
 پس اگر ایک شانہ پر سے لٹکانے یا عذر ہو تو مکروہ نہیں اور آستین چڑھا کے یا دامن  
 اٹھا کے نماز پڑھنی اور آستین چڑھا کے نماز شروع کرنے میں یہ صورت بھی داخل ہے  
 کہ آستین اور کام کے لیے چڑھائی تھی اور رکعت ملنے کے لیے جلدی میں آتا ہی  
 جماعت میں شریک ہو گیا تو فصل یہ ہے کہ فصل قلیل سے آستین نماز کے اندر  
 اتارے اور بے فائدہ جسم یا کپڑے سے عبت کرنا اگر فصل قلیل ہو اور قمیص کے  
 ہونے ہوئے صرف پایا جامہ پہن کے نماز پڑھنی اور دوسرے کپڑے ہونے ہوئے  
 ان کپڑوں کو پہن کے نماز پڑھنی جنکو پہن کر دو سروں کے پاس نہ جاوے اور نہ سبب

ستی یا گرمی کے سبب زمین نما پڑھنی اور کچھ خداوند نہیں سرکھنے کی انکسار کے لیے  
 اور اگر عام ماسیا ٹوپی گرجا لے تو عادیہ اسکا فضل ہو اگر پادشہ کی یا سمل کشیر کی حاجت ہو  
 مگر جس صورت میں کہ احتیاج ہو پڑھنے یا حمل کشیر کی تو اسادہ فضل نہیں اور مرکز  
 اپنے بال اسطرح باندھ کے نما پڑھنی کہ سجدہ میں زمین پر نہ گرے اور جبکہ وقت  
 صرف چہرہ پیرا اور سب حاجت دوسری طرف فتادیکھنا خدا اولی ہو اور نماز کی  
 بیتنا مثل گتے کے یعنی دونوں سرین پڑھنا اور زانوون کو کھڑا کر کے دونوں کھٹنے  
 چسپاتی سے لگا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا کرو تھری ہو اور دونوں پانوں کو  
 کہ کے انگلی اتریوں پڑھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے جو کہ مخالف شست نلوں کے  
 مکروہ تھری ہو اور بول و براہ کے یا دونوں میں سے ایک کے یا ہوا کے خصلت کو نہ کے  
 ساتھ نما پڑھنی اور ایک مرتبہ ہی سجدہ گاہ سے نکھر مایا ثانی مکروہ ہوتا ہے کہ یہ جائز  
 اور اسکا ترک اولی ہو اگر بقدر واجب کے پیشانی زمین پر رکھنی ممکن نہ ہو تو  
 ایک بار سے زیادہ بھی جائز ہو اور عدا جمالی یعنی گونا گویا زمین نہ ہو اور انھیں بن نہ کر نی کر  
 کمال خشوع کے لیے مکروہ نہیں اور امام کو دونوں قدم بے عذر محراب میں رکھ کے  
 کھڑے ہونا اور اگر قوم سستی میں اور ظاہر الروایہ کہ امام مقتدریندی پر کھڑا ہو جائے  
 اور قوم میں جدائی ہو جائے تو مکروہ تحریمی ہو اگر مقتدی بلند ری پلاور امام سستی میں  
 کھڑا ہو تو مکروہ تھری ہی نہ بھی ظاہر الروایہ ہو اور صحیح ترجمہ لیکن دونوں صورتوں میں  
 اگر قدر ہو یا چند مقتدی امام کے ساتھ کھڑے ہوں تو منسلک نہیں صحیح تر قول میں  
 جو رتہ مقتدی کو بلند ری پر کھڑا ہونا مکروہ لیکن تبلیغ کے لیے منسلک نہیں اور  
 جماعت کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہو اگر صف میں داخل ہونے کی جگہ

بنائے تو رکوع تک دوسرے کے کھڑے کا انتظار کرے اگر کوئی نہ دے تو جس مقتدی  
 مکان اس مسئلہ کے جلنے کا ہوا کو کھینچ لے اور جانے کے سبب غلبہ جہل اس نماز کے  
 وہابی نماز تو دیکھا تو امام کے محاذی میں پیچھے تنہا ہی کھڑا ہونا اولیٰ ہو اور مکر وہ تحریک  
 انگلیاں جیکھا کی اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں لپیٹ کر  
 یا تو الہ نماز میں یعنی اگرچہ حالت انتظار نماز میں ہو یا جانے والا نماز کی طرف مکر وہ نہین  
 نماز تو ان نماز کے باہر سبب کسی حاجت کے اور ہاتھ کو لیے پر رکنا مکر وہ تحریک ہو  
 اور نماز کے باہر مکر وہ تحریر ہو یا درود غرض کے چار یا نو بیٹھا اور نماز میں نہ تو  
 مکر وہ نہین اور سجدہ میں مردوں کو کہنوں سے انگلیوں کے سر تک ہاتھ بچانے  
 اور ہاتھ یا سر سے سلام کا جواب دینا اور کچھ مضائقہ نہین نمازی کے جواب دینے میں  
 اپنے سر اور ہاتھ سے مثلاً کسی نے نمازی سے پوچھا کہ تہنہ رکعتیں پڑھیں اور  
 اسے ہاتھ سے دور رکھتوں کا اشارہ کر دیا اگر تہنہ مضائقہ نہین سے اشارہ ہوا کہ مکر وہ  
 تحریر ہو اور اگر کسی نے نمازی سے کہا کہ آگے بڑھو آگے بڑھ گیا یا کوئی شخص  
 صفوں میں داخل ہوا اور نمازی نے اسے فوراً جگہ دی تو اس کا حکم ابامامت میں  
 گذرا اور کوئی چیز نہین رکھنی مکر وہ ہو و اگر قرات مسنون کی مانع ہو تو مفسد ہو  
 انگلیاں بے شعلہ کے سامنے نماز پڑھنی اور مکر وہ تحریر ہو نماز پڑھنا نمازی کا کسی آدمی کے  
 منہ کی طرف جیسے مکر وہ ہو منہ کرنا نمازی کی طرف پس اگر منہ کرنا نمازی کی طرف سے  
 ہو گا تو کراہت اسپر ہوگی ورنہ اس شخص پر جو نمازی کی طرف منہ کرے گا کو منہ کرنے والا  
 دور ہو اور نمازی میں اور اس میں کوئی آئینہ ہو اگر ہو گا تو کراہت نہین مثلاً نمازی کا منہ  
 دوسرے کے منہ کی طرف ہو مکر وہ دونوں کے درمیان میں ایک اور شخص ہو جس کی پشت

نمازی کی طرف ہو اور مکروہ نہیں نماز پڑھنی کسی کی پشت کی طرف وہ جیسا ہو یا سر  
 باتین کرتا ہو مگر جس صورت میں کہ اس کی باتوں سے خوف بہک جانے کا ہو تو البتہ مکروہ ہو  
 اور تصویر کی روح کی دونوں یا نون کے نیچے کے سوا اور تھیمنے کی جگہ کے سوا کسی  
 جہان ہو وہاں نماز پڑھنی یا اور اگر تصویر نمازی کی جگہ ہو تو بھی نماز پڑھ کر اہمیت ہو  
 بشرطیکہ وہ تصویر ان احضار کے ساتھ ہو کہ بے شک زندگی محال ہو اور اسی بری ہو  
 کہ اگر زمین پر ہو تو حالت قیام میں تھیمنے کے ساتھ اس کے غما معلوم ہونے اور نہ نہیں  
 نماز اس نیچے کی جگہ پر یعنی اس فرش چوبیسین تسویرین ہونے بشرطیکہ تصویر یوں نہ  
 سجدہ نہ کرے بسبب اسوجہ کے کہ فرش پر تصویر کا ہونا اس کی ذلت کا باعث ہے  
 اور چادر کو سر سے پانوں تک اس طرح لپیٹنا مکروہ ہے کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے  
 مکروہ ہو وہ پتہ یا گری سر سے باندھنا اس طرح کہ چوبیسین سے سر کھلا رہے اور دونوں مکروہ  
 تحریری ہیں اور قدامت باندھنا مکروہ تحریری ہے اس طرح کہ ناک اور منہ ڈھک جاوے  
 کیونکہ آتش پرست آگ کی عبادت کے وقت ایسا ہی کرتے ہیں اور زور کی ان کے  
 ساتھ ریخت نکالنے کا حکم مثل کھنکھارنے کے جو اور اس کی تفصیل گندہ کی اور مطلق  
 نماز میں انگلیوں سے یا ہاتھ میں شجلیہ کے تسبیح وغیرہ شمار کرنا مکروہ تحریری ہے لیکن حفظ  
 قایم کے ساتھ یا انگلیوں کے سوا باکے شمار کرنا مکروہ نہیں اور چھوڑنا اور ایسا نہ ہو  
 نماز میں قتل کرنا مکروہ نہیں لیکن جہاں علامت جن کی ہو اسے شمارنا اولیٰ ہے اگر اس کی  
 طرف سے ضرر ہو تو نیچے کا وہ ہم نہ ہو لیکن جلی نے تصحیح نماز کے فاسد ہونے کی کی بود و بھار  
 عمل کثیر کے اور قصد کچھینکنا اور بے نذر فعل قلیل کرنا اس کی حد یہ ہے کہ دیکھنے والا تردد کرے  
 کہ کام کرنے والا نماز میں ہی یا نہیں اور ترک سنت مولیٰ کا عجب نہیں کہ مکروہ تحریری ہو



اور ترک سنت اخیر ہو کہ کاکروہ تشریعی ہو اور ترک حب کا خلاف اولیٰ ہو اور خلاف اولیٰ  
عام تر ہو پس کل مکروہ تشریعی خلاف اولیٰ ہو اور خلاف اولیٰ مکروہ تشریعی نہیں اور بدو  
حاجت نماز میں سجدہ کو اٹھا لینا اگر حفاظت کرنے والا دوسرا شخص نہ ہو تو مکروہ نہیں اور  
مسئلہ فہین اور اس کے سوا غرض کہ حبہ کی طرف ایک پانوں بھی پھیلنا بدوین عندلہ  
سہو کے مکروہ تشریعی ہو اور مکروہ و قفل لگانا مسجد کے دروازہ میں بلکہ اسباب کے خوف سے  
لگا دیا جائے تو مکروہ نہیں ہے پڑھوئی ہو اور خوف متاع کی صورت میں بھی اوقات نماز میں نہ کرنا  
مکروہ ہوگا اور مکروہ جو محبت کرنی مسجد کی چھت پر اور بول و برا کرنا ایسی ہے کہ وہ مسجد پر  
تحت التشری سے آسان کے سوا نہ ہو اور اگر مسجد کو راستہ بنا کے چلنے کی عادت کر گیا  
تو فاسق ہو جائیگا اور مکروہ ہو مسجد کے اندر لیجانا نجاست کا اور اس نہایت شرف ہوا  
مسجد کے اندر جانا زمین چرخ روشن نہانجس تیل سے اور اس کی استسکاری کرنی  
نجس گار سے آلودہ نہیں پیشاب کرنا اور نہ قصہ یعنی اگرچہ کسی طرف میں پیشاب  
اور خون لیا جائے اور مکروہ تحریمی ہو داخل کرنا لڑکوں اور مجنونین کا مسجد میں جبکہ  
گمان ہو مسجد کے نجس کر دینے کا اور اگر ایسا نہ ہو تو مکروہ تشریعی ہو اور مکروہ نہیں آشیاہ  
مذکورہ یعنی جماع اور بول و برا کرنا مسجد کی چھت پر چھین نہا پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہو  
بلکہ خود اس جگہ میں یہ چیزیں مکروہ نہیں ایسی ہے کہ وہ مسجد شرعی نہیں اور وہ مکان جو  
نماز بنا ریاعیہ کے لیے مقرر کیا جائے سو وہ مسجد ہو اور است ہوئے کے حق میں  
اگرچہ صفوں میں جدائی ہو اور اقترا جائز ہونے کے سوا دوسری چیزوں کے  
حق میں مسجد نہیں لیکن زمین بول و برا کرنا اور جماع درست نہ ہونا لائق ہو اگرچہ ہم مسجد  
مسجد کہیں کیونکہ بنا کرنے والے نے ایسے نہیں بنوایا پس حلال ہو داخل ہونا

عید گاہ اور مکان جنازہ میں جنب اور حائض کو جیسے حلال ہونا گوارا نہ ہو یا مسجد کے  
 فرائین اور خانقاہ اور مدرسہ میں اور حضور کی اور بازاروں کی مسجدوں میں نہ سراج  
 عام کی مسجد میں اور نہ مسجد و مکان پر چسکا اور مسجد کے کچھ میں نہ تہ نہوا اور مسجد  
 مدرسہ کی مسجد پر کونکر نہیں منع کیے جاتے لوگ اس میں نماز سے اور اگر بند کر دین تو ہر وہ  
 جماعت اسکے اہل کی اور جس گھر کی مسجد میں منع کیے جاتے ہوں لوگ نماز سے اگر وہ  
 کھڑے یا ہو کر اگر اسے بند کر دیں ہو جماعت اسکے اہل کی ہیں وہ مسجد جماعت پر ثابت ہے  
 اسکے لیے احکام مسجد کے حرمت سے اور دخول اور اگر وہ گھر یا مکان ہو کہ اگر اسے بند کر دین  
 تو اس گھر کے لوگ اس میں جماعت نہ کر دین تو وہ مسجد جماعت نہیں ہو اگرچہ اور لوگ شہر  
 نماز پر حشر سے منع نہ کیے جائیں اور عرض کی مسجد سے وہ چوترا مراد ہو جو عرض کے  
 پاس بنا دیتے ہیں تاکہ کوئی نہ ہو کہ اسے مسجد قرار دیا اور نماز پڑھنے اور بازار کی  
 مسجد سے وہ چوترا مراد ہو جو غیر نافذ بازار میں نماز کے لیے بنائیت میں جیسے سو گاہوں کی  
 سرسین ہو اگر کوئی میں عرض ان مکانوں کا حکم مسجد کا نہیں اور شرع عام کی  
 مسجد میں جن میں جماعت میں نہیں گو وہ حکم میں مسجد کے میں مگر ان میں عتکاف نہ کیا جائے  
 اور مسجد کا ہر مہر خراب کرنا اور اس میں نماز اور جہاد سے منع کرنا حرام ہے اگرچہ وہ  
 وہ اسکی ملک میں یہاں تک کہ اگر کسی نے غصب کر لیا ستون اور لگایا اسکو اپنے  
 مکان میں وہاں قطع نہ ہو جاوے گا اس سے حق اسکے مالک کا چاہے تاوان میں  
 قیمت ملے اور چاہے اسے خراب کرے لیکن اگر مسجد میں دو ستون لگایا تو وہ گرا کر  
 جاوے گی اور پوچھئے گئے ابو القاسم کہ اگر کوئی مسجد گراوے پھر اس سے زیادہ حکم کرے  
 کہ اسے درست نہیں مگر گرنے کا خوف ہو تو درست ہے اور اس اہل محلہ میں کوئی اسے گراوے

ساتھ نہایت مذکور کے تہذیب و تربیت ہو اور اگر سچا چھوٹی ہو اور نمازی بہت اور ترجمانی ہو سکتے  
 اسکا کوئی ایک شخص نے کہ یہ سجدہ مجھے دو کہ داخل کر لوں میں اسے اپنے گھر میں اور  
 اسے غرض میں اور زمین و دنیا کا کفایت کرے وہ تم سب کو دینا لائق نہیں مگر جبکہ  
 اسکی زمین میں مسجد بنالین اور اپنے مطلب سے فارغ ہو لین تو دینا مضائقہ نہیں  
 اور فقیر میں ہو کہ جب مسجد سے مسلمان بے پروا ہو جائیں اور نماز پڑھی جاوے  
 آئین اور گروہ سے خراب ہو جاوے اسکی پستی تو امام ابی حنیفہ ابو امام محمد رحمہما اللہ  
 تعالیٰ کے نزدیک پھر عفو و کرم جاتی ہو و ہر طرف ملک بانی اپنے کے اور بعد اسکی موت کے  
 طرف وراثت اس کے کے اور کہ امام ابی یوسف نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ یہی کہی تفسیر احمدی اور  
 ہم کہنا حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد ضرار کو اسلیئے تھا کہ وہ حقیقتاً  
 مسجد رضی ضرر نہ نام کو تھی ان کے لئے مسجد احمدیہ نجم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم  
 ہجرت صائم میان منع ہونے پہلے مسجد کا اور اس کے جواز کا سبب و تراور  
 تو اہل مسجد بیان میں نماز و فرض ہو غل کے لحاظ سے اور واجب ہو عقائد کی  
 راہ سے اور سنت ہو ثبوت کی راہ سے اور نماز و تراویح اور نماز عیدین اور سنن  
 راتبہ کے شروع ہونے کا منکر کافر ہو کیونکہ یہ ضروریات دین سے جو اور خبر متواتر سے ثابت ہو  
 لیکن اس کے واجب ہونے کا منکر کافر نہیں کیونکہ یہ خبر واحد سے ثابت ہو پس جو چیز  
 ضروریات دین سے نہیں اور خبر متواتر سے ثابت نہیں یا اسکی دلیل میں کسی طرح کا شبہ  
 یا کوئی تاویل کر کے انکار کرنے والا کافر نہیں بخلاف ترک کے کہ اگر حق جان کے فسق  
 یا کسل سے کیا تو گنہگار ہو اور اگر خفیہ جان کے کیا تو کافر ہو اور اجماع کا منکر بھی کافر ہو  
 اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے ثابت ہو والا کافر نہیں اور ہر قسم کے دشمنی



اُتوا انہیں کیا اور قبل تیسرے رکوع کے تکبیر کے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پڑھو  
 اور دعا کرے اور دعا سے مشہور پڑھنی سنت ہے وہ یہ **اللّٰهُمَّ اِنَّا كَسَبْنَا ذُنُوبَنَا**  
**وَلَسْتَ غَفُورٌ وَتَوْفُؤُ مِنَّا بِكَ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْنَا وَلَنُثِي عَلَيْنَا الْغُفْرَانَ وَتَسْكُرُ**  
**وَلَا تَكْفُرُ وَتَخْلَعُ وَتَتْرُكُ مَنْ يَهْجُرُكَ لِلّٰهِمَّ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَلَكَ**  
**تَصَلِّي وَتَسْبُحُ وَتُحَمِّدُ وَتُكَبِّرُ وَتُجَوِّزُ حَمْدَكَ وَتُحَمِّدُ اِيَّاكَ**  
**اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِ لَخَبِيرٌ** اور حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں مروی ہے  
**اللّٰهُمَّ اهْدِنِي اِلَى مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَكَلِّفْنِي فِيمَنْ تَوَكَّلْتَ**  
**وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ وَرَقِّنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي**  
**عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا كَذِبَ لَكَ مِنْ وَاَلَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَلَعَالَيْتَ رَوَيْتَ كَيْلَكَ**  
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں چاہتے ہم  
 روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قنوت کے کہہ کر کوئی بھی بہتر اس سے بلاغ نہیں  
 وغیرہ پس بہتر یہ ہے کہ پہلی دن کے بعد اسے بھی پڑھنے کے لایا گیا کہ رسول سے دعا مارا ہے کہ  
 کوئی دعا وقت نہ کرے اور امام نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو قنوت  
 جمع کی کہے مثلاً **اَللّٰهُمَّ اِنَّا بِكَ سَائِلُونَ** اور رسول سے اسی طرح اور فرمائی جا  
 تے کہ **رَبِّهِمْ** کہہ کر اپنے نفس کو دعا میں خاص کر یا خیانت ہے نہ سجدہ میں شہید نہیں  
 ظاہر جلیل آداب دعا میں شخص کو دعا قنوت نہ یاد ہو وہ کہے **رَبَّنَا اٰتِنَا**  
**فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** اہم بار  
**اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي** اور بعضوں نے کہا کہ یا تین بار یا کثرت پڑھے اور درود پڑھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی پر فتویٰ ہے اور نسائی کی روایت میں ان الفاظ

وارد ہوئے صلوات اللہ علیہ اجمعین اور یہ ہے جو کہ دماغ قنوت آہستہ پڑھنے صحیح تر قول ہے  
 بہر حال مسلمان واقعی امام ہو یا مقتدی یا کلیل الادب یا پستہ لہو یا قضا شہر رمضان کے درہون  
 یا غیر شہر رمضان کے کو بھی پڑھتا اس شخص کا جو وتر کے وجہ ہونے کا مقتدی ہو چکے  
 اس شخص کے جو وتر کے مسنون ہونے کا معتقد ہو بشرطیکہ امام متینوں کے عقول کو ایک  
 سلام سے پڑھنے صحیح تر قول میں اور نیت دونوں کی وتر ہی پڑھنے کی ہو اور کسی خلاف کی  
 وجہ سے نیت وتر کی کرے وتر واجب کی نیت نہ کرے اور عیدین میں بھی اسی اختلاف کی  
 وجہ سے واجب کی نیت نہ کرے اور مقتدی بھی دماغ قنوت پڑھنے کو کرنا کی قیادت اگر  
 تو اس سے کہا قنوت پڑھنے میں اس کی متابعت کرے لیکن چونکہ نماز فجر میں قنوت کا چڑھنا  
 مسنون ہے اس میں متابعت نہ کرے بلکہ چپ کمر رہے اور اگر مجبولا ہو قنوت رکوع میں  
 ادا کرے اور نہ رکوع میں اسے پڑھنے نہ رجوع کرے قیام کی طرف صحیح تر روایت میں کہ رکوع میں  
 قنوت پڑھنا رکوع سے سر اوٹھا کے پڑھا اور رکوع پھر سے کیا یا سر اٹھا کے پڑھا  
 اور رکوع دوبارہ نہ کیا یا نہ رکوع میں پڑھا نہ کھڑے ہو کے پڑھا تو مجبوراً واجب ہو  
 اور اگر مقتدی نے قنوت سے فراغت نہیں کی کہ امام نے رکوع کیا تو مقتدی باقی  
 قنوت کو ترک کرے اور امام کی پیروی کرے وگرنہ مقتدی نے قنوت میں کچھ نہ پڑھا ہو  
 تو بھی قنوت کو ترک کرے اگر امام کے ساتھ رکوع نہ لینے کا خوف ہو تو چنانچہ تشہد کے  
 یعنی اگر تشہد کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کر کے امام کی متابعت کرے کیونکہ قنوت کا چڑھنا  
 سنت ہے اور رکوع میں امام کی متابعت بدولت تاخیر واجب پس جب اول نیت میں  
 خوف ترک واجب کا ہو تو سنت کو ترک کرنا چاہیے اور تشہد کو پورا کرنا واجب ہو اور  
 امام کی متابعت بدولت تاخیر بھی واجب تو ایک واجب کے بعد دوسرے کو چھوڑنا

ضرور نہیں اور اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت کو سہو سے موضع قنوت جان کر قنوت پڑھ لیا  
یا شک کیا کہ وتر کی یہ دوسری رکعت ہی یا تیسری تو قنوت پڑھ کر قنوت کرے پھر کمر اس کے  
ایک رکعت اور پڑھے اور انہیں بھی قنوت پڑھے صحیح تر قول میں اور سہو صرف اپنے امام کے  
ساتھ قنوت پڑھے پھر دوبارہ پڑھنا مشروع نہیں اور جسے تیسری رکعت وتر کا رکوع یا یا  
اسکو کل وہ رکعت ملگئی اور وتر کے سہو کے دوسری نماز میں قنوت نہ پڑھے مگر کسی شخص کے  
وقت امام پڑھے جہری نمازون میں مگر خفیون کے نزدیک وقت نزول مصیبت یعنی فتنہ  
وبلا کے خاص نماز فجر میں قنوت پڑھنا مضائقہ نہیں نہ اور کسی نماز جہری یا سری میں بلکہ نماز  
سری میں تو بخبر امام شافعی کے اور کوئی قائل قنوت پڑھنے کا نہیں اور محدثین کا یہی مذہب ہے  
اور نماز فجر میں منفرد نہ پڑھے اور مقتدی امام کی متابعت کریں لیکن اگر امام قنوت کو پھر پڑھے  
تو مقتدی صرف آمین کہتے ہیں اور قنوت کا موقع نماز فجر میں دوسری رکعت کر رکوع کے  
بعد ہی اور پانچ باتوں میں امام کی اتباع کرے وگراں امام نہ کرے تو یہ بھی نہ کرے اول قنوت  
اور قعدہ اول اور تکبیر عید اور سجدہ تلاوت اور سجدہ سہو اور تین چیزوں میں امام کی بیعت  
نہ کرے زیادہ کرنا عید اور جنازہ کی تکبیر کا اور کسی رکعت کا اور آٹھ چیزیں مطلق کی جائیں اگرچہ  
امام انکو نہ کرے اول ہاتھ اٹھانا تحریم ہے کیسے اور نہ پڑھنا اور تکبیر انتقال کی اور تسمیع  
کنی وگراں امام تسمیع نہ کرے تو مقتدی تجہید کہے اور تسمیع کہنی اور شہد پڑھنا اور سلام اور  
بحجہ شریقی کی کہنی فصل نماز فجر کے قبل اور نماز ظہر اور مغرب و عشاء کے بعد ورنہ  
پڑھنی اور نماز ظہر کے قبل اور نماز جمعہ کے قبل اور چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنی  
سنت ہو کہ وہ نماز قافی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ پہلے نماز جمعہ کے سنت  
پڑھنے میں حدیث میں کبار و دھوئی ہیں سب ضعیف ہیں اتنی حاصل یہ کہ قبل نماز جمعہ کے

سنت کی تین رکعتوں کے لیے حضرت معلوم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہوئی ابن  
 مسلم اور بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل نماز جمعہ کے غسل کو اختیار جو معتد چاہے پڑھے  
 اور نہ پڑھے جو تین کی روایت میں ہے کہ حالت خطبہ جمعہ میں ایک مرد آنے والے کو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہا پڑھ دو رکعتیں ہر ایک مخصوصہ حدیث دلیل پر گزارنے پر تحریر ہے جس کی قوت  
 خطبہ پڑھنا امام کے اور اسی طرف گئی جو جماعت جنہوں اور محدثین کی مسک اختتام  
 والینما منہیہ بلوغ اللام مترجم چاہے ملو تا بعد کتابا و لو انہ تعالیٰ متوین والدیر کہ  
 اگر حدیث قوی موجود نہ ہو تو نیست نوی کا حکم رکعتی ہو اور بعد نماز جمعہ کے قبل اور زیادہ  
 ثواب سنت کا چار رکعت ہی میں ہوا اور چار رکعت پڑھنے میں اور بھی زیادہ ثواب ہوتا ہے  
 لیکن حضرت علیؑ نے حکم کیا یہ کہ نماز پڑھو بعد نماز جمعہ کے دو رکعتیں پھر چار اور یوں ہی  
 ابن عمرؓ میں نماز جمعہ کے بعد فرض و سنت میں فاصلہ کے لیے آگے بڑھتے اور پہلے پڑھتے  
 دو رکعت کے بڑھتے اور پڑھتے چار رکعتیں پھر علیؑ بعد نماز جمعہ کے سنت پڑھنے کے  
 بیان میں اور سب پھر چار رکعت قبل عصر کے اور چار چار قبل و بعد شمس کا ایک ایک  
 سلام سے اور چاہے دو رکعتیں پڑھے اور اسی طرح نلہ کے بعد چاہے چار رکعتیں ایک  
 سلام سے پڑھے اور چاہے دو رکعتیں اور غریب کے بعد چار رکعت پڑھنی مستحب ہے  
 اور فضل یہ ہے کہ شہر شہیر یعنی دو رکعت پر سلام پھیرا جائے اور حال نفع القدر میں  
 خوب تحقیق کر کے پسند کیا اگر چار رکعتیں جو بعد نماز نماز اور عشا کے مستحب ہیں اگر چاہے  
 ایک یا دو سلام سے پڑھیں گاتو وہ سنت مکررہ اور مستحب و نون سے کافی ہوگی اور  
 نماز غریب کے قبل دو رکعتیں مستحب ہیں نہ مکررہ بلکہ اختصار کے ساتھ اگر چہ ہی جائز  
 تو سبحان اور اگر پڑھے دو رکعت نفل اس مکان سے کہ غیر طلوع نہیں ہوئی اور پکا



توضیح ہوگی تو دو سنت فجر کی ہو جائیگی یہی قول خوب پسندیدہ تر ہے اور اگر تیرہ ہی چار رکعت  
 آئین سے دو رکعتیں بعد از قناب نکلنے کے واقع ہوئیں تو وہ سب نفل ہو جائیگی سنت  
 فجر سے کافی نہ ہوگی قول صحیح تر پر بخاری میں روایت ہے حضرت بنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 کہ اٹھنے ہی پہلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی تربا لیتے اپنے دل سے پہلو  
 اور اس کو پخت کہنا حضرت کے قول اور نفل کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہیں  
 ہاں بعد از تہجد قبل پڑھنے سنت کے اگر کوئی لیٹے تو بھی کفایت ہو جیسا کہ مسلم میں ہے  
 الخ لمخصص بالعلمین فصل سنتوں نماز میں فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کر کے  
 بیان میں آوردن میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعتوں سے زیادہ اور رات میں ایک  
 سلام کے ساتھ آٹھ رکعتوں سے زیادہ کروہ آوردن میں اور رات میں بھی ایک سلام  
 چار رکعت نفل فضل ہے اور نہ دو پڑھے حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از اولیٰ  
 طہر کے قبل اور بعد کے قبل اور بعد کی سنتوں میں لیکن حجہ کے بعد کی سنت کے قعدہ  
 اولیٰ میں سہو آورد و پڑھنے سے سجدہ ہو گا لازم آتا مسلم نہیں کیونکہ احکام اور سنتوں کا  
 سائین اسلئے انکو دو سلاموں سے پڑھنا درست نہیں اور جب تیسری رکعت کے لیے  
 ان سنتوں مذکور سے کھڑا ہو تو نہ پڑھے اسلئے کہ یہ سنتیں بوجہ اپنے نوکدہ ہونے کے  
 فرض کے مشابہ ہو گئی ہیں اور باقی نوافل چار رکعت والی کے قعدہ اولیٰ میں بھی درج  
 نہ پڑھے اور تیسری رکعت میں جہاں افتتاح اور احوذ نہ پڑھے اگرچہ وہ نماز نہ ہو اور یہی  
 صحیح ہے اور جہاں تک رکوع آوردن تک سجدہ کرنے سے قیام کو طویل کرنا فضل ہی یہی صحیح ہے  
 اور گوئی کہ چنانکہ قاری ہے تو اس کا قیام بھی بلاشبہ فضل ہے اور درمیان سنت اور فرض کے  
 وہ عمل جو مخالف نماز و سنت کو ساقط نہیں کرتا مگر صحیح تر یہ قول ہے کہ اس کا ثواب کم کر دیتا ہے

اگر عذر نہ ہو اور اگر مشغول ہو یا بچنے یا خریدنے یا کھانے میں تو سنتوں کو میرے پڑے  
 اور اگر مشغول ہو ایک تمہید یا ایک گھونٹ کھانے پینے میں تو سنتیں اہل نبوئی اور اگر  
 کھانا خور و او سنت میں مشغول ہونے سے تمہارا بھی بے قرعہ ہو جانے کا خوف ہو تو تناول  
 کر کے اُسے پڑے و گرفت وقت کا خوف ہو تو اُسے پڑے کھانے اور اگر سنتوں کو مؤخر کیا  
 آخر وقت تک تو صحیح تر یہی ہو کہ وہ سنتیں ہوئی اور سنت فجر میں تین اور مغرب میں ایک سورۃ  
 فاتحہ کے بعد رکعت اول میں سورۃ کافرون اور رکعت آخر میں سورۃ اخلاص پڑھنی دوم اسے  
 اول وقت میں پڑھنا سوم اپنے گھر میں یا مسجد کے دروازہ پر پڑھنا اور اگر سنتوں کی نذر کر  
 ادا کر لیا تو وہ سنت ہی ریختگی کو بسبب نذر کے واجب ہونے کا باعث نہ ہو جائے گا لیکن  
 راجح یہ کہ سنتوں کی نذر کرے اور نفل کو نذر کرے پڑھنا جائز ہو اور سنت مغرب میں  
 بعد سورۃ فاتحہ کے ان دونوں رکعتوں میں اکثر سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنی  
 سنت ہے اور کہیں اپنے اسمین قرأت طویل بھی کی ہو اور شروع اور اخلاص اگر مسجد میں  
 زیادہ ہوتا ہو تو وہیں در نہ گھر میں نوافل پڑھنی افضل یہی قول صحیح تر ہے لیکن نماز تراویح  
 اور کسوف و تحیت مسجد اور سنت احرام اور نفل طواف کعبہ اور نفل اعتکاف اور نفل  
 قدمہ مسافر کو اور گھڑے تک جس سنت مؤکدہ کے خوف ہو جانے کا خوف ہو اس کو اور  
 سنت جمعو کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے اور جب غیر وقت مکروہ میں مسجد میں داخل ہوتا ہے  
 رکعت نماز تحیت رب مسجد پڑھنی مستحب ہے لیکن نفل یہ ہو کہ قبل شیعے کے پڑے اور  
 دو رکعت بھی جائز ہو اور کافی ہے آدمی کو ہر روز کے لیے ایک بار تحیت مسجد پڑھنی یعنی اگر  
 کسی عذر سے مسجد میں چند بار جائے تو تحیت مسجد ایک بار اول مرتبہ یا اور کسی مرتبہ  
 پڑے اور ساقط نہیں ہوتی تحیت مسجد ٹھنڈے سے ہمارے نزدیک اگر کسی وجہ سے پڑے کہ

جبکہ اگر شروع  
 مشکوٰۃ میں  
 شیخ عبداللہ  
 دہلوی کی اور  
 مؤلفین کی  
 فارسی کا اضافہ  
 ۷۶  
 روایت کیا کہ  
 ابو داؤد نے

تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر چار بار کہے اور اولیٰ جو کہ  
جب مسجد میں آئے تو نیت اعتکاف کی کر لیا کرے کہ اعتکاف کیا میں نے جب تک کہ مسجد  
میں اور مینہ ملیں یہ پہلے تحیت مسجد پڑھے پھر زیارت کرے اور پھر حرام میں پہلے  
طواف کرے اگر طواف کے قصد سے داخل ہوا ہو ورنہ پہلے تحیت مسجد پڑھے اور وضو کے  
بعد وضو کی تری خشک ہونے کے قبل دو رکعت پڑھتی مستحب ہو اور اسی طرح غسل کے  
بعد اور دونوں میں سورۃ الکافرون اور اخلاص پڑھتی مستحب ہو اور کیا نیزہ آفتاب بلند  
ہونے کے بعد اور فضل یہ کہ پیر دن آنے کے بعد ذوال تک صلوٰۃ افضل ہے کہ اسے اشراف  
اور چاشت بھی کہتے ہیں مندوب ہو اسکا درجہ اور نہ دو رکعت لیکن کامل چار رکعت ہو  
اور فضل آٹھ رکعت اور آئین بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ شمس اور سورۃ الفجر پڑھے  
اور سفر میں جانے کے وقت اور سفر سے آنے کے وقت وہ دو رکعت مندوب ہو اور نماز عشا  
بعد نفل صلوٰۃ اللیل یعنی تہجد ہو اور نماز تہجد کا وقت نماز عشا کے بعد صبح تک کیونکہ  
یا ایہا المرسل قوم اللیل الا قلیل الصدقہ او انقش منہ قلیلہ اور علیہ السلام سے جبرئیلؑ مارنے  
والے کہ اتر رہے رات کو مگر کسی رات آدھی رات یا اس سے کم کر تھوڑا سا یا زیادہ کر آسپرس  
اور یا داتی کی حد نہ ہونے سے امام مالک نے بعد نماز مغرب سے وقت معلوم کیا اور شامی  
وغیرہ حنفیہ نے قرآن کی تفسیر حدیث طبرانی میں (وما کان بعد صلوٰۃ العشاء من اللیل)  
پائی یعنی جو نفل پڑھی جائے بعد نماز عشا کے پس وہ صلوٰۃ اللیل یعنی نماز تہجد سے ہو پس انکو  
اس کے بعد سے وقت دریافت ہوا اور اس کے قبل سونا شرط نہیں لیکن رات کو چند  
حصہ پر تقسیم کر کے پہلے تین حصہ سونا پھر چوتھے اور پانچویں حصہ میں باگنا پھر چھٹے  
حصہ میں سونا افضل ہو اور ہمارے حق میں صلوٰۃ اللیل سنت ہو کیونکہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر مخاطبت کی بنیاد پر ہجرت و غیرت کے امور کو کثیر تعداد  
تہر کی جو اولاد و اولاد کے اکثر اکثر کہتے ہیں اور اس کے سوا حقیقت میں اکثر اکثر یہ  
منکرین تو یہی شہر پر اور اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہزار شب کا مختلف تھا  
بہر کم کسی زیادہ بخاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کا پہلا دو گناہ بیکار ہے  
بہ نسبت دوسرے کے کسی طرح آخر تک صاحب بلا لبین نے چند احادیث مختلف ہیں  
مسئلہ کنشوی شب میں حضرت مسلم کی خوب جاننے والی بی عاشرہ کی صحیح تریہ ۱۰۲  
حدیث سے یہ بات خوب منہج کر کے لکھا جو پس آتا ہے مولف عفا اللہ تعالیٰ عنہ عن ثانیہ  
کہ اکثر شایع رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم کا فعل اور قول یہ ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ  
بعد سورہ اخلاص ایک بار اور دوسری میں دوبار علیٰ القیاس ایک ایک بار پڑھانے سے  
حدیث مروج پر عمل جو تا ہی اور ابوداؤد میں ہے کہ تہا پڑھنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
صلوۃ اللیل میں مختلف کہی بلند اور کسی پست بلا لبین میں تہجد کی نماز پڑھنے کے  
بیان میں سے یہ دونوں تینوں مسائل میں سے ٹھس کر کے لکھے اور جس کام کی بھلائی  
برائی یقیناً معلوم ہو اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں تردد ہو اور وہ کام فیہ یا دنیاوی  
مباح میں سے ہو مثل سفر حج اور تجارت وغیرہ کے تب تعین وقت یا رکن کے لیے اور امور  
دیناوی ہیں نفس فعل پرستہ ہجرت ہجرت یعنی ہجرت نماز تجارت پرستی مستحب ہے  
امین حر و کاموں و اخلاص پرستہ اور لام کے بعد علامۃ اللہ تعالیٰ استحب یونک  
یونکات و استحب یونک یونکات و استحب یونک یونکات و استحب یونک یونکات  
تفہیر کو لا اقلیرونتکم ولا اعلم و انتہا لکم الغیوب اللہ تعالیٰ کہتے  
تفہیر ان هذا امر متعارف فیہ و متعارف فیہ عاقبہ امیر فی او علیہ امیر و امیر

قَائِدُنِي وَأَكْسَرُنِي شَعْبًا رَافِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا أَكْثَرُ  
 شَرِّ فِئَتَيْنِ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي أَوْ عَاجِلُ أَمْرِي وَاحِدَكَ قَاصِدُ  
 عَمَلِي وَاصِدُ فَنِي حَقُّهُ وَأَقْبَلُ لِي السَّخِيحُ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَكْضِبُ بِهَا وَبِهِ لَقَطُ خَدَايَا  
 أَوْ لَقَطُ أَهْلِ بَيْتِي وَبِهِ دُونَ سَبْعِينَ يَوْمًا كَمَا كَرِهَ لَوْ رَوَاهُ عَنْهُ خَدَايَا  
 أَخْرَجَ مِنْ جَمْعٍ مَوْلُودَةٍ كَاشِرُهَا مُسْتَحَبٌّ وَأَوْسَاتُ بَارِئِ تَجَارَةٍ كَرِهَ تَجَرُّبَاتُ لَسْكَوْلٍ مِنْ  
 آخِرِ أَسَى بِكَارِبٍ هُوَ فِي بَيْنِ خَيْرٍ يُولِيكَ بِمَقَرِّهِ لَكُلِّ لَوْ يَطْنِي وَغَيْرِهِ مِنْ أَوْرَاجٍ  
 أَوْرَاجُ كَرْنِ أَوْرِجِ رَامٍ أَوْرِجِ رَامٍ وَكَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 مُسْتَحَبٌّ بِأَسْفَلِ صَفْتٍ سَعَى كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 بَعْدَ تَرْكِ رَوْحٍ مِنْ تَسْبِيحٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 بَعْدَ دَسْنِ نَسْرِ نَارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ  
 قَدْرُ مِنْ تَسْبِيحٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 رَحْمَتِ مِنْ تَسْبِيحٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 رَحْمَتِ مِنْ تَسْبِيحٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 أَوْرِجِ رَامٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 فَنَافِئِ عَالَمِ الْكَلْبِ مِنْ مَضْمَرَاتٍ سَعَى كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ  
 عَمَلِي بَرِّئَاتٍ فَرْضِي كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 يَهْلِي دُرِّ قَتْلٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 رَحْمَتِ مِنْ تَسْبِيحٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ  
 جَمَاعَتٍ هُوَ أَوْرِجِ رَامٍ كَرْمٍ تَرْكُ مِنْ اسْتِخَارَةٍ كَرْمٍ أَوْرِجِ رَامٍ تَسْبِيحُ جَارِ رَحْمَتِ

اُسکو صدقہ بیع مشروع کرنا سبب ہوا اسکے تمام کرنے کا اور توڑ دینے سے قضا کرنے کا پس گناہ کیا  
 و نہی اور حیادت میں نفس اور متل اُسکے وہ چیزیں جو واجب نہیں ہوتیں مگر کرنے سے بسبب  
 بات خود عدالت دینے کے اور کل گناہیں وہ چیزیں جنکی ابتداء کا بیع ہونا موقوف نہیں انکے بعد  
 متل صدقہ اور قرائت اور حکاف کے اور داخل ہوا محسن نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور عتق  
 اور غیر شہر سفار کا استکانہ پس تمام کمال لازم ہوتا ہوا اس نماز نفل کا جسکو مشروع کیا گیا ہے  
 تحریر سے ایک و گناہ پورا کر کے تیسری رکعت کے لیے کثرا ہونے سے صحیح طور پر قصد  
 اور بیع مشروع سے وہ عورت نکل گئی جس میں مشروع فاسد ہو جیسے اتنی اور عورت کے پیچھے شروع کیا  
 اور قصد اسے صورت تکمل گئی کہ شروع گناہ سے کیا ہو مثلاً اس گناہ سے کہ میرے  
 دست فرض نہ ہویت فرض کی کی پیرا دایا ایک چکاپون تو یہ نماز نفل ہو جائیگی جو قصد مشروع  
 نہیں ہوئی تھا اصل یہ کہ شروع سے قصد کے بعد اگر نماز فاسد ہو جائیگی تو اسکی قضا لازم ہوگی  
 لیکن قضا لازم نہ ہوگی اگر کسی شخص نے اس خیال سے کہ مثلاً فرض نہ پڑ چکاپون تمام کی  
 اقامت نفل کی نیت سے کی پیرا دایا کہ ظہر میں نے نہیں پڑا اور نفل کو توڑنے کے فرض ظہر کی نیت  
 اقامت اگر بنا تو اس نفل کی قضا لازم نہ ہوگی اسی طرح اگر بعد دن فرض کے یا دن کے نفل کو توڑ  
 دوسرے نفل سے اقامت اگر بنیگا تب بھی قضا لازم نہ ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی اگر کسی شخص نے  
 مثلاً فرض عشاء پڑھنی چاہی اس گناہ سے کہ میں نے نہیں پڑھی اور اسکے پیچھے ایک اور  
 شخص نے اقامت نفل کی نیت سے کی چکاپون کو یا دایا کہ عشاء اسکے نے نہیں پڑھی اور  
 نماز کو توڑ دیا تو نہ اس پر قضا لازم نہ ہوگی مقتدی پر اگر مقتدی نے نماز نفل کو بغیر امام کے  
 ترک کر کے فاسد کر دیا ہو اگر مقتدی نے نماز کا پڑھنا پسند کیا پس کو پیرے بعد  
 اُسکو توڑ دیا تو قضا لازم نہ ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی عورت یا بے وضو کی اقامت اگر نہ بین

اسی لیے کہ شروع نماز کا صحیح نہیں اور اُمّت کے صحیح اقتدار میں قضاء واجب ہوتی مناسب ہو سیکے  
کہ اس میں شروع صحیح ہو یا اور قرأت کا وقت گئے پر نماز فاسد ہوتی ہو اور نفل شروع سے  
لازم ہو جاتی ہو اگرچہ اسے شروع کیا ہو غروب یا طلوع آفتاب کے وقت یا عینِ دوپہر کے  
وقت اور نماز نفل کو توڑنا حرام ہو مگر کسی عذر کی جہت سے حرام نہیں جیسے اوقات  
مکروہہ میں شروع کرنا کہ اس صورت میں فاسد کرنا اچھا ہو تو واجب ہو قضا اس نفل کی  
اگرچہ فساد نماز کے اختیار سے نہ ہو اور جیسے تحم والا کہ نماز میں پانی کو دیکھے اور نماز  
عورت یا روزہ رکھنے والی حیض سے ہو جائے کہ فساد عمل میں اسکا اختیار نہیں مگر قضا  
نماز و روزہ کی لازم ہو اسی طرح اگر عذر کے باعث خود فاسد کر گیا تو بھی قضا واجب ہو  
اور جاننا چاہیے کہ بندہ پر جو چیز اس کے لازم پکڑنے سے واجب کی جاتی ہو وہ دو قسم ہو ایک وہ  
کہ قول سے واجب ہو وہ تو نذر سے اور ایک وہ فعل سے واجب ہو وہ شروع کرنا ہو  
نفلوں میں پس اگر چار رکعتوں غیر ہو کہ نماز کی نیت کرے اور توڑے نماز کو اول دو گانہ کے  
درمیان میں تو دو گانہ قضا کرنی لازم و اگر قعدہ اول میں مقدار تشهد کے بیٹھ لینے کے بعد  
بیسری رکعت شروع کرے قعدہ تمام ہونے کے قبل توڑے تو دو گانہ اخیرہ قضا کرنا لازم  
اور سبب ترک کرنے سلام کے کہ واجب ہو پہلے دو گانہ کا اعادہ واجب ہو تا ہی اور دو رکعتیں  
قضا کرے اگر قرأت ترک کرے نفل کے دونوں دو گانوں میں یا صرف اول کے دو گانہ میں  
یا دوسرے دو گانہ میں یا دوسرے کی ایک رکعت میں یا پہلے کی ایک رکعت میں یا پہلے دو گانہ میں  
اور دوسرے کی ایک رکعت میں فقط اور چار رکعتیں قضا کرے اگر ترک کرے قرأت کو  
ہر دو گانہ کی ایک رکعت میں یا دوسرے دو گانہ میں یا ایک رکعت اول کے اور اگر  
دو گانہ اول کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ پڑھی اور پہلا قعدہ بھی نہ کیا اور دوسرے دو گانہ

تو دیا تو چار کھتین قضا کرے اجماعاً اور اگر قضا اولیٰ کیا اور تیسری رکعت کیلئے نماز  
تو سونہ دو کھتین قضا کرے اور اگر تیسری رکعت کیلئے اعضا اور اسکو بدست تھیکہ  
یا غیر مقید کیے تو دیا تو دو کھتین قضا کرے اور حکم مقتدی کا مثل امام کے ہر تیسری  
اگر امام چار رکعت والی نفل پر متاثر ہو کسی نے اسکی اقتدا کی تو جن صورتوں میں امام کو  
چار رکعت کی قضا لازم آوے گی مقتدی کو بھی چار رکعت قضا لازم ہوگی گو آئستہ شہر میں  
اقتدا کی ہو اور نہ میں قضا ہو اگر غیت کی چار رکعتوں کی اور بیٹھی مقضا تر شہر کے پھر تو دیا  
نماز کو اسلیئے کہ آئستہ شروع نہیں کیا اور دوسرے دو گانہ کو اور پلا تمام ہو چکا تو قضا نہیں  
اگر شروع کیا فرض اس نماز سے کہ فرض نہ ہو کر اس کے وقت ہو پھر یاد آیا اسکا ادا کرنا تو یہ فرض  
نفل ہو جائیگا بدون قضا لازم کرنے کے تو فرضیہ کی صورت میں اور اگر نماز پڑھی نہ ہو کھتین  
اور بیٹھا اگر سب سے آخرین تو صحیح ہوگی اور سجدہ سو کرے بسبب ترک کرنا بیچ کے قعدہ  
واجب کے اور کسی دو گانہ کے شروع میں جلسے متفتح اور اسونہ چھو کر بیٹھنا  
اتباع نماز میں بیٹھے جاتے ہیں اور باوجود قدرت کے قیام پر سولے سنت فجر کے بندے  
نماز نفل بیٹھے کے شروع و ختم کرنی جائز ہے اور کھڑے ہو کے شروع اور بیٹھے کے تمام کرنی بھی  
بدون کرہت کے صحیح تر قول میں جائز ہے اور اس کے بالعکس بھی ہے کہ ارہت جائز لیکن  
بے عذر بیٹھے کے نفل پڑھنے میں نصف ثواب ہوتا ہے اور بعد نماز فرض کے اسی نماز پڑھے  
کہ مثل ہونا سابق کے طاعت یا جماعت میں اور اگر ایک یا نماز پڑھی پھر دوسرے کے  
باعث سے شبہ ہو گیا کہ یہ نماز فاسد ہوئی تو اس نماز کا اعادہ کرنا کرہ ہے یا ان اگر خلل  
نماز کا ثابت ہو مثلاً کوئی واجب چھوٹ گیا ہو تو اعادہ واجب ہو اور یہ طبع پر بیٹھے کے  
نماز نفل پڑھنی جائز ہے اور مختار یہ کہ مثل جلسہ شہر کے بیٹھے مگر آئین خلاف نہیں



کہ نماز نفل کے تشہد میں اسی طرح بیٹھے جیسے نماز فرض کے جلسہ تشہد میں بیٹھتے ہیں اور  
 نفل پر مبنی درست ہو مقیم کو حالت سواری میں اشارہ سے شہر کے باہر یعنی ایسی جگہ کہ  
 وہاں مسافر کو قصر کرنا پڑے جس اگر وہ کسی خیر یا زین پر سجدہ کرے گا تو یہ سجدہ بھی اشارہ میں  
 قصر کر کے جائے گا اور سواری پر نماز پڑھنے میں استقبال قبلہ شرا نہیں نہ نیت کے وقت  
 نہ ویسٹان میں اور اگر چاہے اسکے زین پر نجاست نہ یا وہ بیٹھتی تب بھی نفل درست ہوگی اکثر کے  
 نزدیک یہی ظاہر مذہب اور صحیح تر ہے اور اگر جانور یا رکاب پر نجاست ہو تب بھی یہی حکم ہے  
 بسبب ضرورت کے اور مقیم کی قید سے معلوم ہوا کہ مسافر کو بطریق اولیٰ سواری پر  
 نماز نفل درست ہو اور سواری کے جانور کو نفل قلیل سے ہاتھنا مفسد نماز نہیں آفر اگر  
 شروع کیا نفل کو حالت سواری میں پھر اوڑھ لے تو اسی پہلی نماز کو پوری کرے یعنی باقی ہو  
 وگر شروع کی ہو زمین پر پھر سوار ہو گیا تو بنانہ کرے نہ نو سے پڑے اور اگر نماز نفل کو شہر کے  
 باہر شروع کیا پھر شہر میں داخل ہوا تو وتر کے قبلہ سج کھڑا ہو کے کیا بیٹھ کے تمام کرے اور اگر نماز  
 پڑے اور شہر محل کے ایک طرف میں حالانکہ وہ خود وتر سکتا ہو تو اسی نماز درست نہ ہوگی جبکہ  
 اونٹ یا گھوڑا ہو وگر پائے محل کے دین پر چون اس طرح کہ محل کے نیچے لکڑی گاڑی ہو جس  
 محل زمین پر پڑھ جائے اونٹ کی پشت پر نہ رہے تو درست ہوگی اور اگر گاڑی کا جو جانور پر  
 پس گاڑی چلتی ہو یا نہ وہ نماز سواری ہی پر ہو جائز نہ ہوگی اگر غدر ہو ورنہ جائز نہ ہوگی اور اگر  
 جو جانور پر نہ ہو تو نماز آئین جائز ہوگی اگر وہ کھڑی ہو کیونکہ وہ مثل تخت کے ہو اور یہ سب  
 یعنی نہ خار ہو نا وتر نہ پراور محل کے نیچے پایہ کار کھنایا گاڑی کا جو اسیلون پر نہ ہو نا فرض  
 واجب سنت خبر کے لیے و بشرط اکثر کرنے سواری کے قبلہ کی جانب اگر ممکن ہو ورنہ  
 جسد رجو ہو سکے اور نماز نفل تو درست ہو محل پر اور گاڑی پر مطلقاً کھڑی ہو یا چلتی ہو

قبل رخ ہو یا نہ ہو اور نہ پر قاعدہ یا نہ ہو لیکن نماز نفل جماعت سے پڑھنی ہو سست نہیں مگر  
 اتحاد مکان ہو تو درست پڑھو اور متدریج بھی بیٹھا ہو یا نہ ہو نفل میں امام کے برابر ہو اور نفل  
 نفل کی نیت ایک میں جمع کرنے سے فرض ہی ادا ہو گا بسبب قوی ہونے کے بخلاف  
 اس صورت کے کہ چند نوافل کی نیت کو جمع کر کے مثلاً تیسویں اور تیرہویں نفل پڑھا  
 اور سوئف کی نیت ایک ہی دیدگانہ نفل میں کرے تو سب کا ثواب ملے گا اور شریعت میں ان کی  
 شب لعل سے آخر تک نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے مرد اور عورت کے حق میں اجماعاً  
 لفتح القدر وغیرہ سے بلحاظ زمین کی فصل عدد رکعات تراویح کے بیان میں لکھا ہے کہ  
 ہمارے مشائخ کے اصول پر سنوں ہو گئی آخر رکعت بنیائے رامت بن سے کہ کیا اہل  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر چھوڑ دیا بسبب خوف خرض ہو جانے کے ہر پھر اور  
 بارہ کھین مستحب پس ہو یکن میں رکعتیں کہ تھے لوگ اسی قدر پڑھتے زمانہ میں خطاب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور اسی پر لے لوگوں کا آج مشرق اور مغرب میں اور جو طحاوی نے  
 لکھا ہے اور وقت اسکا نماز حشا کے بعد فجر تک وتر سے پہلے اور وتر کے بعد جمعہ و عید  
 پس اگر نماز کو کچھ تراویح نہ ملی ہوں اور امام وتر کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص امام کے  
 ساتھ وتر پڑھے پھر وہ تراویح پڑھے جو قوت ہو گئی ہو اور جس شخص نے فرض حشا پڑھی ہو  
 دو بدن فرض پڑھے جماعت تراویح میں شریک نہ ہو اور مستحب ہو دیر کرنا تراویح کا رکعت کی  
 پہلی ایک تہائی تک یا اس کے نصف تک اور مکروہ نہیں تراویح بعد نصف شب کے صحیح تر  
 قول میں اور تراویح جب فوت ہو جائے تو قضا میں اس کا اتنی نہ جماعت میں نہ جامع تر  
 قول میں تیس اگر تراویح کو قضا پڑھیں گے تو نہ نفل مستحب ہو جائیگی اور تراویح نہ ہو گئی جیسے  
 مخریبا و غشالی سنتین فوت ہو جائے تو قضا نہیں کی جائیں اور اہل محلہ کو اپنے اپنے

خاموشی میں تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت کفایہ جو صحیح تر قول میں اور جو نماز میں جماعت کے مشروع ہیں انکو سب میں پڑھنا افضل ہے اور تراویح میں کھتین ہیں دس سلاموں کے ساتھ اور اگر لوگوں کو شک واقع ہو کہ اجماع کھتین پڑھی ہیں یا بیس تو دودہ کھتین ایک ایک کیلئے پڑھنے صحیح تر قول میں واسطے احتیاط کیچے کامل کرنے تراویح کے اور واسطے بچنے کے نفل کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے اور اسی طرح اگر لوگوں کو دودہ کھتین یا دس بعد دس کے نزدیک ابن الفضل کے اور کما ہی حدیث شریفہ کے کہ یا نہ ہو کہ کہا جاوے یہ کہ وہ فرضی جائے جماعت کے ساتھ اور یہی ظاہر ترویج اور حقیقت زمانہ میں چار کھتین پڑھی جائیں اسقدر وقفہ ترویج یعنی ہر چار رکعت کے بعد وسدوب ہو اور اسی طرح دس یا پانچ ترویج اور دس کے اور پانچوں سلام پر توقف نزدیک اکثر مشائخ کے مستحب ہیں اور یہی صحیح ہے اور حالت توقف میں چار میں تسبیح و تہلیل ذکر کریں چار میں قرآن پڑھیں چار میں خاموش رہیں چار میں نفل پڑھیں تنہا اور اہل مکہ طواف کرتے ہیں اور اہل مدینہ نماز پڑھتے ہیں چار چار رکعت اور تراویح میں ایک قرآن ختم کر لیا سنت ہو علیحدہ اور دوبا فضیلت اور تین بار افضل ہے اور نہ چھوڑا جائے تمام قرآن کا پڑھنا لوگوں کی سستی کی جہت سے لیکن اگر لوگ اس طرح کے سست اور بدل ہوں کہ تمام قرآن کے سننے کی تاب نہ رکھتے ہوں تو اس صورت میں مقتدر پر اقتصار کرنا چاہیے جسقدر لوگوں پر اسان یا دم ہو ناکہ سب میں جماعت سے خالی رہیں لیکن چھوٹی تین آیتوں سے کم یا دو یا ایک آیتیں چھوٹی آیتوں سے کم کرنا مکروہ تحریمی ہے اور حجتی میں امام عظیم سے منقول ہے کہ اگر کسی نے فرض میں تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت تری پڑھی تو مضاقتہ تین بلکہ حسن کیا پس جب فرض میں تین آیتیں پڑھنی بہترین تو تراویح میں بطریق اولیٰ اس ہوگی اور اختیار کیا ہو بیسوں

سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں آدھ منہوں سے یہ اختیار کیا کہ سوزہ فیصل سے شروع کر کے  
 آخر قرآن تک پڑھے پھر اس حد کو چاہے تو یہی بہتر ہے تاکہ نہ فکر ہو اسکو ساتھ عدد رکعات کے  
 اور اسی پر قرار پایا ہے کہ اگر اکثر مساجد کا ہمارے دیار میں تو پڑھے امام اور قوم شناس  
 شروع نماز میں اور قعدہ اخیرہ میں تشمید پڑھا دے درود اور دعا کو مگر یہ کہ قوم  
 محکم جاوے تو صرف درود پڑھے اور چوتھے ایسے دعا کو تو اور آخر اڑ کرے غیر شروع  
 باتوں سے یعنی قرأت کے جلد پڑھنے اور بعد از او سبحان اور ایلینان کے چھوڑنے  
 اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح اور ترویجوں کے بعد توقف کے ترک سے اور مکرر ترویجوں  
 تراویح کا پڑھنا بیٹھ کے بے غدر جیسے مکروہ ہے مستندی کا قیام رہنا اور امام کے  
 رکوع کے وقت شریک ہونا اور اگر لوگوں نے فرض جماعت سے نہ پڑھی ہو تو تراویح  
 جماعت سے نہ پڑھیں تا یہ کہ جماعت تراویح تابع ہو جماعت فرض کی آپس میں شخص نے  
 فرض تنہا پڑھی ہو وہ تراویح کو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر فرض کو جماعت کے ساتھ  
 پڑھا اور تراویح کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھا تو تراویح کی جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے  
 لیکن اگر فرض تنہا پڑھی ہو تو تراویح کی جماعت کے ساتھ نہ پڑھے اور اگر تراویح کی جماعت  
 سب نے نہ کی ہو تو تراویح کی جماعت سے نہ پڑھیں تا یہ کہ وہ زمین جماعت کا  
 مسنون ہونا تراویح کی جماعت کے بعد سلف سے منقول ہو اور شہر و نشان کے  
 سولے اور دونوں میں نماز و تراویح اور فضل کو ایک امام کے پیچھے چار شخص کا پڑھنا  
 مواظبت کر کے مکروہ ہے پس اگر ایک یا دو مقتدی ہوں تو یہ کہ امت درست ہو کر تراویح  
 اقتدا کرنے سے جماعت کا ثواب نہیں ملتا باب حاصل کرنے جماعت  
 فرض کا اگر شروع کیا نمازی نے نماز فرض ادا کو پھر اسی فرض کی جماعت شروع ہو گئی

اسکی نماز پڑھنے کی جگہ میں تو اگر سنہ روزہ رکعت اول کا سجدہ نہیں کیا تو حالت قیام میں ایک سلام سے یہی صحیح تر ہو پانی نماز کو توڑنے کے اقتدار کے طور پر مؤذن کی اقامت کی تکبیر سے نماز توڑنی درست نہیں بلکہ امام کی تکبیر تحریر سے توڑے اور اگر نمازی گھر پر نماز پڑھتا ہو اور جماعت وہاں کے مسجد اور حلقہ مثلاً مسجد میں شروع کی جائے تو نماز نہ توڑے اور بے قدر نماز توڑنی حرام ہو اور جماعت حاصل ہونے کے لیے یا اگر کسی وجہ سے نماز کامل کرنے کے لیے توڑنا صحیح ہو اور توڑنا سبب ہو اگر آپ نے ہانڈی عورت کی باتوں کر سے مال کے تلف ہونے کا اور عامہ مشائخ نے نماز نہ کیا پھر اسکا ساتھ ایک شخص کے بھی عیب اور صحیح یہ کہ فرق نہیں اپنے اور غیر کے مال میں اور ظاہر یہ کہ غیر ہمسکامہ میں بھی فریاد خواہ کی مخلصی پر قدرت رکھنے والے کے لیے واجب ہو فریاد سی اور توڑنا نماز کو فرض ہو اور اگر خوف کرے نماز جنازہ کے نہ ملنے کا تو نفل پڑھنے والا نماز توڑے نہ فرض پڑھنے والا بسبب قوی تر ہونے کے اور اگر رکعت اول کا سجدہ کر چکا ہو اور نماز فجر یا مغرب پڑھتا ہو تب بھی نماز توڑے اقتدار کے اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہو تو ایک رکعت اٹھیں اور ملا کے توڑے اور اقتدار کے تادم رکعت نفل ہو جائیں اور جماعت بھی ملے کیونکہ نماز ایک رکعت باطل ہو نہ صحیح مگر وہاں اگر نماز فجر اور مغرب میں دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہو تو اب اسی کو پورا کرے اور اقتدار نہ کرے اور اگر چار رکعت والی نماز سے تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہو تو اکیلا تمام کرے پھر نفل کی نیت کر کے اقتدار کرے اور اس اقتدار سے حاصل کریگا ثواب جماعت کا مگر نماز عدم میں اقتدار نہ کرے ورنہ تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو توڑے اقتدار کرے اور جسے نماز نفل شروع کی ہو وہ قطع نہ کرے کسی حال میں یعنی اول رکعت کا سجدہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اور پورا کرے نفل کو دوسری رکعت میں اور اسی طرح

اگر سنت پڑھنے کی حالت میں جب تک خلیہ شروع ہو یا آج یا نہر کی قیامت کسی بھی تو کہ جنوں  
 قطع کر کے کمال الدین نے اسکو ترجیح دی اور بدایہ میں انظار علی کو اختیار کیا اگر میری  
 رکعت کا مسجد کرکچا ہو تو نماز کو جلد تمام کرے حتیٰ کہ جب قدر قنوت وغیرہ واجب ہو آتی ہو  
 کفایت کرے اور مکروہ تحریمی ہو بسبب مخالفت کے ٹکنا اس شخص کا جسے نماز میں شیخ  
 اس مسجد سے جہان اذان ہو گئی ہو مگر ٹکنا اس شخص کو مکروہ نہیں جو دوسری مسجد کا  
 امام یا مؤذن ہو یا یہ کہ ٹکنا اپنے محراب کی مسجد کے لیے اور آمین لوگوں سے نماز پڑھتی  
 یا ٹکنا اپنے استاد کی مسجد کے لیے اپنی نماز پڑھنے کے لیے آٹھ گھنٹے کے لیے یا  
 ٹکنا کسی حاجت کے لیے اور اسکا ارادہ ہو کہ پڑھو یا کسی شخص سے نماز پڑھو اور عشا تھا  
 ایک دست پر چلی اسکو ٹکنا کرو نہیں بلکہ یہ فعل مکروہ ہوا کہ نہ کہ نہ پڑھ لیا اور جماعت کا  
 انتظار کیا مگر وقت شروع ہونے تک یہ کہ ٹکنا مکروہ ہو بسبب اسکی مخالفت کرنے کے  
 جماعت سے بدقولی عذر کے بلکہ وقت اگر نفل اور ثواب جماعت حال کرنے کے لیے  
 مگر جو شخص فجر اور عصر وغیرہ کی نماز ایک بار پڑھ چکا ہو وہ ٹکنا ہر حال میں گواہ است شروع  
 ہو جائے اور اگر تشہد کے ٹکنا پر غن غالب ہو تو مسجد کے باہر سنت کو ادا کرے وگرنہ  
 نہ ٹکنا پر غن غالب ہو تو سنت کو ترک کرے وگرنہ مسجد کے باہر مکان نہ ہو تو بھی سنت کو ترک  
 کرے اسلیئے کہ مکروہ کا نہ کرنا سنت کے کیسے پر مقدم ہو یعنی سنتوں کو جماعت کیچ میں پڑھنا  
 مکروہ ہو اور اے سنت سنتوں میں فعل مکروہ کو نہ کرنا مقدم ہو اور یہ جو کہا گیا ہو کہ اولیٰ  
 سنتوں کو شروع کرے پھر فرضوں کے لیے تکبیر کھلی یا سنت کو شروع کرے تو زور سے  
 یہ دونوں قول رو کیے گئے ہیں تو یہ اصل سنت کی قضا نہیں تنہا نہ فرض کے ساتھ بلکہ  
 آفتاب نکلنے کے بعد زوال کے قبل فرض کے ساتھ صرف تہجد کی سنت پڑھنے کے

اسکے بعد پڑھے صحیح تر قول میں آئے اگر تہا سنت فبروت ہوئی تو تہا کرے قبل اللوع  
 آفتاب کے بالا جماع لیکن بعد طلوع آفتاب کے ذوال آفتاب تک تھا کر لینا قریب ہو اتفاق  
 اور جب نمازی پہنچتے ہو فوجت وقت سے تو نفل پڑھے جس قدر چاہے فرض سے پہلے  
 اور اگر فوت وقت کا خوف ہو تو نفل پڑھنی حرام ہو اور پڑھے سنتوں کو بہر حال میں اگرچہ  
 جماعت فوت ہو جائے تب کے بعد فرض تہا پڑھے تو اگر فرض ظہر کے قبل کی چار رکعت  
 سنت فوت ہو جائے تو اسی وقت میں فرض کے بعد کی دو رکعت سنت کے قبل اور  
 اسی کا فتویٰ ہے اور چاہے اسکے بعد پڑھے اور اگر کسی نے رکوع میں اقتدا کی لیکن  
 رکوع نہ کیا یہاں تک کہ امام نے سر نہ اٹھایا تو مقتدی مذکور نے اس رکعت کو نہیں پایا  
 پس وہ مسبوق ہو گا یعنی اس رکعت کو امام کے فارغ ہونے کے بعد پڑھے تجاوان اس  
 صورت کے کہ امام کے ساتھ قیام میں شریک ہو لیکن اسکے ساتھ رکوع نہ کیا تو مقتدی  
 مذکور اس رکعت کے حق میں لاحق ہو گا پس اس رکوع کو امام کے فارغ ہونے سے پہلے  
 ادا کرے لام کی متابعت کرے اگرچہ امام سجود میں ہو گو سجدہ نہ کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی  
 پھر اگر مقتدی نے رکوع نہ پایا اور امام کی متابعت سجود میں نہ کی مگر جب امام نے سلام  
 پیر تو اسے اٹھ کر رکعت پڑھائی تو نماز اسکی پوری ہو اور اگر مقتدی نے رکوع کیا لام  
 پیشتر پھر امام نے اسکو رکوع میں جا لیا تو مقتدی کا رکوع درست ہو گا لیکن امام کے قبل  
 رکوع کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر رکوع سے مقتدی کے نہ اٹھانے کے بعد امام نے رکوع کیا  
 یا مقتدی نے اسوقت رکوع کیا کہ نہ ہو زام قرات واجب نہ پڑھا تھا تو رکوع مذکور مقتدی کو  
 کافی نہ ہو گا دوبارہ رکوع کرے مگر نہ کرے گا تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے  
 دو سجدہ کیا اور امام نے ابھی ایک ہی سجدہ کیا ہو تو مقتدی کا دوسرا سجدہ معتبر نہیں پھر

سجدہ کر کے الٹا نماز قریب جائیگی یا سب احکام فقہان پر ملنے نماز فائزہ سے  
 فائزہ فائزہ کی قضا فرض اور واجب کی وجہ سنت کی سنت پر اور ایسا قضا  
 فرض فائزہ اور فرض و قیامین۔ فرض و قیامین ترتیب الزام پر یعنی جو پہلا وقت ہوگی جو  
 اسے پہلے پڑھے اور جو سیمے فوت ہوئی اسکو چھپے پڑھے مگر ترتیب قیامین یا دن و تو ایک  
 تحریری مبنی فکر کرے جو پہلے پڑھے اس سے پہلے یہ ہے مگر کچھ خصوصیتوں سے وجہ واجب  
 پہلے پڑھے لیکن مسکو پہلے پڑھا ہو دوسری نماز کہ بعد اسکو چھپے پڑھے لیکن فائزہ میں  
 دو فرض ہوگی رعایت ترتیب کے ساتھ ایک نفل لیکن فرض اور نفل فائزہ میں  
 ترتیب لازم نہیں اور ترتیب میں چند وقت سے ساقط ہوجاتی ہیں اہل سنت و جماعت  
 ہونے سے اور وقت کی تسبیح ترتیب ساقط ہونے کے بعد اگر وقت باقی ہو تو ترتیب  
 ہو کر گئی ہو مگر وقت باقی نہ ہو تو خود نہ کرے کسی چیز اگر ممکن ہو اور اگر نماز ظہر یا عصر کا قبل  
 متغیر ہوئے آفتاب کے گرنے یا عصر بالکل یا عصر حالت تغیر میں واقع ہو تو ترتیب ساقط  
 نہ ہوگی اور اگرچہ مکان پیدا کر اور دن نماز سے قبل غروب آفتاب کے لیکن ممکن نہ ہو  
 خارج ہونا ظہر سے قبل خیر نہ آفتاب کے تو ترتیب ساقط ہو جائیگی اسوقت نماز  
 عصر پڑھے اور بعد غروب آفتاب کے نماز عصر اور اگر سے دوم ترتیب ساقط ہوجاتی ہو لیکن  
 جاننے سے اور بچھونے والے میں الا حق کیا گیا ہو وہ شخص جو ترتیب کے فرض ہوئے  
 جہاں ہوا و زمین معتبر ہیں جہالت کی قسم یہ تو یہ بھی سیما میں داخل ہوا اور اگر  
 بھول کے نماز پڑھ لے کہ بعد نماز فائزہ ہوئی تو ترتیب خود نہ کر گئی و اگر نماز  
 وقتی کے خارج ہونے سے پیشتر یاد ہوئی تو خود کر گئی تو خود کر کے سولے سے فرض وقتی  
 از ایسی سیما کے فوت ہو جائے سے صحیح تر قول کے ہو جب اگرچہ متفرق وقت ہوئی ہو



اور فائزہ قدیم ہوئی یا جدید نہ ہو یہی متحد پر اور بھی صحیح تراور اسی پر فتویٰ ہو جس طرحی نماز کا وقت  
 نکل جانے کے ساتھ ترتیب ساقط ہو جاتی ہے جس ان چھ نماز فائزہ کو جب تک سب  
 قضا کر لیا کرتا ہے ترتیب لازم نہ ہوگی اور اگر ترتیب کو ترک کیا یعنی کسی شخص نے کوئی نماز  
 مثلاً نماز فجر نہ پڑھی اس کے بعد پانچ نمازیں یعنی دوسرے دن کی فجر تک پڑھیں ان کے لیے  
 نماز فجر فائزہ یا دوسری تو ان نمازوں کا وصفت یعنی فرض ہونا و قوت پڑیگا پس اگر  
 دوسری نماز فجر نہ پڑھی تو وقت میں بعد نماز یا قبل نماز کے آفتاب نکلنے کے پیشتر نماز فجر  
 فائزہ کو قضا کر لیا تو ان پانچوں نمازوں کا وصفت جاتا رہیگا یعنی نفل ہو جائیگی و اگر آفتاب  
 نکلنے کے بعد قضا کر لیا تو صحیح ہو جائیگی اور اگر کوئی شخص مرجعے اور اس کے ذمہ نمازیں  
 فائزہ ہوں اور وصیت کرے کہ فائزہ نہ پڑھے کی تو دیا جائے نہ نماز کے لیے او مصلح کیوں  
 یا دوسری چیز یا نہ فائزہ کے اور وصیت کرنی اس شخص کو لازم ہوگی جو قادر تھا فائزہ کے  
 اوپر اور ادا نہ کی اور ایسا ہی حکم پر ہر ترک اور یہ کفارہ میت کے مال کی تمہائی سے دیا جائے  
 اور اگر میت نے کچھ مال چھوڑا یا مستحق نہ ہو کہ سب کفاروں کو کافی ہو تو میت کے  
 وارث یا پیر کرین کہ نصف صاع گیہوں مثلاً قرض لین اور اسے فقیر کو حوالہ کرین پھر  
 فقیرہ گیہوں وارث کو سپرد کرے اور وارث پھر فقیر کو دیدے اسی طرح اتنی بار دوا کو مستحق  
 کہ کفارہ تمام ہو جائے و اگر اہل ہند تمام عمر کے کفاروں کی قیمت کے عوض میں ایک  
 قرآن مجید کیے بہا جو دیتے ہیں اور اگر نمازیں فائزہ کو میت کے وارثوں نے اس کے حکم سے  
 قضا کر لیا تو اس پر سے ساقط نہ ہوگی اور اسی طرح روزہ اور ایک فقیر کو نصف صاع سے کم دینا  
 جائز نہیں لیکن زیادتی کہ سب دینا جائز ہو بخلاف کفارہ قسم اور نماز اور افطار کے اور  
 مرض موت میں اپنی نماز کا فدیہ دینا صحیح نہ ہوگا اور اگر مرض موت میں اپنے روزہ کا فدیہ دیا ہو

تو درست ہو لیکن بعد موت کے اسکے رہنے کی محنت ثابت ہو گئی اور نماز کا قضا کرنا بھی قیست واجب ہو تو بعد موت ہی نماز میں فائز بنے ترتیب سے ادا ہو جاتی ہے اور انگو اکرون قریش کے لیے نماز کی وجہ سے یا در کسی حاجت کے باعث تاخیر کرے تو جائز ہے صحیح ترقول کے بموجب لیکن جب اپنے کام سے جتنی فرصت ملا کرے اسی قدر قضا پڑھ لیا کرے یہاں تک کہ تمام ہو جائے اور نماز سے خارج ہو تو تلاوت کا اور نذر مطلق اور ہر رمضان کی قضا وسعت دی گئی ہو یعنی ان تینوں کو چھ چھ لاکھ اور نذر معین کو اسی بوقت میں ادا کرنا واجب ہے اور نماز اور روزہ اور کوہ وغیرہ احکام شریعہ کے نہ جانتے سے بعد نماز کا جائز ہے اور حربی کے مسلمان جو ابوالحرث بن ابی ریحہ ہزار پانس سو بت قیام کی قضا نہ ہو گئی جیسے نہ قضا کرے مسلمان انکو چیز رائدہ موت میں فوت ہوئی ہوں اور جائز ہے لاہر قضا کی اسکی جو مرتبہ ہوئے کے قبل فوت ہوئی ہو اور لازم ہوگا مسلمان کو دوبارہ پڑھنا اس فرض کا جسکو یاد کیا اور اس کے بعد مرتبہ ہو گیا پھر اسی فرض کے وقت میں مسلمان ہوا اور اگر ایک لاکھ کے کو احتیاط ہو نماز عشا پڑھنے کے بعد اور وہ جاگا وقت فجر میں تو اسکو نماز عشا پڑھنی لازم ہو اور حالت مرض میں تیمم اور اشارت سے پڑھنا جائز ہے ان نمازین کا جو فوت ہوئی تھیں حالت صحت میں اور پھر حالت تنہا رستی میں انکو دوبارہ نہ پڑھنا اور نماز نماز قضا کا اعلان کر کے پڑھنا کر وہ تحریری ہو یا بسمحمد شہو اگر

[illegible][illegible]

کسی شخص نے سو سے پہلے رکن نماز پر دوسرے رکن کو مقدم کیا مثلاً قرآن کی قرات واجبہ کے قبل رکوع کیا پس عہدہ کرے اور قبل سجود کے قیام کی طرف قرات کے لیے عہد کرنا بھی جائز ہے یا کسی رکن نماز میں تاخیر کی بقدر ایک دن کے چپ رہے یا ذکر مشغول ہو کر کوئی ذکر زیادہ کر کے متلاویز کی اسٹھن میں تیسری رکعت کے لیے سبب بڑھادینے کے التحیات پر اللہ صلی علی محمد لیکن قول صحیح یہ کہ جب تک دعا الکل مجوز نہ کیگا عہد واجب نہ ہوگا یا کسی رکن نماز کو مکرر کیا مثلاً بیچ دو رکوع کیے یا نماز کے واجب اصلی کو سہواً تیز کیا مثلاً امام فہرست آواز سے قرات کرنے کے مقام میں آواز بلند کی یا بلند آواز سے قرات کرنے کے مقام میں آواز سست کی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن منفرد پر سجدہ سہو واجب ہونا لائق ہے صرف فہرست آواز سے قرات کرنے کے مقام میں بلند آواز کرنے سے اسی کی تصحیح ہوتی اور صحیح تر معین کرنا جہر و اخفا کا ہے اس قدر جائز ہو اس سے نماز دونوں مسئلوں جہر و اخفا میں کیونکہ کمتر سے تو بیجا ممکن نہیں بلکہ واجب اصلی کو ترک کیا مثلاً قعدہ اولی کو یا واجب اصلی کی ادائیں سہو یا تاخیر کی مثلاً دیر کے بعد سلام یا دایا تو واجب ہوتے ہیں نمازی پر دو سجدہ سہو کے لیے دہنی طور و خطایک سلام کے بعد اور یہ صحیح تر ہے اور سجدہ سہو کرنا قبل سلام کے جائز لیکن مکروہ ثری ہے اور اگر سجدہ صلی یعنی سجدہ نماز سہو لا ہو قعدہ اخیرہ کے بعد یا دایا تو قعدہ اخیرہ کو بیکار کر دیتا ہے جس سے سجدہ ادا کر کے پھر قعدہ کرے اور اسی طرح سجدہ تلاوت کا ہی قول مختار پر بخلاف سجدہ سہو کے کہ وہ قعدہ اخیرہ کو نہیں اٹھا سکتا اور مختار یہ کہ سجدہ سہو کے بعد کے قعدہ میں درود پڑھے اور دعا اور قول غیر مختار یہ کہ دونوں قعدوں میں پڑھے احتیاطاً اور سجدہ سہو کرے جبکہ وقت نماز کی صلاحیت رکھتا ہو پس اگر آفتاب نکل آوے نماز فجر میں بعد

سلام کی آفتاب سرخ ہو جائے کہ بعد سلام کے نماز قضائیں یا نمازی سے پانی جائے  
 دیر کرتے جو قلع کرتے نماز پڑھ کر تو سجدہ سو ساقط ہو جائیگا اگر کسی روز کی نماز عشر  
 ادا کرنے میں کیفیت واقع ہو تو سجدہ سو ساقط ہوگا اور ایک نماز میں چپ سو  
 ہونے سے بھی دو سجدے کفایت ہیں اور اگر مقتدی کو سہو لاقی ہو تو بدوین سہو امام کے  
 سجدہ سو کرے اگر کسی نے ایک سجدہ سو کے بعد اقتدا کی تو ایک ہی سجدہ کرے اگر  
 دو نوین سجدہ دن کے بعد اقتدا کی تو ایک سجدہ بھی نہ کرے اور مسبوق سجدہ کرے اپنے  
 امام کے ساتھ ہر حال میں اپنی خواہ مسبوق کی اقتدا سے پہلے امام کو سہو ہوا ہو یا بعد  
 اقتدا کے پھر مسبوق سجدہ سو کے بعد اپنی باقی نماز پڑھے اور اگر اس باقی میں  
 سہو ہو جائے تو دوبارہ سجدہ کرے اگر اپنے امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور اپنی نماز کے  
 آخر میں کر لیا گو اسکو باقی نماز میں سہو ہوا ہو یا نہیں تو کافی ہوگا اور اسی طرح لاقی پر  
 سجدہ واجب ہو اسکا امام کے سہو سے گروہ سجدہ کرے اپنی نماز کے آخر میں اور اگر  
 لاقی نے سجدہ کیا اپنے امام کے ساتھ تو دوبارہ سجدہ کرے اور قمر مسافر کے پیچھے مثل  
 مسبوق کے ہو یعنی اس کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر معمول گیا نمازی قعدہ اولی نماز نفل کا  
 اور کثرت اور کیا و بیچہ بلکہ جب تک اس قیام کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور اگر نماز فرض اور واجب کا  
 قعدہ اولی معمول کیا اور اتنے لگا پھر قعدہ کو ادا کیا پس اگر قعدہ سے قریب تر ہو یعنی نیچے کا  
 اور حاجت سیدھا لکھ نہیں ہو ایسا نہیں ہو سب و صحیح تر ہو قیڈہ بنا نا واجب ہو اور اس پر  
 سجدہ سو نہیں بھی صحیح تر ہو اور اگر نیچے کے کو جس سے سیدھا لکھنا ہو گیا ہو تو اب  
 نہ بیٹھے اور سجدہ سو کرے اگر قعدہ کی طرف خود کرے گا تو گو نماز میں سادہ آوے گا لکھنا ہو گا  
 اور سجدہ سو واجب ہوگا یہی قول شایع حق زیادہ پر چنانچہ تحقیق کیا ہے کہ کمال الدین

اور یہی حق ہے اور تفصیل امام موفرقہ کے لیے ہو لیکن اگر امام دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گیا اور ایک مقتدی بوجہ کے سیدھا کھڑا ہو گیا تو لازم ہو کہ بیٹھ جائے اور تشدد پڑے اگرچہ امام کے ساتھ ششیری رکعت کے نہ ملے کا خوف ہو اور اگر قبول کیا نمازی قعدہ اخیرہ کو اور کھڑا ہو گیا زائد رکعت کے لیے تو خود کرے جب تک کہ رکعت زائد کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور سجدہ نہ ہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہو یا سہواً تو ہو جائیگا فرض اٹکا نفل وقت اٹھانے اسکی پیشانی کے سجدے سے اسی پر فتویٰ ہو اور ایک اور رکعت ملائے اگرچہ نماز عصر اور فجر میں ہو اگر چاہے اور سجدہ سہو نہ کرے صحیح تر قول کے بموجب اور نماز مغرب میں نہ ملائے اور اگر نمازی بیٹھا آخر رکعت میں مقدار التحیات الہی کے پھر کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے اور سلام پھیرے گو کھڑا ہو اسلام پھر ناجی صحیح ہو اور اگر امام کھڑا ہو گیا تو صحیح یہ کہ مقتدی امام کا انتظار کریں پس اگر وہ بیٹھ جائے تو اسکی متابعت کریں اور اگر امام سجدہ کرے رکعت زائد کے لیے تو مقتدی سلام پھیر دیں کیونکہ فرض تمام ہو گیا اور امام نہ کو چھٹی رکعت ملائے اگرچہ نماز عصر اور ملاوے یا پنجویں رکعت مغرب میں اور چوتھی رکعت نماز فجر میں اسی کا فتویٰ ہو تاکہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور ملا نا ہو کہ زیادہ ہو ورنہ ملائے بلکہ ایک ہی رکعت پر قطع کر دے تو اس پر قصا لازم نہ ہو گی تو دو دنوں میں سجدہ سہو کرے اور یہ دونوں رکعتیں زائد قائم مقام سنت ہو کہ وہ فرضوں کے بعد کی نہ ہو گی صحیح تر قول میں اور اگر نمازی اقتدا کرے پیچھے امام کے ان دونوں نماز رکعتوں میں تو وہ بھی چار رکعت پڑھے اور اگر مقتدی ان دونوں رکعتوں کو توڑ دے تو صرف انہیں دونوں کی قصا کرے اسی پر فتویٰ ہو اگر امام قعدہ اخیرہ میں بیٹھا ہو ورنہ چار رکعت قصا کرے اور اگر ترک کیا قعدہ اولیٰ کو نفل میں سہو سے تو سجدہ سہو کرے

اور یہ غارتہ نہ ہوگی اور ہم کہتے ہیں کہ نمازی ہو و کہے بعد کی طرف جب تک  
 تیسری رکعت نفل کو سجدہ سے مقید نہ کیا ہو اور اس نمازی کا سلام پھیر دینا چہرہ  
 سجدہ ہو یا اسکو نماز سے باہر کر دینا ہو مگر ملتوی طور پر یعنی اگر اب سجدہ کرے گا تو  
 نماز میں پھر عود کرے گا و اگر سجدہ نہ کرے گا تو عود نہ کرے گا اور اگر نمازی سجدہ نہ ہو یا سہو  
 یعنی نماز کا بحوالہ ہو سجدہ یا سجدہ تلاوت کو یا د و نون کو یا تینون کو بحال کیا تو جب  
 یاد آئیں اور سجدہ کے اندر ہو تو اسپر اسکا ادا کرنا لازم ہوگا اگرچہ قبل سے پھر جلتا اور  
 اگر محض یمن ہو پس اگر یاد کیا قبل اسکے کہ تجاوز کر جائے صفوں سے پیچھے یاد لےنے  
 یا یمنین تو عود کرے طرف تھما سانس چہرہ کے جا سپرے اور اگر چلا آگے ملے پس صحیح تر  
 موضع اسکے ہو و کا ہو یا ستر کا اگر ہو پس یاس بنا پر اگر کسی شخص نے بعد یا خیر کے  
 بعد سلام پھیرا اور اسپر سجدہ سہو ہو تو اب کوئی شخص اگر اسکو نماز میں سمجھا کہ ادا  
 کرے تو صحیح ہوگا بشرطیکہ بعد اقداس کے تمام سجدہ سہو کرے و اگر نہ کرے گا تو اقداس درست  
 نہ ہوگا اور اگر بعد سلام کے سجدہ سہو سے پیشتر نمازی نے قعدہ کیا یا سبائے نہ کرنے  
 اسوقت اقامت کی نیت کی تو صحیح ہے کہ نمازی کا وضو باطل ہوگا اور اسکی نماز  
 نہ بد لیگی اسکے بعد سجدہ سہو کرے یا نہ کرے لیکن اس مقدمہ سے نماز سے بالکل  
 خارج ہو گیا اور سجدہ سہو اسپر سے ساقط ہو گیا اور اگر نماز کے پڑھنے و اسلئے مثلا  
 دو رکعتوں پر نماز کے پورا ہونے کے وہم سے سلام پھیرا تو نماز باطل نہ ہوگی چار رکعت  
 پوری کرے اور سجدہ سہو کرے بخلاف اس صورت کے کہ سلام پھیرا اس مکان پر کہ  
 گھر کی فرض دو رکعتیں ہیں اس طرح کہ خیال کر دیا کہ میں مسافر ہوں یا یہ کہ نماز چہرہ  
 یا تو مسلم نے مکان کیا کہ نماز کی فرض دو رکعتیں ہیں یا نماز عشا میں مشغول تھا

اسکو تراویح کا گمان کر کے سلام پھیر دیا یا سلام پھیر اس حال میں کہ اسکو یاد ہو کہ پھیر  
ایک رکعت باقی ہے اور اس سبب صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے اور معتد کتابوں میں اسی  
قول پر یقین کیا ہے اور جس نماز میں جماعت کثیر ہو ان میں سجدہ سہو کا ترک اولیٰ ہے  
تاکہ لوگ تشویش میں نہ پڑ جائیں اور اسی پر یقین کیا گیا ہے اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا  
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال اس کے نہیں کیا میں آدمی ہوں بلکہ تمہارا  
ہمولا ہوں جیسے تم بھوتے ہو پس جب وقت بھولوں میں پس یاد دلاؤ تمکو کہ لا یغلب علیکم  
فصل سجدہ سہو کے بیان میں فقہاء لیکن سہو لیسان ہونا انبیاء پر اسمیں جو متعلق ساتھ  
رسالت اور پونچانے احکام کے ہو جائز نہیں اور اسکے سولے افعال میں جائز ہے  
تکمیل الایمان ذکر میں نبوت مریم و آسیہ وغیرہ کے اور اگر نماز میں شک ہو کہ رکعتیں  
چھ ہیں پس اگر اول بار شک ہو اور اسی قول پر میں اکثر شایع تو نماز قطع کر دے  
اور تیسرے سلام سے قطع کرنا اولیٰ ہے اور سر نو سے پڑھے و اگر اکثر شک ہو جائے کہ تیسرا ہو  
تو ظن غالب پر عمل کرے و اگر ظن ظن کا حاصل نہ ہو تو کم کو اختیار کرے اور ہر رکعت میں  
قبضہ کر کے تمام کرے اور اگر شک کرنے والا سوچنے کی حالت میں بقدر اولے رکعت کے  
مشغول ذکر میں نہ رہا اولے رکعت سے باز رہا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اس سے کم  
نہ کرے میں سجدہ سہو نہیں اور خارج نماز میں شک کا اعتبار نہیں مگر صورتیں میں  
اور اگر خبر دی نمازی کو ایک شخص عدل یعنی سچے آدمی نے کہ اس نے چار رکعتیں نہیں  
پڑھیں اور اس نے شک کیا خبر دینے والے کے سچے اور جو ٹھٹھے ہونے میں تو اس نماز کو  
سر نو سے پڑھے احتیاطاً اور اگر نمازی کو اپنے پورے پڑھے کا یقین ہے تو خبر دینے والے کے  
قول پر عمل کرے اور اگر اختلاف کیا امام اور مقتدیوں نے پس اگر امام کو یقین

اپنے معجز پڑھے گا ہو تو سر نو سے نہ پڑھے لیکن قوم سر نو سے پڑھے و اگر یقین نہ ہو تو  
مقتدیوں کے کہنے کے بموجب نماز سر نو سے پڑھے اور اگر شک کیا کہ شروع کی تکبیر  
کئی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ حدث ہوا ہو یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ پڑھے پر نجاست  
لگی ہو یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ مسح اپنے سر کا کیا ہو یا نہین خواہ یہ شک اول مرتبہ ہو  
تو اول صورت میں نماز سر نو سے پڑھے اور دوسری میں وضو کرے اور تیسری میں  
نجاست کو دھو کے پاک کرے اور چوتھی میں مسح کرے اور اگر اول مرتبہ نہ ہو تو اس  
شک کا اعتبار نہین اور یہ حکم آثار و ضو یا نماز میں شک ہوئے گا ہو اور بعد فراموشی شک  
اعتبار نہین باب نماز بیمار کے احکام میں جس شخص کو کھڑا ہونا دشوار ہو  
بسبب اس عذر کے جس سے نماز بیچہ کے پڑھنی درست ہو اور وہ یہ جو کہ نماز کی کو  
کھڑے ہونے سے ضرر پہونچے اسی پر فتویٰ ہو یا خوف کرے بیماری کے بڑھ جانے کا  
یا دیر کر اچھا ہونے کا یا دوران ضرر ہو یا قیام سے بہت دور ہو یا خوف ہو کہ اگر نماز  
کھڑا ہو سکے پڑھ لے گا تو پیشاب جاری ہو جائیگا یا روزہ رکھنا دشوار ہو جائیگا تو وہ  
شخص بیچہ کے نماز پڑھے اگرچہ تکبیر پر یا کسی آدمی پر سہارا دیکے بیٹھے کیونکہ یہ  
بیٹھنا اس پر لازم ہے قول مختار کے بموجب اور اگر بطور قعدہ تشہد کے بیٹھ سکے  
تو اسی طرح بیٹھنا بہتر ہے ورنہ جو وضع اس کو سہل معلوم ہو اسی طرح بیٹھے لیکن تشہد  
پڑھنے کی حالت میں بطور قعدہ تشہد کے بیٹھے اور نماز پڑھے بیٹھ کے رکوع اور  
سجود سے یعنی اشارے سے نہ پڑھے ایسے کہ جن ارکان کو کامل ادا کر سکتا ہو ان کو  
ناقص کرنا نہ چاہیے بدون ضرورت کے اور جس شخص کو ٹھوڑے سے قیام پر قدرت ہو  
وہ تحریمہ کھڑے ہو سکے کہے اور بقدر قرأت کھڑا ہو سکے پڑھ سکے اس قدر پڑھے



بچھڑ چیا جو اگر کھڑا نہ رہ سکے یہی نہ سب صحیح ہو اور اگر سہارا سے کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو سہارا سے کھڑا ہو ورنہ اسکی نماز کافی نہ ہوگی اور اگر سجدہ نہ ہو سکے تو اشارہ کرے بیٹھکے اور بیٹھکے اشارہ سے پڑھنا افضل ہے کھڑے ہو کے اشارہ کرنے سے اور اپنے سجدہ کو زیادہ پست کرے بہ نسبت رکوع کے کہ بدون اسکے سجدہ جائز نہ ہوگا اور سجدہ کے لیے کوئی چیز اٹھا لیا لیے نہ کر و نہ تحریر کی لیکن اگر وہ زمین پر رکھی ہو تو کر و نہ بین اور اگر سجدہ کے لیے کوئی چیز اٹھا کے سر کو لگائے بالکل نہ جھکے جھکے کر کو سجے کم یا ایسے برابر تو سجدہ جائز نہ ہوگا اور اگر نمازی کو بیٹھنا دشوار ہو تو چیت لیٹ کے اشارہ کرنا افضل ہے قول مستند کے بموجب اور دونوں پانوں قبلہ کی جانب کرے اور نہ زانوؤں کو کھڑا کرے اور سر لپٹا تھوڑا سا اٹھائے تاکہ اسکا چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے یا لیٹے بائیں یا دایہ کی طرف اور منہ کو قبلہ کی طرف اور جب ارکان نماز عاجز رہی کے باعث سے ساقط ہو جائے تب میں تو شرط بطریق اولی ساقط ہو جائینگے ہاں وقت ساقط نہیں ہوتا اور عاودہ نہ کرے ان نمازوں کا چاروں ارکان یا شرط کے ساقط ہو جانے سے پڑھے اور اگر اشارہ سر سے بھی دشوار ہو جائے اور مرض دن رات سے زیادہ رہا پس اسکو ہوش رہا ہو یا نہ نماز حالت مرض کی قضا نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے اور اگر ایک دن رات مرض رہا عقل کے ساتھ تو اسکی قضا کرے اگر صحت پاوے پس اگر اسقدر زمانہ کی حالت مرض میں نہ قادر ہو نماز کا اشارہ سر سے بھی کرنے پر اور نہ جائے تو قضا لازم نہیں حتی کہ وصیت بھی لازم نہیں اور اگر مرض دن رات سے کم رہا اور عقل نہ رہی تو قضا لازم نہیں اور جس مرض کو یاد نہ رہتا ہو رکعتوں اور سجدوں کا شمار سبب بالاحتی ہونے اور نگہ کے تو امیر اسے نماز لازم نہیں و گرد و سر کے شخص کے سکھانے سے اور اگر چٹا تو چائیسے

کہ کافی ہو اور اگر نمازی کو نماز میں مرض لاحق ہو تو تمام کرے ان افعال سے جنہیں قادر ہو  
 قول ستمہ کے بموجب اور اشارہ نہ کرے اپنی آنکھ اور دل اور ابرو سے اور اگر ٹپچے ہو  
 رکوع و سجود سے نماز پڑھنے کی حالت میں قیام پر قادر ہو جائے تو کھڑے ہو کے وہی نماز  
 تمام کرے دیگر اشاروں سے لو کہ اسے انکی حالت میں رکوع و سجود پر قادر ہو جائے تو سر حرکت  
 پڑے بنا نہ کرے مگر اس صورت میں کہ رکوع اور سجود کے لیے اشارہ کرے سے پیشتر  
 تندرست ہو گیا ہو اسی طرح اگر اشارہ کرتا ہو لیٹا ہو اچھڑا ہو قادر ہو جائے بیٹھنے پر اور نہ قادر  
 رکوع و سجود پر تو وہ نہ نوٹے پڑے قول مختار کے بموجب تو نفل پڑھنے والے کو چاہیے عمر  
 سہارا دینا کسی خیر پر شل عصا یا دیوار کے بدون کراہت کے اگر تمکک گیا ہو اور  
 بدون تمکک کے سہارا دینا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کشتی میں پڑھ رہی ہو تو فرض و  
 واجب و سنت فجر اسپر درست ہوگی کہ اسکا حکم مثل میں کے ہو صحیح تر قول میں دیگر  
 ٹھہری نہ ہو اور نمازی کنارہ پر اتر سکتا ہے تو نماز میں مذکورہ اسپر درست نہو نگی شیخی  
 اتر کے پڑے کیونکہ اسوقت میں اسکا حکم سواری کے جانور کا سا ہوگا اگر اترنا ممکن ہو  
 تو اگرچہ اسپر بیٹھیکے بھی پڑھنا جائز ہے لیکن کھڑے ہو کے پڑھنا افضل ہے اور لازم ہے کہ  
 قبلہ رخ ہونا تحریم کے وقت اور جبکہ کشتی گھوم جایا کرے اور اگر قبلہ رخ ہونا ممکن ہو  
 تو نماز میں تاخیر کرے جبکہ فوت ہونے کا خوف ہو تو ظاہر ہے کہ شخص عاجز کا قبلہ وہی ہو  
 جس طرف وہ قادر ہو اور اگر امام ہو ایک قوم کا دو کشتیوں بندہ می ہوئی میں تو صحیح و  
 وگرنہ پاس پاس نہ بندہ می ہوں تو صحیح نہیں اور اگر کسی کو جنون یا بیہوشی ہوئی اور  
 ابی یوسف کے نزدیک اسی حالت میں بقدر ایک دن رات کے زمانہ گزر گیا اور امام  
 محمد کے نزدیک تو صحیح تر ہے کہ کشتی اسی حالت میں گزر گیا تو نماز فائتہ کی

قضا لازم نہیں تو اگر اس مدت میں اسکو افاقہ ہوتا ہو اور افاقہ کا وقت معین ہو مثلاً صبح کے وقت تو قضا پڑھے اور اگر رائل ہوئی عقل نمازی کی ہوئی یا شراب یا کسی دوسرے تو اسکو قضا پڑھنے کے وقت کی نمازوں کا لازم ہو اگرچہ مدت بیہوشی بہت ہو ایسے کہ یہ بیہوشی خود بندہ کے فعل سے ہی مثل سو رہنے کے اور اگر قادر ہو اور بتا آدمی نماز پڑھنے پر اشارے بدون عمل کثیر کے اس طرح کہ کوئی خیر سہارے کو لگتی ہو یا پیرنا خوب جانتا ہو تو اسکو اوپر دینا لازم ہو اگرچہ بدون عمل کثیر کے نہ پڑھ سکے تو ادا لازم نہیں نہ نماز لازم ہو اور اگر طیب حادث مسلمانی نہ چت لیٹے رہنے کا نمازی کو حکم کیا بسبب پانی نکال دینے کے اسکی آنکھ سے تو وہ نماز اشارہ سے پڑھے ایسے کہ جیسے جان کا بچانا فرض ہو ویسے ہی اعضا کا بچانا فرض ہو یا ب سجدۃ تلاوت متبب سجدۃ تلاوت کے تین میں اول تلاوت اگرچہ سماع نہ پایا جائے مثلاً اہرے آدمی کا پڑھنا دوم سننا ایہ سجدہ کا اگرچہ فارسی میں ہو اور یہ شرط پڑھنے والے اور مقتدی کے سوا دوسرے شخص کے لیے ہو وگرنہ اسکو خبر نہ کہ یہ ایہ سجدہ ہی تو وہ بخود پڑھتا ہو مقتدی ہونا اس شخص کے پیچھے جو ایہ سجدہ پڑھے کہ اقتدا کرنا بھی شرط ہو سجدہ کے واجب ہونے کی اگرچہ مقتدی نہ ہونے اور اگرچہ موجود نہ ہو ایہ سجدہ کو پڑھنے کے وقت اور اگر مقتدی ایہ سجدہ کو پڑھے تو سجدہ نہ کرے وہ خود نہ اس کے ساتھی مقتدی نہ اسکا امام لیکن جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو یا دوسری نماز پڑھتا ہو اکیلے ہو خواہ امام وہ سجدہ کرے اور نماز کے شرائط اس سجدہ کے بھی ہیں لیکن اس کے لیے جدا تشریح کرتا اور یہ نیت کہ فلاں آیت کا سجدہ ہو شرط نہیں مگر یہ نیت کہ یہ سجدہ تلاوت کا ہو شرط ہو اور یوں نیت کرے سجدۃ تلاوت کی اور سجدہ شکر کی

تَكُونُ أَنْ تَسْجُدَ سَجْدَةً التَّلَاوَةِ أَوْ سَجْدَةً التَّكْبِيرِ لِلَّهِ تَعَالَى سَجْدَةً وَاحِدَةً  
 ولے اللہ تعالیٰ کے سجدہ تلاوت کا یا سجدہ تکریم کا اور سجدہ تلاوت کی مفسد ہو  
 جو نماز کی مفسد ہو لیکن عورت کا یا آدمی جو نماز مفسد نہیں اور اس سجدہ کے اندر قہر  
 و غم نہیں جانا اور رکن اس کا سر پہ پایہ یا بدل اس کا مثل اگر کسی کرنا نماز پڑھنے والے  
 اور اشارہ ہمارا کا اور سوار کا اگر حالت سواری میں شہر کے باہر سجدہ واجب ہو  
 گویا زمین اور ترپڑا ہوا اور سجدہ تلاوت ایک سجدہ ہو درمیان دو تکبیریں ہوں گے  
 اگر امام ہو تو پچار کے لئے یعنی ایک بار اللہ اکبر کہے سجدہ میں جانے کے وقت اور  
 دوسری بار کہے سر اٹھانے کے وقت اور درمیان دو قیام مستحب کے یعنی سر اٹھا کر  
 سجدہ میں جانا اور بعد سجدہ کے کھڑا ہو جانا مستحب ہو بدو نہ اتمہ اٹھانے کے تکبیر  
 کہنے کے وقت اور بدو نہ تشهد اور سلام کے اور قیام ثانی کی روایت کو اکیلا  
 صاحب نہیں پس مذکور کیا ہو اور سجدہ تلاوت میں تسبیح سجدہ کی کہ تسبیح تر قولین  
 و کر نفل ہو یا نماز میں نہ تو چاہے تسبیح سجدہ کی یا تسبیح اربعین یا تسبیح اربعین  
 یا اویس یا سورۃ بن سے جسے چاہے پڑھے اور سجدہ تلاوت اس شخص پر واجب ہوا جو  
 جو نماز کے واجب ہونے کا اہل ہو اور اگر نہ کرنے کے اعتبار سے یعنی اسی وقت اہل ہو  
 یا اہل ہو قضا کے اعتبار سے یعنی اس وقت نہ اہل ہو دوسرے وقت ہو مثلاً جب نماز  
 متوالا اور سوئے الا پس سجدہ واجب نہیں کافر اور نابالغ پر اور اس پر اگر کسی  
 ایک دن رات سے زیادہ جنون ہے اور اسی طرح واجب نہیں حائض اور نفسا پر  
 خواہ وہ سب اسے پڑھیں یا سیناں اور آدمی کے پڑھنے سے سجدہ تلاوت واجب ہے  
 بشرطیکہ تلاوت صحیح کرتا ہو اور اسکی صحت کی تمیز کرتا ہو پس اگر پڑھنے سے اسکی ایک بار

کلمہ پڑھنے والے سے یا نبی کے ساتھ پڑھنے والے یا سونے والے سے یا بیہوش سے یا جنوں سے سنے تو واجب نہیں ہوتا لیکن سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے اس شخص پر جو نابالغ سے بزرگ سجدہ سنے حالانکہ نابالغ اسکا اہل نہیں اور سجدہ تلاوت کے ادا کرنے پر تاخیر کرنی مکروہ تحریمی ہو اگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر عورت نے کئی سجدہ پڑھے اور سجدہ کیا یہاں تک کہ حائض ہوئی تو اس پر سے سجدہ ساقط ہو جاتا ہے اور اگر ایہ سجدہ امام سے سنی ہو جس رکعت میں امام نے کئی سجدہ پڑھے یا جو امین سجدہ امام سے پیشتر اگر اسکی اقتدار کرے تو اس کے ساتھ سجدہ کرے و اگر سجدہ تلاوت کے بعد اقتدار کرے تو اس پر سے سجدہ ساقط ہو جائیگا و اگر دوسری رکعت میں اقتدار کرے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے اور اگر پڑھے ایہ سجدہ کو نماز کے اندر تو سجدہ تلاوت نماز کے اندر کرے خارج نماز سے نہ کرے اور اگر نماز کے اندر نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا پس لازم ہوگی اسکو توبہ اور اگر کسی حدیث سے نماز ٹوٹ جائے تو بھی سجدہ کرے لیکن اگر حیض سے نماز ٹوٹ جائیگی تو عورت پر سے سجدہ تلاوت ساقط ہو جائیگا اور اگر فاسد ہوئی نماز بعد سجدہ تلاوت کرنے کے تو عادیہ سجدہ تلاوت کا نہ کرے اور اگر کسی شخص نے نماز کے اندر کئی سجدہ پڑھے اور اس کے لیے رکوع کیا سو اسے رکوع نماز کے یا سجدہ کیا سو اسے سجدہ نماز کے تو سجدہ تلاوت ادا ہو جائیگا اسی طرح خارج نماز میں رکوع یا سجدہ سے ادا ہوگا مگر رکوع میں یہ شرط ہے کہ فوراً ہو بلا تاخیر و اگر تاخیر کرے گا تو پھر سجدہ تلاوت کے واسطے سجدہ خاص چاہیے خواہ نماز کے اندر ہو یا نہ ہو اور ادا ہو جائے سجدہ تلاوت نماز کے رکوع سے بھی جبکہ رکوع کرے تین آیتوں کے پڑھنے سے پیشتر ظاہر قول کے بموجب اور نیت کرے کہ یہ رکوع اپنی نماز کے لیے اور سجدہ تلاوت کے لیے کہ تاہم ن راجح قول پر اور اسی طرح

۱۵  
 ادھر تاہو سجدۃ تلاوت نماز کے سجدہ سے بھی اگر فوراً سجدہ کر لے اگر چہ نیت نہ کی ہو کہ یہ  
 سجدۃ تلاوت کا ہو اور اگر امام نے آیت تلاوت پڑھ کر رکوع میں سجدۃ تلاوت کی نیت کی  
 اور اسکے مقتدی نے نیت نہ کی تو مقتدی کو امام کی نیت کافی نہوگی پس جبکہ امام  
 سلام پھیرے تب مقتدی سجدۃ تلاوت کرے اور اعادہ کرے قعدہ اخیرہ کا اور مجہول  
 کرنا چاہیے اس صورت کو نماز جبری پر اسلئے کہ نماز ستری میں مقتدی کو گنہگار معلوم ہو گا  
 کہ امام نے ایسے سجدہ پڑھی اور نماز ستری میں مقتدی حکم کیے جائیں سجدۃ تلاوت کرنے کے  
 بعد سلام امام کے اور خبردار کرے امام انکو بعد سلام کے قبل اسکے کہ وہ کلام کریں  
 اور سجدہ سے باہر نکلیں ہاں اگر امام نے رکوع میں سجدۃ تلاوت کی نیت نہ کی بلکہ سجدہ میں کی  
 یا کہیں نہ کی تو مقتدی پر کچھ نہیں خواہ مقتدی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر امام نے  
 سجدۃ تلاوت کیا اور مقتدی نے خیال کیا کہ امام نے رکوع کیا تو جو شخص رکوع میں  
 وہ رکوع کو ترک کر کے سجدۃ تلاوت کرے اور جس نے رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا اسے  
 وہ سجدۃ تلاوت سے کافی ہو گا اور جس نے رکوع کیا اور دو سجدے کیے اسکی وہ پوری  
 ایک رکعت ہو گئی اور زیادتی ایک رکعت کی منفسد نماز ہو اور اگر امام یا مقتدی یا ستر  
 یعنی تہا نماز پڑھنے والے نے ایسے سجدہ اپنے غیر سے سنی اور وہ غیر امام ہو یا مقتدی  
 یا منفر و یا وہ شخص جو نماز نہ پڑھتا ہو تو نماز کے بعد سجدۃ تلاوت کرے تا اگر نماز کے  
 اندر سجدہ کر گیا تو اسکو کافی نہو گا اور اسکا اعادہ لازم ہو گا تا اس نماز کا تکمیل  
 اگر کسی شخص نے نماز پڑھنے کی حالت میں ایسے سجدہ پڑھی خواہ اپنے ساتھ مقتدی یا  
 سولے دوسرے شخص سے سُننے کے پیشتر خواہ بعد سُننے کے پھر اسے لیجئے  
 نماز کے اندر کیا تو اس سجدہ کا اعادہ نہیں آوے اگر نماز کے باہر آئے سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرے

پھر نماز میں اسی آیت کو پڑھا تو دوسرا سجدہ کرے وگرنہ سجدہ کی غفلت پڑھی اور پھر آیت سجدہ پڑھی  
تو نماز میں ایک ہی بار سجدہ تلاوت کر لینا دونوں سجدوں کے لیے کفایت ہے اگر مجلس  
اور آیت ایک ہو وگرنہ نماز میں نہ کیا تو دونوں سجدے ساقط ہو گئے صحیح تر قول میں اور  
یہ گنہگار ہو گا اور اگر کر پڑھا آیت سجدہ کو دو مجلسوں میں تو سجدہ کر کرنا واجب ہو گا اور  
ایک مجلس میں کر رواجینہ ہو گا بلکہ ایک سجدہ کافی ہے اور سجدہ تلاوت مکرر اور اگر اہل ہر ایک  
تین سبب سے واجب ہو جائے اول اختلاف تلاوت کا دوم اختلاف سننے کا سوم  
اختلاف مجلس کا اور پہلے دو سببوں سے غرض بدلنا آیتوں کا یعنی اگر ایک ہی  
مجلس میں مختلف آیتیں سجدہ کی پڑھی گئیں یا سنی گئیں تو قرآن و آیات کے برابر سجدے  
واجب ہونگے اور اختلاف مجلس کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی کہ ایک مجلس سے دوسری میں  
دو قیام سے زیادہ چل کر پہنچے آئیں یہ شرط ہے کہ دونوں مکانوں کا ایک حکم نہ ہو مثلاً  
چھوٹی مسجد یا گھر کی مختلف جگہ کہ ان کا حکم ایک ہی مکان کا ہو پس اگر ایک ہی آیت سجدہ  
مسجد یا گھر کے کئی کونوں میں پڑھی گئی تو سجدہ ایک ہی واجب ہو گا اور دوسری قسم  
اختلاف مجلس کی حقیقی ہے وہ یہ ہے کہ دو دفعہ پڑھنے کے درمیان میں عمل کثیر کیا ہو مثلاً  
خرید و فروخت یا عقد نکاح یا کھانا یا تین قدم چلنا وغیرہ تو اس صورت میں بھی سجدہ  
مکرر ہو جائیگا اگر عمل قلیل کیا ہو مثلاً آیت سجدہ پڑھ کر ایک گھونٹ پانی پیا یا ایک لقمہ  
کھالیا یا دو قدم چلا پس اس آیت کو پڑھا تو سجدہ تلاوت ایک ہی کافی ہو گا اور مستحب نہیں  
دوسرے پڑھ کر نا اس جگہ جہاں ایک کافی ہو اور بنا سجدہ کی تدخل پر یعنی ایک سجدہ  
دوسرے کا تابع ہو جائے واسطے دور کرنے حرج کے بشرطیکہ آیت اور مجلس ایک ہو اسی طرح  
اگر ایک آیت کو دو دفعہ پڑھا اور اسی کو اسی مجلس میں دوسرے سے سناتا بھی ایک ہی سجدہ

واجب ہوگا پس قائم مقام ہوگا ایک سجدہ سبب کے، داخل میں اپنے پیشتر کے اور بعد کے  
سجدوں کے یعنی اگر کسی شخص نے ایک مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ مثلاً پانچ بار پڑھی  
اس طرح کہ تین بار پڑھ کر سجدہ تلاوت کر لیا پھر دوبار پڑھی تو وہ ہی ایک سجدہ جو کیا ہی  
سب کی طرح کافی ہو گیا اور تاننا تکبیر کا آتے جاتے میں آوڑ چلا جانا پڑھنے والے کا  
درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر آوڑ پیرا اس کا نہر یا جوش میں بدلنا جو مجلس  
یا آیت کا پس واجب ہوگا ایک اور سجدہ یا کئی سجدے مثلاً تاننا تنے میں ایک ہی آیت  
جالتے میں پڑھی اور وہی واپس آنے کے وقت تو گویا دو مجلسوں میں پڑھی اور آیت کا  
بدلنا ہوگا سننے والے کے حق میں مثلاً سننے والے نے اسی آیت کو ایک شاخ پر بیٹھا تو  
اسی کو دوسری پر تو گویا آسنے دو آیتوں کو سنا تھا اور کونوں سجدہ اور گھر اور کشتی  
چلنے والی اور فصل قلیل کے جیسے دو قسموں کا کھانا دریاں میں دبار کی تلاوت کا  
اور گھر آمو جانا اور سلام کا جواب دینا کہ اس سے مجلس نہیں بدلتی اور اسی طرح  
سوار کی کے چلتے جانور پر اگر نماز پڑھتا ہو تو مجلس نہ ہوگی و اگر سوار کی پر نماز  
پڑھتا ہو تو سجدہ مکرر ہو جائیگا جیسے مکرر ہوتا ہی سجدہ سننے والے پر اگر سننے والے کی  
مجلس بدل جائے یہاں تک کہ اگر مکرر پڑھا آیت سجدہ کو سوار کی پر نماز پڑھتے ہو  
اور اس کا غلام پیادہ چلتا ہو تو سوار پر سجدہ مکرر نہ ہوگا بلکہ غلام پر مکرر ہوگا اور نہیں  
مکرر ہوتا سجدہ سننے والے پر اس کے برعکس میں قول مفتی بہ پر مثلاً تلاوت کرنے والا  
پڑھتا با تا ہو اور سننے والا ایک جگہ بیٹھا ہو تو سننے والے پر سجدہ مکرر نہ ہوگا بشرطیکہ آیت  
ایک ہو اور مکررہ تحریری ہو چھوڑ دینا آیت سجدہ کا اور پڑھنا باقی سورہ کا اور صرف آیت سجدہ  
پڑھنی اور باقی سورہ نہ پڑھنی مکررہ نہیں لیکن مستحب ہو لانا ایک یا دو آیتوں کا اس کے ساتھ



خواہ بیشتر مال ہو یا بعد اور مناسب ہو نہ سنا یا اگر سجدہ کا آٹھ سنیے نہ کرے اور سجدہ کے لیے  
 آمادہ نہ ہو یا سنیے والے کا حال معلوم نہ ہو اور جو شخص کام میں مشغول ہو اور آئیہ سجدہ کو  
 سننے تو اس پر سجدہ کے واجب ہونے کی تصحیح میں اختلاف ہو صحیح ترین یہ کہ واجب نہیں کیونکہ  
 سنیے جو سبب ہو واجب ہونے کا اور ایک قول میں شرط ہو یہ پانچ نہیں گیا اور اگر سنا آئیہ  
 سجدہ کو ایک قوم سے یعنی انہیں کے ہر ایک شخص سے ایک ایک حرف آئیہ سجدہ کا  
 سنا تو سنیے والا سجدہ نہ کرے اس لیے کہ اس کا پڑھنے والا ایک ہو نا شرط ہو اور اگر کوئی شخص  
 نہت پائے یا اللہ تعالیٰ روزی کرے مال یا اولاد سے یا اس سے بلای فسخ کیا ہو  
 یا مانع اس کے مستحب ہو کہ سجدہ کرے اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کا اسی پر فتویٰ ہو مستقبل  
 قبلہ ہو کے اور حمد کرے آمین اللہ تعالیٰ کی اور تسبیح کرے آمین سجدہ کی ہر تکبیر کے  
 پھر سر اٹھا کر جلیسا سجدہ تلاوت میں اور سجدہ یا وہ مباح چیز جس کے لیے سبب نہ ہو  
 وہ قرآن نہیں اور جب تک جہلا اس کی طرف سلیت کا اعتقاد نہ کریں مکروہ بھی نہیں  
 یا اب نماز مسافر کے حکم میں فتح القدر میں ہے کہ جب کوئی نیت کرے زیارت  
 قبر شریف حضرت صلعم کی تو چاہیے کہ نیت کرے اس کے ساتھ زیارت مسجد نبوی کی کیونکہ  
 وہ ایک مسجد ہے ان تین مسجدوں میں سے کہ حکم پر طرف ان کے سفر کرے گا جیسے کہ حدیث  
 لا تشد الرحال الا بین مذکور ہے اور یوں ہی عالم گیر اور مختار میں ہے سو اس سے  
 زیارت ظاہر ہوئی کہ تحقیق مستثنیٰ منہ جو حدیث مذکور میں منخوف ہو وہ جنس بعید ہے  
 نہ جنس قریب یعنی حدیث مذکورہ کا یوں مضمون ہے نہ سنا نہ ہو پالا ان آیتوں پر سفر ہے  
 کسی جگہ کی طرف نہ واسطے طلب تقریب اور ثواب کے اور نہ واسطے غیر اسکے کے جہاں  
 ضروری کے مثل عباد اور طلب علم اور تجارت وغیرہ کے مگر طرف ان تین مسجدوں کے

کہ بے حاجت نہ دہری کے بھی جانا موجب قربت اور ثواب کا ہے اور وہ مسجد حرام اور  
یہ مسجد میری اور مسجد اقصیٰ اور یہ معنی نہیں کہ نہ جائے طرف کسی مسجد کے سوئے  
ان تین کے جیسا کہ بعض علماء شافعی کہتے ہیں اس لیے کہ اگر اسکے یہ معنی ہوتے تو  
صاحب فتح القدیر وغیرہ حکم نہ کرتے جاسنے واسطے فرار پر اور اگر کو ساتھ نیت کرتے زیارت  
مسجد نبوی کے اربع حصہ پنجم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم ہجرت مسلم و  
سفر نکلیا جائے مگر مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کی طرف۔ اور اول و اور تین  
رکعتیں نماز فرض ہوئی پس وہ بجال خود رہی چوتھے سال سفر میں اور اقامت میں  
فرض ہوئی چار رکعتیں اور تین بجال خود رہی اور مسلمین روایت ہوا بن عباسؓ سے  
کہ نماز فرض کی اللہ تعالیٰ نے نماز زبان پر نبی مسلم تمامہ کے گھر میں چار اور سفر میں  
دو رکعتیں اور مذکور کی حالت میں یا یک رکعت۔ بلانغ البیین فیصل سفر میں نماز کر کے  
بیان میں پس جن ملکوں میں دن معتدل ہوتے ہیں انہیں کے سب سے چھوٹے  
دنوں میں ابتداء صبح صادق میں نماز پڑھنے کے بعد سے زوال شرعی تک چار و  
یالہ و آنت پر پوچھ لاد کے متوسط چال سے بقدر عادت استراحت کرتے ہوئے  
جس قدر راہ طے کرے وہ ایک مرحلہ پر تیس جو شخص بقدر ایسے تین مرحلہ کی راہ کے  
پاؤں سے زیادہ سفر کے قصد سے چلے آسکو واجب ہے کہ اپنی جائے اقامت کے  
گھڑوں سے اہر نکل کے چار رکعتوں والے فرعون کو دو رکعتیں پڑھے فرض ہونے کی  
راہ سے اور اگر شہر اور فناء شہر کے درمیان دو سو گز سے کم فاصلہ ہو اور دونوں کے  
درمیان میں کمیّت نہ ہو تو فناء شہر سے تجاوز کرنا قصر کے لیے شرط ہے و اگر کمیّت ہو  
تو شرط نہیں اور اعتبار نہیں فرسخوں کا مذہب کے بموجب اس لیے کہ ظاہر الروایہ ہیں

اعتبار میں دن کی مسافت کا پورا پورا ہر یوم میں اسی کو معیج کہا ہو لیکن صاحب بلوغ لمبیین  
 کہتے ہیں کہ اس باج میں حقیقی روایتیں آئی ہیں ان سب سے بہتر وہ جو جس سے  
 شعبہ نے صحیح بن کر یہ سنائی ہے روایت کی ہو کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے  
 مسئلہ پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو دو درین  
 پڑھتے اور شک شعبہ کی طرف سے ہو یعنی اُسے یاد نہیں رہا کہ انس نے تین میل فرمایا  
 یا تین فرسخ اس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا اور اگر جلد چلا اور تین دن کی راہ کو قطع  
 کر کے اُس سے کم مدت میں پہنچ گیا تو بھی نماز قصر کرے اور اگر کسی جگہ کے دو  
 راستے ہوں ایک بقدر تین مرحلہ مذکور کے اور دوسرا کم تو نماز قصر کرے اول میں  
 دوسرے میں قصر نہ کرے اور محدثین فرماتے ہیں کہ اگر تردد ہو تو بیس یا اونیس یا  
 شہر یا پندرہ یا اٹھارہ دن تک قصر کرے اور زیادہ میں پوری پڑھے اور اگر تردد نہ ہو  
 تو چار دن تک قصر کرے اور اس سے زیادہ میں تمام کرے بلوغ المرام کی احادیث کا  
 ملخص منیسہ پر لکھا ہے اور مسافر قصر کرتا ہے جب تک کہ داخل ہو موضع اقامت میں آوے  
 جیسے اگر اسے قصر کے لیے شہر سے نکلا شہر پہنچے وہاں پر کسی ہی بقاعے قصر کے لیے سنا  
 بقدر تین مرحلہ کے پوری ہو جانی ضروری ہو مثلاً ایک شخص بارادہ سفر چاہے منزل کے  
 اپنے شہر سے نکلا اور در منزل جا کے پھرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اسی  
 وقت سے پوری نماز پڑھے تو اگر تین منزل جا کے پھرے تو اپنے شہر میں آنے تک  
 قصر کرے اور قصر کرتا ہے مسافر جب تک کہ نیت اقامت پندرہ دن کی کرے ایک  
 جگہ میں جو لائق اقامت کے ہو یعنی شہر یا کائنات میں یا دارالاسلام کے صحاح میں  
 اور نیت اقامت پندرہ دن کی حقیقت میں ہو یا حکم ادولون مختبر میں مثلاً اگر حاجی

شام میں داخل ہوا اور جانا کہ بدو ن قافلہ کی ہمراہی کے چند خونین شوال کو  
چلیگا روانہ ہوگا تو وہ پوری نماز پڑھا لیے کہ نرم روانگی کا قافلہ کے ساتھ کیا  
پس منتہا اور حکماً اقامت کی نیت ہوگئی اور اگر نیت میں تردد پایا ہر روز یہی جانا  
کہ کل پر سون جاؤ گا اگرچہ اس توقع پر برسوں پہلے تب بھی قنکر کرتا ہے جب تک نرم  
بالہم پذیرہ دن کی اقامت کا کرے اور نماز پڑھے قصر کے ساتھ اگر نیت اقامت کی کرے  
کتر پذیرہ دن سے یا پذیرہ دن کی اقامت کی نیت کرے مگر اسی جگہ میں قابل  
اقامت نہ ہو جیسے دریا میں یا خبریرہ خیر آباد میں یا نیت اقامت کرے وہ مستقبل جگہ  
قابل اقامت میں پذیرہ دن پہننے کی جیسے مکہ اور مثنیٰ میں پس اگر داخل ہوا حاجی  
مکہ میں فیحجہ کے دس دن میں تو ان تاریخوں میں نیت اقامت کی درست نہ ہوگی  
بے محل ہونے کے اسلئے کہ وہ مثنیٰ اور عرفات کو جائیگا اور بعد رجوع کرنے کے ہی  
نیت اقامت درست ہوگی اور نماز قصر پڑھے وہ شخص جو اپنی ریلے میں مستقل نہ ہو  
غلام اور حورت اور یمون کے باشندے جیسے بڈہ اور ترکمان اگر جنگل میں  
نیت اقامت کریں تو انکی نیت صحیح ہوگی صحیح تر قول میں اور اسی پر فتویٰ ہو  
بشریکہ کے پاس پانی اور چار اتنا ہو کہ مدت اقامت کے لئے کفایت ہو اور ایک  
چراغاد سے دوسرے میں جلنے کے سبب سے اقامت نہ جاتی رہیگی مگر جب جائیں  
ایسی جگہ کہ دونوں جگہوں کے درمیان میں فاصلہ تین مرحلہ مذکور کا ہو تو وہی  
رکعت پڑھیں بشریکہ سفر کی نیت کریں اور اگر نیت سفر نہ کریں تو قصر بھی کریں اور  
اگر نیت اقامت کرے غیر خمیہ والوں کا انکے ساتھ تو درست نہ ہوگی صحیح تر قول میں  
مائل یہ کہ شرطین پوری نماز پڑھنے کی مسافر کے لئے چھپن اول نیت اقامت کی

قیوم ہوتا اقامت پندرہ روز کی شعوم ہرے کا مستقل ہونا یعنی کسی کا تاج نہ ہونا چھار  
 سیر یعنی چلنے کا ترک کرنا چھ اقامت کی جگہ کا ایک ہونا ششم جگہ کا لائق اقامت ہونا  
 پس اگر کسی مسافر نے چار رکعتیں پڑھیں پس اگر وہ قدرہ اولیٰ میں بیٹھا ہو  
 تو اسکی فرض پوری ہو جائیگی مگر اسنے پڑا کیا کہ بیابان دو کے چار رکعتیں پڑھیں  
 اور پڑا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ گنہگار ہوا اور سختی آگ کا ہوا اس سے معلوم ہوا  
 کہ مسافر کو بیابان دو کے چار رکعتیں پڑھنی مکروہ تحریمی ہو اور دو رکعتیں مکروہ نفلی ہوگی  
 جیسے نماز فجر کو اگر کوئی چار رکعت پڑھے تو دو فرض اور دو نفلی ہوگی اور اگر قدرہ  
 اولیٰ میں مسافر نے بیٹھا تو اسکی فرضیت باطل ہوگی اور کل رکعتیں نفل ہوئیں مگر  
 فرضیت باطل ہوگی اس صورت میں کہ نیت کرے اقامت کی پہلے اس نے کہ  
 تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہو لیکن وہ تیسری رکعت کے قیام اور رکوع کو اعادہ کرے  
 بسبب اقع ہونے اس قیام و رکوع کے نفل اور سنت ہو اقتداء مقیم کا پیچھے مسافر کے  
 ادا اور قضائیں پس اگر مقیم مسافر کے پیچھے نماز پڑھے اور مسافر اپنی نماز پوری کر لے  
 اور مقیم اپنی نماز پوری کرنے کو کھڑا ہو تو باقی کی دو رکعتوں میں قرائت نہ پڑھے بلکہ  
 مقدار سورہ فاتحہ کے چپ کھڑا ہو کر رکوع و سجدہ کرے اور سجدہ ہو ہی نہ کرے صحیح تر  
 قول میں اور دونوں قدرے فرض ہیں مقیم نہ کر پڑھنی ایک امام کی تبعیت سے  
 اور دوسرا اخیر ہونے کی جہت سے اور صحیح ہے کہ نماز شروع کرنے کے قبل مقتدی کو  
 امام خبردار کرے ورنہ کہا تو سلام کے بعد کہدے صحیح تر قول میں کہ اپنی نماز تمام کر لین  
 مسافر ہوں اور اگر امام مسافر نہایت اقامت کرے اس غرض سے کہ مقیم مقتدیوں کی  
 نماز پوری پڑھاے تو ایسی نیت سے مقیم نہ ہو گا یعنی اس صورت میں اسکی دو فرض

اور دو نفل ہونگی جو اگر مقتدی اسکے پیچھے اپنی نماز پوری کرینگے تو بسبب نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے کے انکی نماز ٹوٹ جائیگی اور اقامت اگر نماز کا پہلا وقت مقیم کے درست ہو وقت لو ا کے اندر آو مسافر اس صورت میں چار رکعتیں پڑھے یعنی تعینت امام کی جہت سے اسکی فرض بھی چار ہو جائیگی اور قضا نماز میں اقامت یا مسافر کا مقیم کے پیچھے درست نہیں چار رکعتوں والی نمازوں میں آو نماز فجر اور غروب میں درست ہو ادا ہو یا قضا اور مسافر کو کہہ سنتوں کو پڑھے اگر اس کی حالت میں ہو یعنی اگر کہیں اور اہل وطنینان سے آو اگر اس میں اور قرار ہو تو سولے سنت فجر کے حکم سنت کا باقی نہیں رہتا یہی مختار ہو اور وطن مہلی میں آدمی مقیم کا حکم کہتا ہے اگر یہ ایک ہی قصبہ ہے مثلاً اثنائے سفر میں وطن مہلی آگیا اور وہاں منزل کی تو چار رکعت نماز پڑھے اور اگر دوسرے مقام کو وطن مہلی بنالیکا تو پہلا وطن مہلی نہ رہے گا بشرطیکہ گھر والے بھی پہلے وطن سے اٹھ گئے ہوں و اگر گھر والے ایک جگہ رہتے ہوں اور اسنے دوسری جگہ رہنے کا قصد کر لیا ہو تو دونوں مقام وطن مہلی مقصود ہونگے دونوں چار چار رکعتیں پڑھا کرے اور جس مقام میں سپردہ دن یا زیادہ رہنے کی نیت کرے وہ وہاں اقامت ہو اور وطن اقامت باطل ہوتا ہو وطن اقامت سے اور وطن مہلی سے اور سفر کر جانے سے پس اگر اثنائے سفر میں وطن اقامت پر گزرے اور نیت اقامت نہ کرے تو وہی رکعتیں پڑھے اور اگر مسافر نے کسی شہر میں نکاح کر لیا تو وہاں کا مقیم ہو گیا گو اس جگہ کو وطن نہ بناوے اور اگر چہ نیت اقامت نہ کرے اور عورت مسافر بھی صرف نکاح سے مقیم ہو جائیگی بالاتفاق اور سفر اور اقامت کرنے میں تبوع کی نیت معتبر ہو اسلیئے کہ وہ اصل ہو یعنی اقامت اور سفر پر قیاد ہو اور نہیں معتبر ہو

نیت تابع کی تشریح وہ جب کی نیت معتبر نہیں شوہر کے ساتھ بشرطیکہ شوہر نے اسکو پہلے  
 دیر یا اور غلام کی نیت معتبر نہیں لگرا آقا کے ساتھ جو بچہ کتابت کے اور لشکری کی  
 نیت معتبر نہیں اگر امیر کے ساتھ جو جبکہ لشکری کو کھانا امیر سے ملتا ہو بیت المال سے  
 اور خود کی نیت معتبر نہیں اگر مستاجر کے ساتھ جو جبکہ دریا بہ یا سالانہ ملتا ہو اور  
 قیدی کی نیت معتبر نہیں اگر قید کرنے والے کے ساتھ ہو اور قرضدار کی نیت معتبر نہیں اگر  
 قرضخواہ کے ساتھ بشرطیکہ قرضدار مفلس ہو اور شاگرد کی نیت معتبر نہیں اگر استاد کے  
 ساتھ جو جبکہ استاد کے ذمہ کھانا ہو اور ضروری ہو جاننا تابع کا متبوع کی نیت کو پس اگر  
 متبوع اقامت کی نیت کرے اور تابع کو نہ معلوم ہو تو تابع مسافر ہے گاجب تک کہ  
 اسکو معلوم صحیح تر قول ہے کہ موجب اور اسی پر فتویٰ ہو اور وقت نماز کے نکالنے سے  
 جیسی قضا واجب ہوئی تھی یہی ہوگی تغیر نہ آویگا یعنی چار رکعت کی دو اور دو کی  
 چار رکعت نہ ہو جائیگی ان وقت کے اندر بدل سکتی ہو نیت اقامت کرنے سے  
 یا سفر کرنے سے یا اس حالت میں کہ مقیم کے پیچھے مسافر آئے اگر لیکن اگر صحت کی  
 نماز حالت مرض میں شیخ کریم گاتا تو درست ہوگی وگر حالت مرض کی نماز قضا کو حالت  
 تندرستی میں شیخ کریم گاتا تو درست نہوگی اور پادشاہ کا مالک محرمہ اس کے لیے غیر  
 ایک شہر کے نہیں یعنی نیت سفر کے ساتھ سفر شرعی کرنے سے وہ بھی مسافر ہو جاتا ہو  
 اور اگر حائل پاک ہوئی سفر میں جبکہ منزل مقصود تین دن کی مسافت سے کم ہے  
 تو نماز پوری پڑھے صحیح قول میں اسی طرح اگر رکابالغ ہو یعنی جبکہ منزل مقصود تین دن کی  
 مسافت سے کم ہے تو وہ بھی پوری نماز پڑھے بخلاف کافر کے کہ اگر وہ مسلمان ہو  
 جبکہ منزل مقصود تک تین دن کی مسافت سے کم ہے تو وہ نماز قصر سے پڑھے

کتاب  
 غلام و عورت اپنے  
 مالک کی نیت سے اپنے  
 اپنی قیمت کا  
 اس شخص کے  
 کہ پکارے  
 مالک سے  
 اور آزاد ہو جائے  
 غیبت







یا تجب کی راہ سے تو یہ کتاب خطبہ کے قائم مقام ہو گا نہ سب قوی پر جیسے نہیں کافی ہو  
چھینکے وقت کا اہمیت کہنا دیکھ پر وقت ہی کے اور سنت و خطبہ کو کلمات  
اور ستر کرنا اور ستر پر خطبہ اور اس کے دو پر دو دوسری اذان کی جانی اور خطبہ پر ستر کی  
حالت میں خطبہ کو گھڑا رہنا اور قوم کو خطبہ سننا اور مقتدیوں کو خطبہ کی طرف  
متوجہ ہو کر خطبہ سننا اور خطبہ کی ابتدا کرنی بہت آوار سے نمود کے ساتھ اور  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی اور شہادتین اور دین غیر علیہ الصلوٰۃ و السلام  
بیمین اور نپہ دینی اور خدا کے تعالیٰ کی یاد دہانی اور کیا کیا اور خطبہ پر خطبہ اور  
دوسرا خطبہ مثل پہلے کے پڑھنا مگر جہاں پہلے کے سب اہل ان کے لیے دعا کرنی اور  
موافق سنت کے نماز میں احوال اور دونوں خطبے میں خصا و سنون پر اور  
دونوں خطبوں کو بقدر طول و مفصل سورہ کے طول دینا اور تین آیتوں کی مقدار  
کم کر لکھو یہ اور نہ سب متہم پر اور صحیح قول کے بموجب دونوں کے درمیان میں  
مستوفی ہو بعض خطبہ جو دوسرے خطبہ میں دو دیر گھنٹے کے وقت یا اس سے  
اور پائین کو پھیلتے ہیں بدعت ہو اور جلسہ میں دعا کے لیے ائمہ ائمہ حضرت سے  
صحیح کو نہیں پہنچا لیکن بے ائمہ ائمہ نے اور بے زبان ہلکے دل میں دعا کرنے کا  
مضائق نہیں اور دوسرا خطبہ بھی بہتر ہے لیکن پہلے سے کم اور مطلق قرأت  
قرآن کے قبل خود سب ہو کر سورہ تمام پڑھنی ہو تو اس کے قبل خود کے بعد بھی  
پڑھنا اور عادت ہو کر جب خطبہ کی قرآن پڑھتا ہو تب کہتا ہوں اقلنا قال اللہ تعالیٰ اعوذ  
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے آمین و ہم ہوتا ہو کہ اعوذ باللہ قال اللہ تعالیٰ کا  
او بعض کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ بعد قولی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لیکن

اس طرح سے تعویذ کہنے کے سنت ہونے میں خطر ہے پس بہتر یہ ہے کہ فقط قال اللہ تعالیٰ  
 نہ کہ اور خلفائے راشدین اور حضرت کے دونوں چچا کا ذکر کند شریک اور مکروہ  
 تحریری ہو کلام کرنا خطیب کا خطبہ کے اندر مگر امر بالمعروف مکروہ نہیں اور کیا خطبہ قائم مقام  
 دور کعتوں کے ہو حج تریہ کہ نہیں ہے کر کیا ہو اسکو زبانی ہے بلکہ ثواب میں نصف نماز جمعہ کے  
 مانند ہو اور پہلی کعت کے تمام ارکان میں امام کے ساتھ ایسے تین مردوں کا شریک ہونا  
 کہ صلاحیت امامت کی رکھتے ہوں اگرچہ رکوع میں شریک ہو جائیں پس اگر ان میں سے  
 ایک بھی چلا جائے قبل سجدہ کرنے امام کے تو نماز جمعہ باطل ہو جائیگی اب نماز قصر پڑھے  
 اور بلاغ اسپین میں لکھا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک چالیس آدمی ہونے لیکن محدثین کہتے ہیں  
 کہ اس کے دلائل ضعیف ہیں بلکہ ترمذی اور ابو داؤد میں حدیث صحیح دلیل ہو اسپر کہ اگر  
 ایک امام اور ایک اسکا مقتدی ہو تو جماعت ہو جاتی ہو اور یہ حکم شامل سب نمازوں کے ہو  
 کیونکہ عروہ میں خاص جمعہ کے لیے کوئی صحیح حدیث نہیں آئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے  
 نزدیک نماز جمعہ تہا پڑھ لینا جائز ہو لیکن مولف رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ وعن والدیہ کہتا ہے  
 کہ مسلمانوں کا تمام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اجماع ہو اسپر کہ جمعہ بجماعت درست نہیں  
 تخصیص بالغ اور وقت نماز کے اول عام ہونا اور اذن عام حاصل ہونا ہو مسجد جامع کے  
 دروازے کے کھلے رہنے سے آنے والوں کے لیے یعنی جب نماز جمعہ واجب ہو انکی رکوع  
 نہونی پس ضرر نہیں کرتا بند کرنا دروازہ قلعہ کا دشمن کے سبب سے یا عادت قدیم کی  
 جہت سے ہاں جبکہ خوف دشمن نہ ہو تو بند کرنا بہتر ہے پس اگر داخل ہو کوئی حاکم قلعہ  
 یا اپنے محل میں اور بند کرے دروازہ اسکا تو نماز جمعہ منعقد ہوگی اور فرضیت خاص نماز  
 جمعہ کی نو شرطیں ہیں اول سقیم ہونا شہر میں یا قلعہ شہر میں دوم تدریست ہونا

یعنی بیمار پر جمعہ واجب نہیں اور بیمار کے حکم میں داخل ہو وہ شخص جو بیمار کی خبر گیری کرتا ہو اس طرح کہ اگر وہ چلا جائے تو بیمار کی کوئی خبر نہ لے اور بیمار کے حکم میں داخل ہو شیخ کافی یعنی بہت دور جا جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو مہر آزاد ہو مگر اس غلام پر جمعہ واجب نہیں اور صحیح تر قول یہ ہے کہ نماز جمعہ واجب پر مکاتب پر اور اس غلام پر جب تک ایک حصہ آزاد ہو گیا ہو اور یقینہ کے لیے کہ ماکتا ہو اور واجب ہو فرد پر اور ساقط ہو جائیگی فردوری اجرت کے حساب سے اگر جامع مسجد فردوری ہو تاشی کہ جانے اور کرنے میں جو تعالیٰ روزگار بنا ہو تو اس فرد کی اجرت میں سے چارم وضع ہو جائیگا اگر جامع مسجد قریب ہوگی تو فردوری ساقط ہوگی اور اگر بڑا غلام ہو تو آٹھ نماز کی اجازت دی تو جمعہ واجب ہو اور بعض فقہائے اہل علم کہ غلام کو اختیار ہو چاہے نماز جمعہ پڑھے چاہے نماز نہ پڑھے اپنے مقام پر اور ترجیح دی ہو پھر میں اختیار دیتے ہو چہ اگر مرد ہو یا یقیناً پس عورتوں اور غرضی شکل پر جمعہ واجب نہیں چہ اگر بالغ ششم حائل ہو یا پس لڑکے بمبالغہ اور مخبون پر واجب نہیں اور یہ دونوں شرطیں نماز جمعہ کے لیے خاص نہیں بلکہ ہر ایک فرض کی وضعیت کے لیے شرط ہیں ہفتم بینائی کا موجود ہونا پس اندھے پر نماز جمعہ واجب نہیں اگر چہ اسکو پہنچانے والا میسر ہو ششم چلنے پر قادر ہونا اور سلامت ہونا ایک کا دونوں پانوں سے نماز کی لیے کافی ہو واجب ہونے میں اگر لنگر این مانع مسجد کے جائے کا نہ ہو اور واجب نہیں اس شخص پر جسکی ٹانگ فالج زندہ ہو اگر مسجد تک نہ جاسکتا ہو تو قید و تنہم خون ہونا مثلاً لاکھ پاؤں وغیرہ سے یا زدم نہ ہونا سخت بارش اور کھڑا اور برف وغیرہ کے مثل کا جیسے شدت کا جائز یا آندھی اور جس شخص میں یہ سب شرطیں ہو جب کی نہ ہوں یا اس

اگر وہ غرضت اختیار کرے اور نماز جمعہ پڑھے حالانکہ وہ تکلف یعنی بالغ اور عاقل ہو تو اسکی نماز جمعہ فرض واقع ہوگی ظہر کے عوض میں اور لیاقت امامت کی رکعتا پر نماز جمعہ میں وہ شخص کا امام ہونے کے لائق ہو غیر نماز جمعہ میں اور شہر میں نماز جمعہ کے قبل غیر معتد اور کوئٹہ روز کی نماز ظہر پڑھنی مکروہ ہو پس اگر غیر معتد ورنے نماز جمعہ پیش نماز ظہر پڑھ لی پھر ناوم ہوا اور نماز جمعہ کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے مکان کے دروازے پر پہنچا تو اب نماز جمعہ اسی سے پڑھنا ہے دو نون صورتوں میں اسکی نماز ظہر باطل ہو جائیگی یعنی اسکی فرضیت باطل ہو جائیگی اور اصل نماز نفل ہو جائیگی اور نہ باطل ہوگی نماز ظہر اس شخص کی جیسے غیر معتد ورنہ کر کے سچے نماز ظہر پڑھی ہوگی اور نماز جمعہ کیسے کیا اور گھر نماز جمعہ کے قصد سے مکان کے پاس پہنچا تو نماز جمعہ پڑھنا واجب ہے۔  
اسکی غرض نماز ظہر کی فرضیت باطل ہونے کے نفل ہو گئی بعد ورنہ خواہ غیر معتد ورنہ یا صحیح سبب ہو چاہے اور اگر سبب میں ہو تو نماز ظہر باطل نہیں ہوتی مگر نماز جمعہ شروع کرے اگر پڑھے اسی مجلس میں وگرنہ بان سے لٹکے چلا دوسرے مکان کی طرف امام کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے قصد سے تو بجز چلنے کے نماز ظہر باطل ہو جائیگی اور نہ معتد ورنہ قیدی اور مسافر کو شہر میں نماز جمعہ کے قبل اور بعد اوپر ہوتا نماز ظہر کا جماعت کے ساتھ مکروہ تحریمی ہو پس نماز ظہر قضا کی جماعت اور اسی طرح مکانوں والوں کو نماز ظہر کی جماعت مکروہ نہیں اور اگر شہر والوں کو نماز جمعہ نہ ملی ہو تو جماعت سے نماز ظہر پڑھنی مکروہ تحریمی ہو پس وہ لوگ نماز ظہر پڑھیں بے اذان اور بے اقامت اور بے جماعت کے اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک معتد ورنہ نماز ظہر میں تاخیر نہ کرنی مکروہ تحریمی ہو یہی صحیح ہے اور جو شخص نماز جمعہ کے گوشتہ میں ملے وہ

نماز جمعہ کی نیت کر کے اُس کا دو گنا نہ تمام کرے جیسے نماز عید کا دو گنا نہ کرے نہ تکبیرات کے  
ساتھ اور نیت کرے تشهد میں سنے والا نماز جمعہ کی مسافر ہو یا غیر اُس کا پس اگر  
نماز ظہر کی نیت کرے گا تو اُس کا اقتدار مست نہ ہو گا اور بلاغ المبین میں ہے کہ اگر نماز عید کا  
کتنے ہیں کہ اگر ایک رکعت بھی جمعہ کی نیا پڑھے تو ظہر ادا کرے اُسی حال میں ہائے  
سر سے سلاک اختتام اور وقت نکلنے امام کے حجرہ سے خطبہ پڑھنے کے لیے  
یا امام کے گھر سے ہونے کے وقت منبر پر چڑھنے کے لیے اگر امام کا حجرہ ہو تو آخر نماز تک  
سوائے لازم الترتیب کے کوئی نماز ہو چرخی مکر وہ تحریمی ہو اور نیت اور نفل کا  
حکم باب حاصل کرنے جماعت فرض میں مفصل لکھ چکے اور حکام کرنا جس کلام  
آدمیوں سے مکر وہ تحریمی ہو بلکہ سب لوگ سکوت اختیار کرین خواہ خطیب سے  
دور ہوں یا نزدیک صحیح تر قول میں لیکن قبل شروع خطبہ کے اذکار مکر وہ نہیں صحیح تر قول  
اور مکر وہ تحریمی ہو مشغول ہونا اس چیز کے ساتھ جو مانع سماعت خطبہ ہو لیکن وقت  
خطبہ کے تسبیح وغیرہ نفل اُس کے مکر وہ نہیں اور اس وقت امر بالمعروف سے خطیب کا  
مستثنیٰ ہوتا ہے کہ وہ بچا اور صحیح تر یہ کہ اگر کسی شخص کے ضرر کا خوف ہو اور اُسے  
ہشیا کر دینا ممکن ہو میرا ہاتھ کے اشارے سے تو کلام جائز نہیں آوے مگر یہ کہ اپنے  
نفس میں مردود پڑے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت سننے آپ کے اسم مبارک کے  
اوجہ پہلے یا خان کھی جائے تب واجب ہو نماز جمعہ کی طرف چلنا اور بیع کو ترک کرنا اگرچہ  
چلتے چلتے ہو صحیح تر قول میں کہ مکر وہ تحریمی ہو اور بیع سے مراد وہ امر ہو جو نماز جمعہ سے  
باز رکھے پس اگر بیع کے سوائے کسی اور کام میں مشغول رہے گا اور خطیب کا نہیں تو مکر وہ ہو گا  
اور چلنے کی حالت میں بیع کرنا اگر خارج چلنے کا ہو تو مکر وہ نہیں اور یہ خود ان اذان و

دوسری بار سامنے خلیفہ کے کعبہ و منبر پر بیٹھ خلیفہ پڑھنے کے لیے اور کروہ و فاسلہ کرنا خلیفہ اور اقامت میں کسی دنیاوی امر میں مشغول ہونے سے پس و صل کر کے اقامت کو ساتھ آخر خطبہ کے اور انتہی کر کے اقامت کے ساتھ کھڑے ہونے خلیفہ کے مقام نمازین اور مناسب نہیں کہ سولے خطبہ پڑھنے والے کے دوسرے شخص لوگوں کو نماز پڑھاوے پس اگر امام جدا ہو اور خلیفہ جدا اس طرح کہ خطبہ پڑھے ایک رکعتاں مانانے سلطان کی اجازت سے نماز پڑھنے پر حاکم سے تو درست ہو یہی اختیار ہو اور اگر کانوں کا رہنے والا شہر میں جمعہ کے روز داخل ہو پس اگر نماز جمعہ کے وقت تک ٹھہرنے کی نیت کرے تو نماز جمعہ لازم ہوگی اور اگر قبل داخل ہونے وقت تک نکل جانے کی نیت کرے تو نماز جمعہ لازم نہ ہوگی جیسے نماز جمعہ لازم نہیں اس مسافر پر جو جمعہ کے دن شہر میں یا اس راہ سے کہ اس روز نہ روانہ ہو گا اور پندرہ دن کے ٹھہرنے کی نیت نہ کی اور اگر کسی شخص نے اذان پڑھی اور وہ کھانا کھا لیا ہو تو کھانا ترک کرے اگر خوف ہو نماز جمعہ یا کسی فرض کے فوت کا یا اب عیدون کے احکام میں جہاں جیسے نماز جمعہ واجب ہو وہاں اسپر نماز عید بھی واجب ہو صحیح تر قول میں جمعہ کی شرطوں کے ساتھ سولے خطبہ کے کہ وہ بعد نماز عید کے سنت ہو اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک جماعت سمیت ساتھ دونوں عیدون کی نماز دو دو رکعتیں پڑھنی سنت ہو مودون اور عورت کو بھی اور اکیلے اکیلے بھی جائز ہو شہروں اور گاؤں اور گھروں میں پڑھنا یا عیدین میں ف کے ساتھ گانا سننا جائز ہو کہ بخاری اور سنن کی حدیث کا مخلص ہے کہ فی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو لڑکیاں انصار کی ہوں بچا کے گاتی تھیں وہ شہار

جو دن غفلت کے انداز میں گئے تھے جب حضرت صدیق آئے تو انکو روزنامہ پڑھ کر  
 محمول کے حضرت مسلم نے فرمایا چھوڑ دے انکو ای ابو بکر تحقیق یہ دن عید کے ہیں  
 انہی خوشی کے بلوغ البین اور نسائی میں روایت ہے اس سے کہ کتنا آئے یہ خبر اسلام  
 مگر بعد میں بین حال انکو ان کے لوگوں کے لئے دو دن تھے کہ عید کیلئے آسمین سے  
 فرمایا حضرت مسلم نے کہ یا تم اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بدلے بہتر ان سے  
 عید فطر اور عید اضحیٰ اور ہٹا دے اس کے صحیح میں بلوغ البین اور مقدم کیجائے نماز کی  
 نماز جنازہ پر جبکہ وہ دونوں نمازیں جمع ہو جائیں اور مقدم کیجائے نماز سنت ہی  
 نماز جنازہ پر اور صلی سے اسی پر فتویٰ منقول ہو اور مقدم کیجائے نماز جنازہ جلد  
 عید پر اور روز عید میں غسل کرنا اور اپنے اپنے سبب کے پہننے اور عید کے بعد نماز کی  
 اور خرماتاق عدو کھانا وغیرہ تو کوئی شیرین چیز کھانی اور صدقہ فطریہ اور  
 عید فطر کے دن سنت آوار سے بھیر گئے ہونے اگر نہ تو نماز عید کے لئے  
 فنا شہر میں جانا اور زیادہ چلنا سنت ہو اور ہمارے ہاں میں ہر گناہ دینا عید گاہ میں  
 بہتر ہو یا بیریجانا نہر کا مکر وہ نثر ہی ہو اور عینا نقہ میں نماز کی مراجعت کا  
 سوا نہ ہو کے اور دونوں عید میں دوسری راہ سے مراجعت ہی ہو اور مستحب ہو  
 ظاہر کرنا خوشی کا اور زیادہ کرنا خیرات کا اور آپس میں اس اخلاص کے ساتھ مبارکبادی  
 تقبل اللہ منا و عینکم آمین اور نماز عید کے قبل نفل پڑھنی مکروہ ہو اور بعد نماز  
 عید کے عید گاہ میں مکروہ ہو مگر میں مکروہ میں اور وقت اسکا ایک نذرہ آفتاب ہے  
 ہونے کے بعد سے دو پہر تک اگر کوئی عید گاہ میں نماز عید میں ہو  
 تو اسکی نماز کا وصف فاسد ہو جائیگا اور نماز نفل ہو جائیگی اور اس کے لئے اذان



اور قیامت سنت نہیں اور امام لوگوں کو نماز پڑھاوے دو رکعتیں اور تکبیرات عیدین کی  
 مختلف آئین ہیں اسی لیے اماموں میں اختلاف تینوں اماموں کے نزدیک سات  
 تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں لیکن نزدیک مالک اور احمد کے  
 پہلی رکعت میں سات ہیں مع تکبیر تحریمہ کے اور دوسری رکعت میں پانچ سوائے  
 تکبیر قیام کے ہیں اور نزدیک شافعی کے پہلی رکعت میں سات ہیں سولے تکبیر  
 تحریمہ کے اور دوسری میں پانچ ہیں سولے تکبیر قیام کے اور دونوں رکعت میں  
 قبل قرات کے تکبیرات کے اور یہ روایات بہت صحیح ہیں لخصاً بلا غیبین اور امام  
 ابی حنیفہ کے نزدیک پہلے شان پڑھے پھر زائد تکبیریں کے پھر احوذ پڑھے اور زائد تکبیریں  
 تین ہیں ہر رکعت میں اور اگر تین سے زائد تکبیریں امام غسانی نے تو دونوں  
 رکعتوں کی ملا کے سولہ تکبیروں تک اسکی متابعت کرے اور اگر تکبیر کی آواز پھر  
 تکبیر کہتا ہو تو سولہ سے زائد بھی کہے اور ہر تکبیر سے تکبیر شروع کی نیت کرے اور  
 دوسری رکعت میں زائد تکبیریں بعد قرات کے کہے اور اگر پہلی رکعت میں بھول  
 قرات شروع کر دی پس اگر فاتحہ اور سورہ پڑھ چکا ہو تو نماز کو تمام کرے وگرنہ صرف  
 فاتحہ پڑھی ہو تو زائد تکبیریں کہے اور قرات نہ پڑھے اور اگر مقتدی نے  
 امام کو قیام میں بعد تکبیر کہنے کے پایا تو مقتدی اسی وقت موافق اپنے مذہب کے  
 تکبیر کہے شامل ہو جائے اور اگر ایک رکعت میں سبوق ہوا ہو تو جب انگواداکرے  
 اول قرات پڑھے پھر تکبیر کہے اور اگر مقتدی نے تکبیر نہی بیان تاکہ امام نے رکوع  
 کیا تو مقتدی قیام میں تکبیر کہے وگرنہ رکوع کے کہنے پر ظن غالب ہو تو رکوع میں کہے  
 صحیح تر قول میں جیسے اگر رکوع کہے امام پہلے تکبیر کہنے سے توبہ اور تکبیر کہے کہ

اور نہ خود کرے قیام کی طرف تباہ کرنے کو ظاہر رسالت میں تاؤر اگر خود کرے تو صحیح کہ  
 نماز فاسد نہیں ہوتی اور اپنے دونوں ہاتھ کاٹوں تک اسٹھائے زائد تکبیروں میں اگرچہ  
 اسکا امام رقعہ میں کا پستھند نہ ہو مگر جبکہ رکوع کی حالت میں کہے تو ہاتھ نہ اٹھائے  
 مذہب مختار پر اور ان تکبیرات کے درمیان میں کوئی ذکر شروع نہیں ہوا یہی لیے ان  
 ہاتھ اٹھائے رکھے اور سکوت کرے دو تکبیروں میں بقدر تین باسجوان اٹھائے کہے  
 اور بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑھنا سنت ہے اور جو جمعہ میں سنوں اور مکروہ ہو وہی  
 نماز عید میں سنوں اور مکروہ ہو مکروہ باتوں کا فرق ہو کیا یہ کہ تکبیر کسی قبل خطبہ کے  
 عید میں سنوں اور جو جمعہ میں نہیں جو یہ کہ بیٹھنا خطبہ سے پیشتر جمعہ میں سنوں ہو  
 اور عید میں نہیں کہو بیٹھنا انتظار ختم اذان کے لیے ہو اور چونکہ نماز عید میں اذان  
 نہیں ہو اسلئے بیٹھنے کی حاجت نہیں ہے اور شجب ہو کہ شروع کرے پہلے خطبہ کو  
 نو بار اللہ اکبر پڑھ کر کہے کے بعد اور دوسرے خطبہ کو سات بار کہے کے بعد نہایت ہو  
 اور شجب ہو کہ نہایت سے اور پھر چودہ بار تکبیر کہے کے بعد اور تعلیم کرے لوگوں کو  
 عید کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام اور نہ پڑھے نماز عید تنہا اگر فوت ہو چکی ہو  
 نہ ہی ہو امام کے ساتھ گو فوت اسکا فاسد کہیں سے ہو بالاتفاق صحیح تر قول میں  
 اور اگر ممکن ہو تو دوسرے امام کے پاس چلا جائے اور اس کے ساتھ نماز عید پڑھے  
 اور تاخیر کی جائے نماز عید کی عذر سے دوسرے روز کے زوال تک موقوف پس  
 وقت نماز عید کا دوسرے دن بھی مثل اول روز کے ہو لیکن دوسرے روز پڑھنا  
 ہوگی اور بے عذر جائز نہ ہوگی تا اور احکام عید فطر کے مثل عید قربان کے ہیں لیکن  
 عید قربان کا تاخیر کرنا یا مرحومین تاریخ کے زوال آفتاب تک ہر دن عذر کے

کر اہت کے ساتھ دست پر اور عذر ہو تو مکروہ نہیں اور عید اضحیٰ میں تکبیر کے بلند آواز سے بالاتفاق راستے میں اور عید گاہ میں نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے اور اسی قول پر عمل ہو مساجد میں اور تکبیر کنی گھر میں مسنون نہیں اور عید قربان میں نماز کے قبل کچھ نہ کھانا منتخب ہو تاکہ پہلے قربانی میں سے کھانے کو خود قربانی نہ کرے صحیح تر قول میں اور جس مسلم آزاد مقیم کی ملک میں حاجت اصلی سے زیادہ بی رہنے کا مکان اور ضروری پہننے کے کپڑے اور خانہ داری کے ضروری اہباب کے سولے مال بقدر نصاب کے ہو اگر چہ پڑھنے والا انہو اُسکی ذات پر قربانی واجب ہو پس ایک جگہ نماز عید پڑھ لینے کے بعد اگر وہ شخص وہاں ہو جہاں نماز عید واجب ہے تو وہاں طلوع فجر کے بعد ذبح کی بارہویں تاریخ غروب آفتاب تک ایک بکر یا اونٹ یا بھیڑ سنہ یعنی جسکے سن کا دوسرا سال شروع ہو فوج کرے اور اگر مستہ پائے تو صرف دو ذنبہ یا بھیڑ فوج کرنا درست ہو جو جذعہ ہو یعنی چھ مہینے سے زیادہ ایک سال سے کم سن ہو بشرطیکہ اتنا توانا اور قریب ہو کہ یکسالہ کا گھان کرین و اگر مستہ پائے تو گوشت کی درست ہو لیکن سنہ فوج کرنا منتخب ہو اور اگر فوج کے قبل سات مسلمانوں تک شریک ہو سکے گائے یا بھیڑ سنہ کو یعنی جسکے سن کا تیسرا سال شروع ہو فوج کرین یا اونٹ سنہ کو یعنی جسکے سن کا چھٹا سال شروع ہو دونوں زانو باندھ کے سحر کرین یعنی داہنی طرف کھڑے ہو کے سینہ میں نیزہ مار کے گرائیں پھر اول وسط و آخر حلق میں فوج کرین تو بھی جائز ہو بشرطیکہ ہر ایک شریک برابر حصہ سے کم وزن میں نہ لے اور ہر ایک کو قربانی سے ثواب مقصود ہو وقت ذبح کے کیونکہ وقت ذبح کے خالی طرف تقرب کا قصد کرنے سے نیت سابقہ جو غیر خدا کے واسطے تقربا یعنی اُسکی خوشنودی

اور چالپوسی کے لیے کی گئی ہو وہ باطل ہو جاتی ہے اور غیر ذکر کر کے گئے جانوروں سے  
 قربانی درست نہیں اور فقر اور دولت مند کی اور ولادت اور مرگنے کے بغیر وقت کا  
 اعتبار ہو پس اگر بارہویں تاریخ کے اخیر ترین یعنی فقیر ہو گیا تو اسپر سربانی  
 واجب نہیں و اگر فقیر غنی ہو گیا تو اسپر واجب ہوئی آدھا اگر لڑکا پیدا ہوا تو اسکی  
 طرف سے واجب ہوگی بقول بعض کے و اگر کوئی مر گیا تو اسکے ذمہ واجب نہ  
 اور تیرہ طین فوج کی یہ بین کہ ذابج یعنی ذبح کرنے والا عاقل ہونا اور مسلمان ہونا یا کتبائی ہونا  
 گوشتی ہو یا محتنت یعنی دستکاری سے جسکی رجولیت ساقط کی گئی ہو اور وقت ذبح  
 اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور ارادہ کرنا اسکے نام کا ذبیحہ پر اور جیسے اسکا نام لینا  
 ذابج پر واجب ہو ویسے ہی اسپر جو نفس نجس میں مددگار ہو اور اسکے نام کے ساتھ  
 کسی دوسرے کا نام نہ لینا اور قصہ کرنا اسکے نام سے تعظیم اسکی اور فوج قلیبا میں  
 اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے بعد فوراً ذبح کرنا اور ضرر رومی میں وقت تیر مارنے اور  
 شکاری جانور کو شکار پر ہا کرنے کے فوراً اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور ذابج کا حجر نہ ہونا  
 اور مستحب ہو کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے کیونکہ طاعت میں آپ مشغولی ہونا اولیٰ ہے  
 و اگر آپ ذبح نہ کر سکے تو مسلم حائل سے ذبح کر لینا بھی جائز ہے اگر وہ آداب ذبح کے  
 جانتا ہو اگرچہ لڑکا ہو اور اگر اسکی قربانی کا جانور غیر ذبح کرے تو اسوقت اس شخص کا  
 حاضر رہنا مستحب ہے اور میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہونے پر فتویٰ ہے  
 اور غیر کی قربانی بے حکم اسکے بھی اسکی طرف سے ذبح کرنا جائز ہے اور اگر غللی سے  
 آپس میں ایک نے دوسرے کی قربانی ذبح کر ڈالی تو مضائقہ نہیں اور کسی پر  
 تاوان نہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بخشوا لیں و اگر دونوں آپس میں

تتارخ کرین تو ہر ایک دوسرے کو قیمت اسکے گوشت کی تاوان دے اور وہ اسکو  
تصدق کر دے اور جو عیب ناقص کر دے وہ اسے شفعہ کامل یا جمال کا جو وہ قربانی کا  
مانے پس جو جانور اسقدر راغر ہو کہ پڑی میں منتر نہ پڑے ہونے کی جگہ تک سبب  
نکٹے نہ جاسکے یا جسکی پیاری نظامیر یعنی کپالی نہ سکے یا آنکھ کی روشنی  
تہائی سے زیادہ ہو یا کان یا ناک یا چکٹی یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہو یا ایک پا  
یا ایک پانوں کا ٹامو یا پیدایشی کان نہون یا نجاست خوار ہو اسے قربانی کرنا  
درست نہیں و اگر تقدیر سے حصہ کے آنکھ کی روشنی نہو یا کان یا ناک یا چکٹی  
یا دم تقدیر سے حصہ کے کٹی ہو یا چھوٹے چھوٹے کان پیدا پیدایشی ہون یا سینگان  
یا ٹوٹے ہون یا اسپر کا حول اوڑ گیا ہو یا خصی ہو یا دیوانہ ہو اتنا یا زبان کٹی ہو اتنی  
یا دانت باقی ہون اتنے کہ کھاپی سکے تو اسکی قربانی درست ہو و اگر نہ کھا سکے تو  
درست نہیں اور اگر بکری یا دنبے کی زبان نہو تو اسے قربانی کرنا درست ہو و اگر  
گائے کی زبان نہو تو وہ نہیں اور اگر دنبی یا بکری کا ایک تھن پیدا پیدایشی نہو  
یا اسکا دو دھجاتا رہا تو اسے قربانی کرنا جائز نہیں و اگر گائے اوٹنی کا ایک تھن  
یا اسکا دو دھجاتا رہے تو جائز ہو و اگر دونوں تھن یا اسکا دو دھجاتا رہے تو جائز نہیں  
اور اگر خرید کیا جانو صحیح و سالم پھر ایسا عیب دار ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں  
پس اگر وہ شخص غنی ہو تو بچائے اسکے دوسرا قائم کرے اور اگر وقت ذبح کے  
ترتیب سے یا چھت جانے سے جانور کا پانوں ٹوٹ گیا یا زخمی ہو کے آنکھ جاتی رہی  
تو اسکی بھی قربانی جائز ہو اور عید گاہ میں قربانی کرنی افضل ہو اور قربانی کا گوشت  
بالکل ذخیرہ کرنا اور بالکل تصدق کرنا بھی جائز ہو لیکن اگر عیال دار ہو تو تین حصہ کر کے

ایک تصدیق کرنا اور دوسرا لوگوں کو دینا گو غنی اور ذمی ہوں تو قسیر احمد رحمہ اللہ  
 افضل ہو اور نہ بے فردوری قصاب کو قربانی میں سے بلکہ فردوری اپنے پاس سے دین  
 اور احسانا اسے اس کے اجزائے دینا جائز نہی بالاجماع اور اس کی کمال بیچکر قیمت  
 بیشد دینی بھی جائز ہو مطابق مرقاۃ اور مفتی سے اور وہ جو حدیث شریف میں  
 آیا ہو کہ (مَنْ بَاعَ جِلْدَ اضْغِیْمَةٍ فَلَا اضْغِیْمَتَ لَهُ یعنی جس نے جی کمال قربانی  
 اپنی کی سو نہیں ہو قربانی اس کے لیے) پس یہ معمول ہو کمال بیچکر قیمت کو اس کی  
 اپنی حاجت میں صرف کرنے پر کہ ثواب ناقص ہو جاتا ہو سو نفی بحال کی ہو مثل  
 (الاصوۃ الابفاحتہ الکتاب) کے پس سمجھئے امر مخاطب یہ تحقیق ہو شیخ  
 محمد تقانوی محدث کی حصہ ششم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال ہجرت  
 بیان قربانی حضرت کالیکن اگر چاہے تو اس خیر سے معاوضہ کرے کہ عین  
 اس خیر سے نفع ہو باقی رہنے کے ساتھ مثلاً ذول یا شک یا چاہی فکر کسی چیز  
 بتاؤ کہ کسے کہ باقی نہ رہنے کے ساتھ نفع ہو مثلاً کہ یا الایچی تو اسے تصدیق کرنا  
 واجب ہو اور ایک کو دوسرے جانور کے رو بروئے ضرورت اور رات میں اور جانور  
 کا بمن ذبح کرنا اور حالت فطر میں کمال کھینچی اور زیادہ ذبح کرنا یعنی حرام ہو  
 چھری پہونچنی یا سرکٹ جانا مکروہ ہو اور عرصہ کعبہ کی طرف اسکا منہ نہ کرنا مکروہ  
 تزییی ہو اور اختیاری ذبح میں شرط ہو کاٹنا حلقوم کو جس راہ سے نفس جاری  
 رہتا ہو اور فری کو جس راہ سے کھانا پانی اوترتا ہو اور ان دونوں رگوں کو جو  
 گردن کی دونوں طرف لیا گیا ہو تو یہ ذبح نام بیفح و کسر و جس راہ سے  
 خون جاری ہوتا ہو اور دونوں کو دو جان اور دو جانیں کہتے ہیں اور جبکہ حلقوم

اور زہری اور اکثر و جان سے کاٹی جائے تو بھی حلال ہو جائے اور مکروہ نہیں فی سح کرنا اور پکانا برص والی عورت کا اور مسئلہ اور کتابی عورت ذبیح میں مثل مرد کے پیر اور کھایا جائے ذبیحہ گوشت کا اور اگر ذبیحہ کیا جانور کو گردن کے پیچھے سے تو حلال ہے اگر کٹ جائے اکثر چاروں مذکور کا قبل مرنے کے ورنہ حلال نہیں مگر مکروہ ہے اسلئے سے حلال کرنا اسلئے کہ خلاف سنت ہے اور زائد ایدادینا ہے جانور کو اور حلال کرنا دو قسم ہے اختیاری اور اضطراری اختیاری میں کائنا خلقوم وغیرہ کا چاہیے ایسی تیر چیزیں کہ چیر پھاڑ ڈالے اور محل ذبیح کا جڑے کے نیچے سے چتر گردن تک اور وہ بھی دو قسم ہے ایک ذبیحہ کوٹ کے سولے اور جانوروں کے اول حلق میں کرتے ہیں دوسرے نحر کہ اونٹ کے آخر حلق میں تیرہ مادہ کے حلال کرتے ہیں اور ذبیح اضطراری رضی کرنا جو جس جگہ ہو سکے ناپاری سے جیسے جانور کنوین میں گر پڑا وہاں جاسکے ذبیح نہیں کر سکتا پس دور سے تیر یا زہ مارے جہاں لگے حلال ہو وہ صید ہو یا پالو جانور کسی کا وحشی ہو جائے گوشت میں ہو لیکن اگر بکری وحشی ہو جائے تو اسے حلال کرنا اضطراری جائز نہیں اور وقت قدرت کے ذبیح اور نحر حلال کرنا اضطراری روا نہیں اور اگر نحر کیا غیر اونٹ یا ذبیح کیا اونٹ کو تو حلال ہو لیکن مکروہ ہے اسلئے کہ خلاف سنت ہے اور مضائقہ نہیں ذبیح میں میں کل حلق کے خواہ اسفل ہو خواہ اوسط خواہ اعلیٰ اور اگر تیرا یکی شب میں کائنا اعلیٰ کو حلقوم سے یا اسفل کو اس سے تو اسے کھانا حرام ہے اسلئے کہ ذبیح اپنی جگہ پر نہ ہو اور اگر وقت ذبیح کے اسکی زندگی نہ معلوم ہو تو ذبیح کا خون نکلنا اور حرکت کرنی شرط ہے اور صرف خون نکلنا بھی کفایت ہے لیکن جبکہ اسکی حیات کا یقین ہو

تو اس کے گناہ دست برہم حال ہیں اور جانور کو زمین پر بائیں کروٹ اٹانے کے بعد  
 منہ قبل کی طرف کر کے پڑے اور تباہ ہونا پانچوں اُس کے پہلو پر رکھے  
 اِنی وَتَحْتَ وَتَحْتَ الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِثْلِهِ رَابِعٌ خَفِيفًا وَمَا  
 آتَا مِنَ الشَّرِّ كَلِمَاتٍ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 ذَٰلِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے ساتھ دل سے ہاتھ میں  
 فرج کا ورد دعا و تہنیت لیکے حلق کی طرف فرج کرے پھر اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي زَمَانًا  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کہنے کے بعد ثواب میں آپ کی استغوی  
 شریک کرے اور اگر خرید شخص اُس کے شریک ہوں تو چاہے لفظ سنی کے اپنا اور  
 اُن سب کا نام لے ورنہ ثابہ فرج کرے تو چاہے لفظ سنی کے اُس کا ورنہ چھ شخص  
 ہوں تو اُن سب کا نام لے اور وقت فرج کے اللہ کا نام لینا شرعاً اور بسم اللہ  
 واللہ اکبر کہنا مستحب اور لفظ واللہ اکبر یعنی واو کے ساتھ کہنا افضل ہے اور  
 فرج کرنے والا اور جو نفس فرج میں عین و مددگار ہو اسے بھی بسم اللہ کہنا واجب ہو  
 پس اگر دونوں میں سے کسی ایک نے عدا ترک کیا تو دوسرے فرار ہو ورنہ ہوا ہو  
 حلال آج سپر قربانی واجب تھی اگر اسے نہ کی اور ایام اُس کے گزر گئے تو چاہے کہ  
 اُس کی قیمت صدقہ کرے آج سپر واجب تھی اگر اسے قربانی کے لیے جانور خرید کیا  
 اور اُس کی حدت گزر گئی تو واجب ہو کہ اسے خیرات کرے اور فرج کے قبل جانور ان  
 قربانی کے اجزاء سے او قبل وقت کے ذبیح سے نفع اٹھانا حلال نہیں ہیں اگر فرج کے  
 پیشتر خود دھوبے یا بال تراشے یا قبل وقت کے فرج کرے تو نہ آپ نے نہ ہر کرے



نہ پیمنے کے بلکہ تشہ فقیر کو دے کر چار کھانا ہو تو اس کے دودھ اور گوشت سے نفع لینا جائز ہو اور حرام ہو وہ بھی چوہا کے پیٹ سے مردہ کے نکلے خلقت اس کی خواہ تمام ہوئی ہو یا نہ ہو پشم اور بال خواہ نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں اور جو بچہ سسکتا نکلے اس کو بچ کرنا چاہیے اور اگر ناک کے پیٹ سے نکلا ہو اور حیات دراز رکھتا ہو اس کو بچ کرنا چاہیے جمیع مذاہب میں آورد و دھجا نور حلال کا حلال اور حرام کا حرام اور مکروہ کا مکروہ ہو جمیع مذاہب میں آورد مرغی کے پیٹ سے نکلے ہوئے ہر فیضہ کا پوست سخت ہو اور یا نہ حلال ہو اور سات چیزیں مکروہ ہیں ذکر اور دونوں خایہ اور مقام پیشانیادہ کا آورد و د آورد پتا اور ٹپکنا اور حرام مغز آورد دم سفوح یعنی رگون سے جو خون جاری ہو اور حرام اور نجس ہو اور رسولؐ ان کے سب چیزیں مباح ہیں اور خون کلیجی اور تلی اور گوشت کا نہ حرام ہو نہ نجس پس اگر گوشت کو بغیر دھوئے پکائے تو اسے کھانا جائز ہو لیکن خلاف لطافت طبع کے ہو اور خلیب قربانی اور تجیر ایام تشریق کو خطبہ تعلیم کرے اور جن لوگوں پر نماز فرض ہو ان پر تجیر ایام تشریق کی واجب ہو صحیح تر قول میں فجر عرفہ سے پانچویں روز کی نماز عصر تک ہر فرض میں کے بعد بدو ایسے فاصلہ کے جو مانع ہوں بای نماز کا مردوں پر بلند آواز سے اور عورات پر ہست آواز سے ایک بار و اگر زیادہ کے تو ثواب ہو گا اور حد کو بھی اس کے ساتھ شامل کرے پس نماز عصر پڑھنے کے ساتھ بھی کہے اور یہی صاحبین کے قول اعتماد اور عمل ہو اور اسی پر فتویٰ ہو سب شہروں اور کل زمانوں میں اور مستحب ہو تکبیر کنی بعد نماز عید کے ایسی کہ مسلمان ایسا ہی کرتے چلا آئے ہیں تعذر دینی ہو ان کی پیروی کرنی اور اسی پر ہیں پنج کے علما اور منع نہ کیے جائیں عوام تکبیر کنے سے

بارگروں میں عشق و محبت اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور تکبیر کی صفت یوں کہنا ہو  
 اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر  
 اور اگر نماز فرض قضا پر ہی جائے یا تم تکبیر کی اسی سال کے ایام تکبیرین تو بھی  
 تکبیر واجب ہر سبب قائم ہونے وقت تکبیر کے مثل قربانی کے اور مقتدی کو تکبیر کی  
 واجب ہو اگرچہ اسکے امام نے تکبیر نہ کی ہو اور سبق تکبیر کے جو بآئینہ لاحق کے  
 لیکن بعد اور اگر اس نماز کے جو اس سے رنگنی ہو اور اگر سبق یا لاحق  
 امام کے ساتھ تکبیر کیگا تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر دوبارہ تکبیر کے کیونکہ امام کے  
 ساتھ کی تکبیر اپنے موقع پر نہیں ہوتی اور اگر لڑیکہ کیگا امام کے ساتھ تو نماز  
 ٹوٹ جائیگی کیونکہ لڑیکہ کلام آدمیوں کے مشایہ ہو اور امام پہلے سجدہ ہو کر  
 پھر تکبیر کے پھر اگر امام احرام باندھے ہو تو لڑیکہ کے وگرنہ پہلے لڑیکہ کیگا تو سجدہ ہو  
 اور تکبیر کہنا ساقا ہو جائیگا اور ہر لڑکا گروہ جو عرض اپنے حقیقہ کے اور گروہ کے  
 معنی بعضوں نے کہا کہ جب تک لڑکے کا حقیقہ نہ ہوگا خیر و برکت شامل حال اسکے  
 نہ ہوگی اور امام احمد نے فرمایا کہ وہ لڑکا والدین کی شفاعت نہ کرے گا اور بعضوں نے  
 کہا کہ لڑکا حقیقہ سے پہلے گھن اور آلائش رحمہین چنسا رہتا ہے حقیقہ کے ساتھ  
 بال مستقیم ہیں تو اس سے خلاص ہوتا ہے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک  
 اور امام احمد کی ایک روایت میں عقیقہ سنت ہے اور ایک روایت میں امام احمد سے  
 واجب ہے اور حنفیہ کے نزدیک گو سنت نہیں مگر اسپر عمل بطور استحباب کے ہے  
 جب لڑکا پیدا ہو تب ساتویں دن اسکا حقیقہ کیا جائے بیٹے کے لیے دو بکر یا  
 نریا مادہ اور بیٹی کے لیے ایک بچ کی جلتے اور اسی وقت اس لڑکے کو مندا جائے

اور بالون کو توڑ لے اس قدر چاندی خیرات کرے اور بالون کو زمین میں دفن کرے  
 اگرچہ شرعاً قربانی کے جانور میں ہیں وہ عقیقہ کے جانور میں بھی ہیں اور بہتر یہ کہ  
 عقیقہ کی بالیوں کو نہ توڑے جوڑوں سے الگ کرے اور گوشت اس کا پکا کر دو  
 اشتہا ہمسائے کنبہ کے آدمیوں کو کھلائے اور کچھ خیرات بھی کرے اور یہ جو مشہور ہو  
 کہ معمول اڑکے کے بغیر ما باپ دادا دینی مانا نانی عقیقہ کے گوشت میں سے  
 نہ کھاویں اس کے لیے کوئی سند معتبر پائی نہیں جاتی جب عقیقہ کا حکم مثل قربانی کے ہو  
 اور قربانی میں جو کسی نے کھانے کی ممانعت نہیں پس اس میں ممانعت کی کیا وجہ  
 اور زبان قابلہ بغیر والی جنائی کو بے اور بعض عوام کی عادت ہو کر اس کی کھال اور  
 سری اور پیٹہ اجسرافن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں بے وجہ ضائع کرنا مال کا ہو  
 چاہے سب سے کہ جس طرح قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی طرح اس کی بھی استعمال کرے  
 اور جلت تو اس کی سری پکا کے کھالے اور جو بعضوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اگر سری  
 پکائیے تو مغز نکالنے کے لیے بدی توڑنا پیرگیا سو عقیقہ کی بدی کا توڑنا گناہ نہیں  
 جہاں تک بے توڑے کام نکلے نہ توڑے ورنہ دفن کر دینے اور مال ضائع کرنے سے  
 توڑنا بہتر ہے اور بعض علمائے لکھا ہے کہ سری اور پائے سر موڑنے والے کو دیدہ  
 اور سنت ہے کہ ساتویں دن بروز عقیقہ اڑکے کا اچھا نام رکھا جائے اور بہترین  
 نام وہ ہے جو حسین عبدیت پائی جائے مثلاً عبد اللہ یا عبد الرحمن وغیرہ یا حسین  
 حمزیت پائی جائے مثلاً محمد احمد محمود وغیرہ اور جانور کو بچ کرنے کے وقت دعا پڑھے  
 اللَّهُمَّ هَذَا عَقِيقَةُ ابْنِي فَلَانٍ دَعَا بِدَمِهِ وَخَمَّهَا لِحَجٍّ وَخَمَّهَا  
 يَعْظُمُ وَجِلْدُهَا بِحِلْدٍ وَشَعْرُهَا بِشَعْرٍ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي

اور اگرچہ شرعاً قربانی کے جانور میں ہیں وہ عقیقہ کے جانور میں بھی ہیں اور بہتر یہ کہ عقیقہ کی بالیوں کو نہ توڑے جوڑوں سے الگ کرے اور گوشت اس کا پکا کر دو اشتہا ہمسائے کنبہ کے آدمیوں کو کھلائے اور کچھ خیرات بھی کرے اور یہ جو مشہور ہو کہ معمول اڑکے کے بغیر ما باپ دادا دینی مانا نانی عقیقہ کے گوشت میں سے نہ کھاویں اس کے لیے کوئی سند معتبر پائی نہیں جاتی جب عقیقہ کا حکم مثل قربانی کے ہو اور قربانی میں جو کسی نے کھانے کی ممانعت نہیں پس اس میں ممانعت کی کیا وجہ اور زبان قابلہ بغیر والی جنائی کو بے اور بعض عوام کی عادت ہو کر اس کی کھال اور سری اور پیٹہ اجسرافن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں بے وجہ ضائع کرنا مال کا ہو چاہے سب سے کہ جس طرح قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی طرح اس کی بھی استعمال کرے اور جلت تو اس کی سری پکا کے کھالے اور جو بعضوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اگر سری پکائیے تو مغز نکالنے کے لیے بدی توڑنا پیرگیا سو عقیقہ کی بدی کا توڑنا گناہ نہیں جہاں تک بے توڑے کام نکلے نہ توڑے ورنہ دفن کر دینے اور مال ضائع کرنے سے توڑنا بہتر ہے اور بعض علمائے لکھا ہے کہ سری اور پائے سر موڑنے والے کو دیدہ اور سنت ہے کہ ساتویں دن بروز عقیقہ اڑکے کا اچھا نام رکھا جائے اور بہترین نام وہ ہے جو حسین عبدیت پائی جائے مثلاً عبد اللہ یا عبد الرحمن وغیرہ یا حسین حمزیت پائی جائے مثلاً محمد احمد محمود وغیرہ اور جانور کو بچ کرنے کے وقت دعا پڑھے اللَّهُمَّ هَذَا عَقِيقَةُ ابْنِي فَلَانٍ دَعَا بِدَمِهِ وَخَمَّهَا لِحَجٍّ وَخَمَّهَا يَعْظُمُ وَجِلْدُهَا بِحِلْدٍ وَشَعْرُهَا بِشَعْرٍ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي

وَاجْعَلْهَا فِئْدَةً لِّابْنِي مِنَ السَّارِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور بجائے  
لفظ فلان کے اُس ولد کا نام لے اور رکڑ کی کے واسطے بجائے لفظ ابی کے یعنی  
اور بجائے الفاظ بدیدہ اور طبعہ اور عظیمہ اور جلدہ اور شجرہ کے بدھما اور بلجھا اور  
بغظما اور بجلدما اور بشجرما کے اور بجائے لفظ ابی کے لایتنی کے اور یہ دعا  
بزرگوں سے منقول ہے اگر نہ معلوم ہو تو یہی حقیقتہ صحیح ہے اور اگر ساتویں دن عقیقے کا  
اتفاق نہ ہو تو جو دھوین روز کرے وہ الیسویں ورنہ اٹھایسویں روز و علیٰ ہذا القیاس  
باب سوچ گھن کی نماز کے ذکر میں کسوف کے وقت دو رکعت نماز  
سنت ہے جامع مسجد یا عید گاہ میں بہ جماعت بے اذان و اقامت و خطبہ کے ساتھ  
ایک رکوع کے غیر وقت مکروہ میں اور اس میں جماعت مستحب ہو نہ رد ہو اگرچہ جسے  
اُسے شرط کہا اور بہت صحیح ہے حدیث بخاری کی اس نماز میں بلند آواز سے قرائت  
پڑھنے میں توجہ یہ کہ سنت ہے نماز و دعا کا طویل کرنا اور بلند و بے دعا و نماز میں  
سارے وقت گھن کا پورا ہو جانا پس اگر نماز کو مختصر پڑھے تو دعا کو طویل دے  
و اگر دعا کو مختصر کرے تو قرائت طویل کرے اور امام مقتدیوں کے مقابل ٹھیکے  
اور بہتر یہ کہ گھڑا ہو کے دعا لے طویل کرے اور مقتدی آمین کہتے رہیں حتیٰ کہ  
آفتاب بالکل صاف اور روشن ہو جائے اور وقت مکروہ میں دعا پراکتفا  
کریں اور خسوف یعنی چاند گھن میں ایک ایک دو دو رکعت گھروں میں پڑھنی  
احسن ہے امام موجود ہو یا نہ اور سخت آمدنی میں مطلقاً یعنی دن میں جو اذان  
اور وقت سخت تاریکی کے دن میں اور وقت خون غالب کے ضمن میں غیر ہے  
اور خوفناک حوادث کے وقت میں مثل زلزلوں اور زلزلوں کے اور متواتر زلزلوں

اور بارش کے وقت آویساریوں کی کثرت کے وقت میں کیلے کیلے نماز پڑھتی مستحب ہو  
یاب طلب باران میں جب اپنے پیٹے اور جانوروں کو پالنے کے لیے کہیں  
اور زمین پانی نہو یا ہو لیکن کفایت نہ کرے اور کف دست برابر نہ ہو لوگ  
گناہوں سے تجارید تو بہ کرے اور تین روزہ رکھے اور خیرات کرے کہ وہ چوتھے روزہ  
روزہ رکھے ہوئے مان سے جدا کر کے شیر خوار لڑکوں کو اور مویشی کو اور نیک بچوں کو  
ماؤں سے جدا کر کے ہوئے اور ضعیف اور شیوخ اور بزرگان دین کو ساتھ لے کر اور  
بہتر یہ کہ نام بھی ان کے ساتھ ہو کہ سب سر جھکائے ذلیل حال خشوع اور فروتنی سے  
پڑائے یا پیوند لگے کہ پڑے پہنچے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نیک گان اور دعا قبول ہونے کا  
یقین کر کے مصلی یا صحرا کی طرف ان سے پانی منگولے اور انھوں کی برکات سے  
مانگنے یا وہ جائیں اور وہاں کافر نہو اور شہر ساتھ نہ لجاوین اور مکہ معظمہ اور  
مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے باشندے ان کی فضل مساجد میں جائیں اور  
ہو جائے کسی کے دروازہ پر کھڑے کیے جائیں اور ایک تیرہ آفتاب بندہ بنو کے  
بعد جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز مندوب ہو اور بلند پڑھے آمین قرات بلا غلطی  
اور شامی چھ نام زمین پر مقتدیوں کی طرف متوجہ کھڑے ہو کے ایک خطبہ پڑھے  
اس میں دعا و تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور تعظیم مومنین و مومنات کے لیے کرے  
یا چھ مین جلسہ کر کے دو خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ تھوڑا سا پڑھنے کے بعد جبکہ  
مقابل ہو کے چادر پٹے اس طرح کہ دائیں طرف بایان دامن آجائے اور  
نیچے کاغذ اوپر ہو جائے اور بلاغ امین میں ہو کہ سب لوگ چادر کو اٹکے اور میں  
پھر کھڑے کھڑے دعا لے استسقامین مشغول ہو اور مقتدی خطبہ اور دعا میں

قبلہ رو بیٹھے آئیں کہتے ہیں اور دایمیں اپنے سامنے قبلہ کی طرف ماتھہ اونچا کرے  
 اتنا کہ سفیدی غلوں کی نظر آئے لیکن سر سے اونچا نہ دلو اور اشارہ کرے ساتھ شہیت  
 دونوں ہاتھوں اپنے کے آسمان کی طرف اور حدیث بخاری کا لفظ یہ ہے کہ حضرت  
 عمرؓ دعا کرتے اور اُٹھیں وسیلہ کہ تھوڑا تھوڑا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبی اپنے معلوم کے  
 بعد آپ کے وسیلہ کرتے ساتھ چاہی معلوم اپنے کے پس منہ بر سائے جاتے یہ  
 حدیث دلیل ہے اس پر کہ اپنی دعائیں صلی اللہ علیہ وسلم دین میں وسیلہ پھر یاد سے ہی پڑھ لیتے  
 پس اگر نصف النہار تک پانی نہ برسے تو دوسرے روز عرض تین روز جائیں  
 اور اُس درمیان میں جب دعا مستجاب ہو موقوف کریں اور اگر بارش کی  
 جھڑی لگے یہاں تک کہ نقصان کرے تو مضائقہ نہیں دعا کرنے کا اس طرح کہ  
 الہیاب جہاں منہ کا بر سنا سفید ہو وہاں برسا اور یہاں سے اٹھائے اور  
 اگر لوگوں کے باہر جانے اور سوال کرنے کے قبل بارش عنایت ہو تو تحیہ اور  
 اس انعام کا شکر یہ ہے کہ باہر نکل کے دعا کریں تاکہ منہ خالی نہ رہے باہر سے باہر  
 نماز خوف کے ذکر میں اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو تو فضل یہ کہ ایک ایک  
 گروہ ایک ایک امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرے یعنی ایک گروہ دشمن کے  
 مقابل رہے اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھے جب امام فارغ ہوئے تو یہ گروہ  
 دشمن کے مقابل جائیں اور دوسرے گروہ کے لیے امام کسی کو نماز پڑھانے کی  
 اجازت دے کہ وہ انکو نماز پڑھائے اور اگر وقت ہفتہ نہ ہو تو وہی صورت ہو  
 جو ذکر کی گئی دیگر سارے اہل شکر اس صفت سے پڑھنے میں ناراض اور مجروح  
 ایک امام کی اقتدا کرنے میں راضی ہوں تو وہی امام قوم کو دو گروہ کر کے ایک کو

مقابلہ میں بھیجے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت دو رکعت کی نماز سے اور دو رکعت  
تین یا چار رکعت کی نماز سے پڑھے پھر یہ جائیں یعنی دوسرے سجدے کے بعد  
ایک رکعت پڑھنے کی صورت میں اور بعد تشہد کے دو رکعتوں کے پڑھنے کی صورت میں  
دوسرا گروہ کے امام کی باقی نماز میں شریک ہو پھر یہ جائیں اور پہلا گروہ کے  
ایکے کیلئے باقی نماز بے قرارت ختم کرے پھر دوسرا گروہ کیلئے قرأت کے  
ساتھ نماز تمام کرے اور دو رکعتوں کی نماز میں سفر بھی داخل ہو اور نماز خوف صرف  
نماز فرض میں منحصر نہیں واجب میں بھی ہوتی ہے اور اگر دشمن بالفعل قبلہ کی طرف ہو  
تب بھی اس نماز میں کچھ فرق نہوگا اسی طرح دشمن کا مقابل گروہ اگر قبلہ کی طرف  
نشست کیے ہو تو کچھ حرج نہوگا اور دشمن کے مقابل جانا پیادہ معتبر ہو اگر سوار ہو  
جائینگے تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر لوگوں کو خوف زیادہ ہو اور عاجز ہوں  
اور نہ سے تو نماز پڑھیں حالت سواری میں تنہا رکوع و سجود کے لیے اشارہ کر کے  
جس طرف کو اٹسے ہو سکے بسبب ضرورت کے مگر وہ شخص کہ امام کے ساتھ سوار ہو  
ایک سواری پر تو اسکا اقتداء امام کے پیچھے صحیح ہوگا بسبب ایک ہونے مکان کے  
اور نہ نماز فاسد ہو جائیگی پیادہ چلنے سے جو دشمن کے سامنے صف باندھنے کے نیوے  
اور نہ بے وضو ہو جانے کے سبب سے ہو اور فاسد ہوگی نماز سوار ہونے سے منطلق  
یعنی خواہ صف باندھنے کے لیے ہو یا دوسرے مطلب کے لیے اور فاسد ہوگی نماز  
بہت کشت و خون کرنے سے اور نہ ٹوٹائیگی نماز تھوڑا کرنے سے اور گھوڑے پر  
چڑھنا اور بہت لڑنا بسبب فعل کثیر ہونے کے مفسد نماز ہو اور یہاں میں میرے قول  
نماز پڑھے اشارے سے اگر ممکن ہو اپنے اعضا ڈھیلے کر دینے سے اعتدال بھرور نہ نماز

صحیح نہ ہوگی جیسے پیادہ چلنے والے کی اور تلواریں والے کی نماز صحیح نہیں جبکہ تلواریں سے  
 مارا جاوے اور سوار اگر مطلوب ہو یعنی اس کے پیچھے کوئی اسے پکڑے نہ کوئی اسے تلواریں سے نماز  
 درست ہو سوار پر یا اگر سوار طالب ہو یعنی دوسرے کو پکڑنے کو جائز ہو تو سوار پر  
 اس کی نماز درست نہ ہوگی بسبب کچھ خوف نہ ہونے کے اور اگر لوگوں نے نماز خوف  
 شروع کی پھر دشمن چلا گیا تو وہاں سے ٹلنا درست نہیں بہرگز وہ جہاں تھا وہاں  
 نماز پڑھے اور اس کا عکس ہو تو درست ہو یعنی شروع کے وقت خوف نہ تھا پھر گیا  
 تو اس صورت میں اگر کچھ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں گے تو یہ جائز مغل نہ ہوگا  
 بسبب ضرورت کے اور جس شخص کا قتال معصیت ہو جیسے ہرنی اور بھاؤ میں  
 بڑا تو اس کی نماز خوف جائز نہیں باب نماز جنازہ کے ذکر میں جس کا  
 ایک مکی فرزند مرے اور وہ میرے کسے اور ثواب چاہے پس پکڑ لیا باب ماں کا  
 گونا گوارے پچاس منہ جدا ہو گیا بیان تک کہ داخل کر لیا اس کو بہشت میں الخ بخاری  
 و مسلم و مخصا بلع المبین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قسم ہو  
 اس ذات پاک کی کہ جہان میری اس کے ہاتھ میں ہو تحقیق کہ کچا حل کہ گرتا ہو البتہ  
 کیجیے گا باب ماں اپنے کو ساتھ آئول ماں اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ میرے  
 اور گئے اس کے مرنے کو ثواب احمد و ابن ماجہ و مخصا بلع المبین فصل دینا من  
 اولاد کے مرنے سے آخرت میں اس کا بہ لا الخ میں منظار الحق میں مذکور ہے کہ  
 مومن کی روح آسانی کے ساتھ نکلتی ہے یا مومن پر بھی سختی ہوتی ہے ایمین جہنم  
 مختلف ہیں پس ایمین یوں منطابقت دی گئی کہ روح مومن پر نکلنے سے پہلے  
 سختی جاتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کے کہ اس کی روح



نکلتی بھی دشواری ہے اور جب کوئی شخص قریب موت کے پہنچے تو اس کا منہ  
 قبلہ کی طرف کر دیا جائے جس طرح ہوسکے یہی قول صحیح ہے صحیح ترین وہ کلمہ ہے کہ  
 اے کو تم تکلیف ہو تو اُسکے حال پر چھوڑ دے اور جان کنی کی حالت میں بیان مقبول  
 نہیں بلکہ اتفاق اور مختار یہ ہو کہ توبہ مقبول ہوتی ہو اور قبل اُسکے کہ رُج حلی  
 اے مستحب ہو کہ اُسکے پاس ذکر شہادتین کیا جائے اور اُسے پڑھنے کا حکم  
 نہ کریں بلکہ ایسے طرح ذکر کریں کہ وہ بھی سُنکے انھیں کلمات طیبات سے  
 رطب اللسان ہو اور جب وہ ایک مرتبہ کہ چکے تو کافی ہو دوبارہ تلقین نہ کی جاوے  
 و اگر بعد کلمہ طیبہ کے وہ شخص دوسرا کلام کرے تو پھر اُسے تلقین کرنی چاہیے اس لیے  
 کہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو گا وہ شخص جنت میں داخل ہو گا  
 فائزین یعنی رہا اور غیر ممدون کے ساتھ والا اہل اسلام فاسق بھی گو بعد طول  
 عذاب کے ہو داخل جنت ہو گا گو وقت موت کے اُس نے نہ کہا ہو اور صرف  
 توحید کا اقرار مسلمان کے لیے کافی ہو اور کافر کے حق میں صرف توحید کا اقرار  
 بدون اقرار رسالت کے مقبول نہیں اور بعد وفات کے تلقین کرنی شروع ہو  
 انکو جسے سوال کیا جائیگا اور مذہب صحیح یہ ہو کہ اطفال مشرکین جنت میں رہیں گے  
 کیونکہ حدیث ہے کُلُّ مَوْلُودٍ فِیْ کُلٍّ عَلٰی الْفِطْرَةِ وَنَحْنُ الْاِیْمَةُ اور جس شخص سے  
 کلمات کفر کے سرزد ہوں جا کنی کے وقت عقل زائل ہونے کی حالت میں تو وہ  
 کافر نہ کہلا جائیگا اُسکے حق میں مغفرت مانگی چاہیے اور مسلمانوں کے مردوں کو کیا  
 سوال کرنا چاہیے اور وقت روح نکلنے کے بوسے بددور ہونے کے لیے خوب  
 حاضر کریں اور بعد قبض روح کے کپڑے کی پٹی گلے کے نیچے سے کا لکے سر مبارک سے

[illegible]

متساوی تھیں بند کر دیں اور آنکھوں کا بند کرنے والا دعائے مستغفرین پڑھے  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقُلَّائِنِ وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ فِي الْمَكْهُدِ بَيْنَ وَنَحْلُفُ فِي  
 عَقَبِي فِي الْغَائِرَاتِ وَأَغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَسْأَلُكَ فِي  
 قَدْرِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ  
 تاکہ اُن کی پروں کی گرمی سے جسم میں تغیر نہ آئے اور جس چار پائی پر رکھا ہو  
 جس طرح رکھنی میسر ہو اسی طرح رکھیں صحیح تر قول میں اور اعضا مفاصل سے  
 دہرے سیدھے پھیلا دیئے جائیں تاکہ ملائم رہیں اور کہیں پہنا نا سہل ہو اور  
 میت پر لوہا یا سیدھے رکھیں کہ اس سے بالخاصیت بھولتا نہیں اور ملائم رہے اور  
 اُسکے مرنے کی اُسکے اقربا اور محسبایوں کو اور جلد ہی کی جائے اُسکے سامان  
 کفن و دفن میں اور مکر وہ ہر قرآن کا پڑھنا بلند آواز سے میت کے قریب اُسکا  
 نہلانے کے قبل اگر مرد وہ پاک چادر سے نہ چھیا ہو کیونکہ مردی زوجہ سبب اپنی  
 موت کے نجس ہو جاتا ہے اور مسلمان میت کی بھی نجاست مطلقہ ہے لیکن اسکی تغیر کی  
 جہت سے نہلانے سے پاک ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ جو مومن شمار کیا گیا ہو واسطے  
 نجاست کے وہاں مکر وہ ہر قرأت مطلقاً اور نہ پس اگر وہاں نجاست نہ ہو اور  
 نہ کوئی بے ستر ہو تو مکر وہ نہیں مطلقاً اگر ہو تو مکر وہ ہے بلند آواز سے فقط اگر  
 نجاست قریب ہو اور نبی آدم مکلف نہ غسل میت فرض کفایہ جو پس اگر کوئی مرد  
 آب کشیر میں پایا گیا تو اُسکو پانی میں حرکت دیں واسطے ساقیا ہوئے فرقیست  
 غسل کے مکلفین کے ذمہ سے اور حرکت دینی ایک بار شراط اورین ہونے اور  
 اور اگر غیر نبی آدم یا غیر مکلفین نہ پایا اُسے نہ لائیں تو کفایت ہے اور غسل کی فرقیست

مکلفین کے ذمہ سے ساقط ہونے کے لئے نہلانے کے لئے نیت کرنی شرط ہے ورنہ  
تحصیل ثواب کے اور نیت کو یوں تلفظ کرے غسل کی فرضیت مکلفین کے ذمہ سے  
ساقط ہونے کے یہاں میت کو نہلانے کی نیت کی میں نے پس اگر میت کو بدو  
نیت کے نہلاوین تو فرض اُنکے ذمہ سے ساقط ہوگا مگر نیت کرنے کے ثواب سے  
محروم رہینگے اور مستحب یہ ہو کہ نہلانے والے پہلے خود وضو کر لیں تب منہ اور  
اگر سے یا جو آئین سے ملے اُس سے بعد دطاق سات وفتح تک گردن جو کہ پہلے  
تخت پر مردہ کا پائون اور منہ قبلہ کی طرف کر کے لبنا چٹ لٹا کے سب کپڑے  
اوتار کے برہنہ کر لیں لیکن عورت غلیظہ اور خفیہ کو پوشیدہ کر کے نہلاوین بیگنی  
وغیرہ اسکو صحیح کہا ہو اور عورت خفیہ ناف کے نیچے سے آخر زانو تک پر اور  
اُس میں مقام نکلنے بول و براز کا اور اُس کے گرد عورت غلیظہ ہو اور وقت نہلانے  
غستال یا تمپر کپڑا لپیٹ کے پہلے استنجا کر کے اسلئے کہ بدون کوئی چیز چائل کی ہوئے  
موضع ستر کو مس کرنا تراہم ہو مثل دیکھنے کے اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لئے  
تھار کیسی ضرور نہیں اور وضو کر لیا جائے یہ مضمضہ و استنشاق کے لیکن بعض  
کتب میں کہ طہارت تمام ہونے کے لئے بچائے مضمضہ و استنشاق کے کپڑے سے  
منہ میں دانتوں اور مسوڑوں پر اور ناک کے تھنوں میں پوچھ کے پاک کر دین  
اور اب اسی پر عمل جو اس زمانہ میں اگر چہ جنب یا حائض نفسایا لڑکا بے عقل یا  
جنون ہو اور وضو سے پہلے ہونچوں تاکہ ہاتھ میت کے نہ دھوئے کہ سنت  
زندگی کے لئے ہو بلکہ اول کپڑے سے منہ اور تھنوں کو پوچھ کے چہرہ چھونے سے  
شروع کر کے وضو پورا کر اوین اور وضو میں سر پر مسح بھی کر دین پھر اگر خطمی میں نہ

تو صابون سے دائری اور سر کے بال دھو کر بایں کروٹ لٹا کے دہننے پہلو  
 سارا جسم نرمی کے ساتھ مل سکے سیر کی پی یا سچی کے ساتھ پانی خوش دیا ہو اور اگر  
 نہ ملے تو پانی خالص خوش دیا ہو یا شیر گرم سر سے پاؤں تک جاری کریں استقدر  
 کہ جسم کے اس حصہ پر پہنچے جو سخت سے ملا ہو یا پیچیدہ دہنی کروٹ لٹا کے بایں  
 پہلو پر اسی طرح مل سکے پانی جاری کریں پھر ہٹا کے اوپر سے نیچے کی طرف پیٹ  
 سوتے نرمی کے ساتھ دگر خیانت نہ ملے تو وضو اور غسل کا اعادہ نہ کیا جائے  
 بلکہ پاکیزگی کے لیے دھو کر دوسری بار بایں کروٹ لٹا کے دہننے پہلو پر کا فور  
 ملا ہو یا شیر گرم پانی سر سے پاؤں تک جاری کریں اور یہ تیسری بار کا غسل ہے  
 تاکہ عدو سنوں حاصل ہو جائے یعنی تین بار نہ ملا نہ سنت ہو اور یہ پہلو پر تین تین  
 پانی جاری کریں اور غفر آگائے یا سر چھین چھین ہتھکڑیاں پھر جسم خشک کیا جائے  
 کسی پاک کپڑے سے اور وضو یعنی بے زعفران و ورس ملا ہو اور گلاب مندل میں  
 ملا کر سر اور دائری پر ملنا مستحب ہو اور جو مقام سجدہ میں رہیں پر رکے جائے میں  
 یعنی پیشانی اور ناک اور کف دست اور زانو اور قدم پر کا فور ملا جائے اور سیر کی  
 زینت کرنی جائز نہیں مگر اگر اسکے ناخن ٹوٹے ہوں تو تراش کے اسکے ساتھ  
 کفن میں رکھ دیے جائیں اور اسکے چہرے پر اور سوراخوں میں مثلاً کان اور  
 منہ میں روئی رکھنے کا مصلحت نہیں اور پول و براز نکلنے کے موقع میں نہ رکنا  
 بہتر ہو اور درخت کے نوا قاض و نمونین مرقوم ہو کہ سوئے آدمی کی رال ناقض  
 و نمونین آسواطیک کہ وہ پاک ہو ہر طرح یعنی خواہ سر سے اوترے یا پیٹ سے  
 صعود کرے خواہ زبردت گم بدو دار ہو یا نہوا سہی کے ساتھ شتوی ہو یا نہوا

ہیئت کی رال کے کہ نہیں ہو اور نہ کہ دو لون ہاتھ مرنے کے اس کے دو لون  
 پہلو میں آئے عورت کے بالوں میں شے کے پتہ نہ ہوں اور نہ عورت کے بالوں میں  
 داخل کر دینا جائز ہو اور عورت کے زونہ کے زوج مس نہ کرے دیکھنا منع نہیں  
 صحیح تر قول کے کہ عورت کے عورت منہ کی جائے اپنے زوج کے رال نہ سے  
 اگر چہ کہتا ہے ہونہ رال ہاؤر بننے نکاح کے نکاح اول یعنی اس اونڈی کے جو اپنے  
 مالک کے غلطہ سے پرچہ یعنی ہونہ رال ہاؤر بننے نکاح کے نکاح اول یعنی اس اونڈی کے جو اپنے  
 اپنے مالک کے رال ہوا ہو اور نکاح کے نکاح اول یعنی اس اونڈی کے جو اپنے مالک کی  
 رضامت سے اپنی قیمت کی آپ منکفل ہوئی ہو کہ پیدا کر کے مالک کو شہداء اور آزاد ہو جائے  
 کہ تیون نہ آقا کو نہ لائیں نہ آقا انکو نہ لائے کہ دیت مشہور ہے کہ عورت نکاح کا  
 باقی رہنا غسل کے وقت معتبر ہو موت کے وقت میں شرط نہیں ہے جو عورت  
 اپنے شہداء کے کہنے کے ہونہ رال ہوا ہو وہ شوہر کے رال نہ سے منع کی جائے  
 بسبب اس وجہ سے نکاح کے اگر چہ پھر مسلمان ہو گئی ہو اور اگر آدھا شہداء ہوں  
 سر کے پایا چاہے تو بے غسل اور نہ غسل کر دیا جائے اور اگر آدھے سے زیادہ  
 اگر چہ ہوں سر کے پایا یا آدھا شہداء سر پایا تو غسل دیا جائے اور اگر سر نہ  
 پڑھی جائے اور غسل یہ کہ مردہ رال یا جاوے ہفت اور اگر مردہ کا حال معلوم نہ ہو  
 کہ مسلمان ہو یا کافر اور کوئی علامت پہچان کی نہیں ہو اگر اس طرح کا مردہ دارالاسلام  
 میں ہو تو اسکو نہ لائے نماز پڑھی جائے اگر یہ علامت دارالاسلام میں پایا جائے  
 ملکہ دارالخبرہ میں سے تو نہ لایا جائے نہ نماز پڑھی جائے اور اگر مسلمان کے سر  
 کا فرقہ میں مل گئے اور کوئی پہچان نہیں تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی اگر مسلمان

زیادہ بین تو مسلمان قرار دیئے جائیں گے نماز کے حق میں تو جو اپنے نماز پڑھ ہی جائے  
 اور دعائیں مسلمانوں کی نیت کی جاوے تو اگر کافر زیادہ ہوں تو نماز کسی پر  
 نہ پڑھی جائے نہ اہل اسکے اور کفن جیسے کفار کے قبرستان میں دفن کئے جاویں  
 پھر اگر شمار میں برابر ہوں تو سب کو غسل دیا جائیگا اور اپنے نماز پڑھنے میں اختلاف ہو  
 بعض فقہانے کہا کہ نماز پڑھی جائے اور باقی تین اماموں کا بھی یہی مذہب ہو  
 اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہو اور محل دفن میں بھی اختلاف ہو بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کے  
 قبرستان میں دفن ہوں اور سہروانی نے کہا کہ انکے لیے قبرستان علیحدہ بنایا جائے  
 کہ زیادہ اعتبار اسی میں ہو جیسے اختلاف ہو دفن میں اس ذمہ کتابیہ کے جو  
 کسی مسلمان سے حاصل ہو وقتہ نماز فرمایا کہ اسے علیحدہ دفن کرنے میں زیادہ  
 احتیاط ہو اور اسکی پشت قبلہ کی طرف کی جاوے آج سے کہ یہ اپنے باپ کی  
 تبعیت کے سبب سے مسلمان ہو پس اسکا منہ قبلہ کی طرف رہے اور اختلاف  
 اس صورت میں ہو کہ بچہ میں جان پڑ گئی ہو اگر جان نہ پڑھی ہو یعنی چاہیے سے  
 کم کا ہو تو کفار کے مقابر میں دفن کی جائے اور اگر مردوں کے درمیان میں صورت  
 مرگئی یا عورات میں مرد مر گیا تو مردے کو محرم تحیم کرے و اگر عورت مر تو عورتی اپنے  
 ہاتھوں پر کپڑا الپیت کے تحیم کرے اور تیم کر لیا جائے خلفی مشکل اگر قریب بالغ  
 ہونے کے ہو ورنہ مثل اور بچوں کے ہو اسکو مرد خواہ عورتین غسل دیں اور اگر  
 مرد کے نہ لانے کے لیے پانی نہ ملے تو تیم کر کے نماز پڑھیں و اگر تیم اور نماز کے  
 بعد پانی ملے تو نہ غسل چاہیے نہ نماز اور سہروانی نے کہا کہ نہ اہل میت کو وہ  
 جو نہ لایا کرتا ہو اور مردہ ہو یہ کہ نہ اہل میت کو نہ اہل اور حائل اور بہتر ہو غسل کا

قریب تر لوگوں میں طرف میت کے اور اگر وہ اچھی طرح نہ نہلا تاہو دوسرے پر بیٹھا  
لوگ نہلا دیں اور کفنا نافرض کفایہ ہو اور کفن مسنون مرد کے لیے لفا فہ یعنی چادر ہو  
اُس کے قد سے کچھ زیادہ اور ازار ہو یعنی دوسری چادر سر سے قدم تک لانی اور  
قمیص ہو یعنی کفنی گردن کی جڑ سے قدم تک یعنی بنے سی ہوئی اور صحیح تر یہی ہو کہ  
مکروہ ہو عمامہ ہر حال میں یعنی خواہ عالم ہو یا سید اور تین کپڑوں سے زیادہ کرنا  
مکروہ ہو اور کفن مثل یعنی جیسے کپڑے جمعہ اور عید میں پہنتا تھا ویسے کا کفن سفید  
اور اچھا موافق سنت کے دینا چاہیے اور عورت کے لیے لفا فہ اور ازار اور درع اور  
خرقہ یعنی سینہ بند بقدر تین ہاتھ کے طویل اور بغل سے آخر زانو تک عریض جس  
عورت کی چھاتیان اوپر پٹ باندھا جائے اور خمار یعنی اوٹنی بقدر تین ہاتھ کے  
طویل اور دو بالشت عریض اور درع اور قمیص میں یہ فرق ہو کہ درع یعنی عورت کی  
کفنی کا گریبان سینہ کی طرف ہوتا ہو اور مرد کی کفنی کا گریبان ہونٹھون کی  
طرف اور حالت اختیار میں واجب کفایت ہو مرد کے لیے ازار و لفا فہ اقمیص  
و لفا فہ اور عورت کے لیے قمیص ازار یا دونوں ازار اور یہی اولیٰ ہو اور اوٹنی اور  
جس قدر کپڑا ایست کے جسم کو ڈھانک لے فرض ہو اور حالت عجز میں جس قدر ٹیس ہو  
پس لفا فہ کو بخور و شبو سے بعد و طاق سات دفعہ تک ہسلے اور جو شبو  
چترک کے پاک ہو یا یا تخت پر بچھائیں اس پر ازار اور قمیص اوٹنی بچھائیں اور اگر  
مرد کے کولٹا کے جیب سے اس کا سر نکال کے باقی آدھا قمیص اس پر قدم تک پھیلاؤ  
پھر بائیں پھر دائیں طرف سے اندر اور اسی طرح لفا فہ پسٹیں اور عورت کو کفنی  
پہنا کے بال کے دو حصے کر کے دونوں جانب سینہ پر کفنی کے اوپر رکھیں پھر

نمار سر پر رکھے بالوں پر ڈال دین اور کسی کے ہاتھ سینہ پر نہ رکھے جائیں مطلقاً بلکہ وہ دونوں  
 جانب سے ہر ہاتھ سے پھیلادیے جائیں پھر پہلے بائیں پھر دایں طرف سے لڑ لیتے ہیں  
 اسپر سینہ پر اسی طرح پیشین یا سپر اسی طرح افاقہ یعنی پوتے کی چار لپٹیں جائے اور  
 یہی کام ہو اور اگر کھلیاے کا خوف ہو تو سر حملے اور پائنتی کا فاضل کرے اور کمر  
 کپڑے کی پٹی سے باندھ دین اور کفن کے باپ میں ختنی شکل مردہ مثل عورت  
 مردہ کے ہر اجزا ناماً اگر تحریر کا اور کسم اور زعفران کا رنگا ہو اکفن اُسکو نہ دیا جائے  
 اور احرام دارا مردہ مثل بے احرام کے چھ اور اس کے دو کپڑوں میں کفنایا جائے  
 اور خوشبو نہ لگائی جائے نہ ٹھنڈا نہ گرم لگائے تحقیق وہ اُٹھایا جاوے گا ورنہ قیام میں  
 بیسک کہتا ہو فاضل میت کہ کفن میں سے کے بیان میں بلوغ البیسن یعنی قریب بلوغ کو  
 مثل بالغ کے کفن دیا جائے اور اگر قریب بلوغ نہ ہو تو اُسکو مثل بالغ کے کفن  
 دینا احسن اور دو کپڑوں کا کفن مستحسن اور ایک کپڑے کا کفن دینا بھی درست ہو  
 اور میت کے گھر سے بچے کو کفن سنون دینا ضروری نہیں بلکہ ایک کپڑے میں  
 لپیٹا جائے جیسے میت کا ایک یا آدمی ماحضہ پر اسلے تو اُسکو ایک کپڑے میں لپیٹنا  
 چاہیے مگر جبکہ ہونے کے ساتھ مرد کو کفن دیا جائے اور اسی طرح میت کا اگر  
 کوئی دوسرا محرم مسلم ہو تو وہ اسے دعوے کے ایک کپڑے میں لپیٹے اور گھر سے  
 ڈالے اور مٹی سے توپدے اگر دوسرے اسکے رشتہ دار نہ ہوں اور مردہ کو غسل  
 و کفن کچھ نہ کرے گھر میں ٹال کے توپدے اور زمین جائز ہو کافر کو نہ لڑا جائے  
 رشتہ دار مسلمان کو اور مسلمان کی قبر میں کافر کا ترنا اُسکے دفن کرنے کے لئے نہ ہو  
 اور یہی حال اس بچہ کا ہو مردہ پیدا ہو اور جس آدمی مردہ کا کفن اتار لیا گیا ہو



اور وہ نماز مرد بوضی عیناً نہ ہو اسکو کفن دیا جائے مگر سنون تلو اگر چند بار تو تار یا اچھا  
 تو کفن سنون دیا جائے چند بار جب تک وہ مردہ پٹے نہیں اور کفن دیا جائے اسکے  
 خاص مال سے اور اگر اسکا مال وارثوں میں تقسیم ہو گیا ہو تو اسے مقدار کفن واپس  
 لیا جائے اور اگر مردہ پچھٹا گیا تو اسکو ایک کپڑے کا کفن دیا جائے اور جس شخص پر  
 مردہ کے لئے کسی بے حالت حیات میں جبر کیا جاتا تھا اسی پر وفات کے بعد  
 کفن کیے جبر کیا جائے اور اگر وہ ان ایسا شخص نہ ہو تو مردہ کا کفن بیت المال میں  
 ہوگا وگرنہ بیت المال میں نہ ہو تو واقع کاروں پر صرف کفن ضرورت کا مالک ہو جائیگا  
 اور جنکو مرے کا حال معلوم ہوگا ان پر کفن پانچواں واجب ہوگا وگرنہ دین گئے تو سب  
 گناہگار ہوں گے اور اگر اسے بسبب مفلسی کے نہ ہو سکے تو وہ مالدار آدمیوں سے  
 اسکی بے کپڑا مانگین پھر اگر اس کپڑے سے کچھ بچے تو صدقہ فیہ دے دے اور واپس  
 کر دیں اگر معلوم ہو اور اگر نہ معلوم ہو یا وہ واپس نہ لے تو اس باقی کپڑے سے  
 اس مرثیے کی طرح کسی مفلس کو کفن دیں وگرنہ کوئی اور مفلس مردہ لے تو اس کپڑے کو  
 زیارت کر دیں اور اگر مردہ ایسی جگہ ہو کہ وہاں صرف ایک شخص ہو اور اسکی پاس  
 سولے ایک کپڑے کے دو سر نہ ہو تو اس پر کفن دینا لازم نہیں اور مسلمان مرثیے پر  
 نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ پر بسبب اجماع کے سولے چار شخصوں کے اول قوم  
 باغی جو امام کی اطاعت سے خارج ہو جائیں دوم رہبرن کہ یہ دونوں نہ نہلائے  
 جائیں اور نہ ان پر نماز پڑھی جائے جبکہ رڑائی میں مارے جائیں اور اگر بعد وقت  
 جنگ کے مارے جائیں تو ان پر نماز پڑھی جائے وگرنہ لوگ اپنی موت سے مرین  
 گرفتار ہونے سے بیشتر یا بعد تب بھی ان پر نماز پڑھی جائیگی اور مثل باغی کے ہی



کوئی جہان امام کے سامنے ہونا شرط اور کافی ہو اگرچہ میت زیادہ ہوں اور امام کا  
بالغ ہونا شرط ہو پس اگر نابالغ بالغوں کا امام ہو سکے نماز جہان پڑھائے تو جائز نہیں  
لیکن اگر اسپر کیا نابالغ نماز پڑھے تو بالغوں سے آپا یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے حتیٰ  
میان اور بابا مامت میں بسط کے ساتھ تحقیق کی اس امر کی کہ ساقط ہو جاتا ہے اور  
میت کا ہونا امام کے واسطی طرف رکھنا سنت ہے اور تکبیر اولیٰ ایک وجہ سے شرط اور  
ایک وجہ سے رکن ہے اور قیام اور تین تکبیریں اور دعا کے رکن اور تار اور دو سنت ہیں  
اور تین صفیں کرنی مستحب ہے حتیٰ کہ اگر صرف سات آوی ہوں تو امام کے پیچھے تین  
آوی اور ان کے پیچھے دو آوی اور ان کے پیچھے ایک آوی کھڑے ہو پس نیت کرنے کے ساتھ  
پہلی تکبیر کے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے فقط پہلی بار اللہ اکبر کہنے میں اور بعد  
پہلی تکبیر کے وہ تہا پڑھے جو نماز میں پڑھتے ہیں پھر تکبیر کہے کے درود پڑھے جیسے  
نماز میں تشهد کے بعد پڑھتے ہیں پھر تکبیر کہے اپنے نفس کے لیے اور میت اور  
مسلمین کے لیے دعا کرے لیکن دعائے ماثورہ اولیٰ **اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا**  
**وَمَمَاتِنَا وَمَشَاهِدِنَا وَغَايِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذُكُورِنَا وَأُنثَانَا اللّٰهُمَّ**  
**مَنْ أَحْيَيْتَهُ وَسَخَّرْتَهُ عَلَيْنَا فَاحْيِهِ عَلَيْنَا سَلَامٌ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِمَّا قَوْفُوا عَلَى**  
**الْأَيْمَانِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْشُرْنَا أَجْرًا وَلَا تَلْقِنَا بَعْدَ كَيْدٍ حَقٍّ تَحْبِيرُ كَيْدٍ**  
دوسرا امام پھیرے یعنی دایسے اور بائیں طرف اور دونوں طرف نیت کرے جیسے  
حضرت کی یعنی صفت نماز میں اور نیت کرے میت کی جیسے نیت کرے امام کی  
اور ان سب باتوں کو آہستہ پڑھے لیکن ہمارے زمانہ میں اسپر عمل ہو کیلئے آواز  
کے ایک سلام کو اور دوسرے کو پسند آواز سے کہے اور نماز جہان میں نہ قرات

قرآن جونہی آیات اور یا تو ہمارے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھتی دعا کی نیت سے  
بعد تکبیر اولی کے اور اس صورت میں سورہ فاتحہ قائم مقام شاکہ ہو جائیگی اور  
مکر وہ تحریری ہر قرأت کی نیت سے سورہ مذکور کا پڑھنا اور نماز جنازہ میں اگر لوہ  
تکبیرین امام سے سننے تو اسکی متابعت نہ کرے اسلئے کیا چوین بار اللہ اکبر کہنا  
منسوخ ہو پس مقدمی توقف کرے یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پیرے  
اسی پر فتویٰ ہو اور مغفرت کی درخواست نہ کی جائے نماز جنازہ میں لڑکے کے لیے  
اور اس دیوانہ اور بے عقل مردہ کے لیے جو اسی ہوں یعنی موت تک اسکا ہوش  
اور اسکی عقل درست نہ ہوئی ہو پس بجائے دعا کے بالعموم کے روایت ہو  
بخاری شریف سے (بطریق تعلیق کے) کہما حسن (بصری) پڑھتے اور جنازہ کے  
سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے بجائے سبحانک اللہ اعلم الخ کے اور کہتے بعد تیسری  
تکبیر کے اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْہٗ لَنَا سَلٰمًا وَّ قَرٰمًا وَّ اَجْرًا مَّطٰہِرًا وَّ بِلٰغًا اِلَیْہِیْنَ اُوْر  
اگر لڑکی ہو تو بجائے اَجْعَلْہٗ کے اَجْعَلْہَا کے اور جو شخص کہ بعد  
بالغ ہونے کے دیوانہ یا بے عقل ہو ہو تو اسے گناہ دیوانگی یا بے عقلی سے سزا  
نہیں ہونے لگے یہ مغفرت مانگی جائے اور مستحب ہو امام کو سینہ نیست کے  
مقابل میں کھڑا ہونا ہر حال میں اور اگر کوئی شخص آیا تحریر کیا امام کے بعد تو وہ  
تکبیر کا انتظار نہ کرے بلکہ اسی وقت تکبیر تحریر کیے شریک ہو جائے اور اسکا کچھ  
وقت نہ ہوگا جیسے کوئی شخص تحریر کیا امام کے وقت موجود ہو مگر اسے ساتھ تکبیر تحریر  
نہ کی تو وہ دوسری تکبیر کا انتظار نہ کرے اسی وقت تحریر کیے شریک ہو جائے  
بالاتفاق اور اگر چاروں تکبیر کے بعد کوئی شخص آیا تو وہ تکبیر تحریر کیے شریک ہو جائے

اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتویٰ ہو کہ سلام امام کے بعد تینون تکبیریں ہیہم کہلے  
 بدون دعا کے اگر خوف ہو میت کے اٹھنے جانے کا اسی طرح موجود شخص اگر  
 چوتھی تکبیر تک امام کا شریک نہ ہو اور بعد چوتھی تکبیر کے شریک ہو جائے تو وہ بھی  
 سلام کے بعد تین تکبیریں کہے بالاتفاق اور اگر بھول کے تکبیریں چار کی تین  
 کو جاوین تو بعد سلام کے ایک تکبیر پھر کے مخصوصا بلع البین جنازہ کی تکبیروں کے  
 بیان میں اور جب جنازہ سے جمع ہو جائیں تہاولی یہ کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر نماز  
 ادا کریں اور سب کے پہلے افضل میت پر نماز پڑھے پھر اُس سے کم فضیلت کے پہلے  
 اور علیٰ ہذا القیاس اور اگر سب پر ایک ہی نماز پڑھے تو بھی درست ہو اور اس صورت میں  
 سب جنازوں کو ایک صف کرے اس طرح کہ ایک کا سر دوسرے کے پاؤں کی  
 طرف ہو اور اگر چاہے تو انکو قبلہ کی جانب ایک دوسرے کے بعد رکھ کر صف بنائے  
 اس طرح کہ ہر صف کا سینہ امام کے مقابل ہے اور یہی اولیٰ ہو اور اگر چاہے تو  
 اس صورت میں زمین کی طرح صف کرے یعنی ہر ایک کا سر دوسرے کے سامنے ہو  
 کچھ نیچے ہے اور افضل میت کے سینہ کے مقابل امام کھڑا ہو اور اولیٰ ہو مقدم ہوتا  
 ولی کا بعد اُس کے حاکم کا بعد اُس کے امام جامع مسجد کا بعد اُس کے امام میت کے  
 محلے کا اور اگر ولی اور سلطان کے سوا کسی اور لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی ہو  
 تو ولی کو نماز پڑھنے کا نصف اللہ نہیں اگرچہ قبر پر سبب اپنے حق کے نہ ہو  
 ساقط ہونے فرض کے یعنی فرض تو غیر کے ادا کرنے سے بھی ساقط ہو گیا اور  
 اگر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو بعد اُس کے کسی کو نماز پڑھنی اسپر درست نہیں اور  
 جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہو اگر چاہا ہو یا نہ اُسکو مکرر ادا کرنا غیر مشروع ہو گو میت کے

ولی کے ساتھ ہو اور فتویٰ اوپر باطل ہوتے وصیت کے پورا سبب اپنے نسل کے اور نماز پڑھنے کے اور اگر نماز پڑھی گئی یا بدو ن غسل نماز پڑھی گئی اور دفن کیا گیا تو اسپر مٹی دی گئی تو اسکی قبر پر نماز پڑھی جائے یہی قول صحیح تر ہو گا اگر اسکے پھٹنے پر نعل غالب تھا وہ شک ہو تو اسپر نماز جائز نہیں یہی قول صحیح ہے اور جائز نہیں نماز جنازہ سوار ہو کر اور نہ بیٹھے ہوئے بدو ن عذر کے و اگر عذر ہو تو درست ہے اور مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی درست ہے بشرطیکہ عذر ہو ورنہ مکروہ تفریحی ہے اگرچہ مسجد کے باہر اور قوم سب یا بعض مسجد میں ہوں اور جب مسجد میں ابی وقاص کی وفات ہوئی تب کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ داخل کرو انکو مسجد میں کہ نماز پڑھوں میں اسپر بس نکار کیا گیا اسپر بس فرمایا ابی عائشہ نے کہ نماز پڑھی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دو نو ن بیٹھو ن یہ فیضائے مسجد میں سلام نماز یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازہ پڑھنی عورات کو بھی جائز ہے اور لیل پکڑی ہو چھوڑا نے اوپر جائز ہونے نماز کے جنازہ پر مسجد میں زرقانی شرح موطا امام مالک اور بعد حضرت کے صحابہ کا نماز پڑھنا مسجد میں جنازہ حضرت عمرؓ پر ثابت ہے موطا امام مالک پس معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی سنت ہے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں بلوغ الیمن میں اور جس بھیجے کے اکثر احتیاجا بہ تکلیف یعنی بانوں کی طرف سے ناف تک یا سر کی طرف تکینہ تک پتھر مر جائے پس اگر زندہ لگائی کوئی علامت پائی جائے مثلاً حرکت کرنا اعضا کا یا آواز کرنا تو نام رکھا جائے اور غسل و کفن دیا جائے اور اسپر نماز پڑھی جائے اور وہ وارث اور مورث ہو گا اور اگر اکثر یہی پیش کے بعد کوئی علامت زندہ لگائی پائی جائے



اور شیعہ نواریا دو دھچھوٹے ہوئے تھیا اس سے کچھ زیادہ عمر کے بچہ کو نوبت سے  
ایک یا ایک شخص اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے اگرچہ اٹھانے والا سوار ہو کر  
لڑکا بڑا ہو تو مکشور یا چارپائی پر اٹھلایا جائے اور جنازہ کو جلد لیچلنا مسنون ہے  
استفدہ کہ میت چارپائی پر ادا ہر او دھر حرکت ذکر سے اور مکر وہ ہو جس سے جنازہ  
اور دفن میں اسلئے دیر کرنی کہ نماز جمعہ کے بعد بہت سے آدمی اسپر نماز پر حسین  
ہاں جب خوف ہو کہ اس کے دفن کی بہت سے نماز جمعہ فوت ہو جائیگی تو تاخیر کرنی  
مکروہ نہ ہوگی اور جنازہ کے ساتھ پیادہ پیچھے چلنا مندوب ہے اور اس کے آگے چلنا بھی  
درست ہے لیکن اگر اس کے آگے استدر رد ورنہ کچھ ایسے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اکیلا جاتا ہو  
یا سب لوگ آگے بڑھ جائیں یا جنازہ کے آگے سوار ہوئے تو مکروہ ہے جیسے مکروہ ہو  
جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر یا قرآن پڑھنا اور منظور ہو تو اپنے نفس میں  
پیشے آور جائز سے روایت ہو کہ مت دفن کر واپس مردہ کو رات میں مگر یہ  
کہ ناچار ہو اسکی طرف ابن ماجہ و مسلم بلوغ المرام مترجم آور کنندہوں پر سے جنازہ  
اقتار کے لاش رکھنے کے قبل ساتھ والوں کو بے حاجت اور بے ضرورت بیٹھنا  
اور لحہ میں لاش رکھنے کے بعد کھڑے رہنا مکروہ ہے اور جو پہلے سے جنازہ کے  
ساتھ ہوں وہ بے نماز واپس نہ آئیں اور نماز کے بعد دفن کے قبل اہل بیت کی  
اجازت سے واپس آنا روا ہے لیکن دفن کے بعد پھر آنا مختار ہے اور دفن کرنا میت کا  
فرض کفایہ ہے نصف قد سے ایک قد تک گہری تاور اس کے قد کے برابر بلندی اور  
اسکی نصف چوری قبر کھود کے نیچے جانب قبلہ بغل میں مردہ رکھنے کے لیے فراخ  
لحد کھودنی اولی ہے اور زمین چائز ہو کہ قبر کے اندر گتہ یا ٹیکہ یا چٹائی رکھی جائے



اور اگر کوئی شخص کشتی میں مر جائے تو غسل دے کفن دے اور نماز پڑھنے کے بعد  
 دریا میں ڈال دیا جائے اگر زمین قریب ہو اور توقف میں خوف ضرر ہو تو وحس  
 مکان میں مرے اسی میں دفن ہونا یا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص کر  
 اور وہاں کے لیے لائق نہیں اگرچہ جو پورا وقت دفن کے پہلے قبر پر قبیلہ کی  
 طرف جنازہ رکھا جائے اور اسی طرف سے قبر میں میت داخل کی جائے اور  
 میت کو کہنے والا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَحَلٰی وَسَلٰتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور جن حصین میں  
 منقول ہو کہ جب قبر میں میت کو رکھ کر کہیں کہنے والا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَحَلٰی  
 سَلٰتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلٰتُہٗ قَبْلُہٗ کرنا مردہ کا سنت ہو اور  
 مناسب ہو ہونا مردہ کا دہنی کروٹ پر اور بعد مٹی دینے کے اگر معلوم ہو کہ مردہ  
 قبلہ رخ نہیں ہو تو قبر نہ کھودی جائے اور لیبرین مردہ کے کفن کی گروہ کھول دی جائے  
 اور کدے منہ پر اول کچی اینٹیں کھڑی کی جائیں اور انکی درزوں پر پہلے پاٹھیلے  
 رکھ دیے جائیں اور نہ رکھی جائیں کچی اینٹیں اور تختہ گر میت سے لیکر انسانی نہ  
 تختہ رکھنا مکروہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد شریف کی  
 اینٹوں کا شمار نوید ہو اور کچی اینٹوں کے ساتھ کل کے مٹھے تھے اور جائز ہو کچی  
 اینٹ اور تختہ گر ذمیت کے تر مریں میں پتھر لگا کر منہ بند کر کے قبر کی کچی ہوئی  
 مٹی مہرمانے سے تین تین لب والین اور قبر چورس نہ بنائے بسبب مخالفت کے  
 اور چورس کرنے سے مراد یہ ہو کہ مٹی کو پھیلا کے چوتھرہ کی شکل نہ بنائے بلکہ  
 بیچ میں ایک بالشت یا تقریباً مقوڑی یا زیادہ بلند بنانی مندوب ہو اور قبر پر  
 بانی پتھر کنا کچھ نہ لگائے نہیں واسطے حفاظت کے کہ اسکی مٹی ٹوٹے شامی سے

کہ پانی چھڑکے کہو تب کہنا مناسب ہو اور عورت اور ختنی مشکل کو قبر میں  
 اتارنے کے وقت سے ٹھکانہ بند کرنے تک پردہ کرنا مستحب ہو و اگر کچھ  
 بدن کھل جائے کاٹن غالب ہو تو واجب ہو اور اگر زمین نرم ہو تو شق یعنی مٹی کا  
 گہری ہاونی پی صندوق قبر بنانے کا مضایقہ نہیں اور بدو ن حاجت صندوق بنانا  
 مکروہ ہو و اگر حاجت ہو مثلاً زمین بہت نرم ہو تو بنانا مضایقہ نہیں گو پتھریا  
 ہو بے کا ہو اور چارہ سے کہ زمین نیچو مٹی چھاوین اور وہاں سے اور بائیں ہلکی ہلکی  
 اینٹیں کچی رکھیں اور ڈھکنے کے اندر کی جانب پر مٹی لیسدین تاکہ لحد کی صورت  
 بن جائے تاہر بقدر ایک اونٹ نحر کرنے اور اسکا گوشت تقسیم کرنے کے اسکے  
 منزلت سورہ بقرہ کا اول مفلحون تک اور خاتمہ اسکا یعنی آمن الرسول میں  
 اور اسکے لیے استغفار اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں اگر مٹی خنی کے  
 بعد اگر ضرورت ہو تو کھود کے لاش ایک دو کوس ایجا نامضایقہ نہیں مگر اس سے  
 زیادہ ایجانے کے لیے یا بے ضرورت وہیں دوسرے موضع میں دفن کے لیے  
 کھود کے لاش بحال ناجائز نہیں و اگر بعد مٹی خنی کے مردہ قبر سے باہر نکالا جائے  
 کسی لحدی کے حق کے لیے تو جائز ہو مگر جس زمین میں دفن کیا وہ شفعہ کے  
 باعث سے دوسرے نے لے لی اور وہ نہیں چاہتا کہ اس زمین میں مردہ ہے  
 اور مالک زمین کے ظاہر و باطن دونوں پر حق رکھتا ہو چاہے مردہ کو نہ رہے نہ ہے  
 اور مردہ اوپر سے ہوا رکھے اور چاہے اندر بھی نہ رہے نہ ہے جیسے جائز ہو تو  
 قبر کا اور اسپر عمارت بنانی جبکہ مردہ مٹی ہو گیا ہو اور دوسرے ایک قبر میں دفن  
 نہ کیے جائیں ابتدا میں ضرورت کے لیے جائز ہو اور نہ کھودی جائے کوئی قبر

واسطے دفن کرنے دوسرے مردہ کے و اگر پہلے مردہ کی ہڈیاں باقی نہ ہوں تو جائز ہے  
 اور اگر ہڈیاں باقی ہوں اور اس مقبرہ میں تنگی محل ہو اور دوسری جگہ نہ ملے تو  
 پہلے مردہ کی ہڈیاں ایک طرف جمع کر کے اور مٹی کو حائل کر کے دوسرے کو گبی  
 دفن کر دینا جائز ہے اور قبر پر کھگل کرنی مختاریہ کہ مکروہ نہیں اور بعد دفن کے  
 قبر پر عمارت بنانی زینت کے لیے جائز نہیں اور مضبوطی کے لیے دفن کے بعد  
 جائز ہے کہ راست کے ساتھ لیکن مکروہ نہیں بنی ہوئی عمارت میں دفن کرنا لیکن  
 مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری نے از بار اور تو رشتہ سے اور  
 بعض شراح سے نقل کیا کہ منع نہیں قبور پر خیمہ کھڑا کرنا فائدہ کے لیے مثلاً  
 بیٹھنے کے لیے اور سلطان نے مباح کیا ہے بنا مشائخ اور علماء مشہورین کی قبور پر  
 تاکہ لوگ زیارت کریں اور اسی میں بیٹھنے سے آرام پائیں اور درختار میں اسی کو  
 مختار لکھا اور شامی نے احکام سے اُسے جامع الفتاویٰ سے نقل کیا ہے کہ  
 بعضوں نے کہا کہ مکروہ نہیں بنا اگر ہو مسیح و مشائخ اور علماء اور سادات سے  
 اور خطاویٰ نے لکھا کہ مقید کیا جائے جو از اس قول پر کہ مال حلال سے بنے  
 اور اس سے زینت اور قفاخر کی نیت نہ ہو اور مجمع جارا لاوار کے باب شین  
 مع الراہین بیچ تحقیق معنی لغت شرف کے بھی یہی لکھا ہے اور عل بھی اسی پر ہے  
 اور پیشوای شریعت مقتدا کے طریقیت رہنما حقیقت جہت سے معہ معرفت  
 سیدنا و استبانا و مولانا و ابنیانا مولوی خادم حسین خان ابن مولوی  
 عبدالقادر خان طاب اللہ ثراہ و جعل البختہ مشواہم نے بھی ایک رسالہ تحقیق  
 جواز میں اس کے لکھا اللہ درہ اور کچھ مضائقہ نہیں لکھنے کا قبر پر اس غرض سے

کہ اُس قبر کا نشان نہ جاتا ہے اور پائمال نہ ہو اور ممانعت اُس وقت ہی کہ حاجت ہو  
 اور فضائق نہ ہوں اپنے لیے قبر کھود رکھنے کا اس لیے کہ اُس سے فائدہ ہی ہوتا ہے  
 اگر خود وہاں نہ مر گیا تو دوسرے کے کام آویگی اور کفن اور مثل اُس کے اور چیز  
 تیار کر لینا اور دفن کرنا رات میں نہ کر وہ زمین اور دن میں مستحب ہے اور اگر قبر میں کسی  
 کافر دمی کی تدفین پائی جائے تو نہ توڑی جائے نہ اور قسم کا تہک کیا جائے اور اگر  
 عورت مردہ کے پیٹ میں بچہ زندہ حرکت کرتا ہو تو بائیں طرف سے پیٹ چیر کے  
 اُسے نکال دیں اور اگر برعکس ہو یعنی بچہ مر گیا اور عورت زندہ ہو اور خوف ہو مان  
 مچانے کا تو وہ کات کے نکالا جائے اور اگر بچہ زندہ ہو تو کات کے نہ نکالا جائے  
 کیونکہ مان کا مرنے والی بات ہے تو زندہ بچہ کو قتل کرنا وہی امر کے لیے جائز نہیں  
 اور اگر کوئی شخص مال غیر نکل کے مر گیا تو اس کا پیٹ چیرا جائے یا نہیں اس میں  
 دو قول ہیں اور بہتر یہ کہ ہاں چیرا جائے کیونکہ اُسکی حرمت اُسکے ظلم و ستم کے  
 سبب سے جاتی رہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر بچہ ظلم و ستم کے شکار ہو چکا ہو  
 تو میت نہ چیرا جائیگا اور کسی کے مرنے کا دل سے غم کرنا اور بے اختیار رونا و گرتا ہوا  
 گوشت و شعیرے ہو مگر مکروہ ہے مبالغہ کرنا اُسکی تعریف میں اور نوحہ کرنا اور پٹینا اور  
 کپڑا ہچاڑنا وغیرہ جیسے کہ اہل جاہلیت کی عادت ہے اور اگر کسی عورت کا شوہر  
 مر جائے تو چار مہینے اور دس روز یا مہینے کے واجب ہیں اُمین نیت نہ کرے  
 اور اگر اسی ایام میں نایا لغو بالغ ہوئے یا مجنونہ ہوش میں آئے تو وہ بھی  
 زینت ترک کرے شانہ تنگ دندانہ بالون میں نہ کرے زیور اور حریر پہنے  
 کپڑے نہ شمی یا سرخ یا زعفرانی رنگے ہوئے نہ پہنے اور خوشبو نہ استعمال کرے اور

روغن اور سرمہ نہ لگانے کے بعد رگڑ کے سبب سے اور شوہر کے گھر سے یا مرنے کے  
مگروں میں ضرورت کے لیے اور رات میں وہیں سے لیکن اس صورت میں کہ  
جبرائیل دی جائے یا گھر گر جائے یا خوف کرے اپنے نفس یا مال پر اور اگر اس کے  
اقربا سے کوئی دوسرا مرنے کے وقت میں روز ماتم کرنا جائز ہو اور دفن کے بعد  
تین دن تک مستحب ہو کہ لوگ آئے مصیبت زدہ پر سلام اور مسامحہ کر کے  
تعزیت کریں یعنی مسلم اہل مصیبت کے لیے دعا حصول صبر اور خیر کی اور مسلم  
میت کے لیے دعا غفرت کریں اَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَ  
غَفَرَ لِمَیِّتِكَ اَوْ یَحْیَیْنِیْنِ ہر کب جب تعزیت کرے کسی کی تب سلام کرے اور کہے  
اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَ لِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَ کُلُّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلَمْ یُضِدُّوْ  
لِتَحْسِبْ و اگر تعزیت کیا گیا مرنے والا تو قُلْ یُضِدُّوْ لَیَحْسِبْ کہ اور تین روز کے  
بعد اور دوسری بار تعزیت کرنی مکروہ ہو لیکن اگر غائب شخص تین دن کے بعد آئے  
تعزیت کرے تو مکروہ نہیں اور مکروہ تعزیت کرنی قبر کے پاس اور گھر کے دروازے  
پاس اور میت کے ہمسایوں اور دور کے رشتہ داروں کو مستحب ہو کہ میت کے  
گھر والوں کے لیے ہفتہ رکھنا یا کو ایمن جو انکو اس دن اور رات میں تکمیر کرے  
اور خطا بہ الحق میں مشغول ہو کہ بعضوں نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں  
اور قبر کی زیارت مستحب ہو اور فضل یہ ہو کہ روز جمعہ میں زیارت کرے یا اس  
ایک روز پہلے یا ایک روز بعد اور اگر ممکن ہو تو میت کے روبرو گھر ہو کہ سلام کرے  
اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ  
بِکُمْ لَا اَحْقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمْ الْعَافِیَۃَ بِیْہِ دَعَا کرے گھر سے

اور بیعتاً تھا تو بیعت کے دو یا قریب حسب مرتبہ موت کے حالت حیات میں ہو کر ہو سکے قرآن پڑھ سکے اللہم اَوْحِلْ لَنَا اَوْجَابَ مَا قَرَأْنَا اِلَيْهِ وَ اِنْ اَوَّلَ الْيَوْمِ  
یعنی یا اللہ جو چیز میں نے پڑھی ہو اس کا ثواب پہنچا فلان شخص کو جو چند اشخاص کو  
بخشتے تو کہے اُن سب کو اور نماز اور روزہ اور حج اور اعتکاف وغیرہ عبادت میں  
اور مالی کا ثواب حسب قدر اور جب چاہے جس مردہ یا زندہ کو بخشے اُسے پہنچتا ہو  
بلکہ افضل یہ کہ بخشے میں نیت کرے جمیع مومنین اور مومنات کی کیونکہ اُن سب کو  
پہنچتا ہو اور اس کے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور اگر مردہ یا زندہ کی طرف سے یا اپنے  
عبادت مالی مثلاً زکوٰۃ وغیرہ دے یا جانور ذبح کرے یا کھانا تقسیم کرے یا کھلا  
توروا ہو اور اُسے پہنچتا ہو اور قرأت قرآن کے لیے قبر کے پاس بیٹھنا قول  
مختار میں مکروہ نہیں اور ترجمہ حدیث کا ہو کہ میت عذاب کیا جاتا ہو بسبب مے  
اہل اُس کے آئین کی مذہب میں حاصل یہ کہ اگر میت اُس گناہ کا سبب ہو گا  
یعنی اگر مردہ حالت حیات میں خود مثل اہل جاہلیت کے فحش کرنے کا عادی تھا یا  
اسکی وصیت کی تھی یا اُس سے راضی تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل اُس کے مرتکب ہوں  
تو انھیں اُس سے منع نہ کیا تو عذاب محمول ہو گا حقیقت پر یعنی مردہ عذاب  
کیا جائیگا اور نہ محمول ہو گا رنج اٹھانے پر یعنی مردہ کو رنج ہوتا ہو اس بات کا کہ میرے  
اہل ممنوع رونے کے مرتکب ہوئے اور مقبرہ سے ہر سبزہ و درخت سبزہ کا ٹکڑا کو رو کر  
کہ خشک سے کامل تر میرا روزانہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہو اور اُس سے میت کو  
انس ہوتا ہو اور اس ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہو لیکن خشک کا کاٹنا مکروہ نہیں اور  
ہمارے زمانہ میں مندوبیت کی راہ سے مادت کی گئی ہو ساتھ اے اہل و مثل

یہ منکر ہے  
میں غصہ ہے  
یہودیہ

ترد تازہ اور چنیر قبر پر رکھنے کی حدیث جریدہ پر قیاس کر کے اور قبولِ عصیہ مالکیہ کے  
 اگر خصوصیت آپ کے ہاتھ سے جریدہ رکھنے کی یاد دہانی ہوتی تو جریدہ بنانے میں تخصیص  
 رضی اللہ عنہ اپنی قبر میں جریدوں کے نہ رکھنے کی وصیت نہ کرتے اور حدیث  
 وصیت جریدہ کو ذکر کیا بخاری نے اپنی صحیح میں اس سے شامی نے نقل کیا  
 اور بدعت کی چند قسم سے دو مشہور ہیں ایک بدعت ضلالت اس کی صفت باب  
 الامت میں ہو چکی دوم بدعت حسنہ جسکی ذات کا وجود ازمنہ ثلاثہ میں یعنی  
 استحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں پائی جائے  
 لیکن اسکی اصل یا تائید پائی جائے مثلاً اعراب قرآن مجید یا جمع کرنا احادیث کا  
 وغیرہم کہ شامل ہوں ان چیزوں کو جسکی اصل اور مادہ پایا گیا اور یہی معنی ہیں اصل کے  
 پائے جانے کے اور چند اشیاء کو جمع کر کے وہ عمل کرنا جو اس بہت مجموعی کے ساتھ  
 شرع سے نہ ثابت ہو لیکن اسکے اجزاء علیحدہ علیحدہ مفرد ثابت کیے گئے ہوں  
 بدعت حسنہ ہیں داخل ہیں بشرطیکہ یہ بہت مجموعی اس قبیل سے ہو جسکے حرام  
 یا اگر امت پر کوئی حکم دین صادر نہ ہوا ہو اور اسکے کرنے والے نے اسے امورِ ستیجہ  
 یا واجبہ سے نہ سمجھا ہو مثلاً جس شے میں ذکر خیر ہو یا پڑھنا قرآن کا یا وہ شے جو  
 جہنم نہ کھلانا یا پلانا ہو اور اس میں کچھ آمیزش امورِ مکروہہ و ممنوعہ کے نہ ہو اور  
 اس بہت مجموعی کا دلیل عام سے بھی ثابت ہو نا شرع سے ثابت ہونے کو شامل ہے  
 اسوئے کہ وہ عمل صالح ہو اور اسکی اجارت میں شک نہ ہو (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا  
 فَلْيَنْتَظِرْ لَهُ أَثَارَ فَعَالِيهَا) اور بہت آیات اور احادیث سے مالا مال ہو اور  
 اباست اور حرمت کے مسئلہ کا یہ حال ہے کہ شامی نے جسے حلال کیا وہ حلال





اور شہداء زندہ رہتے ہیں اور وہ جو قرآن مجید سے موت کی نفی سماعت یعنی نہ سمجھنا  
ثابت ہوتا ہو مراد اُس سے وہ سماعت و علم ہو جو زندوں کے ساتھ مخصوص ہو اور  
وہ جو حدیث میں موت کے لیے اثبات اُسکا ہو مراد اُس سے اثبات اُس سماعت  
اور علم کا ہو جو اُس پر موقوف نہیں اس تقدیر پر درمیان نصوص نفی اور اثبات  
کرنے والیوں کے توفیق حاصل ہوتی ہو واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال نواب صاحب  
حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون سے نقل کیا اور موت سے مدد طلب کرنے کے  
باب میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تفصیل تمام تقریر کی ہو اور جائز ہونا اُسکیا  
کیا ہو خدیب القلوب میں فرماتے ہیں کہ حافظ ابو عبد اللہ نے مصباح الظلام میں  
فرمایا کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے کے بعد تین روز کے اعرابی آیا اور اپنے تئیں قبر مبارک پر  
ڈال دیا اور کہا کہ جو آپ نے خدا تعالیٰ سے سنا وہ مجھے آپ سے سنا اور جو  
آپ نے ہم پر قرأت کی یہ ہر دو کو اُنھم اذکملوا انفسہم اللہ اور میں نے  
اپنے نفس پر ظلم کیا ہو اور آپ کے حضور میں حاضر ہوا ہوں میرے لیے استغاثہ بھیجیے  
قبر شریف سے زرا آئی قد غفر لک الہم اور حضرت امام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ  
فرماتے ہیں جائز ہو مدد چاہنا پس ہر کوئی مدد چاہی گئی اُس سے زندگی میں  
مدد طلب کی جاتی ہو اُس سے بعد مرنے کے بھی چنانچہ تفصیل اسکی کتاب شفاء العیون  
اور ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں پاؤ گے اور ترجمہ عبارت شرح مشکوٰۃ  
عربی شیخ محدث کی یہ ہو لیکن مدد طلب کرنی اہل قبور سے ثابت کیا ہو اُسکو  
مشائخ صوفیہ قدس سرہم اور بعض فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیم نے حصہ دوم قرۃ العیون

ہی ان حالات میں سوم ہجرت معلوم اختلاف مردون سے ۵۰ وچاہئے میں اور  
معصن ماطۃ الاذی نے فرمایا کہ اور بہت ولید بن مسعود مسئلہ کا۔ عالمہ کرد  
کہتا ہوں عنفا اللہ تعالیٰ عنہ و عن والدیہ کہ حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون  
بیان حالات سنہ دوم ہجری بیچ سماعت اور عدم سماعت موسیٰ بن جابر بن  
مولوی حیدر علی صاحبہم کا غرض یہ ہے کہ جب ان حضرات کی زندگی ثابت ہوئی  
اور زندون کا آپس میں مدد چاہنا قرآن سے ثابت ہو (و اتوا نواست الہد  
التقویٰ و اتوا علی الاثم و العوان) تو اس قیاس پر ہر کون سے مدد چاہنا  
جائز ہوگا لیکن غیر خدا کو ان محققوں سے موصوف نہ جانے جو اسکے لئے بیان  
مثلاً مدد کرنے پر قدرت رکھنے والا مستقل جانتا بلکہ اُسے یوں عرض کرے کہ  
آپ ہماری فلاں حاجت کے لیے بارگاہ محیب الہ عوات جل و علا میں مایکھیے  
یا خود حضرت قاضی الحاجات جل جلالہ کی جناب میں عرض کرے کہ ایسا  
کرنے والے مشکوک کیا ہوگا کرنے والے حاجتوں کے بجز ان بزرگ کے  
میری فلاں مشکل آسان کر یا فلاں حاجت میری ہوگا اگر اور شہی کرنی حاجت سے  
زیادہ برا ہو مگر صاحب ماطۃ الاذی فرماتے ہیں کہ شیخ مدوح قیہ قصار تعلیم کی لگاتار  
اور جس محفل میلاد شریف میں بطور سنت سنید کے جو سلف صالحین سے ثابت ہو  
اعمال خیر ہوں اور اذکار جمیل وہ مستحسن ہو اور موجب اجر خیریل اور جس محفل مذکور  
خیر میں اعمال غیر مشروع ہوں وہ حسن لذاتہ ہو اور قبح غیرہ۔ حصہ اول جلد اول  
قرۃ العیون بیان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو خیرین اللہ  
جل و علا نے اپنی تعلیم کے لیے حاضر کر لی ہیں انہیں سے سب سے پہلے اور جانور بھیج کرنا

اور نذر اور رونا و رونا وغیرہ پس غیر خدا کے لیے سجدہ کرنا بہر شریعت میں حرام  
 اور شرک اور اسی پر التزام کرنے والا کافر ہے بالاجماع بہر طریقہ عبادت و طاعت کی  
 نیت سے ہو اور تعظیم اور تحیت کے ارادہ سے یعنی بجاے سلام کے غیر خدا کے لیے  
 حتیٰ کہ پیغمبر اور بزرگواروں کے لیے بھی ہماری شریعت میں منسوخ ہو اجماع تفاسیر  
 مشہورہ علیہا کہ یہ سجدہ اگر غیر ذوی القبول کرے تو جائز ہے حصہ اول جلد اول  
 قرۃ العیون حال کفالت آنحضرت تحقیق سجدہ تعظیم وغیرہ عبادت کی لیکن ذبح  
 پس اگر غیر خدا کی طرف ذبح کے ساتھ تقرب یعنی خوشنودی اور چاہو سی کا  
 قصد کرے پھر مالک یا غیر اس کے حکم سے اسی نیت پر ذبح کرے تو ذبیحہ مردار ہے  
 اگرچہ وقت ذبح کے خدا کا نام لے فتح العزیز وغیرہ اور رسالہ احکام العیدین میں  
 حضرت مولانا قطب الدین خاں صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ مختار  
 اور مختار دوی وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس ذبح کرنے والے کی طرف ہم نسبت کفر کی  
 نہیں کر سکتے کیونکہ ہم ظن نہیں کرتے مسلمان کے حال پر کہ وہ تقرب چاہیگا  
 غیر خدا کی طرف اس ذبح کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے مگر سخت مکر و چال ہے  
 لیکن اگر وقت ذبح کے کہہ کہ غیر خدا کی طرف ذبح کے ساتھ تقرب کی نیت سے  
 میں پیر نہ ہوا اور باز آیا اور جان آفرین کی تقرب کے لیے میں نے اس کی جان  
 ذبح کر مقرر کیا تو اب نیت سابقہ پر حکم عدم اور بطلان کا کیا جائیگا اور اس نیت  
 بسم اللہ کے ساتھ ذبح کرنے سے ذبیحہ حلال ہوگا چنانچہ اپنی تفسیر میں اس مسئلہ  
 آخر میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث فرماتے ہیں کہ اسے ذکر نام خدا بران  
 یا نور و قتی قتی اللہ یہ کہ قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کردہ و خلاف آن شہرہ

واکو از دیگر دینداران کار بر گشتیم انتہی اور یہاں احکام العیدین میں حضرت مسیح  
 نواب صاحب فرماتے ہیں کہ اسی سبب سے اکثر مفسرین نے آیہ  
 (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْكَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا بِالْحَقِّ) کے ساتھ قید عند الذبح کے لکھا ہے لیکن ہندو کی صفت  
 آگے پاؤ گے مگر اس موقع پر کچھ مسائل ذکر کرنا مناسب ہو دیکھو کہ اگر زبان کے  
 کئے کہ میری فلاں حاجت اگر خدا سے تنہا ہی بر لائے تو فلاں بزرگ کے نام  
 اس قدر نفیاً بخش مینایا انکی درگاہ میں اشیاء مذکورہ یا روشنی کے لیے تیل بھیجنا  
 اپنے اوپر لازم کرتا ہوں تو یہ مذکور نہیں غیر عبادت کی جگہ بھیجنے کے سبب اور  
 اگر یہ کہے کہ فلاں درگاہ کے خدام فقرا کو دوں یا کھلاؤں تو مذکور صحیح اور اسکا  
 وفا لازم ہوگا لیکن اس درگاہ کے خدام فقرا کو دو فاسے نذرین خاص کرنا لازم نہیں  
 جس فقیر کو دیگا نہ راد او جوگی اور اگر یوں کہے کہ مساجد میں فرش کے لیے  
 بویا یا روشنی کے لیے تیل بھیجوں تو مذکور صحیح اور اسکا وفا لازم ہوگا اور غیر  
 خدمت کے لیے نذر کرنے اور روزہ رکھنا یا اور عبادت کرنی حرام ہی اور نذر  
 اور سبب صدقہ واجبہ صاحب نصاب نہ کھائے لیکن صدقہ نافلہ ہر شخص کما  
 اگر چہ غنی ہو مائۃ المسائل کے پچاسویں سوال کے جواب میں بحوالہ الحق سے  
 نقل کیا اور مطالبہ الحق میں تیار کے معنی تحفہ و رویشان اور ثواب سالی ہو  
 پس اگر خدا تعالیٰ کی تقرب کے لیے عبادت بدنی مثلاً نماز یا روزہ و نفل  
 اس سے بڑھ سکے یا اس سے رکھ کے یا عبادت مالی کر کے یعنی شہدے کے یا کھلاؤں کے  
 یا ذبح کر کے کہے کہ یا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب فلاں کو یا ان سب کو پہونچا دے  
 تو پہونچتا ہو اور اگر پیشتر کہے کہ یہ کام اللہ کرو نکال یا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب فلاں کو

پہنچا دیکھو تو عمل کے بعد پہنچتا ہو اور اگر کسی کی طرف سے نہ ثابت ہو  
یا کھلائے یا قریب کرے تو بھی ٹپ پہنچتا ہو اور روای ہو واجب الرحمن اور جہد و فانی ہو  
باب شہید کے احکام میں شہید ہونے میں عاقل اور بالغ اور مسلم  
پاک ہونا شرط ہے یعنی دیوانہ اور لڑکا اور کافر اور جنب و سحائض نہ ہو اور اگر  
خون ظاہر ہونے کے وقت سے تین دن کامل نہ گزرے ہوں تو وہ بھی جائز  
تیس اگر خون جاری رہنے کے بعد تین دن کامل گزرنے کے قبل عورت ماری  
تو شہید ہوگی اور نفسا نہ ہو اور اس حالت میں ہو کہ خون حین یا نفاس اپنی مدت  
معتادہ یا اکثر مدت پر منقطع ہو ہو لیکن غسل نہ کیا ہو اور وہ مسلمان مکلف پاک  
شہید ہو تا جو ظلم سے ناحق قتل کیا جائے زخم کرنے والی چیز سے یعنی ایسی چیز  
جس کے سبب سے مال دینا واجب ہو بلکہ واجب ہو قصاص اور مراد اس سے  
وہ چیز جو متفرق کرے اجزاء کو مثلاً تلوار اور چھری اور تیر وغیرہ اور دخل ہو  
اس میں لنگ نہ لائے اور غلہ اور اس کے مانند کہ ان دونوں سے مارنے کی صورت  
قصاص لازم نہیں آتا اور نہ خمی ہونے کے بعد ارتداد یعنی زندگانی سے متفرق  
نہ کیا گیا ہو یا قتل کیا ہو اس کو باغی یا کافر حربی یا راہزن نے اگرچہ قتل سبب ہو  
یا بدولت اور از زخم کرنے والے کے اور قتل سبب مثلاً کسی کافر سوار کے نیچے  
دب کے مسلمان مر گیا یا اسے مسلمان سوار کے گھوڑے کو بھڑکایا یا ہانپا  
کہ وہ گرے مر گیا یا مسلمان کے رہنے کی جگہ میں آگ لگا دی اس سے وہ مر گیا  
اور شہید ہو گا وہ شخص جو ان لوگوں کے میدان جنگ میں پایا جائے مردہ اثر  
زخم کے ساتھ خواہ زخم ظاہر ہو یا نہ ہو اتاری جائے شہید پر سے وہ چیز

جو کفن کی ریاست نہیں رکھتی جیسے پوتین اور توپی اور موزر اور زردہ اور تھیا اور  
 روئی دار کپڑے وگر پوتین اور روئی دار کپڑے کے سوا اور کپڑے نہ ہوتے تو ان کو اجا  
 اور اس کے سب کپڑے اور تار لینے اور بنا کفن دینا مکروہ ہے اور اگر اس کے بدن پر کپڑے  
 کفن مسنون سے کم ہوں تو زیادہ کیا جائے اور اگر زیادہ ہوں تو کم کیا جائے  
 اور نماز پڑھی جائے شہید پر بدو غسسل کے اور دفن کیا جائے مگر اپنے خون  
 اور کپڑوں کے اور غسسل دیا جائے وہ شخص کہ پایا جائے مقتول شہید کا تو نین  
 کس جگہ میں کہ خوبیا واجب ہو اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا معلوم ہو گیا قصاص  
 واجب نہیں اگر قصاص واجب ہو گا تو وہ مقتول شہید ہو گا مثلاً وہ شخص  
 جس کو چوروں نے رات کو شہر کے اندر مار ڈالا ہو کہ تمہیں نہ تو حیا والوں پر  
 قسم ہو نہ خوبیا بسبب معلوم ہونے اس امر کے کہ اس کے قاتل چور ہیں یا نہ  
 یہ قاتل معین معلوم نہیں اور غسسل دیا جائے وہ شخص جو حیا قصاص میں  
 قتل کیا جائے اور اسی طرح جو شخص تعزیر میں مقتول ہو یا پھانسی مار ڈالا ہو کو زندہ  
 یا زخمی ہو کے مرتب ہوئے اور اڑتھا شریعہ یہ ہے کہ کھانسی یا پیوے یا سووے  
 یا دو اگر کسی خیمہ اسپر تان دیا گیا یا ایک نماز کا وقت اُس پر گزر گیا اس حال میں  
 کہ وہ ہوش رکھتا تھا اور نماز کے ادا کرنے پر قادر تھا یا میدان جنگ سے  
 حالت ہوش میں اٹھایا گیا خواہ زندہ ہو یا ہوا یا ہاتھوں پر مر گیا ہو اور اسی طرح  
 اگر آپ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا گیا وگر بیہوشی میں اٹھایا جائے گا  
 تو گو دن رات گذر جائے غسسل نہ دیا جائے گا اور زخمی ہونے کی جگہ سے اٹھانے  
 حکم ایسا ہی جیسا میدان جنگ سے اٹھانے کا اور اگر کھوڑوں کے نیچے پس خانے کے

خوف سے اٹھایا جائیگا تو شہید ہی رہیگا غسل نہ دیا جائیگا یا وصیت کی ذمہ کے  
 امور کی کہ اس سے غسل دیا جائیگا اور اگر امور آخرت کی وصیت کریگا تو ترش نہ ہوگا  
 یہی صحیح تر ہے یا بچا یا مول لیا یا بہت سا وہ کلام کیا جو وصیت نہ ہو کہ اس سے مرث  
 یعنی زندگی سے منتفع ہوگا اور یہ سب باتیں جسے شہادت ناقص ہوتی ہو اُس  
 صورت میں ہو کہ لڑائی ہو چکی ہو وگرنہ لڑائی کی حالت میں یہ امور ہوں تو ان تک کو  
 چیزوں میں کسی سے مرث نہ ہوگا ہر صورت میں شہید کامل ہوگا اور یہ سب شرطیں  
 شہید کامل کے باب میں ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں شہید ہو ورنہ ترش  
 شہید آخرت تو ہوتا ہی ہو اور اسی طرح شہید آخرت کی جنابت والا اور محنوں اور  
 لڑکا اور وہ مقتول جو ظلم سے مارا جائے اور اسکے مارے جانے سے مال واجب ہو  
 اور شہید آخرت ہو وہ شخص جس نے دشمن کے مارے گا کسی حربہ سے قصداً کیا پھر  
 اتفاقاً ہی پھرتا گیا اور مر گیا اور پانی میں ڈوبا ہوا اور جل کر اور سفر میں اور مکان کے  
 نیچے دبے بجلاؤں اسکے کہ جان سبب مصیبت پڑے تو وہ شہید نہیں ہوتا مثلاً  
 کسی طرح ہو اپنے تئیں اپنے اختیار سے اپنے فعل کے ساتھ مارنا اور اپنے نفس کا  
 قاتل اہل نہ رہے ہو اگر اسے حلال جان کے کرے یا اللہ تعالیٰ اُسے بخشے۔  
 حصہ سوم جلد اول دوزخی فرمانا حضرت کا اُسکو جسے جہاد میں بہت جوانمردی کی  
 اور پیٹ کی بیماری سے یعنی دستوں اور ہاتھوں سے مارنے والا اور  
 نفاس والی عورت خواہ جننے کے وقت مرے یا مدت نفاس میں اور جو شخص شب  
 جمعہ میں اور عارضہ ذات البتہ میں مرے اور جو شخص اُس حال میں نہرے  
 کہ علم کا طالب ہو یعنی علم میں مشغول ہو خواہ تالیف کرتا ہو یا پڑھتا یا پڑھاتا یا سنتا ہو

باب کعبہ میں نماز پڑھنے کی کیفیت صحیح ہو نماز فرض و نفل پڑھنی  
کعبۃ اللہ کے اندر اور کراہت کے ساتھ اسکی چھت پر ہونا اور جماعت سے اگرچہ  
کعبہ کی طرف منہ کرنے میں جماعت والوں کے منہ امام سے جدا طرف کو ہوں  
مگر جبکہ مقتدی اپنی پشت امام کے چہرہ کی طرف کرے گا تو اقتدا درست ہوگا ایسے  
کہ مقتدی امام کے کمرے پر ہو گیا اور اپنے چہرہ کو امام کے چہرے کے مقابل کرنا بدو  
حائل ہونے کیسی چیز کے مکروہ ہو اور امام کے پاموں کی طرف منہ کرنا مکروہ نہیں اور  
درست ہو نماز اگر یاہر کعبۃ اللہ کے گرد حلقہ کرے ایک امام کی لوگ اقتدا کریں  
مگر بعض مقتدی کعبہ سے زیادہ قریب ہوں بہ نسبت اپنے امام کے لیکن امام کی طرف  
والے مقتدیوں میں سے جو یہ نسبت اپنے امام کے کعبہ سے زیادہ قریب ہوگا  
اسکی نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی مقتدی اس گوشہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور امام کی  
جانب میں ہو اور کعبہ سے بہ نسبت اپنے امام کے زیادہ قریب ہو تو خطیاط کی رو سے  
فاسد ہو نماز مقتدی کی شایان و بسبب غالب ہونے امام کی حجت کے اور  
اسی طرح درست ہو اگر مقتدی کعبہ کے یاہر سے اقتدا کریں اس امام کی جو کعبہ کے  
اندر ہو اور اسکا دروازہ کھلا ہو ایسے کہ امام کا کعبہ کے اندر ہونا ایسا ہو جیسا  
محراب میں کھڑا ہونا اور یہ اقتدا اگر درست ہو مگر کراہت کے ساتھ ایسے کہ امام کا  
قائم اوںچا ہوتا کھڑا ہونا مکروہ ہو پس اگر چند مقتدی امام کے ساتھ ہوں تو  
مضائق نہیں اور دروازہ کھلا رہے ایسے کہ امام کے رکوع اور سجدہ کا حال  
مقتدی دیکھ سکے معلوم کر لیں پس اگر دروازہ بند ہو اور کوئی مکتبہ امام کی منجھیر  
وغیرہ کی آواز ہو اونچا تا جاسے تو اقتدا جائز ہونا چاہیے کتاب الزکوٰۃ زکوٰۃ



بشرع میں مالک کرنا پڑے فقیر کو اس قدر حصہ مال کا جسکو شارع نے معین کیا ہو  
 بجا آوری اور فضلے تعالیٰ کی نیت سے اور زکوٰۃ فرض ہونے کی شرط اقل اور  
 بالغ اور مسلمان اور آزاد ہونا اور زکوٰۃ کی فرضیت کو جاننا پڑا اگرچہ فرض ہونے کا  
 علم حکم کے رد سے ہو جیسے مالدار کا دارالاسلام میں ہونا کہ یہاں پہلی غدر نہیں  
 ہو سکتی یہاں اگر کوئی کافر مالدار دارالحرب میں مسلمان ہوا اور چند سال یہاں رہا  
 تو اسکو جب تک زکوٰۃ کا حال معلوم نہ ہوا سپرد زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور سبب  
 اولے زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مالک ہونا اس نصاب کا جو حبسہ جائید کے  
 بارہ حصے گذر گئے ہوں اسطرح کہ مال مالک کے ملک میں ہے اور وہ نصیب  
 فارغ ہوں اس فرض سے جبکا طلب کرنے والا کوئی بندہ کی طرف سے ہو خواہ  
 قرض بندہ کو زائد تعالیٰ کا ہو جیسے زکوٰۃ یا قرض بندہ کا ہو گو بطور کفالت کے ہو یا  
 قرض میعاد ہی ہو اگرچہ ہر اسکی زوجہ کا ہو لیکن ہر موصول مانع زکوٰۃ نہیں کہ عاۃ  
 اسکو کوئی مانگتا نہیں یہی صحیح ہے یا قرض بندہ کا بطور نفقہ کے ہو کہ قاضی کے حکم سے  
 یا آپس کی رہنمائی سے اس پر لازم ہو ہو تو خلاف قرض بندہ و کفارہ اور حج کے  
 کہ ان مضمون کا طلب کرنے والا کوئی بندہ نہیں اور نصاب مذکور فارغ ہو اس  
 شخص کی حاجت اصلی سے اور نصاب مذکور بڑھنے والی ہو خواہ بڑھنا اس میں  
 فی الحال پایا جاتا ہو یا مالک اس کے بڑھانے پر قادر ہو گو اپنے نائب کے وسیلے سے  
 برعاسکتا ہو اور جانوروں کی زکوٰۃ کے ادا میں جیسے برس کا گذرنا شرط ہو جیسے  
 جنگل میں چرنا ہی شرط ہو اور صحت ادا سے زکوٰۃ کی شرط و نیت ہو جو اول کے ساتھ  
 متصل ہو اگرچہ متصل ہونا حکماً ہو مثلاً زکوٰۃ فقیر کو بلا نیت دیدی پھر نیت کی

ان سوقت کہ مال فقیر کے پاس سلاست ہو اور سال گزرنے کے بعد نور کو زکوٰۃ دینا  
فصل اگر جانور چھ مہینے سے زیادہ محرمین چرین اور مقصود اُسے دودھ یا نسل یا  
فرہی ہو تو انکی زکوٰۃ دس ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری جب کہ ہیں ہون تب بچہ نثر  
دے یعنی جس اونٹنی کے سن کا دو سہ سال شروع ہو اور جب چھ مہینے ہوں تب  
نبت لبون سے یعنی جسکی عمر کا تیس برس شروع ہو اور جب چھ مہینے ہوں تب  
یعنی جسکی عمر چوتھار برس شروع ہو اور جب اکسٹھ ہوں تب جد سے یعنی جسکی  
پانچواں برس شروع ہو یہی ظاہر روایہ اور صحیح ہو اور جب چھ مہینے ہوں تب وہ نبت لبون  
سے اور جب اگانو سے ہوں تب دو حقہ سے ایک سو میں تک اور اگر زیادہ ہوں  
تو اسی حساب سے دیتا جائے اور اونٹ کی زکوٰۃ میں شترادہ کی قیمت کا حساب  
کر کے کر بھی دینا درست ہو فصل برہنیں گائے یا بھینس میں بیس یا تیس مہینے  
جس بھینس یا گائے یا زکادو سہ برس شروع ہو اور برہن چالیس عدد میں شتر یا شتر  
سے یعنی تیس برس شروع ہو فصل جھیر یا بکریاں جب چالیس ہوں تب ایک سو  
بیس تک اکسالہ ایک بکری سے اور جب زیادہ ہوں تب دو بکری سے دو سو تک  
تو جب اس سے بھی زیادہ ہوں تب چار بکری سے پھر ہر سو میں ایک بکری یا زیادہ  
دیتا جائے اور اتنی یا زیادہ قیمت کا کم سن جانور بھی زکوٰۃ دینا منسا کہ نہین اور  
اگر عاقل جانور کے مالک سے بزرے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ زکوٰۃ دینے والے  
بدون اختیار ادا ہوئی مگر قید کے ساتھ اسپر حیر پہونچتا ہو تا مالک آپ سے ادا کرے  
اور حرافت ہو زکوٰۃ اُس عدد میں جو در میان ولون نصابوں کے ہو تمام قسم کے  
اسوال میں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد نصاب ضائع اور ہلاک ہو جانے سے

زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے صحیح ترمذی میں ہے اور اگر بعض ہلاک ہو تو اسکی زکوۃ ساقط  
 اور بعض باقی کی ادا کرے لیکن اگر صاحب مال کے فضل و اختیار سے نصاب ہلاک ہو  
 مثلاً قید کر پائی گئی اس سے حتیٰ کہ جائیں تو اس سے زکوۃ ساقط نہیں ہوتی  
 اور اگر بچوں کے ساتھ ایک بھی بڑا ہو تو زکوۃ نہ دے اور اگر سال کے درمیان میں  
 کچھ اور اسی جنس کا ہاتھ لگے تو یہ پچھلا اصل مال کا تابع ہو گا آپس پہلے مال پر سال پورا  
 ہونے کے بعد اس کے ساتھ پچھلے مال کی بھی زکوۃ دیا جائیگی اور زکوۃ اور عشر اور  
 خراج اور فطرہ اور نذرین اور اس کفارہ میں جو سولے ادا کرنے کے ہو جائز ہو  
 قیمت مذہبی اگرچہ شہر واجب بھی اس کے پاس موجود ہو مثلاً تین بکریاں قرعہ قیمت میں  
 چار بکریوں اوسط کے برابر ہوں ان چار کے عوض میں دیدیوے تو جائز ہو اور  
 اگر غیر جنس کے ساتھ قیمت کر کے دے تو بھی جائز ہو اور قیمت وہ معتبر ہے جو  
 روزہ و جوہر زکوۃ کے ہو اور سوائم میں بالاتفاق روزہ کی قیمت معتبر ہوا اتفاق  
 اور صحیح ترمذی اور مال کی قیمت وہاں کی چاہیے جس شہر میں وہ مال ہو وگرنہ حرمین ہو  
 تو جو شہر وہاں سے قریب ہو اور ایک نصاب کے مالک کو اسی سال میں حاصل  
 ہونے والے مال کی چند نصاب کی طرف سے بھی زکوۃ ادا کرنی جائز ہے اگرچہ  
 ایک سال کا مالک نہ ہو وگرنہ سال کے بعد مالک ہو ہو تو کفایت نہ کرے گی بلکہ  
 اب سال گزرنے کے بعد اس مال پر زکوۃ واجب ہوگی فصل سونے کی  
 نصاب میں مثقال اور چاندی کی دو سو درہم ہے جس کا حساب سے ساڑھے ستائیس  
 تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی تو زکوۃ کی نصاب میں حقیر وزن  
 سونے چاندی کا ہی باعتبار لول کے اور واجب ہونے کے اور ان دونوں کی قیمت کا

اعتبار نہیں مثلاً اگر برتن چاندی کا سودرم کے وزن کا ہو اور خوبی ساخت کے اعتبار سے اسکی قیمت دو سودرم کی ہو تو اسپر زکوٰۃ فرض نہیں جب تک وزن پورا دو سودرم کا نہ ہو اور سونے چاندی میں چالیسواں حصہ کو ایمین اور اہمقال یعنی دو ماشہ اور دو رتی سونا اور ایمین پانچ درہم یعنی ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی چاندی زکوٰۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑے تو ہر پورے پانچویں حصہ نصاب میں یعنی ہر چالیس درم چاندی پر ایک درم چاندی اور ہر چار مثقال سونے پر دو مثقال سونا زکوٰۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑے تو اسکی زکوٰۃ نہین جب تک نصاب کا پانچواں حصہ پورا ہو اور اگر سونا یا چاندی کسی ملونی کے ساتھ مخلوط ہو اور اسپر سونا غالب ہو تو سب پر سونے کا حکم ہو مگر چاندی غالب ہو تو سب پر چاندی کا حکم ہو اور جس مال میں ملونی اور چاندی یا ملونی اور سونا برابر ہو ایمین زکوٰۃ لازم ہو احتیاطاً اور اگر سونا چاندی مخلوط ہو پس اگر قیمت میں سونا غالب اور نصاب کو پہونچے اور چاندی مغلوب ہو تو کل کی زکوٰۃ سونے کی دی جائیگی مگر قیمت میں چاندی غالب اور نصاب کو پہونچے اور سونا مغلوب ہو تو کل کی زکوٰۃ چاندی کی دی جائیگی اور پورا ہونا نصاب کا سال کے اول و آخر میں شرط کیا گیا ہے پس نقصان نصاب کا اشار سال میں زکوٰۃ واجب ہونے کا مانع نہیں اور اگر کل نصاب ہلاک ہو گئی تو برس کا حساب باطل ہو گیا اور دین عارض ہو جانا مثل ہلاک کے یہ بیان تک کہ اگر دوسرا مال اسی سال میں اسکا پورا ہونا سکے ہے نیا سال شروع ہوا اور زکوٰۃ کے ادا میں اسباب تجارت کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملائی جائے اور ملا یا جاوے سونا چاندی کے ساتھ یا چاندی سونے کے ساتھ

باعتبار قیمت کے اور دفع زکوۃ کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے باب اگر مسلم یا ذمی نے  
 غیر کی زمین میں سونے یا چاندی یا لوہے یا تانبے کی کان پائی تو خمس لے کے  
 باقی زمین کے مالک کو دلوایا جائے و اگر زمین مملوک نہ ہو مثلاً جنگل یا پہاڑ وغیرہ  
 وہ مواضع جس سے شہر شخص کو نفع لینا مباح ہو تو باقی پانے والے کا ہے اور اگر اپنے  
 گھر میں پائے تو خمس بھی نہ لیا جائے و اگر اپنی زمین میں پائے تو صرف خمس لیا جائے  
 اور اگر خزانہ پایا تو خمس لیا جائے ہر حال میں یعنی اپنی یا دوسرے کی زمین میں پائے  
 لیکن اگر دیہات کے اندر سے نکالا تو خمس نہ لیا جائے اور اگر خزانہ پایا اور زمین علات  
 اسلام کی ہو مثلاً سکے اسلام کا تو مالک کو تلاش کروا کے حوالہ کرے اگر زمین  
 مملوک میں پائے و اگر علامت کفر کی ہو تو خمس لیا جائے اور باقی پانے والے کا ہے  
 اگر زمین غیر مملوک میں پائے مگر کافر حرابی کو نہ دیا جائے اگر چہ ایمان دیا گیا ہو  
 لیکن اگر امام نے اسکو دینے کی شرط کی ہو تو دیا جائے باب زکوۃ کا مال  
 فقیر کو دے اور فقیر وہ ہے جس پاس نصاب سے کم مال ہو یا اسقدر ہو مگر بسبب  
 اسکی حاجت میں مشغول ہونے کے نامی نہ ہو مثلاً مکان رہنے کا اور کپڑے پہننے کے  
 اور سکین کو دے یعنی جس پاس کچھ نہ ہو نہ صحت پر اور عامل کو یعنی اسے جسے  
 جزوہ تحصیل کرے اور مکاتب کی گلو خلاصی کے لیے دے گو مولیٰ اسکا غنی ہو  
 لیکن ہاشمی کے مکاتب کو نہ دے اور غلام کو دے بلکہ فقیر سے بہتر غلام یعنی  
 وہ مدیون ہو جو دین سے ضل نصاب کا مالک نہ ہو یا مال اسکا ان لوگوں کے  
 ذمہ میں ہو جسے اسکا وصول ممکن نہ ہو اور فی سبیل اللہ یعنی اسے جو اچترین  
 اور اللہ کی طاعت میں سعی کرے اور محتاج ہو اور ابن سبیل یعنی اس سافر کو دے

جو اپنے وطن میں مال رکھتا ہو پاس موجود نہ ہو اور اسی میں لاحق ہو وہ مال خارج  
اپنے مال سے جدا ہو گیا ہو گو سفر میں نہ ہو اور اپنے اقارب محتاج کے ہوتے ہو  
دوسرے کو زکوٰۃ اور غلہ اور غنہ دینا بہتر نہیں اور اپنے اہل و عیال یا پاداد  
دادی مان نان تانی اور فروغ یعنی بیٹا پوتا یا پوتی بیٹی نواسہ نواسی کو نہ دے اور  
اپنے غلام اور باندی غنی کو نہ دے اور جائز نہیں زکوٰۃ دینا غنی کو کہ مالک اس  
نصاب کا ہو جو حاجت اصلی سے زیادہ ہو اگرچہ کسی مال کی ہو اور جب کسی شخص کے  
پاس پانچ اونٹ ہوں کہ انکی قیمت دو سو درم سے کم ہو تو اسکو زکوٰۃ ملنے کی اجازت  
اور اس پر زکوٰۃ واجب بھی ہو اس سے ظاہر ہوا کہ معتبر نصاب نفع کی جو کسی مال سے  
وہ مال اپنی جنس کے اعتبار سے نصاب کو پہنچے یا نہ پہنچے اور جائز نہیں کہ کوئی  
غنی کے مملوک کو اگرچہ مملوک یا بیچ اپنے ولی کے خیال میں نہ ہو یا مولیٰ کا غائب  
بنابر مذہب صحیح کے اور اگرچہ مملوک سے بڑھتا ہو اور مدبر وہ مملوک ہو جو بعد مرے اپنے  
صاحب کے آزاد ہو اس سے معلوم ہوا کہ فقہ کے مملوک کو دینا جائز ہو اور مدبر کے  
حکم میں ام ولد ہو اور ام ولد وہ کینز کہ جو اپنے مالک کے لطف سے بچہ جنمی ہو  
اپنے حین حیات میں اور اسکے مالک کو وہ نہیں کہ اسے بچہ اور بعد مرے اپنے  
مالک کے آزاد ہو کسی کو میراث میں نہ پہنچائی اور غنی کے مملوک کو زکوٰۃ جائز نہیں  
سوائے مکتب اور ماذون لہ کے جسیر امتدادین ہو کہ اسکی ذات اور سبب کو  
محیط ہو سوا نکلونہ کو زکوٰۃ دینی جائز ہو اور ماذون لہ وہ غلام ہو جسکو آقا نے اجازت  
تجارت کی دی ہو تو زکوٰۃ دینی جائز نہیں غنی کے لئے کے نابالغ کو تجارۃ بالغ کے  
یعنی بالغ کو اگرچہ بیچ ہو نفقہ مقرر ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینی بالبیعہ جائز

اور بعد تقرر کے امام محمد کے نزدیک بخل امت امام ابو یوسف کے اور اسی قیاس کے  
 باقی اقارب میں اور غنی کی لڑکی یا بہن شوہر والی کا شوہر اگر تو انگریز کہ عورت کے  
 طلب کرنے سے انکار نہ کرے تو اسکو زکوٰۃ دینی جائز نہیں و اگر ایسا نہ ہو تو صحیح  
 جائز ہونا ہو اور غنی کے باپ فقیر اور اسکی زوجہ فقیر اور والدہ عورت کے لئے کہ  
 اگر چہ اسکا باپ نہ ہو زکوٰۃ دینا جائز ہو اور اپنی زوجہ کو بالاتفاق نہ دے اور اگر زوجہ  
 طلاق دی گئی ہو تو جب تک تین مہینے ہو نہ گئے اور زوج کو دینا روا نہیں اور ظاہر  
 مذہب یہ ہے کہ اولاد ابوالہب کے سوائے بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا ممنوع ہے مطلقاً  
 خواہ بنی ہاشم بنی ہاشم کو فے یا کوئی غیر ہے اور ابو جعفر نے امام سے روایت کی ہے  
 کہ زکوٰۃ کا عوض یعنی پانچویں حصہ کا پانچواں جو بنی ہاشم کا حق تھا وہ انکو نہیں  
 پہونچتا جب عوض انکو نہ پہونچا تو اصل کی طرف رجوع کیا اور نہیں جائز زکوٰۃ دینا  
 بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوئے کو تو غنیمت کو بطریق اولیٰ جائز نہیں اور  
 بنی ہاشم کو وقعت بھی ممنوع ہے مثل صدقہ نافرہ کے اور کافر دمی کو صدقہ واجبہ  
 جائز نہیں اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتویٰ ہو اور حربی کو صدقہ واجبہ دینا  
 جائز نہیں بالاتفاق لیکن کافر کو صدقہ نافرہ دینے یا اسکا پیہ قبول کرنے میں کچھ  
 مضائقہ نہیں اور صاحب نصاب غیر نامی کو صدقہ واجبہ دینا روا نہیں اور میت کا  
 کفن خریدنے اور دسے کا قرض لیا اگر نے میں اور مسجد کی بنائیں کو صرف نہ کرے  
 اور اگر صرف جان کے زکوٰۃ دیتے کے بعد ظاہر ہو کہ لینے والا اسکا غلام یا کافر ہو  
 تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی دوبارہ دے مگر ظاہر ہو کہ لینے والا غنی ہو یا اسکا مال بائیتا  
 یا اسکی زوجہ یا اشہد ہوا ہو گئی دوبارہ نہ دے اور بعد نصاب کے ایک فقیر کو دینا

مکروہ ہو لیکن اگر وہ فقیر اس قدر مدیون ہو کہ بعد ازلے دین کے اسیلے اپنے گھر پر نہ رہ سکے  
 باقی نہ رہے یا ایسا عیال دار ہو کہ اگر اُس کے عیال پر تمام نہ کو تو تشبیہ کی جائے تو  
 ہر ایک کے حصہ میں بقدر نصیب کے نہ اُسے تو مکروہ نہیں اور عیال والے دو دو  
 وہاں صرف نہ کرنا دوسری جگہ جتنا مکروہ ہو لیکن اگر دوسرے شہر میں یہاں پہلے  
 قرابت دار ہوں یا زیادہ محتاج ہوں یا تنگ تر یا مستحق تر ہوں یا نفع زیادہ ہو  
 مسلمان کے لیے یا واطرب سے دارالاسلام کی طرف بھیجا یا راسب ظہار ہوں کی  
 طرف بھیجا تو مکروہ نہیں اور جائز نہیں صرف کرنا اسکا اُس بدعت کرنے والے پر  
 جسکی بدعت ہر حد کفر تک پہنچ جائے جیسے کہ اسیہ کی فرقہ تشبیہ کا قائل ہو  
 اللہ تعالیٰ کی ذات میں اور یہی حکم ہو اُس فرقہ کا جو صفات میں تشبیہ کا قائل ہو  
 مذہب مختار میں اور حلال نہیں کہ سوال کرے کچھ قوت کے لیے وختن کہ اُسکے پاس  
 اُس روز کا قوت موجود ہو بظن یا بالقوہ موجود ہو مثلاً تنہا سے کہ کئی پتھر میں  
 اور سوال اسلئے کیا کہ بے سوال لینا حرام نہیں اور قوت نہیں کہ اُس کو حاجت  
 چیز جیسے کپڑے وغیرہ کا سوال گزرا جائے تو اگر نگاہ ہوگا دینے والا اگر اسکا حال ایسا ہو  
 کیونکہ حرام چیز پر اعانت کرتا ہے اور اگر سوال کیا کپڑے کا یا قوت وغیرہ نہ ہو چیز کا  
 اس جہت سے کہ بہادین یا طلب علم میں مشغول ہونے سے کمالی یا غیر کمالی ہو سکتا  
 تو جائز ہے اگر محتاج ہو یعنی گو قوی او کسب پر قادر ہو اور مستحب ہو کہ ایک فقیر کو تمہارے  
 کہ وہ اس روز اپنے نفس و عیال کے لیے جن چیزوں کی اُسکو حاجت تھو یہ چیزیں  
 اُسکے لیے سوال کا محتاج نہ رہے اور مستحسن یہ کہ فقیر کا حال معلوم کیا جاسکے یا نہیں  
 عیال اور حاجات ضروریہ کے مثلاً دین اور تیل اور کپڑا اور گھر کا کرایہ وغیرہ اور دوسرے



نکرتہ میں وہاں سے فقیر یا ین جہاں مال موجود ہو اور وصیت میں معتبر ہو مکان پر  
 کہہ سکتا ہے کہ اس کا اور صدقہ فطر میں مکان اور اگر نہ ہو اسے کا اپنی نہ مکان یا بیجا جس کی  
 طرف سے اور اگر تا ہی ہو صحیح تر اور ظاہر الروایۃ اور یہی اندہ ہند ہوا اور صدقہ و مستحب  
 ہو فاضل ہوا بی اور عیال کی قدر کفایت سے اگر اگر اس طرح صدقہ و صدقہ سے کہ  
 مقدار دن کے حق میں کو تا ہی ہو تو گندگار ہو گا اور جو شخص باریکی چہ بزرگ سے  
 اس کا اپنے الفتنہ قدر کفایت سے کم کرنا کر وہ ہو اور جو شخص صدقہ فاضل و سہ تر  
 و فصل ہے کہ صحیح مومنین و مومنات کی نیت کرے کہ ان سے بیکار و اب پر خوشگیا  
 اور اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ کر گا اب صدقہ فطر کے احکام میں  
 روز فطر کی صبح صادق طلوع ہونے کے ساتھ ہر شخص پر صدقہ فطر ادا کرنا  
 واجب ہو تا ہے بشرطیکہ وہ مسلمان اور آزاد ہو اور حاجت اصلی سے زیادہ پتھار کا  
 مال نہ ہو اگرچہ وہ نہ صاحب بڑھتے والی نہ بچس اس کو اپنے نفس کی طرف سے طور  
 انوار الایضہ کی طرف سے ہو جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو اور اگر لا کثیر  
 ریواۃ کی طرف سے ہو اور غیر مشترک موجود و فلام اور باندہی اخذ متی علی طرف سے  
 و وجہ کا نہ ہو گویا بون آدمی صاع امام غزالی کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک  
 ایک صاع دینا واجب ہے پس واسطہ اعتدال اور دفع اختلاف کے لیے صاع دینا  
 مستحب ہو اور اگر خرد مال ایک صاع دینا واجب ہو یا نصف صاع گیدون کا آٹا  
 یا تیرہ صاع جو کا آٹا دیوسے کہ برابر جو نصف صاع گیدون یا ایک صاع جو سے کہ  
 تو اس طرح نہ دیوسے کہ نصف صاع سے کم گیدون کا آٹا جو قیمت میں برابر  
 نصف صاع گیدون سے کہ ایک صاع سے کم جو کا آٹا ہو کہ قیمت میں برابر ہو

ایک صاع جو کے آورنے اسطرح کہ نصف صاع گہیوں کا آتا کہ قیمت میں نصف صاع گہیوں کے برابر نہ دیا گیا صاع جو کا آتا کہ قیمت میں ایک صاع جو کے برابر نہ ہو تو صاحبین نے کشمش کو مثلی کجور کے حکم میں کہا یعنی ایک صاع دینی چاہیے اور اسی کی تصحیح ہوئی اور تصحیح دی گئی اور اسی پر فتویٰ دیا گیا ایک صاع کجور یا جو اگرچہ ناقص ہو اور اگر ادا کیا ہو دار یا عیوب دار تو اس کا نقصان بھی بھرتے اور اگر ردی کی قیمت دی تو جو زیادتی باقی رہ گئی وہ بھی ادا کرے اور اگر گہیوں جو میں مخلوط ہوں پس اگر جو غالب ہوں تو ایک صاع اور اگر گہیوں غالب ہوں تو نصف صاع دے اور جو غلہ وغیرہ کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تصریح وارد نہیں ہوئی اُمین معتبر قیمت پر جیسے جید اور ردی اور حسین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اُمین بعض کو بعض کی جگہ قیمت کے اعتبار سے دینا جائز نہیں بلکہ ہر کہ جس چیز کے بدلے میں دیا ہو وہ اس کی جنس سے ہو یا خلافت جنس ہو مثلاً گہیوں کے بدلے قیمت کے اعتبار سے یہی اسطرح کہ نصف صاع اچھے گہیوں کے بدلے ایک صاع متوسط گہیوں دے تو جائز نہیں یاد و سرا غلہ گہیوں کے بدلے قیمت کے اعتبار سے دے وہ بھی جائز نہیں جیسے نصف صاع کجور جو قیمت میں نصف صاع گہیوں کے برابر ہو بدلے نصف صاع گہیوں کے لو اگرے بلکہ بجائے نصف صاع کجور کے شمار کیا جائیگا اور اس کے ذمہ باقی کا پورا کرنا لازم ہوگا کیونکہ قیمت معتبر نہیں اُمین حسین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اور صدقہ فطر کی قیمت دینی افضل و لازمی کے دونوں میں لیکن گرانی میں غلہ وغیرہ جو چیز صدقہ فطر کے لیے معین ہو دینا افضل ہے

اور ایک شخص کا صدقہ فدا کر کے شخص کو دینا مستحب ہے اور چند شخصوں کو دینا  
مکرہ و تہریمی ہے اور چند شخص کا صدقہ فدا کر کے دینا جائز ہے و جدا جدا کے خلاف  
لیکن چند آدمیوں کا یا ہم ملا کے ایک کو دینا جائز نہیں ہے اور اگر کسی عورت نے  
اپنے شوہر کا صدقہ فدا کر کے اپنے شوہر کی طرف سے بھی جائز اگر اس نے  
اجازت دی ہو ورنہ عورت کی طرف سے جائز اور اس کی طرف سے جائز نہیں عورت پر  
زمان لازم آویگا اور اگر شوہر نے عورت کا غلہ اپنے غلہ میں ملا کر دیا تو دونوں کی  
عورت جائز ہے اگرچہ عورت نے اجازت نہ دی ہو اور صراحہ طرف ہی جہین  
ایک نذر چالیس درہم یعنی دو سو تتر تو لہ کے برابر وزن میں ماش یا سوسہ سکا  
اور صبح کی نماز کے بعد مسکائی کی طرف تکبیر کے قبل صدقہ فدا کرنا مستحب ہے  
اور شہر رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روز عید کے قبل بھی صدقہ فدا کرنا  
جائز ہے اور تاخیر بھی درست ہے اگر بہت تیزی سے کہ ساتھ سودت العین جیب  
اذا کر گیا تو اداسی بڑے کا قضا نہ ہوگا اور صدقہ فدا کر کے اگر فیروز شہر پر غنیمت  
اور اس صدقہ کا کسی کو مال دیا مکر دینا اور صرف مساجد کرنا کافی نہیں ہے صدقہ فدا کرنا  
کا فخر کو اگرچہ فخری ہو دینا جائز نہیں ہے اور مال کے ہلاک ہونے سے صدقہ فدا کرنا  
نہیں ہوتا کتاب الصیوم شہر رمضان میں روزے رکھنے فرض ہیں اور  
اول زمانہ طلوع صبح صادق سے یعنی گذارہ آسمان میں عریض سفیدی و بدم  
زیادہ پھیلنے والی کے اول زمانہ طلوع سے جرم آفتاب کے غروب جانے تک  
روزہ کی توڑنے والی چیزوں سے باز رہنا کرنا ہے اور روزوں کا صحیح ہونا  
ان تین چیزوں پر موقوف ہے مسلمان ہونا اور حیض و نفاس سے پاک ہونا

اور ہر روز کے لیے نیت کرنی مقیم ہو یا مسافر اور روزہ شہر رمضان واجب ہے نہ کی  
 شہر و دیہات کے فرض ہونے کو جانتا ہو اور اگر وہ شہر میں ہو یا دیہات میں ہو  
 اور بالغ ہو یا اور حجت ہو اور ونسے کا حکم ملنا ثواب کا ہو اگرچہ عافیت کے دن  
 روزہ رکھا ہو جیسے چھینی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے میں ثواب ملتا ہے اور نہ کیے ہوئے  
 روزے کا سبب نذر ہو اور کفارہ دن کے روزے کا سبب نیک اسباب میں  
 قسم توڑنا اور قتل اور شہر رمضان میں روزہ توڑنا اور سر موٹا کرنا انا حرام میں غیر  
 اور شہر رمضان میں ہر ایک صبح صادق کی ابتداء سے دوپہر شریعی تک کہ کسی چیز کا  
 حاصر ہونا سبب ہو اس روز کے روزہ کا اور روزوں کی کئی قسمیں ہیں ایک  
 فرض کہ وہ شہر رمضان کے روزے ہیں دوم واجب وہ شہر رمضان کے  
 کفارے کے اور اسکی قضا کے اور نذر کے روزے ہیں اور نذر یا معین مثلاً  
 تاریخ یا دن معین کر کے روزے رکھنے کی نذر کرنی یا نذر غیر معین مثلاً تاریخ  
 یا دن معین کیے ہوئے روزے رکھنے کی نذر کرنی سووم نفل اور نفل یا  
 مسنون ہو یا تحب یا مکروہ تنزیہی ہو یا تحریمی اور سات قسم کے روزے پورے  
 رکھے جاتے ہیں شہر رمضان کے روزے اور کفارہ نذر اور کفارہ قتل اور  
 کفارہ قسم اور کفارہ افطار شہر رمضان اور نذر معین اور اعتکاف واجب اور  
 باقی روزوں میں پورے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہو اور صحیح ہوتا ہوا اول روزہ  
 شہر رمضان اور روزہ نذر معین نفل غروب جرم آفتاب کے بعد سے نصف روزہ  
 شریعی تک نیت کرنے سے اور نصف روزہ شریعی اول زمانہ طلوع صبح صادق سے  
 غروب آفتاب تک کا نصف ہو اور قضا روزہ شہر رمضان و نذر معین و نفل

۱۰  
 رسم صحت روزہ  
 روزہ کا طاعت  
 صحت روزہ کا طاعت  
 صحت روزہ کا طاعت

اور باقی روزوں کے لیے رات سے نیت کرنی شرط ہے اور روزہ شہر رمضان میں  
 وقت کی نیت سے آویہ نبی اور نفل بھی مطلق نیت سے اور اس دن کے روزے کی  
 اور نفل کی نیت سے اور ہوتا ہے اور نذر معین فرض حق کی نیت کے سوا ہے ان  
 نیتوں سے جو ذکر کی گئیں تو نذر کی نیت سے اور ہوتا ہے اور صرف شہر رمضان میں  
 جس روز کی نیت کر گیا روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا لیکن اگر مسافر نے  
 شہر رمضان میں نفل کی یا مطلق نیت کی تو روزہ شہر رمضان سے واقع ہوگا  
 وگرنہ دوسرے واجب کی نیت کی تو اسی واجب سے واقع ہوگا اور جس مریض کے  
 روزہ رکھنے سے مرض زیادہ ہوتا ہو یا وجود قدرت کے روزہ رکھنے پر مثلاً  
 آنکھوں کا مرض وہ مثل مسافر کے ہو اور جس مریض کا مرض روزہ رکھنے سے  
 ضرر کرے مثلاً سوسے منہم میں وجہ جس روزہ کی نیت کر گیا بسبب عاجز ہونے  
 روزہ شہر رمضان ہی سے واقع ہوگا اور نذر معین کے دن میں اگر کسی دوسرے  
 واجب کی نیت کر گیا تو اسی دوسرے واجب سے روزہ واقع ہوگا مطلقاً  
 صحیح ہو یا مریض ہو یا مسافر پس نذر معین کی قضا لازم ہوگی صحیح تر قول ہے  
 اور شہر رمضان کے روزوں میں ہر روز نیت کی احتیاج ہے اگرچہ روزہ دار  
 تندرست ہو یا مریض ہو اور شہر رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزوں میں نیت کا  
 معین کرنا افضل اور نیک صواب ہے اور روزوں میں نیت کا معین کرنا شرط ہے  
 یعنی یہ جانتا کہ کونسا روزہ رکھتا ہے اور نیت کے الفاظ کو زبان سے تلفظ کرنا  
 سنت مشایخ ہے اور روزہ رکھنے کے لیے سحر کہانی بھی نیت ہے اور اگر دن میں  
 نیت کے وقت سے پہلے نیت کیے اپنے شیئ صائم قرآن ہے تو نیت نہوگی

در کتابت میں شہادت  
نہیں ہونی چاہیے  
میں نے ان کا ذکر کیا  
نہیں کیونکہ ان کا  
اللہ تعالیٰ سے

اور روزہ شہرہ روزہ ان کی بہ نیت کرنی بالاجماع صحیح ہے تو یسے اصرارم ۱۱ خدا اللہ  
عزوجل میں تخریب شہرہ رمضان و گردن میں نیت کرے تو بچاے لفظ  
علما کے لفظ الیوم کہے اور دن میں عورت نیت افطار وغیرہ روزہ نہیں جاتا اگر  
افطار نہ کرے اور نیت روزہ کی نماز میں درست ہو اور بدھن تلفظ کے مفہوم  
نماز میں ہوا وہ نہ کھا جائے روزہ روزہ شرک کا قبیحی آمدن نہ پھر متحمل ہو جائے  
شیطان سے اگرچہ مباح پر حکمت نہ رہنے کی حالت میں چاند نہ کھا لیا ہو اور  
اُس دن میں بہ نیت روزہ نہ کھنے کا مضائقہ نہیں اور اگر کسی واجب کا روزہ  
کھاتا تو مکر و تدبیر میں ہو تو کہہ دینا روزہ رمضان کا نیت کر کے کھاتا ہو تو کفر  
اور اگر روزہ رمضان کے سولے کسی روزہ نہ کھائے روزہ کی نیت کسی کے کھانا اور  
نظر آخر یہ کہ وہ دن شعبان کا ہو تو جسکی نیت کی ہو اس کے لیے کافی ہو مگر غلط ہو  
کہ شہر رمضان کا وہ دن ہو تو شہر رمضان میں مجبّر ہو گا اگرچہ شخص مستحکم ہو لیکن  
جب کا معمولی شخص نفل روزہ نہ کھائے کا وہ دن واقع ہو اسکو وہی معمولی روزہ کہنا  
منفعل ہو کر وہ دن معمولی روزہ نہ کھنے کا نہ تو خواص اُس دن میں اس طرح روزہ  
رکھیں کہ نہ کہ بضرر نہ اور عوام نوال تک چاند کی تلاش کریں اگر چاہا ہو نہ کی  
خبر صحیح نہیں تو روزہ رکھیں درجہ ذوال کے افطار کر شہر کے ساتھ فتور ہوا  
اور خواص وہ ہیں جو محض نفل کی نیت سے روزہ رکھیں اور منہ کی یہ نیت ہو کہ  
اگر شہر رمضان ہو تو یہ روزہ ایمان محسوب ہو ورنہ نفل یا اور اجنبی طرح ہو  
وہ عوام ہیں اور اُس شخص کا روزہ نہیں ہو جس نے نفل نیت میں نہ کر دیا کیونکہ  
مستطیع نیت کی کہ نفل رمضان ہو گا تو روزہ نہیں تو نہیں کیونکہ نیت کا نتیجہ

نہیں ہو جیسا اُس شخص کا بھی روزہ نہیں ہو جس نے نیت کی کہ اگر صبح کو ناشتہ نہ ملا  
تو روزہ ہو اور ملا تو افطار اور جس نے نیت کے وصف میں ترویج کی یعنی اس طرح نیت کی  
کہ اگر دن رمضان کا ہو تو روزہ رمضان کا ہو نہیں تو کسی دوسرے واجب کا یا روزہ  
نفل ہو پس اگر واضح ہو کہ وہ دن رمضان کا ہو تو روزہ رمضان ہی کا ہوگا نہیں تو  
کرامت تشریحی کے ساتھ نفل صحیح ہوگا دونوں صورتوں میں یعنی واجب اور  
نفل میں اور اُس کے توڑنے سے قصداً لازم نہ آویگی اور اگر شک کے دن میں  
کسی شخص نے نصف روزہ تک انتظار کیا اور اس عرصہ میں بھولے سے کچھ کھالیا  
پھر معلوم ہوا کہ رمضان کا یہ دن ہو تو بھی اُس روزہ کی نیت کرنی جائز ہوگی اور اگر  
کسی عاقل بالغ نے ہلال شہر رمضان کا دیکھا یا عید کا اور اُس کا قول حجت شرعیہ کے  
رو سے نہ مانا گیا یعنی فاسق ہونے کی جہت سے یا غلطی کی وجہ سے تو وہ روزہ  
رکھے ہر صورت میں عید کا چاند ہو یا رمضان کا پس اگر عاقل بالغ چاند دیکھنے  
ولے نہ رو شہادت سے پہلے افطار کیا تو صرف قصداً لازم ہو دونوں میں  
لیکن بعد قبول شہادت کے عید کے چاند میں افطار کرنے سے صرف قضا ہو  
اور شہر رمضان کے چاند میں افطار کرنے سے قضا اور کفارہ بھی واجب ہو اگرچہ  
فاسق ہو صحیح تر روایت پر اور روزہ رکھنے کے لیے اگر مطلع پر حجت ہو تو تسلیم  
بالغ عاقل ایک مرد یا ایک عورت کی خبر قبول کی جاوے بغیر دعویٰ اور بغیر کہنے  
لفظ چشم خود چاند دیکھا میں نے اور بیرون حکم اور مجلس قضا کے گو وہ غیر عدل  
یعنی مستور الحال ہو اور اسی کی تصحیح ہوئی ہو اور یہ بھی ظاہر روایت ہو بشرطیکہ متفق  
بالاتفاق اور فاسق حیا نہ ہو اسکا کہ شہادت دیوے یا وجود دیکھنا فاسق جانتا ہو

اس واسطے کہ قاضی کبھی فاسق کی شہادت قبول کرتا ہو اور شخص عدل کو لازم ہو کہ اس میں شہادت ادا کرے کہ کہیں لوگ وقت صبح کے افطار نہ کر لیں اور یہ شہادت فرض نہیں ہو اگرچہ عدل مذکور غلام ہو یا عورت یا زنا کی ہمت نہ حد ماری گئی ہو بچہ تو بہ کر لی ہو اور گو کیفیت اپنی رویت کی نہ بیان کرے بلکہ خبر کے بنا پر مذہب درست کے اور فاسق اگر جانے کہ حاکم میرا قول مان لیا تو اُس پر اولے شہادت واجب ہوگی اور مستور الحال میں دور و زمین میں اور واجب ہو لوندی پروردہ نشین پر کہ تکلیف اس رات میں بدو ن ایازت اپنے ہوگی اور شہادت ادا کرے اور یہی حکم آزاد عورت کا ہے کہ بے اجازت نہاؤں گے جا کے اولے شہادت کرے اور غیر پروردہ نشین اور بے نکاح بطریق اولیٰ دہلے کے اولے شہادت کرے اور ظاہر یہ کہ اسکا محل وہ ہے کہ ثابت ہو مارویت نا اہل پروردہ نشین ورنہ اولے شہادت کے لیے نکلنا لازم نہیں اور روزہ اور افطار و خون کیلئے اگر مطلع نہ علت ہو تو دو عورت اور ایک مرد یا دو مرد مسلم مطلق بالغ آزاد عدل یعنی گناہ کبیرہ کو ترک کرنے والے اور صغائر پر اصرار نہ کرنے والے کی شہادت اس نفل کے ساتھ کہ چشم خود چاند دیکھا میں نے کفایت ہو اور نجم کے قول کہ خلائی تاریخ میں چاند ہو گا روزہ لازم نہیں اگرچہ منجم عدل ہو بنا پر مذہب صحیح اور روایت صحیح کے اور خود نجم کو اپنے حساب پر عمل کرنا جائز نہیں اگر مطلع صحت تو چاند ہونے کی اتنے مسلمان آزاد عدل کی شہادت کا اعتبار ہو کہ غلبہ ظن کو مخفی ہو اور جماعت عظیم ہونی شرط نہیں بلکہ میرے عدد کا ہونا ظاہر الروایہ و عدد دو پر بھی صادق آتا ہو اور کفایت ہو اور ایک شخص کے چاند دیکھنے کی بھی



شہادت کفایت اور چارے نزدیک مقبول اور معتبر ہو اگر شہر کے باہر سے  
چاند دیکھ لے آیا ہو یا مکان مرتفع پر سے دیکھا ہو اور ایک شخص کی شہادت ماقب  
رد کرے کہ مطلع صاف ہو اور وہ شخص نہ شہر کے باہر سے چاند دیکھ لے آیا ہو نہ مکان  
مرتفع پر سے دیکھا ہو بلکہ شہر میں سے چاند دیکھا ہو اور یہ بھی ظاہر الروایۃ ہو اور  
اگر وہ شخص عدل کی شہادت شہر رمضان کا چاند رات کو بچشم خود دیکھنے میں  
قبول کی گئی ہو تو اکتیسویں شب میں شوال کا چاند دیکھا جائے یا نہ ہو یا نہ  
افطار حلال ہو اور اگر شہر رمضان کا چاند ایک شخص عدل کی شہادت سے ثابت  
ہو اتنا اور اب اکتیسویں شب میں مطلع پر علت رہنے کی حالت میں شوال کا  
چاند نہ دیکھا جائے تو افطار حلال ہو اگر مطلع صاف رہنے کی حالت میں دیکھا جائے  
تو اکتیسویں روز افطار نہ کرے اور مشابہ حق یہی ہو اور ذی الحجہ شوال کے مانند ہو  
اور جو چاند کہ دن کو اگرچہ دوپہر کے قبل نظر آئے وہ شب آئندہ کا بھی صحیح مذہب پر  
اور مطلع کا اختلاف معتبر نہیں نظام مذہب پر اور اسی پر اکثر مشائخ ہیں اور اسی پر  
مثنوی پوچھیں اگر اہل مغرب شب جمعہ میں چاند دیکھیں اور اہل مشرق شب شنبہ میں  
اور جماعات متعددہ اگر بیان کریں کہ اہل مغرب نے شب جمعہ میں چاند دیکھ لے  
روزہ رکھا تو ان پر بھی روز جمعہ کے روزے کی قضا واجب ہوگی لیکن ذی الحجہ کا چاند  
دیکھنے میں مطلع کا اختلاف معتبر و فصل غیر حاجی کے حق میں عرفہ کے دن  
روزہ رکھنا سنت ہو اگر عرفہ کے دن قضا یا نہ رکھا تو اس کے روزے کی نیت کی تو  
وہ روزہ دونوں میں محسوب ہوگا اور عشرہ اول ذی الحجہ کے باقی ایام میں ہر خدا کی ایک  
سال کے روزے کے برابر ہو اور روزہ عاشوراء کے ساتھ نوین تاریخ ملائے روزہ رکھنا

مستحب ہو اور دو پختہ شنبہ و جمعہ و دو شنبہ میں روزہ رکھنا مندوب ہو اور اس کے  
ساتھ ایک روز قبل یا بعد کا ملا کے روزہ رکھنے میں احتیاط ہو اور اسی طرح رنو  
یکشنبہ میں روزہ رکھنا مندوب ہو اور ہر چھ مہینے میں مطلق یعنی کسی دن میں  
روزہ رکھنا مندوب ہو متصل ہو یا متفرق لیکن بیض کی راتوں کے دنوں میں  
یعنی تیرہ مہینوں اور چودھ مہینوں اور پندرہ مہینوں تاریخ میں روزہ رکھنا مندوب و افضل ہو  
اور شعبان کی پندرہ مہینوں تاریخ میں اور ماہِ رجب میں خصوصاً اسکی ستالیسویں  
تاریخ میں۔ روزہ رکھنا مندوب ہو اور شوال میں عید الفطر کے بعد جس دن چاہے  
متصل اور افضل یہ کہ متفرق رکھے وہ صائم الہ ہر چہ افضل الصوم دہر یعنی  
ایامِ منیہ کو بھی شامل کر کے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہو اور اس ایام کے  
سوائے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تہنیری ہو اگر نصف کا خوف ہو یا طاقت نہ ہو  
صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنا افضل ہو اگر مذہب ہو سکے  
اور اگر پورے روزہ سے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو بعد گزرنے نصف شعبان کے  
قضا اور واجب کے سوائے روزہ رکھنا مکروہ تہنیری ہو اور صوم وصال یعنی  
چند روزے پیالے رکھنے اور چھ مہین افطار نہ کرنا مکروہ تحریمی ہو اور ذر عاشور میں  
تہار روزہ رکھنا یعنی نوین یا گیارہ مہین تاریخ کا روزہ اس کے ساتھ نہ ملانا اور  
قصد انوروز میں روزہ رکھنا مکروہ تہنیری ہو ورنہ روزیا ہر جان سنت ہو کہ  
یا معمولی روزہ کے موافق آپڑے تو مکروہ نہیں اور اگر فرض یا نذر یا قضا  
یا نفاذ یا سنت ہو کہ یا معمولی روزہ شنبہ کے دن آپڑے تو مکروہ نہیں ورنہ  
روز شنبہ میں تہار روزہ رکھنا مکروہ تہنیری ہو اور شہادت کے قصد سے

مکروہ تحریمی اور روزہ عیدین میں دو روز سے اور ایام تشریق میں تین روز سے  
 پہنچ روز سے ہر سال میں مکروہ تحریمی ہیں لیکن جسے نہ ہی نہ لے اسے ایام  
 تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہوت ہے مگر نام ان چار یا یوں کا جو کہ حرم میں  
 فوج کیے جاتے ہیں واسطے طلب ثواب کے بکری ہو خواہ دنیا یا تھیر اور گائے  
 خواہ بھینس یا اونٹ بلوغ المبین فصل نفل روزہ کے بیان میں یاد کرو یہ  
 عورت کو روزہ نفل رکھنا بدون اجازت اپنے خاوند کے اور غلام کا روزہ نفل  
 بدون اجازت مولیٰ کے اور اجیر کا روزہ نفل بدون اجازت مستاجر کے اور  
 صوم لیسٹ یعنی روزہ رکھنا اور حالت صوم میں کلام نکرنا مکروہ تحریمی ہے  
**باب ان چیزوں کے بیان میں جو روزہ کی مفسد ہیں**

مفسد کی دو قسم ہے ایک جس سے صرف قضا لازم ہو دوم جس سے قضا و کفارہ  
 دونوں لازم ہوں اور غیر مفسد کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کا کرنا مباح ہے  
 دوم جس کا کرنا مکروہ ہے پس اگر کسی نے ماہ رمضان ثابت ہونے کے انتظار میں  
 افطار کی چیزوں سے احتیاط کی اور بھول کر قصد افطار کیا یا نیت کرنے کے بعد  
 بھول کر افطار کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا بخلاف روزہ نفل رکھنے والے کے کیونکہ  
 اگر وہ پہلے نیت کے کھالے تو اس کو بھولنے والا نہیں کہتے اور ایسا ہی حکم ہے  
 صوم قضا و کفارہ میں ہاں البتہ نسیان تصور ہو سکتا ہے اولے شہر رمضان اور  
 دیگر عین میں لیکن اگر کوئی شخص اسے روزہ یاد دلائے اور وہ التفات نہ کرے  
 تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا یا جو چیز کھانے کی نہ قرار دی گئی ہو  
 اول اس سے احتراز مکن نہ ہو مثلاً غبار یا دھواں یا کمی اثر کے باعث حلق میں چپا

توروزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ روزہ یاد ہو پس اگر روزہ یاد ہونے کی حالت میں قصد  
دھواں حلق میں پہنچائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہو اگرچہ عود وغیرہ کا دھواں ہو اور  
جس دھوین میں نفع کا ظن ہو قصد اسکے پہنچانے سے کفارہ لازم ہوتا ہو اور  
اسکو گل و رد اور عرق گل اور مشک وغیرہ خوشبو سونگھنے کے مانند سمجھنا چاہیے  
یا اگر قیل یا سئل یا یحییٰ لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اپنے حلق میں سرسہ  
یا تیل کا نہ یا تموک میں اسکا رنگ پاکے اور امام مالک اور احمد کہتے ہیں کہ سرسہ لگانا  
جائز نہیں اور روزہ میں سینگی لگانی رخصت ہو اور نہ لگانی غرمت میزان شہرانی  
حاشیہ بلوغ المرام مترجم حاست عما تم میں یا بوسیدیا اور انزال نہو یا احتیام ہوا  
یاد دیکھنے سے انزال ہو گیا یا تمہ میں لگی کی تری باقی رہی اور اسکو تموک کے ساتھ  
مخل کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن منہ سے پانی گرنے کے بعد تموک کا شرط ہونا چاہیے  
کیونکہ پانی تموک میں ملا رہتا ہو البتہ تموک کے منہ سے پانی نہونا چاہیے یا  
دوا کیون کے کونے سے اسکا نہو اپنے حلق میں پائے یا تھکڑ کچا بوسے اور اسکا  
نہو حلق میں جائے لیکن اسکے اجزائیں سے کچھ حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا  
بجائے شک یا اسی طرح کی دوسری چیز کے کہ اسکے چوسے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو  
اور کان میں پانی داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن داخل کرنے سے  
اور تیل داخل ہونے اور گرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو اور اگر دانتوں سے  
خون نکلا اور حلق میں چلا گیا اتنی پیٹ میں نہ پہنچا تو روزہ نہیں جاتا لیکن  
جبکہ پہنچے پیٹ میں ہیں اگر خون اور تموک دونوں برابر ہوں تو روزہ  
ٹوٹ جاتا ہو اگر خون کم اور تموک زیادہ ہو تو نہیں ٹوٹتا اگرچہ پائے اسکا نہو

اور اگر کسی دوسرے کا راسخو یا نیرہ یا پیکان روزہ دار کے پیش تک پہنچ جائے  
 تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اسکا جمل اندر نہ جائے اور پواسیر کے متعلق وہ  
 خشک ہوئے اندر چرہ جلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر خشک ہونے کے قبل  
 اندر چرہ گئے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی اگر جماع کرتا تھا بھول کر پھر یاد آئے ہی ذکر کو  
 نکال لیا یا قبل فجر کے جماع کیا پھر فجر ہوئے ہی ذکر کو نکال لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا  
 اگرچہ نکالنے کے بعد معنی نکالے لیکن اگر نہ نکالا اور اسی حالت پر باقی رہا تو معنی  
 نکلی ہو یا نہ یاد آئے کی صورت میں اس پر قضا ہو کفارہ نہیں اور طلوع فجر میں قضا اور  
 کفارہ بھی ہو جیسے کہ کفارہ واجب نہیں یاد آئے کی صورت میں اگر نکال لیا پھر  
 داخل کیا اور واجب ہو طلوع فجر میں یا پھر نیک دیا لقمہ اپنے منہ میں سے روزہ بیا  
 آئے ہی یا فجر ہوئے ہی تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر نیک سے باہر نہیں نکالا اور نیک کیا  
 تو کفارہ لازم ہوتا اور اگر منہ سے نکال کے اگلے ہوئے کو کھا لیا تو کفارہ لازم نہیں  
 اور اگر اپنے ذکر کے سوراخ میں تیل ٹپکایا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ نشانہ تک  
 پہنچ جائے صحیح مذہب پر اختلاف محورش کے بالا جماع اور حالت جنابت میں  
 صبح ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ تمام روزہ جنب رہا ہو اور اگر وضو نہ کرے  
 مغز سے ریش اوترے ناک کی پھسنگ تک پہنچا اور اسے غدا کے کھینچ لیا اور  
 وہ حلق میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح اگر وضو نہ کرے کالبا میں ٹھوڑی تک  
 شل نکالے کے لٹکایا اور تار نہ ٹوٹا تھا کہ اسے غدا کھینچ لیا یا تو روزہ نہیں ٹوٹتا  
 لیکن دونوں سئلوں میں یہ سب رعایت اختلاف شافعی کے احتیاطیہ ہے  
 اور اگر تگابنے کو نہ میں سے نہ اسے چند بار تھوکانے سے بھگایا پس اگر

اس تائید میں لگے ہوئے خشک کو نہ نکلے ہو تو روزہ نہیں جانا اور روزہ یا تو جو ہے  
 اُسے نکل جائے تو روزہ جانا بہت ہی عجیب رنگین تانگے کا رنگ خشک میں ظاہر ہو  
 اور وہ اُسے نکل جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے فصل جو خیر غذا یا دوا کی منبت سے  
 زہر اور لگی ہو یا دیکھی ہو لیکن غذا شرعی ہو یا جسے انسان نہیں کھانا یا مکروہ  
 جانا یا لذت کرتا ہے اگر اُسے پیٹ یا دماغ میں پہنچا دے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے  
 اُسے سے قضا کو کفارہ لازم نہیں پس اگر کنکر یا تپھر کھایا یا گل رازی کے سوا  
 جسکے کمانے کی عادت ہو وہ بھی کھائی یا خنہ کرایا یا ناک یا منہ میں ڈال کر  
 اور انہیں نہ سے دماغ پر چڑھ گئی یا حلق میں اور گئی تو صرف قضا کرے اور اگر دماغ  
 یا پیٹ میں زخم کی راہ سے دوا پہنچی معلوم ہوئی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر  
 یا خشک ہو کر پہنچنا معلوم نہ ہو اور دوا تر ہو تو ٹوٹ جاتا ہے جو کہ خشک ہو تو نہیں  
 اور اگر خطا سے روزہ ٹوٹا یعنی روزہ یاد ہونے ہوئے مثلاً مضمفہ کرنے میں  
 بے قصد حلق میں پانی اور گلیا یا سوتے آدمی نے پانی پی لیا یا دوسرے کی  
 زبردستی سے صائم نے افطار کیا یا سوتے آدمی کے حلق میں کوئی چیز ڈالی گئی  
 تو عتہ کرے اور مردہ جو رت یا بے شہوت والی لڑکی یا پیر کے ساتھ یا غیر قبل  
 یا غیر دبر میں وطی کرنے سے یا مباشرت قاحشہ سے اگرچہ دونوں محمدیوں میں ہو  
 اگر انزال ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر انزال ہو تو ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا کرے  
 یا تمام شہر و عثمان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کی نیت نہ کی صرف مساک کیا  
 تو صرف قضا کرے یا اگر صبح کی اس حال میں کہ نیت صوم کی نہیں کی تھی پھر  
 افطار کیا یا دن میں نہ حال کے قبل نیت کرنے کے بعد افطار کیا ہو تو قضا لازم ہے

کفارہ نہیں اور قبول کر کے ان سے رجوع کرنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا عالم اگر قبول کر  
کھائے یا جماع کرے بعد اس کے اس وقت اس مسئلہ کے سہو کرنے کی حالت میں روزہ  
توٹ جانے کے گمان سے قصداً افطار کرے تو صرف قصداً کفارہ لازم نہیں ہے  
صحیح یہ اور اگر سہواً کھائے یا جماع کرے کہ بعد عالم مذکور نے اس مسئلہ کے یاد  
رکنے کی حالت میں قصداً افطار کیا تو کفارہ بھی لازم ہو گا اس مسئلہ کا عالم نہ تو  
قضا کرنا اور کفارہ لازم نہ ہونا متفق علیہ ہے اور اگر عورت نے رات میں وضو کی  
نیت کی تھی پھر رات ہی میں جنون ہو گئی اور جماع کی گئی دن میں یا دن میں قبل  
نصف روزہ شرعی کے نیت کی پھر جنون ہو گئی پھر وضو کی گئی تو قضا لازم ہے اور اگر  
تو روزہ نکالی کوئی روزہ سولہ روزہ کا اولے شہر رمضان کے تو صرف قضا لازم ہے  
اور اگر سترہ سال کی رات کے گمان سے پس اگر معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو گئی تو اس وقت  
قضا ہو گا ورنہ معلوم نہ ہوا تو قضا بھی نہیں اور اگر غروب آفتاب کا گمان کہ کفارہ کیا  
بعد اس کے غروب نہ ہونا معلوم ہو تو روزہ قضا ہو گا ورنہ معلوم نہ ہوا تو قضا بھی نہیں  
اور ان صورتوں میں باقی روزہ میں مساک واجب ہے اور قاعدہ ہے کہ جو شخص غیر روزہ  
آخر روزہ میں ایسی حالت پر ہو جائے کہ اگر اول روزہ میں اس حالت پر ہوتا تو روزہ  
لازم ہوتا پس اس کے ذمہ مساک لازم ہے جیسے بعد دوپہر شرعی کے یا عشاء کے  
بعد قبل دوپہر شرعی کے مسافر کہ مقیم ہو گیا اور جائز اور نفسا کیا کہ جو نہیں اور  
جنون کہ ہوش میں آیا اور نفیس کا چما ہو گیا اور جماع یا سپر کہ جائز اور نفسا  
اور نفیس اور مسافر پر مساک واجب نہیں اور اسی طرح حال ہو اس شخص کا کہ  
اسپر روزہ واجب ہو یا ہو سبب کے موجود ہونے اور اہلیت کے متحقق ہونے سے

۵  
نفس مذکور شرعی  
اہل زمانہ طور  
میں صادق ہے  
غروب آفتاب  
سبب نقصان

مگر اسکا پورا کرنا مستند ہو گیا جیسا جان سکے فطار کر دے یا تو مہاشک میں فطار  
 کرے والا جو پھر ظاہر ہو کر یہ روزہ شہر و قضا کا ہو یا جو کھالی اس خیال سے کہ  
 ابھی صبح نہیں ہوئی پھر معلوم ہو اگر صبح ہو گئی آن صورتوں میں بھی اسکا کہ حبیب ہو  
 اور یہ سب جو مذکور ہوئے اس روز کا روزہ قضا کریں مگر اگر کوکا جو بالغ ہو یا کافر  
 جو مسلمان ہو اوقات نیت کے بعد اس روزہ کی قضا کریں گو روزہ و نون  
 افطار کر لیں لیکن اگر یہ دونوں روزہ کی نیت کریں قبل دوپہر شرعی کے تو روزہ  
 نفل ہوگا کہ توڑنے سے اسکی قضا لازم آوے گی اور اگر نیت کر لی مسافر یا مجنون  
 یا بضر فیض نے قبل دوپہر شرعی کے تو درست ہو فرض سے آوے اگر حائض یا نفستہ  
 نیت کر لی تو صحیح نہیں ہے بالکل یعنی نہ فرض نہ نفل فصل اگر شہر و قضا کی شب  
 نیت کر کے دن کو حالت ہوم میں روزہ یاد ہوتے ہوئے بے عذر قضا ایسی شر  
 کھائی یا دماغ میں پہونچائی جو جسم کی اصلاح کے لیے عادتاً نکھائی جاتی ہو یا بقضا  
 غدا یا دوا یا تلذذ کے کھائی جاتی ہو یا دیرین یا قبل محقق میں مرنے پہلے ذکر کا  
 اگر چہ صرف تمام حشفہ داخل کر دیا پس اگر دونوں کو ہی ہوں اور زندہ ہوں اور  
 شہوت کامل رکھتے ہوں اور تکلف یعنی عاقل بالغ ہوں تو قضا اور کفار لازم ہو  
 مثل تریب کفارہ ظہار کے یعنی ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام آزاد کرنے کے لیے  
 پناوے تو وہ مہینے پیانہ روزہ کے رکھے و اگر درمیان میں بے عذر یا عذر سے کوئی  
 روزہ فوت ہو جائے تو نہ نوے روزہ کے رکھے لیکن سن یا اس کے قبل حصہ  
 قدر معتبر ہو اور اگر روزہ رکھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ساتھ مسکین کو ایک ہندو کرے  
 قدر صدقہ فطر کے گھوٹ یا جو دنیہ جو فطر میں میں ہو کوئی ایک خیریت سے یا ایک

دوپہر شرعی  
 اول زمانہ روزہ  
 جمع صادق کے  
 غرض و سبب  
 احتساب و  
 نصف جو



ساتھ روز تک ہر روز قدر صدقہ فطر کے اُسے دیا کرے اور جسے روزہ کو دینا جائز نہیں  
وہ کفارہ پانے کا بھی جائز نہیں لیکن ذمی فقیر کو دینا جائز ہو اور کفارہ اُس صورت میں  
کہ روزہ دار نے رات سے نیت کی ہو اور نہ حادث ہو بعد عدا افطار کرنے کے  
وہ عذر جو کفارہ کو ساقط کرے مثلاً حیض اور اگر روزہ عدا توڑنے کے بعد  
بیمار ڈلے اپنے تین زخم لگا کے یا زبردستی کوئی اسے سفر میں لے جائے تو قول  
معتد یہ ہو کہ کفارہ لازم ہو و اگر اپنی خوشی سے سفر کر گیا تو بالاتفاق کفارہ ساقط  
نہوگا لیکن اگر افطار کرے بعد اُسکے کہ سفر کیا تو کفارہ واجب نہیں اگرچہ روزہ توڑنا  
اُس پر حرام ہو اگر فجر کے بعد سفر کیا ہو اور جسکو عادت مقررہ ہو تب کی یا حیض کی  
پس اگر افطار کیا اور عذر مقررہ پایا گیا تو کفارہ واجب نہیں و اگر نہ پایا گیا تو  
واجب ہو اور دشمن کے مقابلہ کا یقین کر کے افطار کرنے میں بالاتفاق کفارہ  
واجب نہیں اور اگر چند روزے توڑے ہوں تو ہر ایک روزہ کی قصا کرین اور  
آخر میں سب کا صرف ایک کفارہ دینا کفایت ہو اور اگر دو رمضان کو روزے  
توڑے ہوں تو دو کفارتے لازم ہیں یہ ظاہر الروایہ ہو اور بعضوں نے فتویٰ کے لیے  
یہ اختیار کیا ہے کہ اگر کھانے سے یا دماغ میں کوئی چیز پہنچانے سے افطار کیا  
تو ایک ہی کفارہ ہوگا و اگر جماع سے مکرر افطار کیا تو جدا جدا کفارہ ہوگا اور اگر  
کسی شخص نے افطار کیا بے عذر و سبب کے ساتھ تو اُسکو قتل کیے جاتے  
حکم میں اتفاق ہو اور حدیث الفیئۃ فقط الصیام کی تاویل کی گئی ہو بالا جماع  
ساتھ جاتے رہنے ثواب کے پس اگر نصیبت کے بعد روزہ توڑ جائے  
مکان سے تو افطار کرے تو کفارہ لازم ہو ہر حال میں یعنی پہلی تاویل معلوم ہو

یائے معلوم ہو اور حدیث افطار الحاجم واجموم کی بھی یہی تاویل کی گئی ہو کہ کین بدو  
اسکے ظاہر معنی پر بھی عمل کیا ہو پس اگر چہ منان لگائے والی ایسی ہے والی اجازت کے  
بعد روزہ ٹوٹ جائے گے کھان سے قصد افطار کرے گا تو کفارہ لازم آوے گا  
لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اسکو مفتی معتقد افطار ہو جائے گا اگرچہ خطا کرے گا یا  
بھیٹے لگائے والے اور لینے والے نے سنتی حدیث مذکورہ نہ جانی تاویل نہ  
موجب نہ سب کے تو کفارہ لازم ہو گا وگرتاویل معلوم ہوگی تو کفارہ  
لازم ہو گا اور اگر از خود قیاسی اور دفع ہو جائے تو روزہ نہیں جانا بصورت  
یعنی منہ بھرے یا کم اور روزہ یاد ہوتے ہوئے قصد افطار کرے تو روزہ جاری رہتا ہے  
اگر منہ بھر ہو بالاجماع ہر صورت میں یعنی وہ خود پھر جائے یا پھر ہی جائے آیا  
نہ پھر سے نہ پھر ہی جائے اور اگر قیاسی ہو تو ناپاؤں روایہ مثل قول امام  
محمد کے یہ کہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر اجماع ہو اور آئی ہوئی تو از خود پھر جائے سے  
روزہ نہیں جاتا اور روزہ یاد ہوتے ہوئے اسے قصد پھر لینے جائے سے  
روزہ جاتا ہے بالاجماع اگرچہ قلیل یعنی بقدر چنے کے ہو اور ان سب صورتوں میں  
قضا پر کفارہ نہیں اور قیاسی خواہ طہام کی ہو خواہ باطل کی خواہ منہ یا خون کی ہو  
خواہ بلغم کی اور فاسخوں میں اس کے ہوئے گوشت کو قصد افطار جانے سے روزہ  
قضا کرے اگر اس قدر چھوٹا کھانا ممکن ہو بدو استعانت احباب میں کے اور  
بعضوں نے فساد روزہ میں چنے کے مقدار کو اختیار کیا اور مقدار مذکور سے  
کم میں روزہ نہیں جانا مگر جبکہ سخت سے کمال کے پھر کھا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا  
اور کفارہ لازم نہ آوے گا اور کھالینا کسی چیز کا مقدار ایک تل کے بھی منہ کے پھر

روزہ کو توڑنا اور کفارہ بھی لازم آتا ہے مگر جبکہ چھانک اس طرح کہ اس کا اثر  
منتفرق ہو جائے تو دانتوں میں چھٹ جاویگا اور عین میں کچھ نہ پہنچے گا اور  
تھوک کے تابع ہوگا پس روزہ سلامت رہے گا مگر یہ کہ مژدیا کے اپنے حلق کے  
اندر تو روزہ توڑ جاویگا اور اسی کو کمال نے پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی قاعدہ  
گیس پر قلیل شے میں جس کو چھانکے کہ اگر حلق کے اندر مژدیا جاویگا تو روزہ توڑ جائے گا  
واللہ جاویگا فصل اگر نمک کم یا زیادہ ہونے سے زوج یا مالک بد خلق تنگ گیری  
کرتا ہو یا کوئی چیز خرید کرتا ہو اور بدون چھکنے کے اور طرح سے شے سکتا ہو اور  
غبن کا خوف ہو تو چھکنا مکروہ نہیں اور اگر غبن وغیرہ کا خوف ہو تو فرض روزہ میں  
چھکنا مکروہ ہے اور بے غبن یعنی بے روزہ دار شخص پاس ہوتے ہوئے بچہ کو  
کھلانے کے لیے کھانے کی چیز چھانی صرف فرض روزہ میں مکروہ ہے اور بے غبن  
کذب ناجائز اور کلام فحش اور غیبت اور غیبت کرنی اور لڑنا اور بوسہ دینا اور  
مساس کرنا مکروہ ہے اگر جوان ہو اور اترا لیا جماع سے اس میں نہ ہو اور حجامت  
کرنی یا فصد لینی مکروہ ہے اگر ضعف کا خوف ہو اور منہ میں آب دہن جمع کر کے  
ٹنگلیا نا اور پانی میں گور کرنا اور پیاسے مسواک کے مصطلکی چھانی اور اکثر روزہ  
مجنب رہنا غسل نہ کرنا مکروہ ہے اور مسواک کرنی اگر چہ بعد و پیر سے ہو یا  
پانی میں تر ہو یا برہنہ صبح کے اور وضو کے سواے کئی کرنی اور نال میں پانی  
والا اور تنگی حاصل کرنے کے قصد سے کپڑا تر جسم میں اپٹنا مکروہ نہیں ہے  
فتویٰ ہے اور سحری کھانا سنت اور بالکل برکت ہے اور سحری کی تاخیر مستحب ہے  
اور جب آفتاب غروب ہو جائے تب افطار جلد کرنا مستحب ہے مگر آید میں تاخیر کر

اس سے کہیں کہیں  
شخص کی بات دوسرے  
کے سامنے ایسی بیان  
کرتی کہ میں خفا ہوا  
میں نے غیبت  
کرتے ہیں  
اسے انیسلمان  
مجاہد سعید کی  
غیبت میں اسکا  
وصف ایسی طرح  
کرتا ہے کہ ہر  
کس کا دل ہل جائے  
اور وہ ہوتا  
نہیں نہ تو  
منہ نہ ہو

اُس وقت تک کہ غروب آفتاب کا ظن غالب ہو اور تحصیل مستحب یہی کہ کثرت سے ستارے ٹپکنے کے قبل افطار واقع ہو اور افطار کو مقدم کرنا سنت ہے جو گرنہ نماز کو مقدم کرے تو افطار کر کے سنت پڑھے اور اگر کھجور پیا جائے تو پانی سے افطار کرنے کی حدیث کو صحیح کہا ابن خزیمہ اور ابن جہان اور حاکم نے روایت افطار کرنے کے بیان میں بلال علیہ السلام میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک افطار کرتے روزہ تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُفْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ ابو داؤد و بلال علیہ السلام اور جو شخص ملین مکان پر ہو مثلاً منارہ افطار کرے جب تک آفتاب غروب ہو جائے اور شہر ملے اُس سے پہلے افطار کر سکتے ہیں اگر آئینہ نیک آفتاب نہ ہو جائے اُس سے پہلے اور یہی حال ہو طلوع کا فجر میں یا بحر میں اور اگر حرفہ والے کے پاس اُسکی اور اُسکے عیال کی کفایت موجود ہو تو اُسکو افطار حلال نہیں کیونکہ اُسکو سوال حرام ہے پس افطار بالاولیٰ حرام ہوگا اور جو کفایت موجود ہو تو اُسکو عمل کرنا جائز ہے اُس مقدار کہ کفایت کرے اور اگر بغیر افطار کے عمل نہ ہو سکتا ہو تو افطار جائز اور ہر روزے کے بدلتے نصف صاع کھانا اسے اُس صورت میں کہ اور دنوں میں گنجائش روزہ رکھنے کی نہ ملے و گرنے تو نقصا واجب ہوگی بشرطیکہ دوسرا کام نہیں کر سکتا جیسے روزہ بھی رکھ سکے ایسا ہی اگر خوف ہو کھیتی سے ہلاک ہونے کا یا چوری جانے کا اور کوئی آدمی نہ ملے جو اجرت رائج پر کام کرے اور یہ خود اُس کام کو کر سکتا ہو تو افطار جائز ہے پس اگر ایسے اختیار سے عمل کی جہت سے کسی شخص آزاد نے مشقت اٹھائی یہاں تک کہ مرض ہو گیا ہے افطار کیا تو قول مرجح یہ کہ اُس پر کفارہ لازم ہو اور نذی عیال میں اگر انھوں نے

مولیٰ کے حکم سے مجبور ہو کے ایسی شقت اٹھائی ہو تو اپنے کفارہ نہیں دے کر اپنے  
 اختیار سے کیا تو کفارہ لازم ہو فصل اُن عوارض کے بیان میں  
 جن میں روزہ نہ رکھنا جائز ہو اگر روزہ رکھنے میں مرض پیدا یا زیادہ  
 یا دیر میں شفا ہونے کا خوف ہو یا خادعہ خوف کرتی ہو ضعف کا اور ان سب  
 چیزوں کا خوف اپنے تجربے سے ہو یا غلبہ ظن سے بسبب کسی علامت کے یا خبر  
 دینے سے طیب ماہر مسلمان غیر فاسق کے یا اگر حاملہ یا دودھ پالنے والی کو  
 بنا بر ظاہر روایت کے ظن غالب میں اپنی مضرت کا خوف ہو یا بچہ کو ضرر پہنچنے سے  
 ڈرے یا کسی کا ایسا دباؤ ہو جو مضطر کرتا ہو مثلاً قتل کرنا اور عضو کا ٹٹا اور سخت  
 ماریتی یا غرض میں ضعف کا خوف ہو تو افطار مباح ہو وگرنہ بیاس یا مجھو کہ سے ہلاک کا  
 یا عقل کے نقصان کا یا بعض حواس جاتے رہنے کا خوف ہو تو بھی افطار مباح ہو  
 اور باندی کو پوچھتا ہو کہ مولیٰ کے فرمان کو نہ مانے جبکہ امر نہ کو را سکو عاجز کرے  
 فرائض کے ادا سے کیونکہ فرائض کے باب میں اسکو اصل حریت پر پابندی رکھا ہو  
 اور جس روز قیامت روزہ کرنے کے بعد سفر کرے اُس دن کے روزہ کا تمام کرنا واجب ہے  
 بعد اُس کے سفر میں افطار مباح اور روزہ رکھنا سندوب ہو اگر ضرر نہ کرے وگرنہ اہم  
 یا اس کے رفیق بے روزہ دار پر شاق ہو تو افطار ہی افضل ہو لیکن یہ سب  
 جب قادر ہوں تب صرف قضا کر لین اور یہاں قضا کرنا شرط نہیں لیکن پڑھنے  
 قضا کرنا سندوب ہو ان مواضع میں جن میں پڑھنے قضا کرنا شرط نہیں اور اگر  
 دوسرے رمضان آجائے تو ادا کو قضا پر مقدم کرے اور قیہ لازم نہیں پس اگر محرم  
 مذکور اسی زمین میں جائے تو اپنے قضا واجب ہو نہ قریب صیبت بھی واجب ہو

اور اگر بعد زوال غرض کے بقدر پورے ایام قضا کے قدرت قضا سے صوم کی حاصل ہوئی ہے مروت کی بہت سے قضا فوت ہوئی تو بالکل فدیہ دینے کی وصیت واجب ہو کر اس سے کم قدرت ملی تو اسی قدر فدیہ دینے کی وصیت واجب ہو کر جس شخص سے بے غدا افتخار کیا اُس کے لیے فرصت زمانہ قضا کے پانچ کی شرط میں پس واجب ہونا وصیت کا اُس کے ذمہ بطریق اولیٰ ہو اور جو ولی میت کے مال میں مستوفی ہو اُس کو فدیہ ادا کرنا اُس مال کی تہائی سے لازم ہو میت کی وصیت کی بہت سے اور اگر اُس کا کوئی وارث نہ ہو تو کل مال میں سے فدیہ دیا جاوے و اگر وصیت تمہیں کی تو وارثوں پر فدیہ کا دینا واجب نہیں ہو کر دینے کے تو جائز ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور میت کو ثواب ہو گا اور فدیہ ہر ایک نماز کا گونہ و ترہ و مثل فدیہ ہر ایک روزہ کے ہو اور اعتکاف واجب میں کھانا دیا جائے میت کی طرف سے ہر روزہ کے لیے مانند فطرہ کے مقدار میں حاصل یہ کہ جو عبادت بدنی جو جیسے نماز وغیرہ تو وہی اُس کے مرنے کے بعد اُن کی طرف سے ہر واجب کے ہرے بقدر صدقہ فطرہ کے کھائے اور جو عبادت مالیہ ہو مثلاً زکوٰۃ تو میت کی طرف سے نکالے بقدر واجب کے اور جو عبادت مرکب ہو بدنی اور مالی سے یعنی حج تو میت کی طرف سے ایک شخص کو بھیجے حج کر لے میت کے مال سے اور شیخ فانی اپنی جہاں قوت فنا ہو گئی ہو یا مریض کو جب بالتحقیق اپنی صحت سے یاس ہو جائے تو جب ہو دینا ہر ایک روزہ کے فدیہ میں آدھا صاع گیہون یا دوسری چیز جو فطرہ میں ہیں ہو اور اگر چاہے تو شہر رمضان کے اول میں دیدے اور چاہے آخر میں دے اور اگر ایک فقیہ کو سب فدیہ دیدیوے تو جائز ہو کیونکہ نہ تعدد فقہروں کی شرط ہو نہ مقدار

[illegible]

فصل فی ما یزید فی صیغہ  
اول زمانہ طاری  
فی صیغہ صیغہ  
خروج ہر صیغہ  
اقتباس ہر صیغہ  
صیغہ صیغہ  
صیغہ صیغہ

اور مسافر نے افطار کی نیت کی ہو یا نہ اگر مقیم ہو جائے اور روزہ کی نیت کرے  
نصف النہار شرعی اور کھانے سے پہلے تو صحیح ہے ہر صورت میں یعنی نیت ہو یا نہ نیت  
یا اداسے شہر رمضان اور اگر اُس روزے کی نیت کی جس میں رات سے نیت کرنی  
غرض یہ مثلاً اندر معین وغیرہ تو وہ روزہ نفل ہوگا اور اگر یہ واقعہ شہر رمضان میں ہو تو  
وہ روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا اور اسی طرح واجب ہو تو مقیم پر تمام کرنا اُس روزہ  
شہر رمضان کا جس روز میں سفر واقع ہو لیکن اگر افطار کرے تو کفارہ لازم نہیں  
دونوں مسئلوں میں یعنی مسافر کہ مقیم ہو اور مقیم جسے سفر کیا مگر اُس صورت میں  
کہ اپنے شہر میں داخل ہو کسی بھولی ہوئی چیز کے لئے کو اور افطار کرے تو کفارہ ہے  
اور اگر روزہ دار نے صرف نیت افطار کی تو افطار کرنے والا نہ جائیگا جب تک  
افطار نہ کرے اور قضا کرے روزے ایام بیہوشی کے اگرچہ تمام شہر رمضان میں  
بیہوش رہا ہو لیکن جس روز یا جس روز کی شب میں بیہوشی طاری ہوئی ہو  
وہ روزہ صحیح ہوا بشرطیکہ نیت کا یقین ہو ورنہ اُسے بھی قضا کرے اور حالت  
جنون میں جس قدر ایام گزرے ہوں انہیں قضا کرے اور اگر تمام شہر رمضان میں  
جنون سے افاقہ نہ ہو تو مطلقاً قضا لازم نہیں بلا خلاف اور اگر جنون سے  
جملہ اوقات کو احاطہ کیا تو نہ قضا کرے پس اگر ایک ساعت کا بھی افاقہ ہو تو شب تک  
یا بعد دوپہر کے تو قضا کرے اور یہ صحیح اور معتد بہ کیونکہ مکرر روایہ یہ ہیں کہ جنون  
اسی پر معتد بہ ہے اور اگر نذر کیے روزے ایام منیہ کے یا اُس برس کے تو نذر  
صحیح ہے مطلقاً نہ بہبختیار پر لیکن ایام منیہ میں افطار کرنا واجب ہے پھر انکی قضا کرنا  
اور یہ اسوقت ہے کہ نذر ایام منیہ سے پہلے واقع ہوئی ہو پس اگر بعد ایام منیہ کے



مثلاً چوچون و کچمین نذر کی تو کچھ قصائد اسے اور ائمہ صرف باقی سال کے یعنی شہر محرم کے  
بقیدہ نون کے روزے لازم ہونگے اور یہی صواب ہے اور مطلقاً کے معنی کدایم نہیں کہ  
ذکر صریح کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو زبان سے تلفظ کیا ہو وہ اسکا مقصد ہو یا نہ ہو یعنی  
اگرچوچک کے کچھ کا کچھ کہہ دیا گیا تب بھی نذر منعقد ہو جاوے گی چنانچہ کسی شخص نے گنہگار  
کہ اشد تہالی کے واسطے صحیح روزہ ایک دن کا ہو اور بجائے ایک دن کے ایک مہینہ کہہ دیا  
تو اس پر ایک مہینہ کے روزے لازم ہونگے اور اسی طرح اگر کوئی اور کلام بولنا چاہتا تھا  
اور بجائے اُسے زبان سے نذر کا کلمہ کہہ دیا تو نذر لازم ہوگی کیونکہ نہ زمین نہ لہر یعنی  
بیہودہ بات بہتر نہ جہد یعنی کوشش کے پوشل طلاق کے اور واجب کی جنس کو اپنے  
نفس پر واجب کرنا نذر ہے اور نذر عمل زبان کا ہے اور صحت نذر کی یہ شرطیں ہیں کہ  
مستقیم نہ ہو جیسے شراب پینی اور شرط ہے کہ نہ اُسپر فی الحال واجب ہو جیسے وہ نماز روزہ  
جو واجب ہے مگر نہ آئندہ واجب ہو جیسے وہ نماز روزہ جو آگے واجب ہوئے گا اور  
شرط ہے کہ اُسکی جنس کا وہ واجب اعتدائے موجود ہو جو مقصود بالذات ہو یعنی کسی عبادت کا  
وسیلہ نہ ہو فصل اعتکاف کے معنی مرد کا ٹھہرنا کسی مسجد جماعت میں گو عاقل و کما ہو  
یا عورت کا ٹھہرنا اپنے گھر کی مسجد میں و اگر نہ تو گھر میں کسی موضع کو اعتکاف کے لیے  
تھکر لینا جائز ہے اور کیا اعتکاف منتی مشکل کا صحیح ہو اسکے گھر میں عین نے اس  
مسئلہ کو نہیں دیکھا اور ظاہر ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ عین احتمال ذکر ہونے کا ہے اور  
نفی خفی کی باعتبار یقوت نہ ہونے کے مقتضی ہے کہ اسکا اعتکاف گھر میں کر اہریت کے ساتھ  
جائز ہو اور باعتبار ذکر ہونے کے اس بات کو چاہتا ہے کہ کسی وجہ سے وہ مستثنی ہو  
اگرچہ اسکو صلی نے اور اعتکاف میں ٹھہرنا کن ہے اور یہی عین اعتکاف کرنا اور غرض

صل  
یعنی جو فضلی طاعت سے  
واجب کیا گیا ہو ۱۲  
اس وقت کی میں نے  
اس اعتکاف سے  
کونسی بوجہ سے  
عاجت کے لیے  
یا عین اشد تہالی  
کے لیے میں نے  
نذر مالتی تھی ۱۲

تشرایہ کو مسلم اور مائل ہر نامہ و لون شرانیت میں اکثر بابت اور غیر اور نفاس سے  
طاہر ہو یا بشرط صحت اعتکاف کے و اور نقصا حالت اعتکاف ندرت میں جن میں اور نفاس سے  
طاہر ہو یا بشرط صحت اعتکاف کے نذر ہو اور اعتکاف کی تین تین میں ایک واجب ہو  
اور اعتکاف واجب ہو تا ہر زبان سے تلفظ کر کے نذر کرنے سے خواہ نذر بدو  
شرط کے ہو یا بشرط کے ساتھ ہو اور دوم سنت ہو کہ کفایہ ہر شہر رمضان کے اخیر  
شہر میں اور تیسری قسم اعتکاف کی مستحب ہو جو اسکے سولے اور زمانوں میں ہو  
اور واسطے صحت اعتکاف واجب ہے کہ روزہ شرعی یا بالاتفاق بنام روزہ صحیح کے  
اور واسطے صحت اعتکاف مستنون ہے کہ بھی روزہ شرعی ہو پس اگر اوقات کے اعتکاف کی  
نذر کی تصحیح نہیں کیونکہ رات محل صوم نہیں لیکن اگر نذرین رات اولان و ثانی کی  
نیت کرے تو درست ہو کیونکہ گور رات محل صوم نہیں لیکن بیست تالیج ہونے کے پیش  
داخل ہو اور حد ثین فرماتے ہیں کہ بی عاکثہ رزنی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ نہیں  
اعتکاف مگر ساتھ روئے کے ابو واؤد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نذر کیا ہے میں نے جاہلیت میں کہہ دیا  
کہ رنگین ایک سات مسجدا مین فرمایا پوری کر نذر اپنی بخاری و مسلم مخصوص  
اس میں دلیل ہے اس پر کہ واسطے صحت اعتکاف کے کہ روزہ شرط نہیں اور قول حضرت  
بی عاکثہ کا حدیث مرفوع نہیں دو معارض اس کی یہ حدیث صحیحین کی کہ اس میں  
روزہ شرط نہیں اور اس کا ہو اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ نذر جاہلیت کی اگر موانع ہو  
حکم اسلام کے تو واجب ہو پورا کرنا اس کا یہ اسلام کے اور نہ ہے پورا اور امام احمد  
اور ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ ہر مسیح میں اعتکاف درست ہے مخصوص بالغ اللہین اور اقل مدت

نفل اعتکاف کی ایک ساعت ہو رات کی یا دن کی اور ساعت اصطلاح فقہاء میں  
ایک ادنیٰ ہرگز ہو زمانہ کا نہ وہ چوبیسواں حصہ شب و روز کا جو منجھون کی اصطلاح ہو پس  
اگر شرع کیا نفل اعتکاف میں پھر اسکو توڑ دیا تو اسکی قضاء لازم نہیں پتا ہر  
ظاہر مذہب کے اسباب مدت معین نہ ہونے کے اور نفل اعتکاف میں ٹکنا جائز  
اسی لیے کہ ٹکنا اعتکاف کو ختم کرنے والا ہے نفل و ملے کے حق میں باطل کرنے والا  
جیسا مذکور ہو کہ نفل اعتکاف کی کثرت ایک ساعت ہو اور اعتکاف واجب میں  
مسح سے ٹکنا حرام ہے کیونکہ باطل کرتا ہے عمل کو لیکن واسطہ حاجت انسانی کے  
مضائقہ نہیں اور وہ حاجت خواہ ہی ہو مثلاً بول و براز و طہارت مسجد کے  
باہر جا کے کرنا یا اگر کوئی شخص خدیقتی ہو تو گھر جا کے کھانا لانا اور خواہ وہ حاجت  
شرعیہ ہو مثلاً حاج مسجد میں اذان کہنی گو یہ مضائقہ ہو یا مثلاً واسطہ نماز  
جمعہ کے وقت زوال کے جانا تو اگر جامع مسجد دور ہو تو اپنی رے سے اندازہ کر کے  
ایسے وقت ٹکنا کہ نماز جمعہ کو مع اسکی سنتوں اور خطبہ کے پائے اور اس سے زیادہ  
ظہر نہ اکر وہ تخریج ہو وگرنہ میں ذرا بھی دیر کی تو اعتکاف ٹوٹ جائے اور اگر دیر کی  
عبادت یا نماز جنازہ یا مجلس علم میں چلنے کی نذر کے وقت نیت نہ کی اور گیا تو  
اعتکاف ٹوٹ جائے وگرنہ چلنے کی نیت کی اور گیا یا اعتکاف غیر واجب میں گنہگار نہ کی  
اور گیا تو نہیں ٹوٹتا اور مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے معترک ہو خواہ غیر معتکف  
مسافر ہو خواہ مقیم بشرطیکہ مسجد کو طوٹ نہ کرے نہ وہ کے نہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے  
کیونکہ سونے زمین یا سولے سونے کی حالت کے بلغیاط کے کا ایک پاؤں بھی  
قبلہ کی طرف پھیلانا یا دن غدر اور سو کے مکروہ تخریجی ہو پس اگر غدر سے بچا جائے

مضائقہ کو جواز  
نہایت کو فرض میں  
مضائقہ کو جواز  
نہایت کو فرض میں

تو مکروہ نہ ہوگا اور مکروہ ہر پانچوں پچیس انا قرآن مجید یا کسی کتاب شرعی کی طرف مگر یہ کہ کتاب مذکور کسی اونچی چیز پر ہو یا دور ہو تو مکروہ نہیں اور مکروہ تحریمی چار اعتکاف میں چپ ہونا اگر اسکو بجا دت جائے ہو ورنہ مکروہ نہیں اور کلام حرام مثلاً غیبت سے سکوت کرنا فرض ہے اور کلام مکروہ مثلاً شتم قبیح پر خنے سے سکوت کرنا واجب ہے اور مکروہ بوجہ اعتکاف میں بولنا مکروہ بات سمین گناہ نہ ہو اور جس کلام میں گناہ نہیں سمین کلام مباح داخل ہے جب اسکی طرف حاجت ہو اور مسجد میں کلام مکروہ ہو اسوقت کہ کلام کے لیے اُٹھیں بیٹھے اور مکروہ مسجد میں ہر معاملہ مثل بیح و تلمس کے گھر تک کی دیت ہو بشرطیکہ اُس چیز کی حاجت اُسکو یا اسکی عیال کو ہو اور وہی کرنی قابل ہو ویرمین اعتکاف کا مفسد ہو منزل ہو یا نہ ہو اور قصد ہو یا بھول کے اور مہمان ہو بوسہ سے بھی ٹوٹ جاتا ہو اگر منزل ہو ورنہ منزل ہو یا نظریہ فکر کرنے سے منزل ہو تو نہیں ٹوٹتا اور اگر دو یا زیادہ دنوں یا راتوں کے اعتکاف کی نیت کی تو اتنے روز کا مع آتی راتوں کے اور اتنی راتوں کا مع اتنے دنوں کے چاہے اعتکاف لازم ہوگا اور اگر خود ایک دن کے اعتکاف کی نذر کی تو صرف اُس ایک دن کا اعتکاف لازم ہوگا اور اگر اُس کے ساتھ رات کی بھی نیت کی ہو تو دونوں لازم ہوں گے اگرچہ ایک اس کے اعتکاف کی نذر کی ہو تو یہ نذر صحیح نہ دن لازم ہوگا جب تک اُس کے ساتھ دن کی نیت نہ کرے اور عرفہ کی رات اور قربانی کی راتیں روز گذشتہ کی تابع ہیں اور انکی سولے ہر شب اور شہر ذی الحجہ کی بارہ عین تارخ کے بعد کی رات و قبل کی تابع ہیں اسی واسطے تیر عین شب میں امام کے نزدیک قربانی جائز نہیں ہیں اس تقدیر پر جب شبہ ریزہ کے اعتکاف کی نذر کرے تب داخل ہو مسجد میں اعتکاف کے لیے

قبل غروب آفتاب کے وگراستنا کرے رات کا تو داخل ہو سوجی میں قبل طلوع  
 فجر کے اور نیکے غروب آفتاب کے بعد اکثر عوام شہر رمضان کی ستائیسویں  
 شب کو شب قدر کہتے ہیں احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں لیکن امام صاحب نے  
 یہ جواب دیا کہ جس سال میں حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 اُمین لیلۃ القدر ستائیسویں کو ہوئی تھی اور مشہور قول امام صاحب کا یہ ہے کہ  
 تمام سال میں وہ دائرہ ہو اور اسی کا تائید کرنے والا یہ وہ قول جو حضرت شیخ محمد الدین  
 ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے لیلۃ القدر کی تاریخ میں  
 اختلاف کیا ہے سو بعض کہتے ہیں کہ تمام سال میں دائرہ ہو اور میں بھی کہتا ہوں  
 کیونکہ میں نے اُسکو کبھی شہر شجیان میں دیکھا اور کبھی شہر یحییٰ میں اور اکثر  
 شہر رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اور ایک بار اُسکے عشرہ اوسط میں اور کبھی حفت  
 اور کبھی طاق راتوں میں سو مجھ کو یقین ہے کہ وہ سہ سال بھر میں دائرہ ہو اور واقعہ یہ کہ  
 لیلۃ القدر بڑے مرتبہ کی رات ہے اُسکی طلب مستحب ہے اور وہ سال میں افضل شب  
 قرآن مجید میں اُسکو ہزار پینے سے افضل فرمایا ہے نہ عمل خیر اُمین ہزار اہل کے  
 برابر ہے نسبت دوسرے اوقات میں کرنے کے مسئلہ انون میں سے جسکو خدا  
 تعالیٰ چاہتا ہے وہ دولت نصیب کرتا ہے اور بعض بالکلیہ سے چومروی ہے کہ اُسکو دیکھنا  
 ممکن نہیں وہ غلطی نہیں جو شخص شب قدر کو دیکھتا ہے کچھ یا سب سے اور  
 اخلاص سے یہ دعا کرے اللہم کما کانت لک الخصال والحق والحق العمل  
 وکسر الخصال وکسر الخصال وکسر الخصال اور خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ نبی عارفین کے چومنے سے  
 حضرت مسلم نے شب قدر دیکھنے کی یہ دعا کرنی سکائی اللہم کما کانت لک الخصال

وَاَعْتَمَدَتْ بِتَيِّبَاتِ مَوَانِتِ كَيْمَا اسْكُو بِاِثْنِ عَشَرَ سَوَاعِدًا اِلَى دَاوُدَ كَيْمَا اسْكُو  
 تَرْغِي مَوْرِدَ حَاكِمٍ مِّنْ اَوْرَاقِ مَطَاهِرِ الْحَقِّ مِثْلَ مَنْدُكُورٍ كَيْمَا لَكَا بِرُوحِ عِلْمَانِ كَيْمَا جُو كُوْنِي اِيك  
 سَالِ تَمَامِ كِي شَبِّ بِيَدَارِي كَرَسٍ وَدِيَاوِي كَا اسْكُو انْشَاءً لِّلّٰهِ تَعَالٰی اَوْعِيَتْ مَلَانِ  
 لَكَا بِرُوحِ اَسْمَاتِ كِي عَلَامَتِيْنَ مِثْلَ مَنَاسِكِ اَوْ اَنْكَا حَادِثِ اَوْ اَسْمَارِ سِ  
 اَوْ بِرُوحِ اِيَّاهُ بَعْضِ عَلَامَتُوْنَ كُو اُسْكُو اَهْلٍ مِّنْ بَطْرِ سِنِي اِيك قَوْمٍ سَعْيَ نَقْلِ كَيْمَا  
 كَا اُسْمَاتِ مِثْلَ دَرِيْءِ مَجْدٍ كَرَسٍ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ كَرَسٍ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 اَجَلَتِ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 اِنْ اَمَوَاتِ كَا دِيْكَنَا شَرْطِ نَهِيْنَ اَبَتْ لَوْ كَا اُسْمَاتِ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 اَيْنِ مِّنْ كُوْنِيْ خَيْرٍ اَوْ رَدِّ وَاَدِيْ اِيك جُكُوْنِ اَوْرَزِيْنَ اُسْمَاتِ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 اَوْرَزِيْنَ كُو مَعْلُوْمٍ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 عَلَامَتِيْ مِثْلَ كُوْنِيْ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 حَضْرَتِ اَوْرَزِيْنَ اَخْلَاصِ كِي اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 تَمَامِ رَاتِ بِيَدَارِيْ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 فَرَاغِ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 كِتَابِ اَلْحَقِّ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 اِيك شَرْطِ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 شَرْطِ مَحْتِ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ مِثْلَ اَوْرَزِيْنَ  
 عَقْلِ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ  
 رَا حَلِّ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ اَوْرَزِيْنَ

صحیح تر ہے صحت جسم اور بصیرت قید نہ ہو اور اس میں راہ ہیشتمہ ہو تا قافلہ جائے کہ قوت  
 اور اس میں راہ سے مراد یہ ہو کہ لوگ اکثر باسلامت جائے آتے ہوں اور عورت  
 اگرچہ پریشیا ہو اسکے حق میں دو شرطیں زیادہ ہیں ایک عقدت سے خالی ہونا اور شہر  
 یا حرم جو ان مشقی کا بجے جبر ساتھ ہونا اور شرائط صحت حج کے پانچوں احرام حج اور  
 زمانہ خاص اور مکان خاص اور اسلام فہم فرائض حج کے احرام شرط ہو  
 یا عقیدہ تہمتہ اس کے اور زمین کا حکم ہو یا عقیدہ تہمتہ کے دو دم و قوت یعنی تہمتہ و عقیدہ  
 سوم اکثر طواف زیارت کرنا اور وہ چار طواف ہیں اور یہ دونوں ممکن ہیں  
 و اجہیات حج کے فرد لغت میں ٹھہرنا اور صفا اور وضو میں سعی کرنی یعنی ٹھہرنا  
 اور ساروں پر کنکریاں مارنی اور مسافر کو نہ صحت کا طواف کرنا اور مسافر ٹھہرنا یا  
 بال کرتے اور سیقات سے احرام باندھنا اور عرفات پر غروب آفتاب تک ٹھہرنا  
 اگر دن میں ٹھہر ہو یعنی کچھ دن اور کچھ رات کے ٹھہرنے کو حج کرنا اور شروع کرنا  
 طواف کا حجر اسود سے اور دائیں طرف سے طواف شروع کرنا اور پیادہ طواف کرنا  
 اگر عذر ہو اور اگر محدث ہو تو وضو کر کے دو گھنٹہ ہو تو غسل کر کے طواف کرنا اور اگر کمرے  
 طواف کرنا اور بقیہ چوتھائی کمتر حصہ کے عورت کے مکمل جانے سے طواف  
 واجب میں فوج کرنا واجب ہو تا جو اور صفا پر سے سعی شروع کرنی اور سعی مذکور پر پیادہ  
 کرنی اگر عذر نہ ہو اور قارن اور متمتع کو پھر ٹھہر کر سعی فوج کرنی اور بیت اللہ کے گرد  
 ہر سات بار گھومنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی اور پہلے کنکریاں مارنی پھر حج کرنا  
 پھر مسند ایا پھر طواف زیارت کرنا اور ایام نحر میں زیارت کا طواف کرنا اور  
 طواف مسطح کرنا کہ حطیم اس کے اندر آجائے اور چار یا زیادہ طواف کے بعد سعی کرنی

نہر کان معین یعنی حرم میں آواز زمان معین ایام محرم میں سر ٹھنڈا اور مکرہ است  
 تحریر سے اجتناب کرنا مثلاً بعد وقوف کے جماع کو اور سر ٹھنڈے کو اور چہرہ  
 دھونے کو ترک کرنا اور قاعدہ کلیہ واجبات حج کے دریافت کرنے کا یہ جو کہ جس فعل  
 ترک کرنے سے نفع کرنا واجب ہو سو وہ فعل واجب اور فرائض اور واجبات کے  
 سو کے باقی افعال سنت ہیں اور حج فصل میقات سیاحتی جگہ اہرام باندھنے کی  
 مصر اور شام اور مغرب اور مدینہ والوں کی دعا لیکھنا اور جوگ کی راہ سے نجد اور  
 نجد والوں کی قرن ہو اور اہل یمن اور تہامہ اور ہند والوں کی یکلم و آوراہل  
 عراق کی ذات عرق ہو اور جو لوگ میقات کے اندر پہنچتے ہیں لنگے لے کر  
 جبل کی میقات ہو اور گئی کے لیے مکان اجرام باندھنے کا تمام حرم اور مکان  
 عمرہ کا زمین حل کی ہو فصل قرآن افضل جو تمتع اور افراد اور عمرہ سے اس کے بعد  
 تمتع افضل ہے پھر صرف حج صرف عمرہ سے افضل ہے

### خاتمہ کتاب امر عصف محمد الشان سلمہ اللہ النہال

اما بعد حمد و ثناء و صلوات و سلام بر حضرت شفیع الوری علیہ الصلوٰۃ علیہ  
 افضل التیمۃ و الثنا و آل ہلالہ و سنگا و احباب دین پناہ کے بندہ حامد و مدح  
 رحمت و غفران علی ارشد خان عفا اللہ عنہ العسیان ابن جلالہ المولوی  
 خادم حسین خان ابن مولوی محمد عبد القادر خان رحمۃ اللہ علیہ و اہل باطن و علیم  
 دین و سالکان سناج سابق و یقین پر آشکارا کرتا ہوں کہ پہلے میں نے درخت  
 اور طوطاوی اور خصوصاً محمد و غیرہ سے بقدر امکان اس کتاب کی تصحیح کی



پھر واسطے فریاد قیام کے جناب افادت مآب آفتاب اوج تحقیق نور خورشید  
تأیید نام وقت و حیدر مانہ استاد ناد مولانا افادت محمود مولوی محمد شکر صاحب  
چمچ شہری ادا ام الشار شادہ والقاہ اور حضرت مولانا داود الانا و اپنا مولوی  
خادم حسین خان ابن مولوی عبد القادر خان طالب افتخار و جمل الجنتہ  
و شواہج کی نظر سے بھی گزری اور اصلاح سے فرین ہوئی امید خالصہ و نیت  
پیچ کی سچی اس سبب بجا سخت کی مشکور کرے اور حسن صورت و سیرت  
اس شاہد رعنا کی پیچ نظر قبول نظر گیان حقیقت شناس کے جلوہ گروما  
آمین یا رب العالمین اس کتاب میں جو سو و خطا ہوئی ہو اسکو بخش دے  
اور اس کتاب کے پڑھنے پڑ جانے والے کو خصوص محمد عبد القادر  
اور محمد عبد المقتدر میرے پوسے اور محمد تفضی اشرف میرے نواسے کو  
اپنا قبول کر اور انکے گناہوں کو بخش اور واسطے یاد کرنے مسائل  
فقہ شریفین کے اُنکے ذہن کھول اور عالم یا عمل کر اور دنیا و آخرت میں  
انکا بھلا کر اور انپر اور سب مومنین اور مومنات پر رحمت کر  
امین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین  
وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلِّمْنِي السَّيِّئَاتِ اَلَا تُبْرِكُ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## خُطْبَةٌ جَمْعُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ  
 لَهُ عِوَجًا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاتَّخَذَ بِرُوحِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۖ أَمَّا بَعْدُ  
 فَأَوْحَيْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِمَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّ أَعْرَافَكُمْ  
 عِنْدَ اللَّهِ أَتَقُكُمْ وَدَوَامُ ذِكْرِ اللَّهِ وَالشُّكْرِ عَلَيْهِ  
 نَحْمَاءُ اللَّهِ وَالصَّبْرُ عَلَى بَلَاءِ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَادْكُورُنِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا إِلَيَّ  
 وَلَا تَفَرُّوا مِنْهُ وَاعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ  
 مِنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرِينَ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۖ  
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ

جلسه

والحمد لله رب العالمين ۖ

كنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل محمدًا ونسب عينه وشهد أن  
 لا إله إلا الله وحده لا شريك له وشهد أن محمدًا  
 عبده ورسوله إن الله وملائكته يصلون على النبي  
 يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل  
 وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم على  
 وعلى آله وأصحابه وأزواجه وأولاده وأحفاده أجمعين  
 خصوصاً على أفضل الناس بعد النبيين أي بكرين  
 الصديقين ومكر الكفار وق وعثمان ذي النورين وعلي المرتضى  
 والحسين وعلي سيدتنا النساء فاطمة الزهراء وعلمائهم  
 عليهم الكرمين وعلى كل من اختاره الله بصفته نبياً  
 بالإيمان وتابعهم بالإحسان ربنا اغفر لنا ولإخواننا  
 الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غداً الذين  
 آمنوا ربنا إنك رؤوف رحيم الله أكبر الله أكبر  
 لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر والله الحمدي

جلوہ گری تاریخ تورافشان تصنیف اشرف المسائل از فیاضی طبع بلند  
 ماہ منیر منازل تحقیق ہر تابان ہمایندی ترقیق فقیہ حدیم المبتیسل  
 عالم بی عدیل وغیل مولانا مولوی نجم الدین صاحب ریس چاکوٹ ہونہار  
 کتاب وفقہ ہدای للتحقیقین

## خاتمة الطبع

الحمد لله وسلام على عباده اجمعين من بعد ادب طالبان مسائل دينيه  
 وخواستگاران شيوه تقليد حقيقه کے مانند آفتاب نصف النهار کے  
 ميرمن دروشتن ہو کاندنوں میں کتاب ستطاب جبین مسائل ضروريہ  
 فقه حقيقه کے کمال توضیح اور رسالت کے ساتھ روزبان سلیس  
 عام فہم میں مرقوم ہیں اور یہ کتاب مبنی ہے اور چہ کتاب کے اول کتاب میں  
 ایمان اور جو اس سے متعلق ہے اسکا ذکر ہے۔ دوم کتاب میں طہارت  
 مطلق ارکان وضو اور اسکی سنتیں۔ مستحبات کتاب مکروہات  
 منیات۔ بدعات۔ نواقض وضو اور مسائل غسل مفروض اور سنت  
 وسجیات غسل اور پانی وطہارت کنوین اور تیمم اور مسح موزہ اور  
 احکام حیض و نفاس۔ ونجاست مطلق اور استنجہ کے احکام مشیج و سبط  
 مذکور ہیں۔ سوم کتاب میں مسائل نماز۔ اذان شکر لفظ نماز  
 ارکان نماز۔ واجبات نماز۔ سنت نماز۔ مستحبات نماز۔ صفت  
 نماز۔ اور قرارت کے احکام۔ امامت خلیفہ کرنے کے احکام  
 نواقض نماز۔ مکروہات نماز۔ نماز وتر و نوافل اور قیل و بعد نماز

پنجگانہ کی سنتین اور مستحبات۔ جماعت کی نماز۔ نماز  
تقصا کی ادا۔ سجدہ سہو۔ نماز مریض۔ مسافر۔ سجدہ تلاوت۔  
احکام نماز جمعہ۔ عیدین۔ نماز کسوف و خسوف۔ نماز  
طلب باران۔ نماز خوف۔ نماز جنازہ۔ احکام شہید۔  
کعبہ میں نماز پڑھنے کی صورت کا ذکر ہر چارم کتاب میں  
زکوٰۃ مطلق ہر قسم کا بیان ہر پچھتم کتاب میں روزہ  
اور مفسدات روزہ۔ اور احکام اعتکاف کا مذکور ہے  
ششم کتاب میں فرائض و واجبات حج کا بیان ہے  
ایسی فقہ کی جامع کتاب سو و مند عام جسکو بارہ سال کی  
غور و محنت میں عالم دین پرورد فاضل افاضت گستر  
سرآمد علمای ذیشان برگزیدہ و مقبول جہان  
مولوی علی اشرف خان صاحب خلف الصدق  
مولانا مولوی خادم حسین خان مرحوم نے بڑی بڑی  
کتابوں فقہ سے مشمل طحاوی و فتاویٰ و غیرہ و غیرہ  
و مشامی وغیرہ سے ترجمہ کر کے تالیف فرمایا اور  
کرۃ بعد ادلی نظر فرما کر نام اسکا اشرف المسائل  
معروف بجواہر اشرفی رکھا اب یہ کتاب نہ رت خطاب مجھ و جوہ  
مکمل ہو کر حسب فرمائش مصنف ممدوح بمقام لکھنؤ  
ماہ جون ۱۲۸۵ مطابق ماہ شعبان ۱۲۸۵ ہجری بنویا

مطیع نامی و شہور نزدیک و دور منشی قول کشور زمین  
مطیع ہوئی قدسے برتر اسکو جز بازار وی جان اہل ایمان غریب  
بہنہ و کرمہ

### اطلاع

تتمائے کے صفحہ اول میں یہ عبارت ہو کہ۔ اصل ایمان نہ زیادہ نہ کم ہو سہو۔ پھر  
مطیع کے بعد مولف نے استدر عبارت زیادہ کی ہے جس پاس یہ کتاب ہر دان  
لکھ لے۔ یعنی اجمالی اس لیے کہ ایمان اجمالی عبارت ہو اس تقدیر میں جس سے  
جو حد یقین کو پونچا ہو اور ظاہر ہو کہ یقین نہ زیادہ نہ کم ہو تا ہی کہ نہ کم اور یقین کے  
کوئی درجہ نہیں جو اس پر زیادہ ہو اور نیچے اس کے۔ سو ہی اور ایمان اور اس کے  
پھر یقین نہ رہا لیکن ایمان تفصیلی زیادہ اور کم تھا جو۔ شرح عقائد منشی

5657